سُگَھڑ عورت
اکیسویں صدی کی عورت پر
امثال اکتیسویں (۳۱) باب کا اطلاق
مصنفہ
سوسن براکلی
مترجم
ڈاکٹر فیاض انور

سُگھڑ عورت

اِکیسویں صدی کی عورت پر اَمثال اِکتیسویں باب کا اِطلاق

مصنفہ

سوسن براکلی

مترجم

ڈاکٹر فیاض انور

ناشرین

وِننگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

اِنتساب

میں اِس کتاب کو بڑی عقیدت کے ساتھ اپنی والدہ مقصودہ انور، اپنی ساس محمودہ سموئیل اور اپنی بیوی زینت ناز کی نذر کرتا ہوں۔ میں نے اِن عورتوں کی زندگی میں ایک حقیقی سگھڑ عورت کو دیکھا اور یہ پاک دامنی کی ایک زندہ مثال ہیں۔ میں اپنی بیٹیوں جینفر فیاض اور جیسیکا فیاض کے لیے بھی دُعا گو ہوں کہ وہ بھی اپنی زندگی میں سگھڑ عورتیں بنیں۔ آمین!

مترجم

فہرست مضامین

		صفحہ
عورت کے دامن کی پاکیزگی	ڈاکٹر فرحانہ نذیر	6
عورت کی پاک دامنی ۔۔۔کل، آج اور کل	پروفیسر وکٹوریہ پیٹرک اَمرت	7
دِیباچہ		10
تسلیمات		14
اِنتساب		16
مصنفہ کے بارے میں		18
۱۔ وہ لطیف اور اَنمول ہے (اَمثال ۳۱:۱۰)		19
۲۔وہ قابلِ اِعتبار اور کفایت شعار ہے (اَمثال ۳۱:۱۱)		28
۳۔ وہ وفادار ہے (اَمثال ۳۱:۱۲)		38
۴۔وہ محنتی ہے (اَمثال ۳۱:۱۳)		48
۵۔وہ مصلحت اندیش ہے (اَمثال ۳۱:۱۴)		61
۶۔وہ تربیت یافتہ اور شائستہ ہے (اَمثال ۳۱:۱۵)		71
۷۔ وہ عاقبت اندیش اور خوش تدبیر ہے (اَمثال ۳۱:۱۶)		83
۸۔وہ ضبطِ نفس ہے (اَمثال ۳۱:۱۷)		94
۹۔ وہ راست باز ہے (اَمثال ۳۱:۱۸)		103
۱۰۔ وہ اِنکساری سے خدمت کرتی ہے (اَمثال ۳۱:۱۹)		112

۱۱۔ وہ مہربان ہے (اَمثال ۳۱:۲۰) 116

۱۲۔ وہ دُور اندیش ہے (اَمثال ۳۱:۲۱) 134

۱۳۔ وہ سادہ اور حیا دار ہے (اَمثال ۳۱:۲۲) 139

۱۴۔وہ باعثِ عزت ہے (اَمثال ۳۱:۲۳) 150

۱۵۔وہ کام کی راست اَخلاقیات ہے (حصہ اوّل) (اَمثال ۳۱:۲۴) 160

۱۶۔ وہ کام کی راست اَخلاقیات ہے (حصہ دوم) (اَمثال ۳۱:۲۴) 170

۱۷۔وہ کام کی راست اَخلاقیات ہے (حصہ سوم) (اَمثال ۳۱:۲۴) 183

۱۸۔سگھڑ پن عمر درازی پیدا کرتا ہے (موسمِ بہار) (اَمثال ۳۱:۲۵) 197

۱۹۔سگھڑ پن عمر درازی پیدا کرتا ہے (موسمِ گرما) (اَمثال ۳۱:۲۵) 210

۲۰۔سگھڑ پن عمر درازی پیدا کرتا ہے(موسمِ خزاں) (اَمثال ۳۱:۲۵) 238

۲۱۔سگھڑ پن عمر درازی پیدا کرتا ہے (موسمِ سرما) (اَمثال ۳۱:۲۵) 260

۲۲۔ وہ خیر اَندیش ہے (اَمثال ۳۱:۲۶) 276

۲۳۔وہ ذِمہ دار ہے (اَمثال ۳۱:۲۷) 296

۲۴۔وہ مُبارک ہے (اَمثال ۳۱:۲۸) 314

۲۵۔وہ قابلِ ستایش ہے (اَمثال ۳۱:۲۸۔۲۹) 325

۲۶۔خوفِ خدا سگھڑ پن پیدا کرتا ہے (اَمثال ۳۱:۳۰) 335

۲۷۔وہ قابلِ ستایش ہے (اَمثال ۳۱:۳۱) 345

مترجم کے بارے میں 361

عورت کے دامن کی پاکیزگی

پاکستانی معاشرے میں اُردُو شاعری عورت کے بدن کی تعریف کرتی ہے، مگر اُس کے اِرادے اور دِل کی دریافت نہیں کرتی۔ عبرانی معاشرہ بھی بالکل ایسا ہی تھا، جہاں مرد، عورت نہ بننے پر شکرگزار ہوتے تھے۔ مگر بائبل مقدس اِس کی نفی کرتی اور حکمت کا اَدب خصوصاً ''اَمثال'' کی کتاب کا اِکتیسواں باب عورت کو حکمت سے پیش کرتا ہے۔

مصنفہ سوسن براکلی نے نہایت اہم موضوع پر خامہ فرسائی کی اور ترتیب وار پورے باب کو کھولتے ہُوئے عورت کے دامن کی پاکیزگی اور ہنر کو قاری کے سامنے رکھا ہے۔ موصوفہ نے صرف مرد کو ہی نہیں، بلکہ عورت کو بھی اُس کی قیمت اور خداوند کی نظر میں اُس کی قدر و منزلت کو اُجاگر کیا ہے۔ وہ اِنصاف سے کنکر اور موتی کی پہچان کرواتی ہُوئی اپنے گھرانے کو احساس دِلاتی ہے، کہ خدا کی حکمت ہی ہے، جسے خدا نے وہ ہنر عطا کر رکھا ہے، جو خاندان کو اِخلاقی اور مالی طور سے گرنے نہیں دیتا۔

مجھے پورا یقین ہے کہ قاری خصوصاً خواتین خود اپنی قیمت پہچانیں گی کہ خدا نے اُن کے اندر کیا حکمت رکھی ہے۔ جیسے مصنفہ نے مجمع میں لا کر عورت کی تعریف کی ہے، ایسے ہی عورت کا گھرانہ اُس کی مدد کا سپاس گزار نہیں بلکہ عورت کے ہنر کا بیان کرے گا۔ کتاب دیکھنے میں ضخیم ہے، مگر پڑھنے میں دل چسپ ہے۔ مترجم نے جس احسن انداز میں ترجمہ کاری کی ہے، اُس سے یہ کتاب ہمارے ہی معاشرے کا حصہ لگتی ہے۔ میری دُعا ہے کہ پاکستانی معاشرے کی مسیحی خواتین اِس کتاب کی وساطت سے اپنی قیمت پہچانیں اور اِس کتاب میں اپنا ہنر و قیمت تلاش کریں، جو اُن کے گھرانے کے لیے برکت کا باعث بنے۔

ڈاکٹر فرحانہ نذیر (پی ایچ ڈی)

۱۵ دسمبر ۲۰۲۱ء

عورت کی پاک دامنی ۔۔۔کل، آج اور کل

’’ اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خدا کی صورت پر اُن کو پیدا کیا نر اور ناری اُن کو پیدا کیا‘‘ (پیدایش ۱:۲۷)۔

عورت کے وجود کی تخلیق نے خدا کی شبیہ پر بنائے گئے انسان، یعنی مرد کے وجود کو مکمل کیا۔ گو یا عورت اکیلی نہیں تھی، بلکہ مرد کی پسلی سے بنائی گئی، ایک ایسی ہستی تھی جسے خدا نے مرد کے مددگار کے طور پر بنایا ۔۔۔خدا نے فرمایا’’ مرد کا اکیلا رہنا اچھا نہیں ۔۔۔ میں اِس کے لیے ایک مددگار اُس کی مانند بناؤں گا‘‘(پیدایش۲:۱۸)۔ گو یا عورت کے علاوہ اور کوئی ایسی مخلوق نہیں جسے مرد کی مانند بنا یا گیا ہو۔

اچھے اور معیاری ترجمے کے لیے کم ازکم دو زُبانوں پر کامل دسترس ضروری ہوتی ہے، ایک تو متن کی زُبان جس سے ترجمہ کیا جائے اور دُوسری وہ زُبان جس میں ترجمہ کیا جائے۔’’عورت کی پاک دامنی‘‘ میں ڈاکٹر فیاض انور نے دونوں زُبانوں کی تفہیم اور تحریر میں بڑی حد تک اِنصاف کیا ہے۔ اُن کا اُسلوب ایک ایسی نرم خوندی ہے جس کے اَلفاظ دِھیرے دِھیرے سطحِ آب پر لہروں کی صورت میں رقص کرتے نظر آتے ہیں۔ مترجم نے بڑے ماہرانہ اَنداز میں سہل نگاری سے کام لیا ہے جس نے قاری کے لیے عبارت کو زودِفہم بنا دیا ہے۔ کرامت بخاری کہتے ہیں :

> ’’ مدرس اور مبلغ کی اہمیت اپنی جگہ، مگر صوفیانہ مسلک اِختیار کرتے ہُوئے اہلِ دِل سے رابطہ رکھا جائے، پھر ذہنوں کو تربیت فراہم کی جائے اور یوں رفتہ رفتہ رُوحانی فضا قائم کی جائے تا کہ زُبان و اَدب کا احترام شرفِ آدمیت، اَعلیٰ اَقدار ونظریات اور اَعلیٰ روایات کا امین ٹھہرے‘‘۔

’’عورت کی پاک دامنی‘‘ اَمثال اکتیسویں باب کی ایک مفصل اور مدلل تفسیر ہے، جس میں مصنفہ نے نہایت بصیرت اَفروز حقائق بیان کیے ہیں۔ گویا یہ خواتین کے لیے کلامِ پاک کی روشنی میں ایک مکمل رہنما کتاب ہے۔ کسی ایک زُبان سے دُوسری زُبان میں لکھنے والے کے خیالات اور مقاصد کو من وعن بیان کرنا آسان نہیں۔ متن کا ترجمہ متن کی

طرح ہونا چاہیے، تاکہ قاری یہ اِمتیاز نہ کر سکے کہ ترجمہ کس زُبان سے کیا گیا ہے۔ گویا مترجم مصنف کا مقروض ہوتا ہے اور اُسے کمال اِیمان داری سے اصل فرض چکانا ہوتا ہے۔ اِس کے لیے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر فیاض انور نے اپنے اِس فرض کو کمال خوش اُسلوبی سے نبھایا ہے۔

عام طور پر یہ تاثر لیا جاتا ہے کہ عورت مرد سے کم تر ہے، اُس کے ساتھ جو سلوک بھی کیا جائے روا ہے۔ یہاں تک کہ کچھ لوگوں اور معاشروں کی دانست میں عورت ناقص العقل ہے، اِس کے لیے گھریلو فیصلہ سازی میں قطعاً کوئی عمل دخل نہیں۔ بہت سی ایسی فرسودہ رسمیں ہیں، جن کے مطابق عورت کی حیثیت کو بہ طور ایک اِنسان بھی تسلیم نہیں کیا جاتا، لیکن جب ہم بائبل کی روشنی میں اِس کے کردار، حقوق اور فرائض پر نظر ڈالتے ہیں، تو وہ صرف ایک قابلِ قدر ہستی ہی نظر نہیں آتی، بلکہ خدا کی نظر میں ایک ایسی مایہ ناز مخلوق دِکھائی دیتی ہے، جس کو اِس نے تخلیق کا وصف عطا فرمایا ہے، ایک ایسا تولیدی وصف، جس کا کوئی متبادل نہیں۔

اپنی محبت کے تمام اوصاف ممتا کو ودیعت کر دیے ہیں، تاکہ کُل کائنات میں اُس کی محبت ہر دِل میں سما جائے، اور بنی آدم کی جسمانی، اِخلاقی، ذہنی اور خاص طور پر رُوحانی تربیت، جو خدا کا مقصد ہے پورا ہو سکے۔ جس کا تقاضا اِلٰہی احکامات کی تابع فرمانی، پاک دامنی اور سچائی ہے۔ اِس کے لیے کلامِ پاک میں جگہ جگہ بصیرت اَفروز ہدایات اَمثال اور فرمودات درج ہیں۔ اَمثال اکتیسویں باب میں عورت کی پاک دامنی کے ہر پہلو کو اُجاگر کیا گیا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ یہ باب اپنی اَفادیت کھونے کی بجائے مزید فعال، کار آمد اور قابلِ قبول ہو گیا ہے، اِکیسویں صدی کی عورت پر جس کا اِطلاق صادق آتا ہے۔ ہمارا خدا کل، آج اور کل یکساں ہے، اور اُس کے مقاصد اور منصوبے کل، آج اور کل یکساں ہیں۔ اِسی طرح پاک دامن عورت کے اوصاف کل آج اور کل یکساں ہیں۔

سوسن براکلی نے جدید معاشرہ کی دُکھتی رگ پر ہاتھ رکھا ہے اور بڑے دلیرانہ انداز میں خواتین کی آزادی کی طالب تحاریک کے کلیسیاؤں پر مرتب ہونے والے تباہ کن اَثرات کو چیلنج کیا ہے۔ میرا مشورہ تو یہ ہے کہ ''اِس کی سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہو''۔

اِس پر ڈاکٹر فیاض انور نے سوسن براکلی کی اِس بصیرت اور اِیمان اَفروز کتاب کا وِننگ سولز فار کرائسٹ منسٹر یز کی وساطت سے ترجمہ کے لیے اِنتخاب کر کے، مسیحی خواتین کے لیے رُوحانی بیداری اورعورتوں کے حقوق و فرائض سے متعلق کلام کی آ گاہی کے نئے باب کا اِضافہ کیا ہے، جس کے لیے میں مصنفہ ، مترجم اور خاص طور پر متعلقہ منسٹر یز کو خراج تحسین پیش کر تی ہوں۔ اُن کی اِس کاوش کو خلوصِ دل سے سراہتی اور تمام تر مسیحی بہنوں، بیٹیوں، ماؤں اور بزرگ خواتین سے اِستدعا کرتی ہوں کہ وہ اِس کتاب کا اپنی روزمرہ زندگی پر اِطلاق کرنے کے لیے پڑھیں، کلام کے ''اَمثال اکتیسویں باب'' میں مذکور نیکو کارعورت کے کر دار کے اُن اوصاف کو سمجھیں، جن کی تفصیل اِس کتاب میں دی گئی ہے، خو دسیکھیں اور دُوسروں کو خاص طور پر نوجوان بچیوں کو بھی سکھائیں، تاکہ کلیسیا غیر مسیحی نظریات و اثرات سے محفوظ رہے اور مسیح کا جلالی بدن بن جائے۔ اِس کے لیے سوسن براکلی ضروری سمجھتی ہیں، کہ عورت کی پاک دامنی کو برقرار رکھنے میں مرد کا تعاون بہت ضروری ہے۔ اپنے اِس بوجھ کو وہ اپنے بیٹوں، پوتوں اور نواسوں کو سچے دل سے یوں دُعا دیتی ہے۔

'' خدا تمہیں ایک راست باز رہنما بنائے جیسا کہ اُس کا تمہارے بارے میں مقصد ہے۔ میری دُعا ہے کہ تم اپنی زندگیوں میں عورتوں کو راست باز اور پاک دامن بنانے میں اُن کے راستوں کو آسان بناؤ۔ میری محبت تم سے لازوال ہے اور میں ہر روز تمہارے لیے دُعا کر تی ہوں ۔''
آمین ۔آمین۔آمین!

میرے خیال میں یہ ہر ماں کے دِل کی آواز ہونی چاہیے۔ میں اِس کتاب کی اَشاعت پر وِننگ سولز فار کرائسٹ منسٹر یز کو صدقِ دل سے مبارک پیش کر تی ہوں۔

'' جبیں پہ آج ایک تارا چمکے گا، یہ سورج بن گیا تو عالم دمکے گا''

سوسن براکلی کی ہم آواز
وکٹوریہ پیٹرک اَمرت
۲ مارچ ،۲۰۲۲ء

دِیباچہ

اگر آپ کسی شخص کو بہت زیادہ پسند کرتے ہیں تو آپ کی خواہش ہو گی کہ آپ اُس کی دیوار سے جھانک کر دیکھ سکیں کہ وہ شخص اپنی روزمرہ زندگی میں کیسا ہے؟ اَمثال کی کتاب کا اِکتیسواں باب کلام مقدس کا ایک ایسا حصہ ہے، جہاں خدا ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اُس عورت کے گھر اور دِل پر پڑے پردے کو ہٹائیں اور دیکھیں کہ کیسے ایک راست باز عورت کو پاکیزہ زندگی گزارنے کے لیے بنایا گیا۔

اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ عورت کے بائبلی کردار کے بارے میں بہت سے ابہام پیدا ہو چکے ہیں۔ دُنیا اور تحریکِ نسواں کی تحریکیں کئی سالوں سے خاندان کی تباہی و بربادی کا سبب بن رہی ہیں۔ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ اصل میں اُن کی عورتوں کو ''آزادی'' دِلانے کی ڈینگیوں کا نتیجہ غلامی کی صورت میں نکل رہا ہے۔ یہ بات یقینی ہے کہ تحریکِ نسواں کی تحریکوں کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ طلاق، جرائم، اِسقاطِ حمل، شکستہ خاندان، جنسی طور پر منتقل ہونے والی بیماریاں، کم عمری کا حمل، شادی کے بغیر جنسی روابط، خودکشی، عنفوان شباب کی بغاوت، مایوسی، بدکرداری، منشیات کا اِستعمال اور اِس جیسی چیزوں میں غیر معمولی طور پر اِضافہ ہُوا ہے اور ہمیں اِن اَعداد و شمار کو جانتے ہوئے ششدر نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ جب لوگ خدا اور اُس کے کلام سے منہ موڑیں گے تو اِس کا نتیجہ یقیناً یہی ہو گا۔

یقیناً ہمیں اِس بات سے حیرانی ہونی چاہیے کہ عورتیں اِس بات کو تسلیم کر رہی ہیں کہ صرف واحد مسیحیت ہی نہیں جو دُنیا سے اَثر پذیر ہو رہی ہے۔ لیکن اَصل میں وہ عورتیں اپنی مرضی سے زندگی گزارنے کے لیے تحریکِ نسواں کو گلے لگا رہی اور کلام کی سچائیوں سے منہ موڑ رہی ہیں۔ دُنیا عورتوں کو اُن کے لیے بنائے گئے خدا کے مقصد سے آزاد کرنے کے لیے بہت سی آزادیوں اور حقِ اِنتخاب کی پیشکش کر رہی ہے جو کہ خدا کی مرضی کے خلاف ہیں۔ دُنیا عورتوں کو اُن کی جسمانی خواہشات کی تکمیل کی پیش کش کر رہی ہے اور اِس سے بھی خطرناک بات یہ کہ وہ عورتوں کو شک میں مبتلا کر رہی ہے کہ خدا کے مقصد کی بجائے

اُن کی تحریکیں مشکلات اور مصیبتوں میں اُن کی زیادہ مدد کرتی ہیں، اور اَفسوس ناک بات یہ ہے کہ مسیحی بھی دُنیا کی اُن بناوٹی اور بہ ظاہر نظر آنے والی چیزوں کو خدا کے مقرر کیے گئے احکامات سے زیادہ پسند کرتے اور اُن سے مطمئن ہیں۔ نتیجتاً ہم مسیحی گھرانوں میں بھی انحطاط کی وہی شرح دیکھ سکتے ہیں، جو ہمیں غیر مسیحی گھرانوں میں نظر آتی ہے۔

کیوں؟ یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ مجھے یقین ہے کہ اِس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ لیکن ایک چیز جو اِن سب باتوں کی جڑ ہے، وہ یہ ہے کہ عورت کے بارے میں خدا کے مقصد یعنی شادی اور خاندان کے بارے میں سمجھنے سے اِنکار کرنا ہے، جیسا یہ خدا نے اپنے کلام میں ظاہر کیا ہے۔ خدا کے کلام کے گہرے مطالعہ سے مسلسل اِنکار کیا جا رہا ہے اور یہ اِنفرادی اور کلیسیائی دونوں سطحوں پر ہو رہا ہے۔ مسیحیوں نے اپنے گھروں میں اِنفرادی مطالعہ اور دُعا کو نظر انداز کر دیا ہے، جس کی وجہ سے خدا کے کلام کے بارے میں بے توجہی پیدا ہو چکی ہے، اور اِسی وجہ سے اِلٰہی سچائیوں کے بارے میں ابہام پیدا ہو رہا ہے۔

ایک شخص بے دلیل کسی ایک چیز کے بارے میں سکھاتا ہے، جب کہ دُوسرا کسی دُوسری چیز پر زور دیتا ہے۔ ہماری دُنیا (اَفسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسیحیت اِس سے مستثنٰی نہیں) پیلاطس کی اُس طنزیہ صدائے بازگشت کو شروع کر رہی ہے، جو اُس نے سچائی کو جاننے کے لیے مسیح سے پوچھی کہ ''حق کیا ہے؟'' (یوحنا ۱۸:۳۸)۔ جب آپ خدا کے کلام کی تعلیمات کو نہیں سمجھتیں تو آپ اپنے اور اپنے خاندان کے بارے میں خدا کی مرضی کے بارے میں بھی نہیں جان سکیں گے۔ جب آپ خدا کی مرضی سے ناواقف ہوں گی تو آپ غیر یقینی زندگی کے ذریعے آزمائی جائیں گی اور آپ وہ کریں گی جو آپ کی اپنی نظر میں دُرُست ہے بجائے اِس کے کہ آپ اِیمان کے مطابق چلیں۔ آزمایش کا مقابلہ کریں اور یقین رکھیں کہ خدا کا کلام مضر نہیں ہوسکتا۔ وہ ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم کلامِ مقدس کا مطالعہ کریں اور اُس کے بارے ہیں سیکھیں (۲۔ تیمتھیس ۲:۱۵) خدا کا کلام ہمارے قدموں کے لیے چراغ اور ہماری راہ کے لیے روشنی ہے (زبور ۱۱۹:۱۰۵)۔

ہمارا بدن کمزور ہے اور یہ لڑکھڑا جاتا اور گناہ کرتا ہے۔ جب ہم بائبلی سچائیوں کے ذریعے رُوح القدس کا یقین نہیں کرتیں، تو ہم اپنے فیصلوں کو اپنی مرضی کے مطابق موزوں

بنائیں گی، بجائے اِس کے کہ ہم خدا کی پیروی کریں جیسا اُس نے اپنے کلام میں بیان کیا ہے۔ یہ فلسفہ اُس سے بالکل مختلف نہیں، جیسی زندگی دُنیاوی لوگ گزار رہے ہیں۔ لیکن حقیقت میں مسیحیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ جسم کے مطابق زندگی نہ گزاریں:

> ''سارے دِل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔ اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری رہنمائی کرے گا۔ تو اپنی ہی نگاہ میں دانش مند نہ بن۔ خداوند سے ڈر اور بدی سے کنارہ کر۔'' (اَمثال ۳:۵۔۷)

مسیحی عورتوں کو چاہیے کہ وہ کلامِ مقدس کے شخصی مطالعہ سے اپنے ذہنوں کو تر بہ تر اور نیا کریں اور پُر جوش دُعا میں مشغول رہیں اور اپنی زندگیوں میں رُوح القدس کی رہنمائی کی فرماں برداری کریں، اور کبھی بھی اِس سوچ سے دھوکا نہ کھائیں کہ انسان کی بنائی گئی تحریکیں اور طریقے قابلِ عمل ہیں، کیوں کہ اِنسانی طریقے ہرگز قابلِ عمل نہیں ہیں۔ صرف خدا کے جوابات اور اُس کی سچائیاں زندگیوں میں کام کرتی ہیں اور ہم اِکیسویں صدی میں بھی اُن کے اِطلاق کو دیکھ سکتی ہیں۔ مزید برآں ہم دیکھ سکتی ہیں کہ مسیحیت اِنسانی طریقوں کی تحریک حقوقِ نسواں میں مدغم ہورہی ہے۔ دُنیا اور بائبلی سچائیاں قطعی طور پر ایک دُوسرے کے متضاد ہیں۔

> ''بے ایمانوں کے ساتھ ناہموار جوئے میں نہ جتو کیوں کہ راست بازی اور بے دینی میں کیا میل جول؟ یا روشنی اور تاریکی میں کیا شراکت؟ مسیح کو بلیعال کے ساتھ کیا موافقت؟ یا اِیمان دار کا بے اِیمان سے کیا واسطہ؟ اور خدا کے مقدس کو بتوں سے کیا مناسبت ہے؟'' (۲۔ کرنتھیوں ۶:۱۴۔۱۶)۔

اِس دُنیا کی مسخ شدہ سچائی ایک بے ترتیب ٹوٹے ہوئے انڈے کی مانند ہے، جو کلیسیا کا حصہ بن رہی ہے۔ بجائے اِس کے کہ کلیسیا کو اِس خول سے الگ کیا جائے نااُمیدی کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ لیکن اب ضرورت ہے کہ نئے سِرے سے اُن کے خلاف آواز اُٹھائی جائے اور نئے پیالے میں خدا کے ترتیب دیئے گئے جزوِ ترکیبی کو اِستعمال کیا جائے۔ ہمیں

چاہیے کہ ہم کامیاب زندگی گزارنے کے لیے خدا کی ترتیب کی پیروی کریں اور نہ صرف اُس پر سرسری نظر ڈالیں، بلکہ اُسے سیکھیں، اُس پر اِیمان لائیں اور اُس کی پیروی کرنے کے لیے جدوجہد کریں۔ اِس بات کو کبھی بھی مت بھولیں کہ خدا ہمیں اپنی مرضی اور مکاشفہ اپنے کلام کی صورت میں دے چکا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کے عورت سے متعلق اچھے مقصد کو جانیں اور اُسے پسِ پردہ نہ ڈالیں ۔

یاد رکھیں! مکاشفہ کا مطلب ''ظاہر کرنا'' یا ''بے نقاب'' کرنا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم سچائی کو ظاہر کریں اور اپنی زندگی کو اِس طرح گزاریں، جو اُسے پسند آئے اور بدی کی پہچان کر کے اُس سے کنارہ کریں۔ میری دُعا ہے کہ خدا اِس کتاب کو آپ کی حوصلہ اَفزائی اور اُس کے کلام کو جاننے کی جستجو کے لیے اِستعمال کرے، تا کہ آپ اپنی زندگی کے بارے میں اُس کے مقصد کو جان سکیں اور اُسے اپنی زندگی میں لے سکیں۔

تسلیمات

اِس کتاب کو لکھنے میں کئی سال لگ گئے۔ شاید کچھ سال پہلے میں اِس کتاب کو نہیں لکھ سکتی تھی کیوں کہ خدا میری زندگی میں تعلیم، پختگی اور اِنکساری کے ذریعے کام کر رہا اور مجھے اپنے کلام کے مطابق ڈھال رہا تھا۔ یہ کتاب کلامِ مقدس کے برسوں کے مطالعہ کو پیش کرتی ہے اور میں ابھی تک مسلسل کلامِ مقدس سے بصیرت حاصل کر رہی ہوں ایسا صرف وقت اور تجربے سے ہی ہوسکتا ہے۔ میں خاص طور پر اُس حکمت کے لیے خدا کی شکرگزار ہوں جو میں نے رُوح القدس کے وسیلے اُس کے کلام سے حاصل کی اور اِسی طرح اِن سالوں میں بائبلی اَساتذہ اور مصنفین کی شکرگزار ہوں ۔ شاید وہ اِس بات کو نہیں جانتے کہ اُن کی تعلیمات کیسے میری رُوحانی نشوونما اور کلامِ خدا کو سمجھنے کا سبب بنیں۔

اُن عظیم لوگوں میں جوناتھن ایڈورڈز(Jonathan Edwards) چارلس سپرجن (Charles Spurgeon) جے۔سی۔ رائل(J.C.Ryle) رِچرڈ بیکسٹر(Richard Baxter) اے۔ ڈبلیو پنک (A.W.Pink) جارج لاسن(George Lawson) تھامس ویٹسن(Thomas Watson) مارٹن لائیڈ جانز(Martyn Lloyd Jones) جان ایف۔میک آرتھر(John F.MacArthur) آر۔سی سپرول (R.C Sproul) جیری برجز(Jerry Bridges) فلپس راکین (Philip Ryken) اور دُوسرے بہت سے لوگ شامل ہیں۔

پچیس سال سے مجھے عورتوں کو اِنفرادی اور اِجتماعی طور پرسکھانے کے علاوہ بائبل سٹڈی، سیمینار اور کانفرنسوں میں کلامِ مقدس کی تعلیمات سنانے کا اِستحقاق حاصل ہے۔ اِن سالوں میں بہت دفعہ مجھے کہا گیا کہ میں اِن تعلیمات کو تحریری صورت میں لکھوں۔ میں اُن تمام لوگوں کی شکرگزار ہوں جنھوں نے میری حوصلہ اَفزائی کی کہ یہ کتاب عورتوں کے ہاتھ میں آسکے۔ ایک مصروف زندگی میں اِس کتاب کو لکھنا ایک بہت بڑی ذِمے داری تھی۔ میں اپنے شوہر بوب کی حوصلہ اَفزائی، حمایت، رہنمائی اور محبت کے بغیر اِس کام کو کبھی نہ کرسکتی تھی۔ بوب، تمہارا میری زندگی میں ہونا بابرکت ہے۔

میں اسٹیفن (Stephen) اور پیٹرک (Patrick) کی سپاس گزار ہوں، جب میں کمپیوٹر پر ٹائپنگ کرنے میں مصروف ہوتی تو اُن کی مدد نے میرے بہت سے وقت کو بچایا۔ اُنہوں نے حقیقت میں میری بہت زیادہ حوصلہ افزائی کی تا کہ میں اپنے مقصد تک پہنچ سکوں اور اپنی دُوسری ترجیحات کو اُن کی جگہ پر رکھ سکوں۔ اُن کے کافی کے تمام کپ میری حوصلہ افزائی کا سبب بنتے جو ہر روز وہ بڑی محبت سے مجھے پیش کرتے۔

میں اپنی وفادار دوست لیزا پیپن (Lisa Pepin) کی بھی منت گزار ہوں، اُس نے اس کتاب کو بہتر بنانے میں میری مدد کی، اور اُس کی اِس قابل قدراعانت کے بغیر یہ ممکن نہیں ہوسکتا تھا۔ میں ایلسہ (Alyssa) اور حنہ (Hannah) کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ وہ ہر روز مجھ سے میری کتاب کی پیش رفت کے بارے میں پوچھتیں اور مجھے احساس دلاتیں، کہ وہ واقعی اِس میں دل چسپی رکھتی ہیں۔تم دونوں میرے لیے انمول ہو۔میتھیو (Matthew) کی حوصلہ افزائی اور جسٹن (Justin) کی فنی مشکلات میں مدد کے لیے اُن کا شکریہ،تم دونوں بہت اچھے ہو۔

معزز قارئین! اِس کتاب کو خریدنے اور اِسے پڑھنے کے لیے میں آپ کی بھی رہین منت ہوں۔ یہ میری دُعا اور دِلی خواہش ہے کہ خدا اِس کتاب کو آپ کی زندگیوں کے لیے اُمید، حوصلے، جوابات اور بصیرت کے لیے اِستعمال کرے اور آپ اُس کے کلام اور اِیمان میں ترقی کریں اور اپنی زندگی کو خداوند یسوع مسیح کی فرماں برداری میں بسر کریں۔

> ''ہرایک صحیفہ جو خدا کے اِلہام سے ہے تعلیم اور اِلزام اور اِصلاح اور راست بازی میں تربیت کرنے کے لیے فائدہ مند بھی ہے۔ تا کہ مردِ خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لیے بالکل تیار ہوجائے''
> (۲۔ تیمتھیس ۳:۱۶-۱۷)۔

اِنتساب

میں اِس کتاب کو بڑی محبت سے اپنے خداوند یسوع کی نذر کرتی اور اُس کے نام کی تمجید کرتی ہوں، کیوں کہ وہ اکیلا ہی اِس لائق ہے۔"خداوند کی مانِند کوئی قدوس نہیں،کیوں کہ تیرے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں اور نہ کوئی چٹان ہے جو ہمارے خدا کی مانند ہو" (ا۔سموئیل۲:۲)۔

رابرٹ

میری زندگی میں راست اِستحکام ہونے کے لیے تمہارا شکریہ!

خدا جانتا ہے اور میں سچ کہتی ہوں کہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔ اِن سالوں میں تم ایک اچھے مسیحی، شوہر، باپ، دادا اور کفالت کرنے والے ثابت ہوئے، تمہاری گواہی ہمیشہ مجھے عاجز بناتی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں اپنی زندگی تمہارے ساتھ بسر کر رہی ہوں، اور تمہاری بیوی ہونا میرے لیے باعث برکت ہے۔ میں تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔"میرا محبوب میرا ہے اور میں اُس کی ہوں" (غزل الغزلات۲:۱۶)۔

ماما

ایک ایسی شخصیت، جس نے سب سے پہلے مجھے پیار کیا۔میں تمہاری محبت اور قربانیوں کے لیے شکر گزار ہوں جو تم نے میرے لیے دیں ۔تم نے مجھے گھر میں بہت اچھی یادیں دیں، جو ہمیشہ میرے دِل کو خوش اور متشکر کرتی ہیں۔تمہارا گھر میں ہمارے ساتھ رہنے اور اچھا وقت بسر کرنے کا شکریہ۔ اِس بات سے میں ہمیشہ یہ محسوس کرتی ہوں کہ تم ہم سے پیار کرتی ہو۔میں بھی تم سے بہت پیار کرتی ہوں۔

ڈیڈی

تمہارا ہم سے محبت اور ہمارے لیے سخت محنت کرنے کا شکریہ ۔ اُن تمام پیاری اور ہنسی مذاق والی باتوں کا شکریہ، جو تم نے ہم سے کیں۔ میں اُن تمام یادوں کو بہت پیار کرتی

ہوں۔ میں تمہیں ہر روز یاد کرتی ہوں اور میری خواہش ہے کہ میں تمہارے گال کے تل کو ایک بار پھر بوسہ دوں۔ مجھے تم سے پیار ہے۔

میری بیٹیاں

ایلسہ(Alyssa)، حنّہ(Hannah)، ایلن(Ellen)، ہیتھر(Heather)، سنڈی(Cindy)، عیوا (Ava)، اور مکائیلہ (Makayla) میری دُعا ہے کہ تم حقیقت میں عورت کی پاک دامنی کی طلب گار رہو۔ میں یہ بھی دُعا کرتی ہوں کہ تم عورت کے لیے خدا کے مقرر کردہ مقصد سے کم پر کبھی بھی مطمئن نہ ہو اور تم اپنی زندگیوں میں ہر چیز کو خدا کے جلال کے لیے اِستعمال کرو کیوں کہ وہ اکیلا اِس لائق ہے۔ میں دِل سے تمہیں پیار کرتی اور خدا کا شکر کرتی ہوں کہ خدا نے مجھے تم جیسی بیٹیوں سے نوازا۔

میرے بیٹے

میتھیو(Matthew)، جسٹن(Justin)، اسٹیفن(Stephen)، پیٹرک (Patrick)، میٹ (Matt)، انتھونی (Anthony)، ایڈن(Aidan)، جیکسن(Jackson)، گیون (Gavin)، لوگن (Logan) اور گیرٹ(Garret)۔

خدا تمہیں راست باز رہنما بنائے، جیسا اُس کا تمہارے لیے منصوبہ ہے۔ میری دُعا ہے کہ تم اپنی زندگیوں میں عورتوں کو راست باز اور پاک دامن بنانے میں اُن کے راستوں کو آسان بناؤ۔ میری محبت تم سے لازوال ہے اور میں ہر روز تمہارے لیے دُعا کرتی ہوں۔

مصنفہ کے بارے میں

سوسن براکلی(Susan Brackley) اَمریکہ کی ایک خوب صورت ریاست مائین (Maine) میں ایک پیار کرنے والے گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ آپ نے ۱۹۸۲ء میں اپنی زندگی خدا وند کو دی۔ آپ کی شادی اِکتیس سال پہلے آپ کے بہت اچھے دوست بوب (Bob) سے ہُوئی۔ آپ کے سات بچے(میتھیو، جسٹن، ایلسہ، حنّہ،اسٹیفن، انتھونی اور پیٹرک) ہیں۔ آپ کا ایک داماد (میٹ) اور دو بہوئیں (ایلن اور ہیتھر) ہیں۔ آپ کے نو(۹) پوتے اور پوتیاں (انتھونی، ایڈن، سنڈی، عیوا، مکائیلہ، جیکسن، گیون، لوگن اور گیرٹ) ہیں۔ سوسن نے اِن سالوں میں اپنی زندگی بڑی خوشی کے ساتھ اپنے شوہر کی مدد کرنے اورگھر میں بہ طورکل وقتی ماں اور دادی اپنی ذِمے داریاں پوری کرنے کے لیے وقف کیں۔ پچیس سالوں سے اُنھوں نے اپنے آپ کو خدمت ،عورتوں کی تعلیم و مشاورت اور عورتوں کی کانفرنسز کے لیے وقف کیا ہے۔ آپ کے اندر عورتوں کوخدا کے کلام کی دُرُست تعلیم دینے کا غیر متزلزل جذبہ ہے۔ آپ روزمرہ زندگی میں عورتوں کی مدد کرتی ہیں کہ وہ اپنی زندگیوں میں خدا کے کلام کی سچائی اور اُس کے جوابات کو سیکھیں۔ (ططس ۲:۳۔۵)۔ آپ سوسن اور اُس کی منسٹری کے بارے میں اُن کی ویب سائٹ سے بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں: www.heartofaith.com

باب ۱

وہ لطیف اور اَنمول ہے

''نیکوکار بیوی کس کو ملتی ہے ؟ کیوں کہ اُس کی قدر مرجان سے بھی بہت زیادہ ہے''(اَمثال ۳۱:۱۰)۔

جب ایک جوہری، کسی قیمتی موتی کی معتبری جاننا چاہتا ہے تو وہ اپنے عدسے کو اِستعمال کرتا ہے۔ یہ ایک چھوٹی سی چیز ہوتی ہے جسے وہ اُس وقت اِستعمال کرتا ہے جب اُس نے کسی ہیرے یا قیمتی موتی کی جانچ کرنی ہوتی ہے۔ عدسہ اِستعمال کرتے ہُوئے وہ اُن کی معتبری اور نقص کو جانتا ہے جسے اُس کی کھلی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ ہوسکتا ہے کہ پہلی نظر میں دونوں ایک جیسے محسوس ہوں۔ جوہری کا عدسہ ہمیں اُن کی اصلیت کو جاننے کے قابل بناتا ہے کہ اگر اُن میں کچھ نقص ہے۔ اَمثال کی کتاب کا اِکتیسواں باب ہمارے لیے جوہری کے اُس عدسے کی مانند ہے کہ ہم جان سکیں کہ ایک راست اور پاک دامن عورت کی زندگی کے لیے خدا کا کیا منصوبہ ہے۔ جب ہم ایک ایسی عورت کو دیکھتی ہیں، جو خدا سے ڈرتی اور اپنی زندگی اِلٰہی پاکیزگی کے معیار کے مطابق گزارنے کی کوشش کرتی ہے، تو ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں قیمتی موتی مل گیا۔

پاک دامن عورت ہونا کیا ہے؟ وقت بدل چکا ہے۔ کیا آج کی پاک دامنی بالکل اُسی طرح ہے جیسا کہ یہ سالوں پہلے تھی؟ کیا وقت کے ساتھ خدا نے اپنی بیان کردہ پاک دامنی کی تعریف کو تبدیل کر دیا ہے ؟ اگر وہ آج بائبل مقدس کو دوبارہ لکھواتا، تو کیا اَمثال اِکتیسویں باب میں بیان کردہ ''پاک دامنی'' کی شرائط اور ہوتیں؟ کیا یہ فہرست بالکل مختلف ہوتی ؟ اگر پاک دامنی اُس زمانے میں ایک نایاب چیز تھی جب اَمثال کی کتاب کو لکھا گیا تو کیا آج اِکیسویں صدی میں ایک پاک دامن عورت کو ڈھونڈنے کی اُمید کی جا سکتی ہے ؟ کیا ابھی تک پاک دامنی کی قیمت، قیمتی پتھر سے زیادہ ہے ؟ اگر پاک دامن عورت بہت

نایاب اور قیمتی ہے، تو ہم کیسے جانیں گے، جب ہم کسی کو دیکھیں گے۔ خدا نے اَمثال کی کتاب کے پورے ''اِکتیسویں باب'' میں ہمارے لیے اُس کی وضاحت کر دی ہے۔ خدا آج بھی چاہتا ہے کہ ہم عورت کی پاک دامنی، خوف ِخدا، دیانت داری ، منکسرالمز اجی، راست بازی اور محنت کے بارے میں جانیں۔ اُس کی پاک دامنی کی تعریف نہ تو وقت کے ساتھ بدلتی اور نہ ہی ختم ہوتی ہے۔ پاک د امنی کا مطلب اَخلاقی اعتبار سے اچھا ہونا ہے۔ اِس کا مطلب ہے کہ ہمیں اپنی روزمرہ ذِمے داریوں کوپو را کرنے میں اچھا روّیہ اِختیار کرنا چاہیے۔ جب اَمثال کی کتاب لکھی گئی تو اُس وقت بھی ایک راست اور پاک دامن عورت کو ڈھونڈ نا مشکل تھا، اور یہ آج کے دِن تک مشکل اور نایاب ہے۔

موتی کیوں قیمتی ہوتے ہیں؟ اورکیوں اُن کی بہت زیادہ قدر کی جاتی ہے، اور لوگ اپنی زندگیوں کوخطرے میں ڈال کر اُنہیں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ اگر ایک امیر آدمی اُن کوخرید لے، تو وہ کیوں اُن کومحفوظ جگہ یعنی لاکر میں رکھتاہے اور اُس کی نیندیں اُڑ جاتی ہیں؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ وہ بہت ''نایاب'' ہوتے ہیں۔ اُن کواِس لیے احتیاط سے رکھا جاتا ہے، کیوں کہ وہ خوب صورت اور قابل قِدر ہوتے ہیں، اور بہت سے لوگ ایک موتی بھی خریدنے کی اِستطاعت نہیں رکھتے۔ اَمثال اکتیسویں باب میں عورت کی پاک دامنی کا مقابلہ صرف موتی کی خوب صورتی سے نہیں بلکہ اُس کی لیاقت و اِستعداد سے کیا گیا ہے۔ آگے چل کر ہم سیکھیں گے کہ'' حُسن دھوکا اور جمال بے ثبات ہے لیکن وہ عورت جو خداوند سے ڈرتی ہے ستُودہ ہو گی''(اَمثال ۳۱:۳۰)۔ بہت سی ایسی عورتیں جو جسمانی لحاظ سے خوب صورت نہیں لیکن واقعی وہ پاک دامن ہیں، مگر بہت سی ایسی عورتیں بھی ہیں جو جسمانی لحاظ سے خوب صورت ہیں لیکن اُن کی خوب صورتی صرف ظاہری ہے۔ یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ ایک پاک دامن عورت قیمتی موتی کی طرح گراں قدر ہے۔ یہاں ہماری توجہ محض موتی یا کسی قسم کے ہیرے پرنہیں بلکہ اِس کی بجائے عورت کی راست بازی اور پاک دامنی پر ہے۔

جس زمانہ میں بائبل مقدس کوتحریر کیا گیا اُس وقت عورتوں کو بہت حقیر جانا جاتا اور اُن سے بہت بُرا سلوک کیا جاتا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ آج کے دَور میں یہ ذہنیت بہت کم

ہو چکی ہے۔ خدا نے عورت اور مرد کو اُن کی ذاتی لیاقت و اِستعداد کے اعتبار سے برابر پیدا کیا، اور جب کسی بھی اِنسان میں رُوح آتی ہے، تو اُن میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔'' نہ کوئی یہودی نہ یونانی۔ نہ کوئی غلام نہ آزاد۔ نہ کوئی مرد نہ عورت کیوں کہ تم سب مسیح یسوع میں ایک ہو'' (گلتیوں ۳:۲۸)۔ اگرچہ ہم خدا کی نظر میں برابر ہیں تو بھی اُس نے اِس زندگی میں ہمیں مختلف کردار سونپے ہیں۔ اصل میں وہ ہمیں مختلف ذِمے داریاں دیتا ہے، کہ اِس سے دُوسری جنس کی مدد ہوسکے۔ اُس نے ہماری مختلف ذِمے داریوں کو دُوسروں کی مدد کرنے کے لیے بے مثل اور یگانہ بنایا ہے۔ ہمیں اِس طرح بنانے کا اُس کا مقصد یہ ہے کہ ہم اُن ذِمے داریوں کو پورا کریں، جن کو دُوسرے لوگ پورا نہیں کرسکتے۔ ہم ایک دُوسرے سے جسمانی اور ذہنی اعتبار سے مختلف ہیں۔ مرد عورت کے مقابلے میں جسمانی لحاظ سے طاقت ور اور عورتیں ''نازک ظرف'' ہیں (۱۔ پطرس ۳:۷)۔ مرد جسمانی لحاظ سے طاقت ور ہیں، جبکہ عورتیں جسمانی خدوخال کے مطابق نازک ہیں۔ خدا نے ہمیں اِن مخصوص خصوصیات کے ساتھ تخلیق کیا ہے۔ اُس نے خاص مقصد کے تحت ہمیں ایک دُوسرے سے مختلف بنایا اور اِس بات کا یقین کیا کہ یہ اچھا ہے، اور اُس کے بنانے میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

جب ہم کہتے ہیں کہ ہم ذہنی لحاظ سے ایک دُوسرے سے مختلف ہیں، تو اِس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی ایک دُوسرے سے زیادہ عقل مند یا ذہین ہے۔ یقیناً بہت سے مرد اور عورتیں عقل مند اور ذہین ہیں اور اِسی طرح بہت سے گنوار اور کم عقل بھی ہیں۔ تاہم اکثر مرد اور عورتیں اِس کے بارے میں نہیں سوچتے۔ عورتوں کی تمام ظاہری بناوٹ منفرد طور پر نرم مزاج ہے۔ پیدائشی طور پر عورتوں کی جبلّت مادرانہ ہے، جب کہ مردوں کی جبلّت پدرانہ ہے۔ اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ حقیقی نسوانی کردار حامی مساواتِ نسواں کی تحریکوں کی وجہ سے بے راہ روّی اور ناہمواری کا شکار ہو چکا ہے۔ آج کے مردوں نے بھی اپنے حقیقی مردانہ کردار کو بگاڑ لیا اور زنانہ کاموں میں اپنے آپ کو مشغول کر لیا ہے، اور اِس کی وجہ سے ذِمے داریوں کا نظام اُلٹ چل رہا ہے، مرد گھروں میں بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں اور عورتیں باہر کام کرتی اور گھر میں کفیل دار کا کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ رجحان پچھلے کچھ

سالوں سے بہت زیادہ بڑھ چکا ہے، یہ نہ تو خدا کی مرضی اور نہ ہی اُس کا مقصد ہے۔
بہ طور مرد و زن خدا نے ہمارے لیے مختلف ذِمے داریاں ترتیب دیں ہیں ۔ مرد کی ذِمے داری ہے کہ وہ عورت کی رہنمائی کرے، کفالت کرے، اُس سے محبت رکھے اور اُس کی حفاظت کرے، اور اِسی طرح عورت کی ذِمے داری ہے کہ وہ اپنے شوہر کی مد د گار ہو، اُس کی فر ماں برداری اور عزت کرے۔ ہمارے باطنی اِختلافات اُن کاموں کی عکاسی کرتے ہیں جو خدا نے ہمارے لیے ترتیب دیئے ہیں۔ میں نے بہت سالوں سے اِس چیز کا مشاہدہ کیا ہے کہ اِن تعلیمات کو بہ طور بوجھ سمجھا جاتا ہے۔اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ سوچ آج بھی قائم ہے۔ ایسا کیوں ہے؟ اگر آپ اِس کے بارے میں سوچیں تو ہم میں سے ہر کوئی جانتا ہے کہ کچھ لوگ رہنمائی کرتے ہیں اور اِسی طرح کچھ لوگ پیروی کرتے ہیں۔ اِسے قابلِ قبول سمجھا اور ہر درجے پر سراہا جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیں اِس حقیقت کو محسوس کرتے ہوئے کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہوتا کہ ہمارا ایک وزیر اعظم یا حکمران ہوتا ہے یا پورے مُلک اور قوم کے لیے ایک صدر ہے اور ہم جانتے ہیں کہ ٹیم کے لیے ایک کوچ، کاروبار کو چلانے کے لیے ایک منتظم اور چرچ میں ایک ہیڈ ایلڈر اور کلاس میں ایک اُستاد ہوتا ہے۔ صدر کی مدد کے لیے نائب صدر، گورنر اور کچھ دُوسرے لوگ ہیں اور اِسی طرح کوچ کی مدد کے لیے کوآرڈینیٹرز، کاروبار کے منتظم کی مدد کے لیے اسسٹنٹ مینیجر جو منتظم یا مینیجر کی مدد کرتے ہیں۔ چرچ میں ہیڈ ایلڈر کی مدد کے لیے دُوسرے ایلڈر صاحبان ہوتے ہیں جو ہیڈ ایلڈر کی مدد کرتے ہیں۔سکول میں اُستاد کی معاونت کے لیے کچھ مددگار اور رضا کار ہوتے ہیں جو اُستاد کی مدد کرتے ہیں۔ پس ایسا کیوں ہے کہ ہمیں اپنے گھروں میں خدا کی اِس ترتیب کو ماننا اور اِس پر عمل کرنا مشکل نظر آتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اِس مسئلہ کی حقیقی وجہ یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں گناہ میں مبتلا ہیں اور اُنھوں نے اپنے آپ کو خدا کے مقصد کو دیکھنے اور اُس کا تجربہ کرنے سے روکا ہُوا ہے۔ آئیں! خدا کے اُس کامِل مقصد سے لطف اُٹھائیں جسے اُس نے ہمارے لیے ترتیب دیاہے۔ آج کیوں مردوں اور عورتوں کے درمیان لڑائیاں ہو رہی ہیں؟ کیا کسی کے پاس اِس بات کا جواب ہے کہ کیوں مرد اور عورت اور شوہر اور بیوی کے درمیان ایک مسلسل

جنگ جاری ہے ؟ کیوں عورتیں خدا کے اِس خاص مقصد کو اپنی زندگی میں اپنانے سے ڈر رہی ہیں ؟ کیوں مرد عورتوں کی رہنمائی نہیں کرتے اور اُن سے اُس طرح پیار نہیں کرتے، جس طرح مسیح اپنی کلیسیا سے کرتا ہے؟ خدا کا کلام ہمیں اِن تمام باتوں کے جوابات فراہم کرتا ہے۔ آئیں! پیدایش کی کتاب کے تیسرے باب میں جاتے ہیں، جہاں اِنسان کی گراوٹ کا بیان کیا گیا ہے۔ خدا نے سانپ پر لعنت بھیجی اور کہا تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا اور اپنی عمر بھر خاک چاٹے گا۔ اور خدا نے سانپ اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالی۔ اور خدا نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ وہ عورت کی نسل جو کہ ''یسوع مسیح'' ہے وہ سانپ کے سر کو کچلے گا، اور وہ اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔ یسوع مسیح نے اپنی فتح مند موت کے وسیلہ سے شیطان کی ساری حکومت اور اختیار کا خاتمہ کیا (پیدایش ۳:۱۴۔۱۵)۔

آدم کو بھی لعنت دی گئی، کیوں کہ اُس نے اُس درخت کا پھل کھایا جس کو کھانے سے اُسے منع کیا گیا تھا۔ اِس لیے زمین اُس کے سبب سے لعنتی ہوئی۔ اور گناہ میں گرنے سے پہلے وہ اپنی محنت کا بہت اچھا پھل پاتا تھا اور زمین اُسے اچھی پیداوار دیتی تھی تا کہ وہ اپنے اور اپنی بیوی کے لیے خوراک حاصل کرے۔ تھوڑی سی محنت سے وہ باغ سے بھرپور اور کامل نتائج حاصل کرتا تھا۔ لیکن گناہ میں گرنے کے ساتھ ہی مشکلات اور پریشانیوں نے اُسے گھیر لیا اور اُس کا سامنا کانٹوں، خاردار جھاڑیوں، بُرے موسمی حالات، کیڑے مکوڑوں اور دُوسری مہلک وباؤں سے ہُوا۔ اِس لیے اِنسان کو سخت محنت اور خون پسینے والی مشقت سے سامنا کرنا پڑا۔ ''کیوں کہ تو خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائے گا'' (پیدایش ۳:۱۹)۔ گناہ نہ صرف جسمانی موت کا سبب بنا بلکہ اِس سے رُوحانی موت نے بھی اِنسان کو آ دبایا۔ رُوحانی موت خدا سے مکمل جدائی ہے اور اِس صورت میں اِنسان خدا کی حضوری سے دُور ''جہنم'' میں جائے گا۔ اِس کا مطلب ہے کہ وہ تمام اچھی چیزوں سے محروم ہو گیا کیوں کہ صرف خدا ہی بھلا ہے جو اچھی چیزیں مہیا کرتا ہے۔ تمام اچھی چیزیں اُس کی طرف سے ہیں۔ اِنسان کے گناہ نے اُسے اُس کے خالق کی رفاقت سے جدا کر دیا۔ یہ دُوسری موت ہے جس سے بچانے کے لیے یسوع مسیح آیا ''کیوں کہ گناہ کی مزدُوری موت ہے مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند یسوع مسیح میں ہمیشہ کی زندگی

ہے''(رومیوں۶:۲۳)۔

آدم اور سانپ پر لعنت کا اِختتام نہ ہُوا، بلکہ عورت کو بھی لعنت کی گئی، اور یہ بات ہی ہمارے سوال کا جواب فراہم کرے گی، کہ کیوں عورت اور مرد کے درمیان لڑائیاں ہو رہی ہیں۔'' پھر اُس نے عورت سے کہا کہ میں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤں گا۔ تو درد کے ساتھ بچے جنے گی اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہو گی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا''(پیدایش۳:۱۶)۔ہم اِس سے واقف نہیں کہ بچے کی ولادت کے وقت عورت کو درد سے دوچار ہو نا پڑتا ہے اور اِسے سب لوگ جانتے ہیں۔ تاہم، اِس آیت کے دُوسرے حصے کو مسیحیوں میں غلط انداز سے دیکھا جاتا ہے۔'' تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہو گی اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا'' میں اِس عبارت کی مختلف تشریحات سن چکی ہوں۔ ایک دفعہ مجھے بتایا گیا کہ اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر سے اپنی جسمانی خواہشات پوری کرے گی۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ دُرُست نہیں، کیوں کہ یہاں اِس بات کو بہ طور لعنت لکھا گیا ہے اور اپنے شوہر سے جسمانی خواہشات کو پورا کر نا لعنت نہیں۔ یقیناً ہر عورت کو اپنے شوہر سے جسمانی خواہشات کی خواہاں ہونا چاہیے۔ یہ بُری بات نہیں بلکہ اچھی بات ہے۔

''رغبت'' کے لیے عبرانی لفظ ''تشوکا tesh-oo-kaw/'' ہے۔ جس کا مطلب ہاتھ بڑھانا، سخت آرزو یا خواہش کرنا ہے۔ یہ لفظ دوبارہ پیدایش چوتھے باب میں اِستعمال ہُوا ہے، جہاں قائن اپنے بھائی ہابل کو قتل کرنے کے بعد خداکے سامنے آیا۔ یادرکھیں! قائن اور ہابل دونوں نے خداکے حضور قربانی گذرانی، لیکن خدانے ہابل کی قربانی کو قبول کیا۔ قائن غضب ناک ہُوا، کیوں کہ خدانے اُس کی قربانی کو قبول نہ کیا اور اُس نے اپنے بھائی ہابل کو قتل کردیا۔ خدا نے اُس کا گناہ اُس پر ظاہر کیا۔''اورخداوندنے قائن سے کہا تو کیوں غضب ناک ہُوا؟ اور تیرا منہ کیوں بگڑا ہُوا ہے؟ اگر تو بھلا کرے تو کیا مقبول نہ ہوگا؟ اور اگر بھلا نہ کرے تو گناہ دروازہ پر دبکا بیٹھا ہے اور تیرا مشتاق ہے پر تو اُس پر غالب آ (پیدایش۴:۶-۷)۔ دراصل خدا کہہ رہا تھا، قائن تو کیوں غضب ناک ہے؟ اور تیری صورت کیوں اُداس ہے؟ اگر تو خداکے منصوبے کے مطابق وہ کرتا جو اچھا اور دُرست

ہے، جیسا تیرے بھائی ہابل نے کیا، توتم بھی اُس کی طرح قبول کئے جاتے ۔گناہ تم پر غلبہ حاصل کرنا چاہتا ہے، پر تمھیں گناہ پر غالب آنے کی ضرورت ہے۔

پیدایش چوتھے باب کی اِس آیت میں ''مشتاق'' کے لیے عبرانی کا وہی لفظ ''tesh-oo-kaw'' مستعمل ہے، جو پیدایش ۳:۱۶ میں اِستعمال ہُوا۔ آپ اِن دونوں آیات میں دیکھ سکتے ہیں کہ ''مشتاق ہونے'' یا ''رغبت'' کااِشارہ حکومت کرنے یا غالب ہونے کی طرف کیا گیاہے۔ جیسا قائن کے گناہ نے اُس پر غلبہ حاصل کیا، اِسی طرح عورت کی لعنت یہ تھی کہ وہ مرد پر غلبہ حاصل کرنے کی خواہش کرے گی۔ لہٰذا، ہم آدھی وجہ کو جان چکے ہیں کہ کیوں مرد اورعورت کے درمیان جنگ جاری ہے اور یہ ایک ایسا ثبوت ہے، جسے ہم اپنے گناہ آلودہ دِلوں اور اِردگرد دیکھ سکتے ہیں۔

آئیں! اب اِس پُر بصیرت آیت کے خلاصہ کوختم کرنے کی کوشش کریں اور اُس کے دُوسرے حصے کے بارے میں جانیں۔ ''تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہو گی او ر وہ تجھ پرحکومت کرے گا(پیدایش۳:۱۶)۔ یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ عورت ''مرد کا لباس پہننے اور اُس کی مالک بننے کی کوشش کرے گی'' اور مرد اُن پر حکومت کریں گے اور اُنھیں اپنے تابع رکھنے کی کوشش کریں گے۔ اُس پاک اور بے عیب رشتے کا یہ کیسا اَفسوس ناک اَنجام تھا، جس سے وہ گناہ میں گرنے سے پہلے بڑے پیار سے لطف اندوز ہوتے تھے۔کیاخدا کا منصوبہ ناکام ہو گیا؟ جی نہیں! اِنسان ناکام ہُوا، خدا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ خدا کا آدم کے لیے اصل منصوبہ یہ تھا، کہ وہ پیار سے حوا کی رہنمائی کرے اور حوا اُس کی عزت کرے اور اُس کی پیروی کرے یہ آج بھی اچھا اور دُرُست ہے۔ خدا کا آدم اور حوا کے لیے بنایا گیا منصوبہ آج بھی موثر ہے بشرطیکہ اگر ہم اُس کی رہنمائی کوتسلیم کرتے اور اُس کی مرضی کی پیروی کرتے ہیں جیسے اُس نے ہمیں اپنے کلام میں بتایا ہے۔

ہمارے گناہ نے اِس بات کو ناممکن بنا دیا کہ ہم اپنی زندگیوں میں اُس کے اِلٰہی مقصد کو اپنا سکیں۔ وہ لوگ جو اپنی زندگیاں اُسے دیتے اور یسوع مسیح کو اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کرتے ہیں، وہ اُنھیں جوابات اور طاقت دیتا ہے کہ وہ اُن چیزوں کو بحال کر سکیں جو گناہ کی وجہ سے ٹوٹ چکی ہیں۔ ہم گناہ گار ہیں، اورخدا کے منصوبہ کو پورا کرنے

میں ابھی تک ناکام ہیں۔ لیکن وہ ابھی تک ہم سے پیار کرتا ہے اور ہمیں زندگی کے جوابات اور اُمید کی پیشکش کرتا ہے۔'' محبت اِس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت کی بلکہ اِس میں ہے کہ اُس نے ہم سے محبت کی اور ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لیے اپنے بیٹے کو بھیجا'' (۱۔ یوحنا۴:۱۰)۔ خدا نے اِن دونوں چیزوں میں خودپہل کی اور اُس نے اپنے ساتھ ہماری رفاقت کو اپنے بیٹے یسوع مسیح کے وسیلہ سے ممکن کیا۔ اُس نے نہ صرف اپنی ٹوٹی ہوئی رفاقت کو ہمارے ساتھ بحال کیا بلکہ اُس نے اِنسانوں کے ایک دُوسرے کے ساتھ ٹوٹے ہوئے رِشتے کو بھی بحال کرنے کے لیے راستے فراہم کیے۔ شوہر اور بیوی پُرخلوص دُعا کے ذریعے اپنی زندگیوں میں خداکے حقیقی مقصد سے لطف اَندوز ہو سکتے ہیں۔'' کیوں کہ اُس کی اِلٰہی قدرت نے وہ سب چیزیں جو زندگی اور دِین داری سے متعلق ہیں ہمیں اُس کی پہچان کے وسیلہ سے عنایت کیں جس نے ہم کو اپنے خاص جلال اور نیکی کے ذرِیعہ سے بُلایا'' (۲۔ پطرس ۱:۳)۔

اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پرانے وقتوں میں عورتوں کو بہت حقیر جانا جاتا، اور اُن سے اچھا سلوک نہیں کیا جاتا تھا، اورآج بھی بہت سی عورتیں اُس سلوک کا سامنا کر رہی ہیں۔ امریکہ میں ہمیں حد درجہ اِس چیز کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہم جس دَور سے گزر رہے ہیں وہاں بہت سی حامی مساواتِ نسواں کی تحریکیں سر اُٹھا رہی ہیں، جہاں عورتوں کو اُبھارا جاتا ہے کہ وہ مرکزی کردار ادا کریں اور وہ مردوں سے برتر ہیں۔ اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ اُن کا اپنا خیال ہے۔ عورتوں کی خواہش ہے کہ وہ مردوں پر غلبہ حاصل کریں جیسا کہ پیدایش کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔ میں اِس بات میں عورتوں پر اِلزام نہیں لگاتی کہ وہ ایسا نہیں چاہتی کہ مرد اُنھیں دبائیں یا اُنہیں ستائیں۔ یہ بات دُرُست نہیں کہ کسی دُوسرے شخص کے ساتھ بُرا سلوک کیا جائے۔ پچھلے کئی سالوں سے عورتوں کے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا جارہا ہے، اور بیشتر اوقات اُنہیں خوف زدہ اور جنسی طور پر ہراساں کیا جاتا ہے۔ تاہم، اب پینیڈولم نے دُوسری سمت میں حرکت شروع کردی ہے، اِس کی وجہ سے اَن گنت مسائل نے جنم لے لیا ہے۔ مرد اور عورتیں بالکل وہی کر رہے ہیں جو خدا نے حوا کو پیدایش کی کتاب میں کہا تھا۔ عورتوں کی شدید خواہش ہے کہ وہ مردوں پر غلبہ حاصل کریں

اور اُن کی حمایت، فرماں برداری، عزت اور پیروی نہ کریں جیسا کہ خدا نے اُنھیں کرنے کے لیے بنایا ہے۔ مردوں کی بھی خواہش ہے کہ وہ عورتوں کو اِستعمال کریں، اُنھیں دبائیں، اور اُن سے محبت نہ کریں اور نہ ہی اُن کی راست رہنمائی اور حفاظت کریں، جیسا کہ خدا کا حقیقی منصوبہ ہے۔ مرد اور عورت دونوں ہی خدا کے حقیقی منصوبہ کی پیروی کرنے پر آمادہ نہیں، اور نہ ہی وہ اُس برکت کا تجربہ کرتے ہیں جو اُس کی فرماں برداری کے وسیلہ حاصل ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم سب گناہ گار ہیں۔ مرد اور عورت کی لڑائیاں شدت اِختیار کررہی ہیں۔ یسوع مسیح اور رُوح القدس کی طاقت کے بغیر اُن پر غلبہ حاصل کرنے کی کوئی اُمید نہیں۔ کیوں کہ اُس میں تمام چیزیں ممکن ہیں اور اُسی میں ہمارے لیے اُمید ہے!

باب ۲

وہ قابلِ اعتبار اور کفایت شعار ہے

''اُس کے شوہر کے دِل کو اُس پر اعتماد ہے اور اُسے منافع کی کمی نہ ہو گی۔'' (اَمثال ۱۱:۳۱)۔

ہر صبح جب اُس عورت کا شوہر کام پر جاتا ہے، تو اُسے بالکل بھی پریشانی نہیں ہوتی کہ اُس کی بیوی اُس کے بچوں، گھر بار، سازوسامان اور دُوسری چیزوں کی حفاظت نہ کرسکے گی۔ اُس پاک دامن عورت کی خوبی یہ ہے کہ اگر وہ شادی شدہ ہے، تو اُس کا شوہر اُس پر مکمل اعتماد کرسکتا تھا۔ اعتماد کے لیے عبرانی لفظ ''باتاخ/Baw-takh'' اِستعمال ہوا ہے۔ جس کے معانی ''یقین، بھروسا اور بے خطر'' کے ہیں۔ وہ عورت ہمیشہ اپنے شوہر کی پشت پر ہوتی اور اُس کے بھلے کے لیے کام کرتی۔ وہ عورت گھر کی تمام چیزوں کی دیکھ بھال بہت اَحسن طریقے سے کرتی اور اُسے اِس بات کی بالکل ضرورت نہیں تھی کہ اُس کی نگرانی کی جائے، یا اُس کی مختاری پر شک کیا جائے۔ یہ بات اُس کے شوہر کو بے فکر کر دیتی ہے کہ وہ اپنے دن بھر کی دُوسری ذِمے داریوں کو پُرسکون انداز سے اَنجام دے سکے، کیوں کہ وہ اُس پر پورے دل سے اعتماد کرسکتا تھا۔

اگر آپ کنواری ہیں تو آپ اپنے آپ کو جانچ سکتی ہیں اور اپنے آپ کو شادی کے لیے تیار کریں، اگر مستقبل میں آپ کے لیے یہ خدا کی مرضی ہے۔ آپ اُس کی مرضی کی فرماں برداری کریں، کیوں کہ خدا ہر اِیمان دار کے لیے وہ کرتا ہے، جو اُس کے لیے اچھا ہوتا ہے۔ اگر شادی کرنا خدا میں آپ کے لیے ٹھیک ہے تو وہ صحیح مسیحی مرد کو آپ کی زندگی میں لے آئے گا یا وہ آپ کو اُس کی زندگی میں لے جائے گا۔ تاہم اگر خدا اُس مرد کو آپ کی زندگی میں نہیں لاتا تو آپ یقیناً خدا پر اعتماد کرسکتی ہیں، کیوں کہ اُس کا مقررہ وقت ہمیشہ کامل ہوتا ہے اور اگر خدا کے نزدیک یہ آپ کے لیے دُرُست نہیں، مگر آپ شادی کرنا

چاہتی ہیں تو اپنی ساری فکریں خدا پر ڈال دیں کیوں کہ اُس کو آپ کی فکر ہے(۱۔ پطرس ۵:۷)۔ مستعدی سے اپنی زندگی کے لیے خدا کی مرضی دریافت کریں، اُس کے مقررہ وقت کا اِنتظار کریں اور اُس پر بھروسا کریں۔

زندگی کی دُوسری چیزوں کی طرح، اگرآپ کوشش کر رہی ہیں کہ آپ سچے دل سے خدا کی خدمت کریں اور آپ کی آرزو ہے کہ آپ ایک راست باز آدمی سے شادی کریں، تو آپ کے لیے بہتر ہو گا کہ آپ ایسے خدمتی کاموں میں مصروف رہیں، جن میں دُوسرے غیر شادی شدہ مسیحی بھی شریک ہوتے ہیں۔ یہ روّیہ کسی بھی عورت کو رُوحانی نہیں بناتا کہ وہ اپنے گھر میں اُمید لگا کر بیٹھی رہے کہ خدا اُس کے لیے گھر بیٹھے قابل اور راست باز رفیق بھیجے۔ دُوسرے راست باز غیر شادی شدہ لوگوں کو ملنے کا یہ ایک اچھا طریقہ ہے کہ آپ اچھے کاموں میں مصروف رہیں اور کلیسیا کی مختلف سرگرمیوں میں اُنھیں تلاش کریں۔ یہ گناہ نہیں ہے، اگر آپ اپنے ہم ذہن اور راست باز اِیمان داروں کو ڈھونڈتی اور اُنھیں جاننا اور اُن سے صحت مند رشتہ قائم کر نا چاہتی ہیں۔ اِس طرح آپ دُوسری غیرشادی شدہ لڑکیوں کی خدمت اور اُن کی حوصلہ اَفزائی کر سکتی ہیں کہ وہ کیسے محتاط، بائبلی اور محفوظ طریقے سے کسی غیر شادی شدہ مرد سے مل سکتی ہیں۔ آپ متعدد غیر شادی شدہ مسیحیوں سے مل سکتی ہیں، اِس طرح آپ محسوس کرلیں گی کہ کون آپ کے لیے موزوں ہے۔

اُن لوگوں سے خاص طور پر خبردار رہیں، جو اپنے آپ کو راست باز کہتے ہیں، لیکن وہ مسلسل اپنے تعلقات کو دُنیا کے ساتھ مربوط کر تے رہتے ہیں۔ یہ دانش مندی ہے کہ آپ ''وعدہِ ملاقات''(Dating) کرنے سے پہلے اپنے اَخلاقی معیار کو دُرُست اور برقرار رکھنے کے لیے قوانین بنائیں۔ اپنے تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے اگر خدا آپ کی رہنمائی کرتا ہے، تو آپ کسی مخصوص فرد سے بات چیت کرسکتی ہیں۔

جب کوئی بھی لڑکی یا لڑکا ''وعدہِ ملاقات'' کرے، تو اِس تعلق کو تفریحاً اور شہوانی نہیں ہونا چاہیے۔ دُنیا کے ''وعدہِ ملاقات'' کا تصور صحت بخش اور محفوظ نہیں اور یقیناً یہ بائبلی بھی نہیں ہے۔ ''وعدہِ ملاقات'' تفریحاً ہوسکتا ہے۔ لیکن یاد رکھیں! باہمی دِل لگی سے جذبات اُبھرتے ہیں اور یہ آپ کو جسمانی طور پر ایک دُوسرے کی طرف مائل کرسکتے ہیں۔ آپ کو

اِس سے محفوظ رہنے کی ضرورت ہے، کیوں کہ شادی کے بغیر جنسی خیالات، خطرناک اور گناہ ہیں، اور آپ کو لازماً اُن سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ہمیشہ یادرکھیں! ''وعدہِ ملاقات'' کے گناہ شادی کے تعلق میں رخنہ ڈالتے اور مستقبل میں شک و شبہ اور بدگمانی کا سبب بنتے ہیں۔ ہمیں اِس بات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے تعلقات میں خدا کو عزت دیں اور خیالات سے بھر پور اِس دُنیا میں دُوسرے لوگوں کو صرف اِتنا پیار کریں کہ ہمارے تعلقات گناہ سے پاک رہ سکیں۔

> ''تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ زِنا نہ کرنا۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اُس کے ساتھ زنا کر چکا'' (متی ۵:۲۷۔۲۸)۔

رُوح القدس نے پولس رسول کے وسیلہ سے یہ لکھوایا:

> ''چناں چہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ تم پاک بنو یعنی حرام کاری سے بچے رہو۔ اور ہر ایک تم میں سے پاکیزگی اور عزت کے ساتھ اپنے ظرف کو حاصل کرنا جانے ۔ نہ شہوت کے جوش سے اُن قوموں کی مانند جو خدا کو نہیں جانتیں۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے ساتھ اِس اَمر میں زیادتی اور دَغا نہ کرے کیوں کہ خداوند اِن سب کاموں کا بدلہ لینے والا ہے چناں چہ ہم نے پہلے بھی تم کو تنبیہ کر کے جتا دیا تھا اِس لئے خدا نے ہم کو ناپاکی کے لیے نہیں بلکہ پاکیزگی کے لیے بلایا'' (۱۔تھسلنیکیوں ۴:۳-۷)

یہ اچھا ہے کہ ہمارے پاس خدا کو عزت اور جلال دینے اور مخصوص مقاصد کا منصوبہ ہو، جو ہماری توجہ ہمیشہ اِس طرف لگائے رکھے کہ ہم نے اُن کو حاصل کرنا اور ہمیشہ خداوند میں خالص رہنا ہے۔ میں آپ کو رائے دُوں گی کہ غیرشادی شدہ صرف سچے مسیحیوں اور بائبل کے ایسے گروہوں کو تلاش کریں، جو اپنے احتساب کی اِجازت دیں۔ کیوں کہ لبھانا اور شدید احساس بعض اوقات شادی سے پہلے جنسی آزمایش میں مبتلا کردیتے ہیں۔ شاید خاندان، گروپ، اور عوامی مقام پر ''وعدہِ ملاقات'' ایک محفوظ راستہ ہو۔ یقیناً دو غیر شادی

شدہ تنہائی میں اِکٹھے مل سکتے ہیں اور وہ گناہ سے باز بھی رہ سکتے ہیں، لیکن ایسا شاذونادر ہی ہوتا ہے۔کیوں کہ اِس سے غیر ضروری آزمایش کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اِس لیے اِس پر غیر ضروری زور نہیں دینا چاہیے۔ اگر آپ کسی غیر شادی شدہ مرد یا عورت کو تلاش کر رہے ہیں تو اِس بارے میں حد درجہ محتاط رہیں اور رُوح القدس کی رہنمائی میں چلیں۔ مزید برآں، ایک بالغ تجربہ کار مسیحی کے ذریعے اپنے آپ کو محفوظ بنائیں اور وہ آپ کے مشیر ہو سکتے ہیں۔ آپ روزانہ اپنے جذبات اور سرگرمیوں کے بارے میں اُن سے بات چیت کر سکتی ہیں۔ میں بہت سے ایسے مایوس لوگوں کو دیکھ چکی ہوں، جنھوں نے شادی کی اور میں نے دیکھا کہ خدا نے اُن کے حالات کو بہتر کیا، اُن کو برکت دی اور اُن کی دُعا کا جواب دیا۔ اور اِس کے نتائج بہت حوصلہ اَفزا ہوئے۔

اب آپ اپنی توجہ اِس طرف کر سکتی ہیں کہ آپ اپنے آپ کو خداوند میں ایک قابلِ بھروسا شخصیت بنائیں اور اُن چیزوں کے بارے میں ذِمے داری کا مظاہرہ کریں جو اُس نے آپ کے سپرد کیں ہیں۔ مثال کے طور پر آپ اپنے ماں باپ اور مالکوں کی فرماں بردار رہیں اور اُن کی بھی جو آپ پر اعتماد کرتے ہیں۔ یہ دانش مندانہ اور بے خطر نہیں کہ آپ اپنے آپ کو کسی کی نگرانی اور اِختیار میں رکھیں۔ فہم اور تنبیہ کو ترتیب میں رکھیں، اِس طرح ہمیں ناگوار صورت حال کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ یہ کرنا نہ تو اَخلاقی اور نہ ہی جذباتی لحاظ سے محفوظ اور دانش مندی ہے کہ جب ہم غیر شادی شدہ ہوں، تو جنسِ مخالف سے تسلی یا مشاورت حاصل کریں۔ اگر کسی مرد یا عورت کے رشتے میں مضبوطی، راست مشاورت اور ذِمے داری ہو گی تو وہ خود بخود ایک سطح تک رہیں گے۔ اِس اِنتباہ کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے آپ کو اِس قسم کی سوچ سے دھوکا نہ دیں کہ آپ آزمایش میں نہیں گر سکتی۔ اگرچہ آپ اپنی خواہشات کو ضبط کر سکتی ہیں لیکن آپ دُوسرے کی خواہشات پر قابو حاصل نہیں کر سکتی۔ زیادہ تر یہی بہتر اور محفوظ ہے کہ غیر شادی شدہ عورتیں بالغ راست باز مسیحی عورت کو تلاش کریں اور اُن سے سیکھیں۔

"اِسی طرح بوڑھی عورتوں کی بھی وضع مقدسوں کی سی ہو۔ تہمت لگانے والی اور زیادہ مَے پینے میں مبتلا نہ ہوں بلکہ اچھی باتیں

سکھانے والی ہوں۔ تا کہ جوان عورتوں کو سکھائیں کہ اپنے شوہروں کو پیار کریں۔ بچوں کو پیار کریں اور متقی اور پاک دامن اور گھر کا کاروبار کرنے والی اور مہربان ہوں اور اپنے اپنے شوہر کے تابع رہیں تا کہ خُدا کا کلام بدنام نہ ہو" (ططس ۲:۳-۵)۔

اُس پاک دامن عورت کا شوہر اُن چیزوں کی فکر سے آزاد تھا، جن کی دیکھ بھال وہ دن بھر کرتی۔ اِس چیز کو جان کر وہ اپنے باہر کے کام کاج بے فکری سے کرتا ہے، کیوں کہ وہ اُس کی مددگار اور حمایتی تھی۔ وہ اِس یک دِلی اور اِتحاد سے لطف اندوز ہوسکتا تھا، یہاں تک کہ اگر وہ گھر پر نہ بھی ہوتو وہ اُس پر اعتماد کرسکتا تھا۔ آپ ٹھنڈی آہ بھر کر سوچ سکتی ہیں۔ "میری بھی خواہش ہے کہ میرا شوہر مسیحی ہوتا تا کہ یہ رشتہ مضبوط ہوسکتا"۔ یقیناً یہاں پر توجہ شوہر کی نجات یا اُس کی کمزوری کی طرف نہیں اور نہ ہی اِس بات کا مرکز اُس کی پاک دامنی ہے۔ اَمثال کا یہ باب اُس کی رُوحانیت کے بارے میں ہرگز بیان نہیں کرتا۔ اِس باب کی صرف چار آیات اُس عورت کے شوہر کے بارے میں بات کرتی ہیں اور اُن میں سے کوئی بھی اُس کی رُوحانی حالت کے بارے میں بیان نہیں کرتی۔

(اَمثال۱۳:۱۱،۱۲،۲۳،۲۸) یہ آیات ہرگز اِجازت نہیں دیتیں، کہ یہ رائے قائم کی جائے کہ وہ اَخلاقی طور پر کمزور ہے۔ لیکن یہاں اصل نقطہ یہ ہے کہ اَمثال ۳۱ باب کی یہ فہرست اُس کے شوہر کی رُوحانی حالت پر تکیہ نہیں کرتی۔ وہ اپنے خدا اور خاندان کے سامنے پاک دامن عورت ہے، قطعِ نظر اِس کے کہ وہ خدا اور اُس کے سامنے کون ہیں۔

یہ سچ ہے کہ ہم پاک دامنی کی اِس سطح کو خدا کے سامنے اپنے دِل اور گھر میں حاصل کرسکتی ہیں۔ اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ ہماری شادی کس سے ہوئی کیوں کہ مسیح اپنے رُوح کے وسیلہ ہمیں قوت دیتا ہے۔ ہمیں اِس بات کے لیے اپنے وقت اور موقع کو ضائع کرنے کی ضرورت نہیں کہ ہم اپنے اور اپنے حالات کے لیے "مسٹر پرفیکٹ" (Mr Perfect) کا اِنتظار کریں جس کی ہم خواہش کر رہی ہیں۔ میں نے اِن سالوں میں اِس بات کا مشاہدہ کیا کہ ہم عورتیں اِس بات کی مجرم ہوسکتی ہیں کہ ہم اپنا بہت سا قابلِ قدر وقت اور گواہی اِس اِنتظار میں ضائع کررہی ہیں کہ ہمارے حالات اور خواب ویسے ہو

جائیں جیسا ہم چاہتی ہیں۔ بجائے اِس بات کے کہ ہم راست باز ہوں، اور اپنی گھریلوزندگی کو بہتر بنائیں۔ ہم بہت سے ایسے روّیوں کی مرتکب ہو رہی ہیں جو ہمارے گھروں کو تباہ کر رہے ہیں اور ہم سوچتی ہیں کہ چیزیں ایسی کیوں نہیں جن کی ہم خواہش کرتی ہیں۔ بجائے اِس کے کہ ہم خدا کے کلام سے سیکھیں اوراُس کے جوابات پر اِیمان لائیں، ہم اِس اِلزام کی مرتکب ہو رہی ہیں کہ ہم اپنی حکمت عملی کو جائز قرار دیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خداوند کی قربت میں آئیں اور ایک پاک دامن عورت بنیں جیسا کہ وہ ہم سے کہہ چکا ہے۔

ہم میں سے کوئی بھی کسی دُوسرے شخص کو اِس بات میں موردِ اِلزام نہیں ٹھہرا سکتا کہ وہ مثالی شادی کی خواہش کرتا ہے۔کیا ہم سب اِس بات کی خواہش نہیں کرتیں؟ لیکن یہ سچ ہے کہ صرف ایک عورت ہی اِس سے لطف اندوز ہوئی اور اُس کا نام حوا تھا۔مگر یہ رشتہ بہت تھوڑے عرصے تک رہا۔ ہم میں سے ہر ایک کے حالات ایک دُوسرے سے مختلف ہیں۔ ہمیں اپنی گھریلو زندگیوں میں اچھے اور برُے دونوں حالات کا سامنا ہے۔ ہم سب گناہ گار ہیں اور گناہ گاروں ہی کے درمیان زندگی بسر کررہی ہیں۔ پچھلے کئی سالوں سے میں ایسی متعدد عورتوں کی رہنمائی و مشاورت کر چکی ہوں، جنہیں ہر روز اپنی خانگی زندگیوں میں بہت سے منفرد اور مشکل حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ بہت ہی مایوس کن اور دِل دہلا دینے والی بات ہوسکتی ہے جب بیوی وہ سب کرنے کی خواہش کرے جسے وہ خداوند میں رہتے ہوئے کرسکتی ہے، لیکن شوہراِس کے مقابلہ میں ایسا کرنے سے اِنکار کرتا ہے۔ یقیناً میں اِس حقیقت سے رُوگردانی نہیں کر رہی جن کا ہم سب سامنا کر رہی ہیں۔ نہ ہی میں اِس چیز کے بارے میں بے پروا ہوں۔ آئیں! اِس پر غلبہ حاصل کریں کہ مشکلات کے دوران ہمارا روّیہ کیسا ہونا چاہیے۔ میرا دل میری اُن بہنوں کے لیے درد محسوس کرتا ہے، جو اپنے گھروں میں مشکل حالات سے گزر رہی ہیں، لیکن میں کسی کو بھی نااُمید نہیں چھوڑنا چاہتی۔

اِس سے فرق نہیں پڑتا کہ ہمارے شوہر کیسے ہیں، ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اِس طرح ترتیب دیں، جیسا خداوند ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ ہمیں لازماً اُس کے جوابات پر

اِیمان رکھنا چاہیے، جو وہ ہمیں اپنے کلام کے وسیلہ سے دیتا ہے اور وہ جوابات ہمارے حالات اور ہمارے شوہروں کے لیے بہت اچھے ہیں، جن کے ساتھ ہم زندگی گزار رہی ہیں۔ ''اَے بیو یو! اپنے شوہروں کی ایسی تابع رہو جیسے خداوند کی'' (افسیوں ۵:۲۲)۔

غور کریں ، یہاں یہ نہیں کہا گیا '' اَے بیویو! اپنے شوہروں کی تابع رہو اگر وہ اِس قابل ہیں، یا وہ مسیحی ہیں یا ایسا کرنا تمہارے لیے آسان ہے''۔ ہماری توجہ اپنے شوہروں کی طرف نہیں ہونی چاہیے، بلکہ اِس بات کی جانب ہونی چاہئے کہ ہم شوہروں کی تابع فرمانی کے ذریعے خداوند کو خوش کر رہی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے شوہروں سے محبت کریں اور اُن کی فرماں برداری کریں جیسے ہم خداوند کی کرتی ہیں۔ جب ہم اپنے شوہروں کی تا بع فرمانی کرتی ہیں تو دراصل ہم خداوند کے اُس حکم کی بجا آوری کرتی ہیں جو اُس نے ایک خاندان کے لیے مقرر کیا ہے اور اِس سے خداوند کے نام کو جلال ملتا ہے۔

پاک دامن عورت کا شوہر اُس پر مکمل اعتماد کرتا ہے اور اُس کا دِل اُس کی دِیانت داری کی وجہ سے ہمیشہ پُرسکون رہتا ہے۔ آج کل بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو شوہر اور بیوی کے رشتے کو خراب کر رہی ہیں، اُن میں ایک چیز وفا داری کی کمی ہے۔ اِس چیز کا ختم ہونا مجھے بالکل حیران نہیں کرتا، کیوں کہ بے ترتیب مراسم قائم ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے شوہر اور بیویاں ایک دُوسرے سے الگ ہو رہے ہیں۔ تاہم یہ دُرست نہیں کہ شوہر اور بیویاں اپنے کام پر یا بازار میں خریداری کرتے وقت عشق بازی کریں، یا خفیہ طور پر انٹرنیٹ کے ذریعے دُوسرے لوگوں سے رابطہ قائم کریں یا وعدہِ ملاقات کی ویب سائٹ کے ذریعے دِل بہلائیں۔ اِس بے وفائی کی وجہ سے زنا کاری اور حرام کاری میں بہت حد تک اِضافہ ہوا ہے۔

اُس عورت کی نگاہیں، اُس کی وفاداری اور اُس کی محبت، اُس شخص کی طرف ہیں جس سے اُس کی شادی ہوئی ہے۔ وہ کوشش کرتی ہے کہ وہ گھر میں اپنے شوہر کی خواہشات کو پورا کرے، تاکہ وہ غلبہءِ نفس کی کمی کا شکار ہو کر بُرے راستوں کی طرف نہ چل پڑے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جب ایک مرد بے وفائی کا مرتکب ہوتا یا فحاشی **(Pornography)** کی طرف مائل ہو جاتا ہے تو لازماً اُس کی بیوی کی غلطی ہے۔بہت سے ایسے حالات اِس

بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ اکثر معاملات میں شوہر اور بیوی کو موردِ اِلزام نہیں ٹھہرانا چاہیے۔ اگر ایک عورت ہر طرح سے اپنے شوہر سے جذباتی، جسمانی اور رُوحانی لحاظ سے محبت کرنے کی کوشش کر رہی ہے، تو اُس پر ہرگز اِلزام نہیں لگانا چاہیے، جب اُس کا شوہر ناجائز تعلقات کا شکار ہو جائے۔ تاہم، کچھ مخصوص حالات میں عورتوں کو اپنی محبت، وفاداریاں، توجہ اور جسموں کو اپنے شوہروں سے روکنا چاہیے۔ایسا اُس صورت میں ہونا چاہیے، جب شیطان کی بھیجی ہوئی آزمایش **(Miss Temptation)** میں گرنے کا حد سے زیادہ خطرہ ہو۔

رُوح اُلقدس نے پولس رسول کوتحریک دی کہ وہ اِس مسئلہ کے بارے میں لکھے۔

> ''لیکن حرام کاری کے اَندیشہ سے ہر مرد اپنی بیوی اور ہر عورت اپنا شوہر رکھے۔ شوہر بیوی کا حق ادا کرے اور ویساہی بیوی شوہر کا۔ بیوی اپنے بدن کی مختار نہیں بلکہ شوہر ہے اِسی طرح شوہر بھی اپنے بدن کا مختار نہیں بلکہ بیوی۔تم ایک دُوسرے سے جدا نہ رہو مگر تھوڑی مدت تک آپس کی رضامندی سے تاکہ دُعا کے واسطے فرصت ملے اور پھر اِکٹھے ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ غلبہ نفس کے سبب سے شیطان تم کو آزمائے''(ا۔کرنتھیوں ۷:۲۔۵)۔

جب ہم جسمانی لحاظ سے اپنے آپ کو اپنے شوہروں سے دُور رکھتی ہیں، تو ہم غلبہ نفس کی آزمایش کو اِجازت دے رہی ہوتی ہیں۔

دُوسری طرف اَمثال کی کتاب بیان کرتی ہے کہ اُس کا شوہر زندگی کے ہر معاملہ میں اُس پر اعتماد کرتا ہے۔ وہ یہ جان کرخوشی اور تحفظ محسوس کرتا ہے کہ جب وہ کام کے سلسلہ میں گھر سے باہر ہوگا، اُس کی بیوی اُس کی محنت سے کمائی گئی دولت کو ضائع نہیں کرے گی اور اُس کے بچوں کی تربیت بڑی جاں فشانی سے کرے گی۔ یہ پاک دامن عورت اپنی پوری کوشش سے اپنے شوہر کی آرزوؤں اور اُس کے مقاصد میں بڑی مستعدی سے اُس کی حمایت کرتی ہے۔ وہ عورت اپنے گھر کی فضا کو خوش، باترتیب اور محفوظ بناتی ہے اِس سے اُن کے گھر کا ماحول خوش گوار اور پرسکون بن جاتا ہے۔ اُس عورت کا شوہر جانتا ہے کہ

اُس کی بیوی مستعد ہے۔ وہ خواہش کرتی ہے کہ اُس کے گھر کی فضا تعمیری ہو۔اُس عورت کا شوہر بالغ مسیحی یا راست باز نہ ہونے کے باوجود اُس عورت کے فیصلوں پر اعتماد کر سکتا ہے، چاہے وہ گھر میں ہو یا گھر سے باہر۔ تاہم اگر وہ گناہ کر کے اُسے نا خوش کرتی ہے، تو ایسا کرنا نہ ہی بائبل کے مطابق دُرست اور نہ ہی یہ پاک دامنی ہے۔ ایک عورت کو چاہیے کہ وہ تمام باتوں میں خداوند کی فرماں برداری کرے، اور اگر اُس کا شوہر اُسے خدا کی نافرمانی کرنے پر قائل کرے، تو اُسے ہر حال میں خدا کی فرماں بردار رہنا چاہیے نہ کہ اپنے شوہر کی۔ اَعمال ۲۹:۵ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ ''ہمیں آدمیوں کے حکم کی نسبت خدا کا حکم ماننا زیادہ فرض ہے''۔ جی ہاں! تمام حالات میں وہ عورت اِس رشتے میں اپنی جگہ کو جانتی اور وہ ایک اچھے روّیہ کے ساتھ خداوند کی خدمت کرتی ہے۔ جب ہم اپنے شوہروں پر اعتماد نہیں کر سکتی، تو اُس وقت ہم خداوند پر اعتماد کر سکتی ہیں۔ یسوع ہماری خواہشات اور ضروریات جانتا ہے وہ اُن کا خیال رکھتا اور وہی ہمیں مہیا کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اُن چیزوں کو ہمیں دینے کا اچھا وقت کون سا ہے۔ جب ہمارے روّیوں کی وجہ سے مختلف قسم کے واقعات ہماری زندگی میں رونما ہوتے ہیں تو ہمیں اپنی توجہ ہمیشہ اُس کی طرف لگانی چاہیے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے شوہروں کے اعتماد کو حاصل کریں اور اُن کے ساتھ اپنے رشتے کو مضبوط کریں اور اُن کی غیر مشروط خدمت کریں۔ خود غرضی اور گناہ ہمیں مات نہیں دے سکتا، اگر ہم خدا کی اُس عظیم بلاہٹ اور عورت کے لیے اُس کے مقصد کو اپنی زندگیوں میں پورا کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی توجہ خداوند کو خوش کرنے کی طرف لگائیں۔ اِس طرح ہم اپنی زندگی میں بہت سے غیر ضروری اور خود غرضانہ فیصلوں سے بچ جائیں گی۔ سچی پاک دامنی ہماری زندگی کی توجہ کا مرکز ہونی چاہیے، اِس کا مطلب یہ ہے کہ ہماری زندگی کا مقصد ہماری اپنی خوشی نہیں ہے۔ اُس پاک دامن عورت کی توجہ اپنی دِل چسپیوں کی طرف نہیں، وہ حقیقت میں اپنی زندگی خداوند کے مطابق گزارتی تھی۔

اِس سے فرق نہیں پڑتا کہ آپ کے حالات کیسے ہیں، اور نہ ہی اِس سے فرق پڑتا ہے کہ ماضی میں چیزیں آپ کے لیے کتنی بے ترتیب تھیں۔ آج ہی اپنے گھر کو بہتر بنانا

شروع کریں یہ اِسی لمحے ہوسکتا ہے۔ آپ کا شوہر اور آپ کے بچے اِس چیز کے گواہ ہیں کہ آپ کا عمل آپ کے اَلفاظ، فیصلوں اور اَعمال کے مطابق ہے، قطع نظر اِس کے آپ کے حالات و واقعات کیسے ہیں۔ اگر آپ ناکام ہو چکی ہیں تو اپنے آپ کو عاجز بنائیں اور اپنے خاندان سے ماضی کی تمام بے پروائیوں اور گناہوں کی معافی مانگیں۔ نئی قوت اور قابلیت کے لیے خداوند پر بھروسا کریں اور ایک نئے ذہن اور رُوح القدس سے معمور مستقبل کی طرف قدم بڑھائیں۔

داؤد جس کے بارے میں خدا نے کہا کہ مجھے میرے دِل کے مطابق ایک آدمی مل گیا۔ اُس نے دُعا کی ''اَے خدا! میرے اندر پاک دِل پیدا کر اور میرے باطن میں ازسرِنو مستقیم رُوح ڈال''(زبور۵۱:۱۰)۔ وہ خدا کا فرزند تھا پھر بھی اُسے پاکیزگی کی ضرورت تھی۔ بالکل اُسی طرح ہمیں بھی ہر روز اُس کی ضرورت ہے۔ آپ دِل برداشتہ نہ ہوں، ماضی کبھی بھی مستقبل پر حکم نہیں چلاتا۔ ہمارے پاس مسیح میں اُمید ہے۔ جیسے جیسے ہم اُس کے فضل میں پروان چڑھتی ہیں وہ اپنے بچوں کو پاک کرتا ہے۔

باب۳

وہ وفادار ہے

''وہ اپنی عمر کے تمام اَیّام میں اُس سے نیکی ہی کرے گی۔ بدی نہ کرے گی''(اَمثال ۱۲:۳۱)۔

یہ آیت بہت ذاتی نوعیت کی ہے۔ اِس میں صرف یہ ہی نہیں سکھایا گیا کہ وہ عورت اپنے شوہر کے ساتھ اچھائی کرے گی، اگرچہ ہم اِس خیال کو بھی خارج نہیں کرنا چاہتے۔ تاہم اِس کے برعکس، اِس آیت کا تعلق ہمارے جسمانی خدمتی اَعمال سے بہت گہرا ہے۔ اِس آیت میں کہا گیا ہے کہ ''وہ اُس کے ساتھ نیکی کرے گی''۔ اِس آیت کا نقطہ نظر یہ ہے کہ ہم اپنے شوہروں سے شخصی طور پر کس قسم کا سلوک کرتی ہیں نہ کہ حسب معمول محض اُن کی مادی ضروریات پوری کی جائیں۔ یہاں اُن کی دونوں ضروریات کے بارے میں بات کی گئی ہے ۔تاہم اوّلذکر ضرورت، موخرالذکر سے زیادہ اہم ہے۔ ہم اُس کے کپڑے اِستری کرسکتی ہیں، اُس کے لیے بستر لگاسکتی ہیں، گھر کو خوب صورت بنانے کے لیے صفائی کرسکتی ہیں، اُسے اُس کا پسندیدہ کھانا کھلاسکتی ہیں، باغ کی گھاس کاٹ سکتی ہیں، لیکن پھر بھی شخصی لحاظ سے اُس کے ساتھ بُرا سلوک کرتی ہیں تو یہ بالکل دُرُست نہیں۔اِس آیت کا بنیادی نقطہ محض یہ نہیں کہ آپ اُس کے گھر اور اُس کے مال و متاع کی حفاظت کریں اور اُسے خوب صورت بنائیں بلکہ اِس کا مطمع نظر یہ ہے کہ آپ اُسے شخصی طور پر پیار کریں اور اُس کا خیال رکھیں۔ یہاں'' نیکی'' کے لیے جو عبرانی لفظ tobe اِستعمال کیا گیا ہے، اُس کے معنی ''دُرُست روّیہ رکھنا، مہربانی، نیکی، خوشی اور محبت سے اچھا سلوک کرنا'' کے ہیں، ایسا اِس لیے ہے کیوں کہ وہ اُس سے پیارا کرتی تھی۔

یہی وجہ ہے کہ بوڑھی عورتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ جوان عورتوں کو تعلیم دیں کہ اپنے شوہروں سے پیار کریں (ططس۲:۳۔۵)۔ یقیناً جب آپ کسی سے محبت کریں گی تو اِس محبت کے نتیجہ میں آپ کی خواہش ہو گی کہ آپ پورے دِل، پوری جان اور پورے جذبات

سے اُس کی خدمت کریں۔ ایک پاک دامن عورت اپنے شوہر سے محبت کرتی اورخوش دِلی سے اُس کی ضروریات پوری کرتی اور اُس کی خواہشات کی تکمیل محبت بھرے روّیے سے کرے گی۔ یہ تمام چیزیں اُس کے شوہر کے دِل کو اُس کی طرف لگائے رکھیں گی۔ ایسا ممکن ہے کہ آپ کسی شخص کی خدمت بغیر محبت، خوشی اور اچھے روّیے کے کریں۔ میں بہت سی ایسی نرسوں کو جانتی ہوں، جو بوڑھے لوگوں کے نرسنگ ہسپتالوں میں کام کرتی اور بہت سی نرسز اپنے کام کو بغیر محبت، خوشی اور اچھے روّیے کے اَنجام دے رہی ہیں۔ وہ اپنے مریضوں کی مادی ضروریات پوری کرتی ہیں، لیکن یقیناً وہ پورے دِل سے یہ خدمت نہیں کرتیں۔ کیوں کہ وہ یہ سب محض اِس لیے کر تی ہیں کہ ہفتے کے آخر میں اپنی مقررہ اُجرت حاصل کرسکیں۔ لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ بہت سی نرسیں اَیسی بھی ہیں جو اپنے مریضوں کی مادی ضروریات بڑے اَحسن اور ہمدردانہ انداز سے پوری کرتی اور اُن سے محبت اورعزت سے ساتھ پیش آتی ہیں۔

اَیسا لگتا ہے کہ بہت سی بوڑھی اور جوان عورتیں ایک اِیمان دار اور اچھی بیوی کے بنیادی اُصولوں کونہیں سمجھ رہیں۔ اکثر ہمارے لیے یہ حد درجہ مشکل ہوسکتا ہے کہ ہم اپنی توجہ اپنے حالات، اپنے آپ، اپنے غیر اِیمان دارشوہروں اور اُس تنگ اورسیدھے راستے پر کریں، جو خدا نے ہماری زندگیوں کے لیے مقرر کیا ہے۔ یہ نہایت تشویش ناک ہوتا ہے، جب ہم اپنی توجہ خداوند اور اُس کی مرضی سے ہٹا کر اپنی مشکلات اور آزمایشوں کی طرف مرکوزکرتی ہیں۔ لیکن ایک پاک دامن عورت اپنے شوہر کی نااہلی، کم علمی، کمزوری، منافقت، ناگواری اور ناشکری کی پروا کیے بغیر اُس کے ساتھ وفادار رہتی اور اپنی زندگی میں ہمیشہ اُس کے ساتھ نیکی کرتی ہے۔ اِن تمام باتوں کوکرنے کے لیے ایک اَیسے دِل کی ضرورت ہے جس کا مقصد مسیح کوخوش کر نا ہے، قطع نظر اس کے، کہ حالات اور چیزیں کتنی کٹھن ہیں۔

پاک دامنی محض ایک لقب نہیں کہ ہم جب چا ہیں اُسے اپنی گواہیوں میں کاپی اور پیسٹ کرلیں، اور اِسے حاصل کر نا بھی آسان نہیں۔اور نہ ہی یہ ایسے ہے کہ ہم نے فیصلہ کیا اور پاک دامنی ہمارے کردار میں شامل ہو جائے گی۔جی نہیں! پاک دامنی کا تعلق دِل

سے ہے۔ یہ کردار کی مانند ہے، جیسے ہی ہم رُوح القدس کی رہنمائی کو اپنے دِلوں میں تسلیم کرنا شروع کرتی ہیں، یہ ہمارے اندر پروان چڑھنا شروع ہو جاتی ہے، اور یہی ایک مشکل اور اچھا فیصلہ ہے۔ اِس لیے صرف عورتوں کے سیمینار میں شمولیت کرنے، نصیحت آموز کتابیں پڑھنے، وعظ سننے یا اپنے جذبات پر قابو رکھنے سے وہ خوبیاں خود بخود ہمارے اندر پیدا نہیں ہوتیں۔ ذاتی طور پر میں نے اِس عارضی ''تبدیلی'' پر بہت کم توجہ دی۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی بھی محض سطحی طور پر اُن میں شمولیت سے تبدیل نہیں ہوسکتا، بلکہ یہ تمام باتیں ہمیں اگلے ضروری قدم کو اُٹھانے کی طرف آمادہ کرتے ہیں، جسے زیادہ تر لوگ نہیں اُٹھانا چاہتے۔ سچی توبہ ہمیشہ تبدیلی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ میں اِسے'' سچی توبہ'' اِس لیے کہتی ہوں کیوں کہ یہ بات یقینی ہے کہ جب ہمارے جذبات جوش میں ہوتے ہیں تو سطحی ندامت اور توبہ واقع ہوسکتی ہے۔

مجھے یاد ہے کچھ سال پہلے جب میں مسیحیت میں نابالغ اور ایک جوان عورت تھی، میں نے بوسٹن میں عورتوں کی ایک کانفرنس میں شرکت کی۔ وہاں پر جو پیغام دیا گیا، اُس نے میرے دِل کو چھو لیا۔ میرے دِل نے مجھے کچھ چیزوں کے بارے میں مجرم ٹھہرایا اور میں نے فیصلہ کیا کہ آج کے بعد میں ایک اچھی بیوی بننے کی کوشش کروں گی۔ اِس سے میری مراد یہ تھی کہ جب اُس پیغام نے میرے دِل کو چھُوا، تو میں نے تعین کر لیا کہ میں اپنی خودی کا اِنکار کروں گی اور مجھے اِس کی کوئی پرواہ نہ تھی کہ مجھے اِس کے لیے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ میں نے اپنے شوہر کے لیے ایک اچھی بیوی بننے کے اپنے سفر کا آغاز کر دیا اور میں نے اپنے ذہن کو مکمل طور پر اِس بات کے لیے تیار کر لیا تھا۔ میں نے اپنے کچھ بُرے روّیوں کا اعتراف کیا جو میری ذات کا حصہ تھے اور میں ایک نئی عورت بننے کے لیے مکمل طور پر تیار تھی جس کے بارے میں ہمیں کانفرنس کے دوران نصیحت کی گئی ۔ میں مکمل طور پر ٹوٹ چکی تھی اور چاہتی تھی کہ خدا میرے دِل کو تبدیل کرے، تاکہ میں اپنے شوہر (بوب) کے لیے ایک اچھی بیوی ثابت ہوسکوں۔

میں اور میری دوست کانفرنس کے اِختتام پر واپس ہمارے گھر میں آئیں، جہاں ہمارے شوہر ہمارا اِنتظار کر رہے تھے۔ ہم ایک دُوسرے سے مل کر بہت خوش ہوئے اور

اُنھیں کانفرنس کے بارے میں سب کچھ بتایا۔ اُنہوں نے بھی ہمیں بتایا کہ ہمارے بعد اُنھوں نے کیا کیا کِیا۔ ایک بات جس نے مجھے پاگل کر دیا، وہ یہ تھی کہ وہ مچھلیاں پکڑنے گئے اور میرے آٹھ ماہ کے بچے کو بھی ساتھ لے گئے۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ بچے کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ اُنھوں نے کہا کہ نہیں، یہاں تک کہ ایک مچھر نے بھی بچے کو نہیں کاٹا۔ اُس وقت میرا اِقرار، اِنکساری اور پاک دامنی مجھ سے دُور جاتے رہے۔ یہ میری پہلی آزمایش تھی جس نے میری تمام توجہ اپنی طرف مبذول کر لی۔ مجھے بہت دُکھ ہوا، یہ اُس موقع کا ضیاع تھا۔ میں نے اپنے آپ سے کہا مجھے کیا ہو گیا ہے، یہ کیسی متلون مزاجی ہے۔

حقیقت یہ تھی کہ میری کل کی اُمیدیں، اعتراافات، غم اور عزائم میرے کردار کو مکمل طور پر تبدیل کرنے کے لیے کافی نہ تھے۔ بلکہ مجھے ضرورت تھی کہ میں مستقل مزاجی سے اپنی ضروریات کے بارے میں آگاہ ہوں اور مسلسل رُوح القدس کو اپنے اندر جگہ دُوں اور اپنے ہر فیصلے میں اُسے خوش کرنے کی کوشش کروں۔ مجھے ضرورت تھی کہ میں مسلسل دُعا میں ٹھہروں اور اپنی ناکامی پر غور کروں۔ میں نے اپنے جذبات کو اِجازت دی کہ میرے روّیے کی تابع فرمانی کریں، تاکہ میرے حالات مسیح کی فرماں برداری کی قید میں نہ رہیں(۲۔کرنتھیوں۱۰:۵)۔حقیقت یہ ہے کہ پاک دامنی کے لیے ایک عاجز اور ثابت قدم دِل کی ضرورت ہے، جو مسلسل اور مستقل طور پر رُوح القدس کی تلاش میں رہتا ہے اور اُسے اپنے اندر آنے کی اِجازت دیتا ہے۔ توبہ اور ندامت کے لیے لازماً گناہ کو مستقل طور پر چھوڑنا پڑتا ہے۔ بائبل مقدس ہمیں پشیمان ہونے کے بارے میں تعلیم دیتی ہے کہ ہمیں اپنے گناہوں کا اِقرار کرنا اور اُن پر پچھتانا چاہیے۔ اپنے گناہوں کو چھوڑ دینے کا مطلب پھر گناہ نہ کرنا ہے(یوحنا ۸:۱۱)۔ میں حقیقی طور پر اپنے گناہ پر پشیمان ہو چکی تھی۔ لیکن مجھے اِس بات کی ضرورت تھی کہ میں راست بازی میں چلنے کے لیے ہر وقت دُعا پر دھیان لگاؤں، تاکہ میں اَیسی صورت حال میں دوبارہ اَیسے غلط ردِعمل کا اِظہار نہ کروں۔ توبہ اور پشیمانی اچھی اور ضروری ہے، لیکن ہمیں اِس بات کو بھی ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ آج کی توبہ آپ کے آنے والے کل کے راست باز چال چلن کو بے خطر یا محفوظ نہیں بناتی۔

میں اُن چیزوں کو خداوند کے لیے مستقل دُعا کے ذریعے کر چکی تھی، کیوں کہ جب ایک لمحے میری رُوح مستعد ہوتی ہے اور اُسی وقت اگلے لمحے میرا جسم کمزور ہوتا ہے۔ یہی زندگی کی حقیقت ہے۔

بسااوقات جب لوگ اپنے گناہوں پر پریشان ہوتے ہیں، تو یہ حقیقی اور مکمل توبہ نہیں ہوتی۔ جب آپ جذباتی اِضطراب یا پکڑے جانے کے خوف کی وجہ سے، یا اُس بُرے عمل کے اَنجام کے ڈر سے پریشان ہوتے ہیں، تو یہ سچی توبہ نہیں ہوتی۔ جذبات اور ڈر سچی توبہ میں شامل ہو سکتے ہیں، لیکن یہ کبھی بھی متحرک سبب نہیں ہو سکتے۔ سچی توبہ کا مطلب خود پرستی اور خود غرضانہ محرکات کو ترک کرنا ہے۔ سچی توبہ ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ ہم رُوح القدس کی فرماں برداری میں زندگی گزاریں اور صرف خدا کے نام کو عزت اور جلال دینے کے لیے زندہ رہیں اور اِس چیز کی پرواہ نہ کریں کہ اِس کا نتیجہ کیا ہو گا۔

داؤد کی کہانی میں ہمیں ایک سچی اور حقیقی توبہ کی مثال ملتی ہے، جب ناتن نبی نے بت سبع کے ساتھ اُس کے ناجائز جنسی تعلقات پر اُسے ملامت کی۔ اِس بات پر غور کریں کہ داؤد کی توبہ میں خودغرضانہ محرک شامل نہ تھا۔ وہ حقیقت میں خدا کی عزت اور تکریم چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اُس کے گناہ نے خدا کے ساتھ اُس کے تعلق میں رخنہ ڈال دیا ہے۔ اُس کی خواہش تھی کہ اُس کا گناہ معاف کیا جائے اوراُس کی رفاقت خدا کے ساتھ پھر سے بحال ہو جائے، اُس کے لیے چاہے اُسے کوئی قیمت بھی ادا کرنی پڑے۔ وہ مخلصانہ طور پر پشیمان اور تائب ہو۔ یوں اُس نے ایک سچی توبہ کی۔

''اَے خدا! اپنی شفقت کے مطابق مجھ پر رحم کر۔
اپنی رحمت کی کثرت کے مطابق میری خطائیں مٹادے۔
میری بدی کو مجھ سے دھو ڈال اور میرے گناہ سے مجھے پاک کر۔
کیوں کہ میں اپنی خطاؤں کو مانتا ہوں اور میرا گناہ ہمیشہ میرے سامنے ہے۔
میں نے فقط تیرا ہی گناہ کیا ہے اور وہ کام کیا ہے جو تیری نظر میں بُرا ہے
تاکہ تو اپنی باتوں میں راست ٹھہرے اور اپنی عدالت میں بے عیب رہے۔
دیکھ! میں نے بدی میں صورت پکڑی

اور میں گناہ کی حالت میں ماں کے پیٹ میں پڑا۔
دیکھ تو باطن کی سچائی پسند کرتا ہے اور باطن ہی میں مجھے دانائی سکھائے گا۔
زُوفے سے مجھے صاف کر تو میں پاک ہوں گا۔
مجھے دھو اور میں برف سے زیادہ سفید ہوں گا۔
مجھے خوشی اور خُرمی کی خبر سنا
تا کہ وہ ہڈیاں جو تو نے توڑ ڈالی ہیں
شادمان ہوں۔
میرے گناہوں کی طرف سے اپنا منہ پھیر لے
اور میری سب بدکاری مٹا ڈال۔
اَے خدا! میرے اندر پاک دِل پیدا کر
اور میرے باطن میں ازسرِنو مستقیم رُوح ڈال
مجھے اپنے حضور سے خارج نہ کر
اور اپنی نجات کی شادمانی مجھے پھر عنایت کر
اور مستعد رُوح سے مجھے سنبھال۔
تب میں خطاکاروں کو تیری راہیں سکھاؤں گا
اور گناہ گار تیری طرف رجوع کریں گے۔
اَے خدا! اَے میرے نجات بخش خدا! مجھے خون کے جرم سے چھڑا
تو میری زُبان تیری صداقت کا گیت گائے گی۔
اَے خداوند! میرے ہونٹوں کو کھول دے
تو میرے منہ سے تیری ستائش نکلے گی۔
کیوں کہ قربانی میں تیری خوشنودی نہیں ورنہ میں دیتا۔
سوختنی قربانی سے تجھے کچھ خوشی نہیں۔
شکستہ رُوح خدا کی قربانی ہے۔
اَے خدا! تو شکستہ اور خستہ دِل کو حقیر نہ جانے گا'' (زبور ۵۱:۱-۱۷)۔

داؤد کا دِل تائب اور ٹوٹ چکا تھا۔ وہ عاجز ہو چکا تھا۔ اُس نے نہ صرف اپنے گناہ کا اِقرار کیا، بلکہ اُسے چھوڑ بھی دیا۔

پس یہ فیصلہ کر لینے سے کہ ''اب سے ہم پاک دامن بیوی بن جائیں گی'' اور ہم یہ خیال کریں کہ ایسا ہماری زندگی میں اُسی وقت شروع ہو جائے گا، جیسے میں نے اپنی مثال دی۔ دورانِ کانفرنس میں مکمل طور پر ٹوٹ چکی تھی، اور جذباتی اعتبار سے بہت پُر جوش تھی۔ میں نے سچی توبہ کی اور میرا دِل بھی مخلص تھا۔ تاہم اِس ذِمے داری کے لیے مجھے ضرورت تھی کہ میں مسلسل رُوح القدس کی رہنمائی میں زندگی بسر کروں ۔کیوں کہ بہ طور میاں بیوی ہم ہر روز بہت سی آزمایشوں کا سامنا کرتے ہیں۔

راست پاک دامنی کے لیے ضروری ہے کہ ہم مسیح کے رُوح کی فرماں برداری کی جائے اور اپنے ذہن اور بدن مسلسل اُس کے اُصولِ اخلاق کے مطابق ڈھالے جائیں۔ اپنے فطری میلان کی پیروی کرنے کی بجائے بائبل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ'' اور کانپتے ہُوئے اپنی نجات کا کام کیے جاؤ۔ کیوں کہ جو تم میں نیت اور عمل دونوں کو اپنے نیک اِرادہ کو اَنجام دینے کے لیے پیدا کرتا ہے وہ خدا ہے'' (فلپیوں ۲:۱۲۔۱۳)۔ یہ ایک عملی تبدیلی ہے ''جس نے تم میں نیک کام شروع کیا ہے وہ اُسے یسوع مسیح کے دن تک پورا کر دے گا'' (فلپیوں ۱:۶)۔ ہم لحہ بہ لحہ رُوح القدس میں بڑھتی جاتی ہیں۔ اُسے کہیں کہ وہ ہر روز اَیسا کردار آپ میں پیدا کرے۔ اِسے تقدس کہتے ہیں۔

پاک دامنی اور شوہروں کے ساتھ سچی محبت ایک ایسی چیز ہے، جب ہم تقدس کے عمل میں مسیح کی مانند بنتی جاتی ہیں، تو یہ رُوح القدس ہمارے اندر ڈالتا ہے۔ جیسے ہم ہر روز اپنے ذہنوں کو کلامِ مقدس سے تر بتر کرتی ہیں اور بدن کی خواہشوں پر غالب آتی ہیں، جیسا بائبل مقدس میں حکم دیا گیا ہے۔ سچی پاک دامنی ذاتی کوشش یا محض مضبوط اِستقلال سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ یہ رُوح القدس کا م ہے وہ ہمارے دِلوں کو بدل کر راست اور بے غرض بناتا اور ہمارے اندر دیانت داری اور راست بازی پیدا کرتا ہے۔ ایسا عاجزی اور رُوح القدس کی فرماں برداری اور اُس کے کلام کے مطابق زندگی گزارنے سے ہوتا ہے، نہ کہ اپنے جسم کی خواہشات کو پورا کرنے سے۔ رُوح القدس سے کہیں کہ ہمیں اُس

ردِعمل اور صورتِ حال سے بچا جس کی میں کانفرنس کے بعد شکار ہُوئی۔
اگر ہم سمجھتے ہیں کہ پاک دامنی ایک ایسی چیز ہے، جسے سیکھا جا سکتا ہے اور یہ وقت کے ساتھ ساتھ یسوع کی شبیہ پر ڈھلتے ہوئے، خود بخود ہماری ذات کا حصہ بن جاتی ہے، اگر ایسے ہے تو پاک دامنی کے اِس حصول کا کہاں سے آغاز کرسکتی ہیں؟ ہم خدا کی منظورِ نظر بننے کے لیے اپنے راستوں کو کیسے تبدیل کرسکتی ہیں۔" لوگ خدا وند کے خوف کے سبب سے بدی سے باز آتے ہیں" (اَمثال ۶:۱۶)۔ہمیں خوفِ خدا کے بارے میں سنجیدہ ہونے کی ضرورت ہے۔ جب ہم خداکے خوف میں چلتی ہیں، تو ہم مسلسل اُس کی حضوری میں رہتی ہیں اور اِس سے ہماری فرماں برداری اُس کے ساتھ مضبوط ہوتی ہے۔ یہ ہماری رُوحانی نشوونما کے لیے بہت ضروری ہے کہ ہم مسلسل اُس کے کلام سے آگاہی حاصل کریں اور اُس سے سیکھیں۔ ایک پاک دامن عورت کے اَعمال راست ہیں، کیوں کہ وہ عاجز ہے اور اُس کی خواہش ہے کہ وہ خداوند کے نام کو عزت اور جلال دے، اور رُوح القدس کی رہنمائی کو اپنی زندگی میں تسلیم کرے۔اگر ہم اپنی توجہ اپنے شوہروں کی ناکامیوں اور اُن مشکلات کی طرف کریں گی، جن کا سامنا اُن کو ہر روز کرنا پڑتا ہے، تو ہمارے لیے ایک پاک دامن زندگی گزارنا ناممکن ہوگا۔
اَمثال کی کتاب ہمیں سکھاتی ہے کہ ہمیں اپنے شوہروں سے نیکی کرنی چاہیے۔ بہت سی دُکھی عورتیں اِس بات کا اِطلاق اپنی شادی شدہ زندگی میں کرنے سے خوف زدہ ہیں۔ اِس کی کچھ مثالیں ہمارے اردگرد موجود ہیں کیوں کہ مرد اپنی بیویوں پر جسمانی تشدد اور اُن سے بے وفائی کرتے ہیں۔اِس طرح کے روّیوں کی شکار عورتیں، اپنی شادی کو پھندا محسوس کرتی ہیں اور وہ ہر روز خوف میں زندگی گزارتی ہیں۔ جب وہ کسی ایسے مرد کی فرماں برداری کرتی ہیں، جو اُن میں کسی قسم کی دِل چسپی نہیں رکھتا، تو یہ بات اُن کو اِس طرف مائل کرسکتی ہے کہ وہ بہکائی جا سکیں، یہاں تک کہ اگر اِس میں جسمانی بدسلوکی شامل نہ بھی ہو۔ یہ بہت مشکل ہے کہ اپنے آپ کو ایسے شخص کے حوالے کرنا اور اُس کے ساتھ نیکی کرنا، جو آپ کی بھلائی اور نرمی سے فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ یہ بھی نہایت کٹھن ہے کہ اُس شخص کی زندگی کے لیے برکت چاہنا، جو آپ کے ساتھ بہت گھٹیا روّیہ اِختیار

کرتا ہے۔ ایسا کرنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا یہ نظر آتا ہے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی توجہ اُن بُری باتوں کی طرف نہ کریں، جو اُس نے آپ کی زندگی میں کیں، اور نہ اُن فوائد پر نظر کریں جو اُس نے آپ سے حاصل کیے، بلکہ اِیمان رکھیں اور اپنے شوہر سے نیکی کریں آپ اِس نیکی کا پھل حاصل کریں گی، کیوں کہ خدا نیکی اور بدی کو دیکھ رہا ہے۔

میں ہرگز اِس بات کی حمایت نہیں کر رہی کہ آپ جسمانی بدسلوکی اور ظلم کو برداشت کرتی رہیں۔ اکثر یہ ضروری ہوجاتا ہے کہ آپ اُس بُری صورتِ حال سے الگ ہوجائیں۔ کبھی کبھی اَیسا وقت بھی آتا ہے کہ جب آپ کو ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ آپ اُس ظالم شخص کے خلاف قانونی کاروائی کریں، اور اپنے آپ اور اپنے بچوں کو اُس سے بچائیں۔ اکثر ایسا وقت آجاتا ہے، جب بائبل ہمیں اِجازت دیتی ہے کہ اُس جسمانی بے وفا شریک حیات کو طلاق دے دی جائے۔ لیکن اگر ممکن ہو تو صلح اور مصالحت ہمیشہ ہی بہتر رہتی ہے (متی ۵:۳۲، ۱۹:۸-۹)۔ جب آپ کے ساتھ جسمانی بدسلوکی کی جائے، تو یہ دانش مندانہ ہوگا کہ ایک محفوظ پناہ گاہ اور کسی بالغ مسیحی سے رجوع کیا جائے، جو راست مشاورت مہیا کرے۔ لیکن ایسا کوئی بائبلی جواز موجود نہیں کہ آپ اِس وجہ سے طلاق دیں یا اپنے شوہر سے علیحدگی اِختیار کریں جب کہ وہ جنسی گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو۔

سچے دِل سے اپنے آپ سے پوچھیں، کیا آپ اپنی زندگی میں اِس بات کا اِرادہ کر چکی ہیں کہ آپ اپنے شوہر سے نیکی ہی کریں گی نہ کہ بدی؟ قطعِ نظر اِس کے، کہ وہ کون ہے؟ کیا آپ سخت محنت کرنے پر آمادہ ہیں اور اپنی توجہ اور وفاداریاں یسوع مسیح کے ساتھ وابستہ کرتی ہیں کہ وہ آپ کی شادی میں تبدیلی لائے۔ اِسی بات کو آج کل کی زیادہ تر عورتیں سننا نہیں چاہتیں۔ آج کے دَور میں اپنی اَزدواجی زندگی کی مشکلات سے چھٹکارا حاصل کرنے کے بہت سے آسان راستے اور طریقے موجود ہیں۔ بہت سی عورتیں یہ سننا پسند نہیں کرتیں کہ خدا چاہتا ہے کہ اُن کے ازدواجی مسائل کو خدا کے طریقہ سے حل کیا جائے، جب کہ دُنیا اِس سے چھٹکارے کے موزوں اور آسان راستے بتاتی ہے۔ ہمیں اِس بات سے حیران ہونے کی ضرورت نہیں، جب یسوع مسیح نے پوچھا ''تو بھی جب ابنِ آدم آئے گا تو کیا زمین پر ایمان پائے گا؟'' (لوقا ۱۸:۸)

اِیمان سے مراد خدا پر یقین رکھنا اور ہر قیمت پر اُس کی مرضی کی پیروی کرنے کے لیے کوشش کرنا ہے۔اِیمان کا مرکز خدا کو خوش کرنا ہے۔یہ بات خدا کو خوش کرتی ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اپنے شوہروں سے نیکی ہی کریں نہ کہ بدی،قطعِ نظر اپنی ضروریات کے، ہم اُن کی ضروریات کا خیال رکھیں اور نہ ہی اِس بات سے پریشان ہوں کہ ہمارے حالات کیسے ہیں۔

جب ہم یسوع مسیح کی پیروی کرتی اور رُوح القدس کی مرضی کے مطابق کام کرتی ہیں،تو ہماری زندگیوں میں پاکیزگی پروان چڑھتی ہے اور ہم اِس کا اَجر حاصل کرتی ہیں۔ پاکیزگی میں دِل کا چھلکنا مشروط نہیں، اِس کا بہاؤ تمام غیر مستحق لوگوں کی طرف ہے۔مثلاً عورت کا شوہر، اُس کے بچے، اُس کے ساتھ کام کرنے والے، اُس کے سسرال والے، اُس کے دوست اور اُس کے دُشمن وغیرہ، اُن سب کو آپ کی پاکیزگی محسوس ہونی چاہیے۔ آپ کو کیسا لگے گا، جب آپ سے نرمی اور اچھائی سے پیش آیا جائے، اور جب آپ کو پتہ چلے کہ آپ کے اَلفاظ اور آپ کا روّیہ قابلِ تعریف ہے تو آپ کو اور زیادہ عاجز ہو جانا چاہیے۔

باب ۴

وہ محنتی ہے

''وہ اُون اور کتان ڈھونڈتی ہے اور خوشی کے ساتھ اپنے ہاتھوں سے کام کرتی ہے'' (اَمثال۱۳:۳۱)۔

اِس باب میں ہم سیکھیں گی کہ پاک دامن عورت کاہل نہیں ہوتی۔ یہاں ہمیں یہ نہیں سکھایا گیا کہ ایک پاک دامن عورت ہونے کے لیے ہمیں ضرور اُون اور کتان کو ڈھونڈنا پڑے گا، اور نہ ہی اِس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر آپ اِن چیزوں کو حاصل کرلیں گی تو آپ خودبخود ایک راست کردار کی حامل بن جائیں گی۔ آسان لفظوں میں اِس کا مطلب یہ ہے کہ پاک دامن عورت اپنے کام کے بارے میں اچھی اَخلاقیات کی مالک تھی۔ یہاں توجہ اُون اور کتان پرنہیں، بلکہ اِس بات پر ہے کہ وہ اپنے کام کو پوری خوشی اور محبت سے کرتی تھی۔ یہ بہت اچھا ہوگا، اگر ہم کلام کے اِس اُصول کا اِطلاق آج بھی کرتے ہیں۔ یہ آیت ہمیں سکھاتی ہے کہ ایک پاک دامن عورت محنتی ہے، اور وہ اپنے وقت کا اِستعمال بڑے بہتر طریقے سے کرتی ہے۔

اکثرایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ ایسے جائز جسمانی مسائل پیدا ہو جاتے ہیں، جوکسی کی راہ میں حائل ہوجاتے ہیں اور اُسے اُس کام کو کرنے سے روک دیتے ہیں، جسے کرنے کے وہ اہل ہوتاہے۔ اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے لوگ مختلف قسم کے صحت کے مسائل کا شکار ہیں اور اُن کی صحت کی یہ ناتوانی اکثر اُن کی قابلیتوں کو محدود کردیتی ہے اور اِس سے اُن کی ہمت اور طاقت کم زور ہو جاتی ہے ۔جونی اَیریکسن ٹاڈا (Joni Eareckson Tada) جب سترہ سال کی تھی، تو وہ ویل چیئر پر چلی گئی۔ ایک حادثے نے اُسے معذور کر دیا، مگر اب وہ پچاس سال کی ہے۔ وہ اُن مسیحی عورتوں کے لیے ایک زبردست مثال ہے، جو اپنی زندگی سے خداوند کے نام کو عزت اور جلال دینا چاہتی ہیں۔ ماسوائے اِس کے، وہ ہر روز درد بھرے حالات کو برداشت کرتی ہے۔ اُس کی

زندگی اور اُس کے غیر معمولی اِیمان کی گواہی پڑھا کر زندگی کو بہت برکت ملتی ہے، کہ کیسے اُس نے اپنی زندگی اور اپنی محدود صلاحیتوں کو خداوند کے نام کو عزت اور جلال دینے کے لیے وقف کیا۔

صحت یا جسمانی لیاقت کی کمی جفاکش بننے میں کچھ پیچیدگیوں کو جنم دے سکتی ہے۔ ہر عورت اپنا جائزہ لے کر اپنے منفرد حالات میں اپنی صلاحیتوں کو خدا کی مرضی کو پورا کرنے کے لیے اِستعمال کرسکتی ہے۔ہمیں چاہیے کہ ہم خبردار رہیں، کیوں کہ ہمارا جسم اُن معیارات سے کم کی خواہش کرسکتا ہے، جس کی حقیقت میں ہم اہل ہوتی ہیں۔ خدا ہر شخص کے بارے میں جانتا ہے، وہ ہماری اُن تمام مشکلات اور سختیوں کو سمجھتا ہے، جن کو ہم ہر روز برداشت کرتی ہیں۔ وہ ہماری اُن مشکلات اور رکاوٹوں کی فکر کرتا ہے، جن کا ہم سامنا کرتی ہیں۔ وہ بڑے سلیقے سے ہماری اُن باتوں میں مدد کرتا ہے، جن کی ہمیں ضرورت ہوتی ہے۔ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اُس کے لیے کچھ اچھا کریں، جہاں تک ہم کرسکتی ہیں۔ یہ اُس کی مرضی ہے کہ ہم میں سے ہرایک اپنے حالات اور اپنی اچھی صلاحیتوں کے مطابق اُس کی خدمت کرے۔

اَمثال کی کتاب میں جس عورت کی تصویر کشی کی گئی ہے، وہ ہمارے لیے ایک اچھی مثال ہے، کہ اُس کی پیروی کی جائے۔ یہ سب کے لیے کردار کی ایک اچھی خوبی ہے کہ وہ اپنے معاملات میں محنتی بنیں۔ اکثر ہمیں کلامِ مقدس کے ذریعے نصیحت کی جاتی ہے کہ ہم اپنے وقت کا اچھا اور تخلیقی اِستعمال کریں۔ یہ ہمارے لیے اچھا ہے کہ ہم اپنے آپ کو نظم وضبط میں رکھیں، اور ہر روز اپنے وقت کو بچائیں اور اُسے خداوند کے نام کو عزت اور جلال دینے، اپنے شوہروں، خاندانوں اور اپنی منسٹری کے فائدے کے لیے اِستعمال کریں۔ اگرآپ کے لیے یہ خداوند کی مرضی ہے کہ آپ گھر سے باہر جاکر کام کریں، تو آپ کو چاہیے کہ اپنے کام کو پوری اِیمان داری اور محنت سے کریں۔ ایک پاک دامن عورت اپنے وقت کو ضائع نہیں کرتی اور نہ ہی وہ اپنی غیر ضروری مصروفیات کی وجہ سے اپنے خاندان کو نظر انداز کرتی ہے۔ وہ ایک متوازن اور بروقت کام کرنے والی عورت کی مثال ہوتی ہے۔ وہ اپنے خاندان کی دیکھ بھال خوشی اور محنت سے کر کے راحت محسوس

کرتی ہے۔ ’’ خوشی ‘‘ کے لیے عبرانی کا لفظ khay-fets اِستعمال ہوا ہے، جس کا مطلب ہے کہ ’’اُس کا دِل خوشی سے اُس چیز کی خواہش کرتا ہے۔‘‘ یوں وہ اپنے خاندان کے لیے کام کر کے بہت راحت محسوس کرتی ہے۔

یہ عقل مندی ہے کہ ہم اپنے گھر اور اُس میں موجود چیزوں کو صاف ستھرا اور ترتیب سے رکھیں۔ اَمثال میں بیان کی گئی عورت یہ دیکھتی ہے کہ اُس کی اور اُس کے گھرانے کی ضروریات کیا کیا ہیں، اور وہ اُن کا خیال رکھتی ہے۔ ہمارے لیے یہ سیکھنا بہت اچھا ہے کہ ہم جائزہ لیں اور منصوبہ بندی کریں، تا کہ ہم عقل مندی کے ساتھ اپنی قابلیت اور وسائل کا بہتر اِستعمال کر سکیں۔ اِس کے لیے توجہ، ضبطِ نفس اور رُوح القدس کی فرماں برداری کی ضرورت ہو گی، تا کہ مختلف چیزوں کو اُن کی دُرست جگہ پر رکھا جائے اور اپنے ہر روز کے فیصلوں سے خداوند کے نام کو عزت اور جلال دیا جائے۔ اگر ہم بہتر طور پر منصوبہ بندی نہیں کرتیں، تو ہم اپنے وقت اور پیسے کو ضائع کر سکتی ہیں، اور اگر ہم اِس پر کوئی توجہ نہیں دیں گی تو ہماری تمام کوششوں سے ہمیں کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔

بائبل مقدس میں بہت سے ایسے حوالہ جات ہیں، جو ہمیں سستی اور کاہلی کے گناہ کے بارے میں خبردار کرتے ہیں۔ یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ ہم جس معاشرے میں رہتی ہیں، وہ اصل میں سستی اور کاہلی کی حوصلہ اَفزائی کرتا اور اُسے پروان چڑھاتا ہے۔ ہمارے فطری میلان بھی اِن دو اِنتہاؤں کی جانب مائل ہو سکتے ہیں۔ ایک عورت اپنی توجہ نہ ختم ہونے والے کام کی طرف کر سکتی ہے، اور یہ عادت اُسے ہمیشہ کام کرنے کا عادی بنا دے گی، یوں مصروف رہنا اُس کی زندگی کی اوّلین ترجیح بن جائے گا، اور اِس سے وہ بہت ہی اہم چیزوں کو نظرانداز کر دے گی۔ اِس طرح ایک عورت کی توجہ سستی اور کاہلی کی طرف ہو سکتی ہے، اور وہ بے کار سی باتوں میں اپنے وقت اور مواقع ضائع کر دیتی ہے۔ یہ دونوں اِنتہائیں ہی گھر اور خاندان کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ یہ اچھا ہے کہ ہم ایک راست توازن قائم کریں، جو ہمارے وقت کو سمجھ دارانہ طور پر تقسیم کرے اور اہم چیزوں کو اوّلین درجے پر رکھے۔ خدا ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اُس کی عطا کردہ قابلیتوں کو دُرست طور پر اِستعمال کریں، محنتی بنیں اور کام کرنے کی اچھی اَخلاقیات کی مالک ہوں۔ آئیں اِن دو اِنتہاؤں کو

دیکھیں جو اکثر لوگوں کو اُن کے وقت کے اچھے مختار بننے میں حائل ہوتی ہیں۔

کاہلی

جب ہم کاہل ہوتی ہیں اور مسلسل اِس کا مظاہرہ کرتی ہیں، تو ہم خدا، اپنے آپ اور اُن تمام لوگوں کو ٹھگتی ہیں جن کے لیے ہمیں بنایا گیا ہے۔ جب بچے ایک ایسی فضا میں پروان چڑھتے ہیں، جہاں سستی اور کاہلی کو قابلِ قبول سمجھا جاتا ہے، تو یہ چیز اُن بچوں کی زندگی میں غیر ضروری مشکلات کو شامل کردیتی ہے۔ سستی اور کاہلی ایک عادت ہے، اِس لیے جب ہم اِسے اُن کی زندگیوں میں قابلِ قبول بنادیتی ہیں اور اُسے اُن کی زندگیوں میں پروان چڑھاتی ہیں، تو یہ ایک ایسی چیز بن جاتی ہے، جس کا مقابلہ وہ اپنی ساری زندگی کرتے رہیں گے۔

یہ خدا کا مقصد نہیں ہے کہ ہم اپنے وقت اور اپنی زندگیوں کو ضائع کریں یا ایسی زندگی گزارنے سے اِنکارکریں جس کا اِرادہ وہ ہمارے لیے رکھتاہے۔ اگر ہم اپنے فطری میلانات کے متعلق محتاط نہیں ہوں گی، تو ہم کاہلی کی عادات سے آزمائی جاسکتی ہیں اور یہ ہمیں اپناغلام بنا لیں گی، اور ہماری زندگیاں خدا کے مقصد سے دُور چلی جائیں گی۔ یہی بنیادی وجہ ہے کہ بچوں کی اِس طرح تربیت کی جائے کہ بچپن سے ہی وہ کام کی اَخلاقیات (work ethic) کے دُرست توازن میں رہیں۔ یقیناً سیر و تفریح اور آرام ایسی چیزیں ہیں، جن سے ہم اپنی زندگی میں لطف اندوز ہوتے ہیں، لیکن اگر یہ زندگی کا مقصد اور مرکز بن جائیں تو یہ نقصان دہ ہیں۔ اگر اِن چیزوں کو اُن کی دُرُست جگہ پر رکھا جائے تو یہ نامناسب نہیں ہیں، کیوں کہ یہ حقیقت ہے کہ ہم لطف اندوز ہونے کے لیے اِن چیزوں کی طرف ہی رجوع کرتی ہیں۔ تاہم اگر یہ سست طرزِعمل ہماری زندگی کا معمول بن جائے تو یہ ہمارے زاویہ نگاہ کو خراب کرکے ہماری زندگیوں میں خدا کے مقصد کو بگاڑ دے گا۔ اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں اِس قسم کی ذہنیت کو بچپن سے ہی پیدا کردیا جاتا ہے۔

اگر آپ کو محسوس ہو کہ آپ کا رجحان سستی اور کاہلی کی جانب ہے، اور آپ واقعی اُسے تبدیل کرنا چاہتی ہیں تو اپنی اِس خواہش کو دُعا کے ذریعے خداوند کے سامنے لائیں۔

اُس کا رُوح آپ کو قوت دے گا، کہ آپ جسم پر فتح حاصل کریں اور اپنے ہر فیصلہ میں اُس کی رہنمائی کو تسلیم کریں۔ جیسے ہی آپ گناہ آلودہ عادات پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے رُوح القدس کی رہنمائی کے لئے درخواست کریں گی، وہ آپ کو غلبہ اور دُرُست فیصلے کرنے میں آپ کی مدد کرے گا۔ یہ آپ کے لیے فائدہ مند ہو سکتا ہے کہ آپ ایک راست باز عورت کو تلاش کریں، جو آپ کی اِس کم زوری میں آپ کی مدد کرے اور آپ کو ایسی تعلیم دے کہ آپ اپنی زندگی میں منظّم ہو سکیں۔ اگر آپ بُری عادات کو تبدیل کرنے کے لیے ناقص طریقوں کا اِستعمال کریں گی، تو آپ اِس سے آزمائی جا سکتی ہیں۔ وہ عادات اکثر آپ پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گی۔ ہمارے لیے یہ بہت مشکل ہے کہ ہم اپنی ہی بنائی ہوئی عادات کو تبدیل کریں اور اُنھیں ترتیب میں لائیں۔ ہمیں اِس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ موثر تبدیلی کے لیے ہمیشہ جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے، کیوں کہ جسم کبھی بھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ اُس کے آرام کو کم یا ختم کیا جائے۔

جب خدا کا رُوح ہمیں قائل کرے کہ ہم یہ تبدیلیاں اپنی زندگی میں لائیں، تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے جسم کی اُن آزمایشوں کا مقابلہ کریں، جو ہمیں سست کرتیں اور عذر پیش کرتیں ہیں کہ ہم یہ تبدیلیاں نہیں کر سکتیں۔ ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اُس پاک دامن عورت کی طرح اپنے روز مرہ معاملات میں محنتی اور تعمیری بن کر خدا کے نام کو عزت اور جلال دیں اور جسم کی آزمایشوں کا شکار ہو کر اپنا وقت ضائع نہ کریں۔

کسی کام میں تاخیر کرنا یا اُسے ڈھیل دینا، آپ کے آج کے مواقع ضائع کر دے گا۔ جب آپ مسلسل اپنے آج کے کام کو نہیں کریں گی، تو یہ عمل آپ کو ہمیشہ پیچھے رکھے گا اور آپ بددِل ہو جائیں گی۔ اِس لیے یہ عقل مندی ہے کہ آپ اپنے آپ کو نظم و ضبط میں رکھیں، اور آج کے کام کو کل پر کبھی مت ڈالیں۔ یہ اچھا ہے کہ اُس محدود وقت کی اچھی مختار بنا جائے جو خدا نے ہمیں سونپا ہے۔ بزرگ یعقوب نے اِس بارے میں کیا خوب کہا ہے ”ہم یہ جانتے نہیں کہ کل کیا ہو گا۔ ذرا سنو تو! تمھاری زندگی چیز ہی کیا ہے؟ بخارات کا سا حال ہے ابھی نظر آئے۔ ابھی غائب ہو گئے“ (یعقوب ۴:۱۴)۔ خدا اپنے ہر بندے کے لیے ایک مخصوص منصوبہ رکھتا ہے اور ہمیں چاہیے کہ ہم ایک محنتی اور اچھے مختار کی طرح

ہر روز اُس کی دی ہوئی قابلیت اور مواقعوں کا دُرُست اِستعمال کریں۔

کیا آپ کی زندگی میں ایسے مقاصد ہیں، جنہیں حاصل کرنے کی آپ کوشش کر رہی ہیں؟ شاید آپ اپنے والدین کا خیال رکھ رہی ہوں، اپنے گھر کے کاموں میں مصروف ہوں یا آپ کوشش کررہی ہوں کہ آپ دُعا اور بائبل کے مطالعہ میں زیادہ وقت صرف کر سکیں۔ آپ جس تبدیلی کے بارے میں کوشش کررہی ہیں، اُس کے بارے میں خداوند سے بات کریں، اور اپنی روزمرہ کی مخصوص مشکلات کے لیے دُعا کریں۔ دُعا آپ کو لطیف،صحت مند، راست باز بیوی اور ماں اور پاکیزہ اور باسلیقہ منتظم بنائے گی۔مزید برآں دُعا آپ کو خداوند کی گہری حضوری میں لے آئے گی اور رُوح القدس آپ کی ہر روز کی آزمایشوں میں مدد کرے گا، جو آپ پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ رُوح القدس ضرورت کے وقت ایک مستحکم مدد گار ہے۔ جب ہم رُوح القدس کو اپنی زندگیوں میں تسلیم کرتی اور اپنی روزمرہ زندگی میں اُس پر بھروسا کرتی ہیں، تو وہ ہمیں حکمت دیتا ہے کہ ہم اُن رکاوٹوں سے محفوظ رہ سکیں، جو ہمارے لیے ٹھوکر کا باعث بنتی ہیں، رُوح القدس ہمیں گناہ پر غالب آنے کے لیے قوت دیتا ہے۔

یہ حددرجہ مشکل ہے کہ کسی ایسے شخص کو قائل کیا جائے، جو کسی بھی طرح سے ضبطِ نفس کے لیے جدوجہد کر رہا ہے اور وہ اچھی عادات اپنانے اور بُری عادات کو چھوڑنے کے لیے ایک موثر کوشش کر رہا ہے ۔ بُری عادات کو ختم کرنا بہت مشکل ہے، لیکن دُرُست تجربہ سے اُن کو تبدیل کیا جا سکتا ہے اور اُن کے لیے مسلسل دُرُست فیصلوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیوں کہ ہم بڑی آسانی سے شکست اور ناکامی کے جذبات سے آزمائی جا سکتی ہیں۔ ہمیں اِس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ رُوح القدس کی مدد کے ساتھ تبدیلی ممکن ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ اپنے ہر مشکل فیصلے اور وقت میں رُوح القدس کی رہنمائی کو تسلیم کریں۔ اِس کے لیے ضروری ہو گا کہ ہم اپنے آپ کو ضبطِ نفس میں رکھیں اور راست بازی کے کاموں سے بُری عادات کو اچھی عادات میں بدلیں۔ یہ بہت مشکل کام ہے، کیوں کہ اِس میں ہمیں اپنی گناہ آلودہ خواہشات سے مقابلہ کرنا پڑے گا اور ہمیں ضرورت ہو گی کہ ہم کلامِ خدا کی سچائی کی فرماں برداری کریں۔ جب ہم رُوح القدس کی رہنمائی میں چلیں

گی، تو ہمیں مسلسل اپنے جسم کی خواہشات سے مقابلہ کرنا پڑے گا کیوں کہ جسمانی خواہشات ہر وقت ہمارے اندر موجود ہوتی ہیں۔ جب ہم ناکام ہوتی ہیں تو ہمیں چاہیے کہ دُعا کے ذریعے خداوند کے پاس آئیں، اور یہ اِیمان رکھیں کہ وہ غفورورحیم ہے اور وہ آزمایشوں میں ہماری رہنمائی کرنا چاہتا ہے، تاکہ ہم اُن پر غالب آسکیں۔

یہاں پولس رسول کی مسیحی گواہی ہمارے سامنے بہ طور نمونہ ہے کہ کیسے وہ اپنے جسم کو قابو میں رکھتا ہے۔ ''بلکہ میں اپنے بدن کو مارتا کوٹتا اور اُسے قابو میں رکھتا ہوں'' (۱۔کرنتھیوں ۹:۲۷)۔ یونانی میں اِس کا مطلب ''اپنے جسم کو مارنا، اُسے غلام بنانا یا قابو میں رکھنا'' ہے۔ اُس کی زندگی میں ایک راست مقصد تھا، کہ وہ رُوح القدس کی رہنمائی میں زندگی گزارے اور اپنی جسمانی خواہشات کو قابو میں رکھے، تاکہ یہ اُس کی خدمت میں حائل نہ ہوں۔ اِس اُصول کا اِطلاق ہمارے اُوپر بھی بالکل اُسی طرح ہوتا ہے اور یہ ہمارے لیے بہ طور نمونہ لکھا گیا۔

جب ہم اپنی زندگیوں میں نئے مقاصد کا اِنتخاب کریں، تو ہمیں اُن حقائق سے خبردار رہنا چاہیے، جو ہمیں ناکامی کی طرف لے کر جا سکتی ہیں۔ اگر آپ سمجھتی ہیں کہ آپ ایک گناہ آلودہ عادت کی طرف مائل ہو رہی ہیں تو یہ عقل مندی ہو گی کہ آپ اُس چیز کے لیے وقت سے پہلے اپنے آپ کو تیار رکھیں، تاکہ وقت آنے پر آپ اُس سے بچ جائیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ کا مقصد اپنے وزن پر قابو پانا ہے اور آپ کو ایک بوفے پارٹی (buffet) میں دعوت دی جاتی ہے کہ آپ اُس کھانے کے ذریعے آزمائی جائیں۔ تو یہ دانش مندانہ ہو گا کہ آپ وہاں جانے سے پہلے اُس پر غلبہ حاصل کرنے کے لیے ایک موثر منصوبہ بنا کر وہاں جائیں۔ صحت مندانہ اِنتخاب بعض اوقات مشکل ہو سکتے ہیں، خاص طور پر جب آپ کو ایک پُر تکلف پارٹی میں دعوت دی جائے، لیکن منصوبہ بندی کے ذریعے آپ اِسے آسان بنا سکتی ہیں۔ آپ کے لیے یہ اچھا ہو سکتا ہے کہ آپ کسی سے کہیں کہ وہ آپ کے لیے ایک ایسی پلیٹ تیار کرے جسے آپ کھا سکیں، بجائے اِس کے آپ ایسے کھانوں سے اپنا پیٹ بھریں، جو آپ کے لیے دُرست نہیں۔ شاید آپ سوچیں کہ اِن ہائی کیلری کھانوں میں سے صرف کچھ کو تھوڑی مقدار میں کھایا جا سکتا ہے۔ ذرا سوچیں! جب

آپ اُس دعوت میں ہائی کیلری کھانے کھا کر واپس لوٹیں گی تو اِس سے آپ کی بھوک تو ختم ہوگی لیکن آپ کی آزمایش اور آپ کے جسم میں چربی کی مقدار میں اِضافہ ہو گیا ہو گا۔

جسمانی خواہشوں کی تکمیل وقتی طور پر تو ہمیں تسکین دے سکتی ہے، لیکن وہ احساسِ جرم اور منفی اَنجام کی صورت میں ہم پر ہمیشہ مسلط رہتی ہیں۔ اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے گناہ آلودہ فیصلوں کا اَثر اکثر بہت دنوں تک چلتا ہے اور کبھی کبھار یہ سالوں تک محیط ہو جاتا ہے ۔ اگر آپ بسیار خوری کے گناہ کی طرف مائل ہیں اور آپ اُسے سالوں تک جاری رکھتی ہیں، تو آپ موٹاپے اور عدم صحت کا شکار ہو جائیں گی۔ اگر آپ اپنے گھر کی صفائی ستھرائی میں نظم ضبط کا مظاہرہ نہیں کرتی تو اِس سے آپ کا رہن سہن اَبتری کا شکار ہو جائے گا اور آپ کے کاغذات اور دُوسری اِشیا مختلف جگہوں پر بکھرے رہیں گے۔ اِس سے آپ مایوسی کا شکار ہو جائیں گی اور آپ کا بہت سا وقت ضائع ہو گا، کیوں کہ آپ کو ضرورت کے وقت وہ چیز نہیں ملے گی جسے آپ تلاش کر رہی ہیں۔ نظم و ضبط کو چند لمحوں میں قائم کرنا بہت مشکل ہے، لیکن بہتر منصوبہ بندی سے ہم اُسے اپنی زندگیوں میں قائم کرسکتی ہیں اور ضبطِ نفس سے ہم اپنی آزادی اور راست بازی سے لمبے عرصہ تک لطف اندوز ہوسکتی ہیں۔ یہ بڑا مشکل ہے کہ مزے مزے کے کھانوں کو کھانے سے اِنکار کیا جائے، لیکن اپنے جسم کو تندرست و توانا رکھنے کے لیے ضبطِ نفس پر عمل کرنا پڑے گا۔ یہ بھی نہایت کٹھن ہے کہ صبح سویرے جلدی اُٹھ کر گھر کی صفائی ستھرائی کی جائے، بجائے اِس کے کہ آپ سوئی رہیں یا کمپیوٹر پر اپنا وقت ضائع کریں۔ ایک صاف ستھرے اور باترتیب گھر میں رہنے سے ہمیشہ ذہنی سکون اور اِطمینان ملتا ہے۔ آپ محسوس کریں گی کہ ہر آزمایش، جس پر آپ غلبہ حاصل کرتی ہیں وہ آپ کی آنے والی آزمایشوں پر فتح حاصل کرنے کی راہ کو ہموار کرے گی، اور آپ جان جائیں گی کہ ایسا کرنا بہت مشکل نہیں ہے، اگر وقت پر دُرُست فیصلے کر لیے جائیں۔ کامل یقین رکھیں کہ آپ اُسے خدا کی مدد کے ساتھ کرسکتی ہیں۔ ہمیشہ اپنے درپیش چیلنجز کا وقت پر سامنا کرتی رہیں۔

ایک پاک دامن عورت کی صرف یہی خواہش نہیں کہ وہ ایک راست اور منظّم زندگی گزارے، بلکہ اِس کے ساتھ ساتھ وہ رُوح القدس کی رہنمائی کو بھی تسلیم کرتی اور اپنی

زندگی میں ضروری تبدیلیاں کر کے گناہ پر غالب آتی ہے ۔ جب ہم اپنے مقاصد کو پا لیں اور فتح حاصل لیں تو ہمیں چاہیے کہ محتاط رہیں اور اپنی اُس کامیابی پر ٹھہرے نہ رہیں، اور اُن چیزوں سے لطف اندوز نہ ہوں جن کو چھوڑنے کے لیے آپ نے سخت محنت کی۔ اکثر پرہیزی غذا کھانے والے پورا ہفتہ پرہیز کرنے کے بعد ہفتے کے اِختتام پر ہائی کیلری کھانوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں جو آئندہ اُن کے لیے مشکل کا سبب بنتے ہیں۔جب ہم کسی معاملے میں بڑی جاں فشانی سے فتح حاصل کریں، تو یہ سمجھ داری نہیں ہو گی کہ ہم اپنے ہفتے کی چھٹی کو غلط اَنداز سے منا کر اُسے ختم کر دیں۔

یاد رکھیں! اگر آپ آرام سے بیٹھی رہیں گی تو آپ کے اِردگرد کام کا ڈھیر لگ جائے گا۔ آپ کو اپنے گھر کو دُرست حالت میں رکھنے کے لیے مسلسل اور لگاتا محنت کی ضرورت ہو گی۔ مثال کے طور پر، اگرآپ اپنے باتھ روم کو صاف ستھرا رکھتی ہیں تو اُسے اِسی حالت میں رکھنے کے لیے آپ کو مسلسل محنت کی ضرورت ہو گی۔ اگر فرش پر ایک کپڑا پڑا ہے، تو اُسے ہرگز دو نہ ہونے دیں۔ کیوں کہ اگر آپ نے ایسا ہونے دیا تو آپ کے اِردگرد کپڑوں کا ڈھیر لگ جائے گا، جنہیں سنبھالنے کے لیے کافی وقت درکار ہو گا۔ ایسے روّیہ کی بجائے اپنے آپ کو مستقل مزاج بنائیں اور اپنے آرام کے وقت کو زیادہ سے زیادہ محفوظ کریں۔ آرام کرنا بہت اچھا ہے اگر ہم ایک واضح سمجھ کے ساتھ اِس سے لطف اندوز ہوں، اور یہ جانتی رہیں کہ ہماری زندگیاں خدا کی مرضی کے مطابق ہونی چاہیے۔

یقیناً بہت سی ایسی نفس پرستانہ عادات ہیں اگرآپ نے اُنھیں اپنی زندگی میں ہونے دیا، تو یہ آپ کے لیے بہت مشکل ہو جائے گا کہ آپ ضبطِ نفس حاصل کریں۔ اِس لیے یہ عقل مندی ہے کہ اُن کا پتہ لگائیں، اور دُرُست سمت میں چلیں۔ کیوں کہ بائبل مقدس فرماتی ہے" ہوشیار بلا کو دیکھ کر چھپ جاتا ہے لیکن نادان بڑھے چلے جاتے اور نقصان اُٹھاتے ہیں"(اَمثال۲۲:۳) ۔ اپنے ٹیلی وژن دیکھنے کے وقت کو کنٹرول میں رکھیں۔ ٹیلی فون اور کمپیوٹر کے اِستعمال کو ایک حدود میں رکھیں۔ کبھی بھی اپنے آپ کو اِجازت نہ دیں کہ آپ گرم بستر میں تھوڑی دیر اور آرام کر لیں۔ اپنے حاصل شدہ مواقعوں کو اِستعمال کریں۔ کبھی بھی اُس کام کو کل پر مت چھوڑیں، جسے آپ آج کر سکتی ہیں۔ یہ بات

حقیقت ہے کہ کوئی بھی سب کام ایک دن میں نہیں کر سکتا، لیکن اگر آپ منصوبہ بندی کر کے اُس پر عمل کریں، تو آپ ایک دن میں بہت کچھ کر سکتی ہیں۔

روزمرہ کے عام کاموں کو کبھی بھی اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیں۔ یاد رکھیں! اَمثال اِکتیسویں باب میں بیان کی گئی عورت ہمیں سکھاتی ہے کہ وہ ''خوشی کے ساتھ اپنے ہاتھوں سے کام کرتی''۔ یہ آپ کے لیے فائدہ مند ہوسکتا ہے کہ آپ اُن کاموں کی فہرست بنائیں، جو آپ نے ایک دن میں کرنے ہیں۔ اِس کے بعد آپ دیکھیں کہ آپ اُن کاموں کو کتنے وقت میں سر اَنجام دیتی ہیں۔آپ اِس بات کو جان کر حیران ہوں گی کہ مسلسل اور مستعدی سے کام کرنے کی وجہ سے آپ ایک گھنٹے میں بہت سے کام کر سکتی ہیں۔ کیا آپ جانتی ہیں کہ آپ اپنے بستر کو صرف دو منٹ میں ٹھیک کر سکتی ہیں؟ میرے سب بچوں کا اپنا اپنا کمرہ ہے، اور جب میں کچن صاف کر رہی ہوتی ہوں، تو وہ اپنا اپنا کمرہ صاف کر دیتے ہیں۔ اکثر ہم سب اکٹھے ایک وقت میں اپنے کمروں کو صاف کرنا شروع کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کس نے بہتر طور پر اور جلدی اپنا کمرہ صاف کر لیا۔ یہ بہت حیران کن ہے کہ جب آپ کسی کام کو پوری توجہ اور دلی جمعی سے کریں گی، تو آپ اُسے بہت تھوڑی دیر میں کر سکتی ہیں۔

''ہر طرح کی محنت میں نفع ہے'' (اَمثال ۱۴:۲۳)۔

''جو کام تیرا ہاتھ کرنے کو پائے اُسے مقدور بھر کر'' (واعظ ۹:۱۰)۔

اگر کوئی اپنی زندگی سستی یا بہت زیادہ سونے میں گزارتا ہے تو یہ بہت غیر ذِمے دارانہ ہے۔ یہ بھی غیر دانش مندانہ ہے، اگر کوئی جاگ کر بھی فضول کاموں میں اپنا وقت ضائع کرے۔ ایک سست عورت جب اپنے بستر سے لیٹ اُٹھے گی، تو وہ اپنے دِن کے کاموں کو کس طور پر سراَنجام دے سکے گی؟ کاہلی ایک نفسانی گناہ ہے، جس کا مطلب اُس گناہ کے احساسات، جذبات، اور فطری میلانات کے مطابق زندگی گزارنا ہے، بجائے اِس کہ بائبلی اُصولوں، نظم و ضبط اور ضبطِ نفس سے زندگی گزاری جائے۔ زیادہ آرام کرنے کی خواہش ایک سست عورت کو زیادہ دیر تک بستر پر رکھتی ہے۔ اپنی خواہشات اور اپنے نفس

کے مطابق زندگی گزارنا آپ کے وقت کو برباد کر دے گا، جب آپ بستر سے لیٹ اُٹھیں گی تو یہ عمل آپ کے پورے دن اور رات پر اَثر انداز ہو گا۔ ایک سست عورت فطرتاً ہر اُس کام کا جواز ڈھونڈ لیتی ہے جسے وہ کر رہی ہو تی ہے۔ پاک دامنی اور سستی کبھی بھی اِکٹھے نہیں چل سکتے۔

حد سے زیادہ کام کرنا

ہم سستی اور کاہلی کو بہت سی زندگیوں میں دیکھ سکتی اور اِس کے ساتھ ساتھ ہم کچھ اَیسی عورتوں کو بھی دیکھ سکتی ہیں، جنہوں نے اپنے آپ کو حد درجہ کام میں مصروف رکھا ہوا ہے۔ بہت سی اَیسی عورتیں ہیں، جنہوں نے اپنے آپ کو اپنے گھر کے کاموں اور اپنے مشاغل میں حد درجہ مصروف رکھا ہوا ہے۔ اُنھوں نے اپنے آپ کو دِن رات کام میں اِتنا مصروف رکھا ہوا ہے، کہ وہ اپنے گھر والوں کو وقت نہیں دے پا رہیں۔ حد سے زیادہ کام کرنے والی عورتوں میں اُن عورتوں کو شمار کیا جا تا ہے جن کے اندر کام کر نے کی حد درجہ خواہش ہوتی ہے اور وہ ہر وقت اپنے آپ کو کام میں مصروف رکھتی ہیں۔ وہ عورتیں جو اپنے آپ کو حد درجہ کام میں مصروف رکھتی ہیں، اُنھیں زیادہ کام کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ جب ہماری مصروفیات راست ترجیحات پر نہیں ہوتیں یا اُن کے ساتھ میل نہیں کھاتیں، تب وہ ہماری کم زوری بن جاتی ہیں۔

حد درجہ کام کرنے والی عورتیں محسوس کرتی ہیں کہ اُنھیں ہمیشہ اپنے کام میں مصروف رہنا چاہتے۔ اگر چہ اَیسی عورتیں کام کی ایک اچھی اَخلاقیات رکھتی ہیں، لیکن جب وہ اپنے وقت کی ترجیحات کا تعین کریں گی تو وہ نا کام ہو جائیں گی۔ جب کام اور خود اِطمینانی سخت محنت سے حاصل ہوں، تو یہ دُنیا کی کسی بھی چیز سے قیمتی ہوتے ہیں۔ اِس لیے عقل مندی ہے کہ اپنی ترجیحات کا پھر سے جائزہ لیں اور اپنے فیصلوں میں رُوح القدس کی رہنمائی کو تسلیم کریں، رُوح القدس آپ کے کام کے اوقات کار کو کم کر سکتا ہے۔ شاید اِس طرح کی عورتیں بہت زیادہ کام کر سکیں، کیوں کہ وہ کام کی ایک مضبوط اَخلاقیات پر عمل کرتی ہیں، لیکن اُن کی کمزوری اور اُن کے گناہ کو اُن کی پاک دامنی سمجھا جائے گا جو سراسر غلط

ہے۔اکثر یہ پتہ لگانا مشکل ہوتا ہے کہ آپ حد درجہ کام کرنے والی ہیں کہ نہیں، کیوں کہ سخت محنت اور مستعد ی ایسی چیزیں ہیں کہ اگر اُن کو اُن کی دُرُست جگہ اور وقت پر رکھا جائے تو یہ قابلِ تعریف ہیں۔ میں دوبارہ یہ کہوں گی کہ حد درجہ کام کرنا، آپ کے میلان کو منفی چیزوں کی طرف مائل نہیں کرتا۔کیوں کہ بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو اپنی اُن کامیابیوں پر فخر کرتی ہیں، جنہیں وہ حددرجہ کام کر کے حاصل کرتی ہیں۔ جب آپ کے وقت کا زیادہ تر حصہ کام میں صرف ہو گا، تو آپ دُوسروں کو نظر انداز کرنے کی آزمایش میں مبتلا ہو سکتی ہیں، اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ اپنے اِس روّیے کی وجہ سے بہت سی اہم چیزوں کو نظرانداز کر دیتی ہیں۔

خداچاہتا ہے کہ ہمارا ہر دن رُوح القدس کی رہنمائی میں بسر ہو ۔ وہ عورتیں جن کا میلانِ طبع سستی اور کاہلی کی طرف مائل ہے، اُن کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو نظم و ضبط میں رکھیں اور لائق بنیں، وہ عورتیں جن کا طبعی رجحان حددرجہ کام کی طرف ہے، اُن کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی ہر روز کی رفتار اور کام کو ایک خاص حدود میں رکھیں۔ کچھ عورتوں کے لیے یہ بہت مشکل ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے کام کے اوقات میں مداخلت کریں۔کیوں کہ وہ اکثر محسوس کرتی ہیں کہ اِس سے اُن کے کام میں ضیاع ہو گا۔ مثال کے طور پر کچھ عورتوں کے لیے یہ بہت مشکل ہے کہ وہ اپنے خاندان کو وقت دیں اور اُن کے ساتھ بیٹھیں، کیوں کہ وہ محسوس کرتی ہیں کہ اِس طرح کے کاموں سے وہ اپنے وقت کو ضائع کریں گی۔

زندگی میں ایسی بہت سی چیزیں ہیں جنہیں ہمیں لازماً بہ طور ترجیح لینا چاہیے۔ جو عورتیں حددرجہ کام میں مصروف رہتی ہیں وہ یہ نہیں چاہتیں کہ وہ اپنے کام کے علاوہ دُوسری چیزوں سے سروکار رکھیں۔ بچوں کو ایک صاف ستھرے اور پُرآسائش گھر سے زیادہ ایک راست اور خیال رکھنے والی ماں کی ضرورت ہوتی ہے۔ زیادہ تر شوہر چاہتے ہیں کہ ایک چمکتے ہوئے گھر سے زیادہ اُن کی بیوی محبت کرنے والی اور راست باز ہو۔ ہمارے بچے اور ہمارے دوست ہمیشہ ہمارے ساتھ نہیں رہیں گے۔ ہمارے بچے ایک محدود وقت کے لیے ہمارے پاس ہیں۔ اِس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اِس وقت میں اُن کی زندگیوں میں ایک راست تبدیلی پیداکریں، جو کسی بھی چیز سے زیادہ اہم ہے۔ یہ عقل مندی نہیں کہ

آپ بہت سستی اور کاہلی سے کام کریں یا حددرجہ اور ہر وقت کام کرنے والی بنیں، یہ دونوں صورتیں ہی آپ ، آپ کے پیاروں اور آپ کی متوازن زندگی کے لیے خطرناک ہیں۔

یقیناً مستعدی اور سخت محنت کا پاک دامنی میں بہت اہم کردار ہے اور ہم اُسے اَمثال اکتیسویں باب میں بھی دیکھ سکتی ہیں۔ اُس عورت کی گھریلو سرگرمیاں ظاہرکرتی ہیں کہ حقیقت میں وہ اپنے کام کے متعلق ایک اچھی اَخلاقیات رکھتی تھی۔ یہاں ہم وضاحت سے دیکھ سکتی ہیں کہ وہ عورت اپنی جسمانی ذِمے داریوں کو اپنے خداوند، اپنے خاندان اور دُوسروں کی ضرورتوں سے اوّل درجہ نہیں دیتی۔ خدا اُسے دن میں چوبیس گھنٹے دیتا تھا، جیسے وہ مجھے اور آپ کو دیتاہے۔ وہ عورت اپنے دن کا بڑا اچھا اِستعمال کرتی اور اپنے تمام وقت اور قابلیت کے ذریعے خداوند کو عزت اور جلال دیتی اور دُوسروں کی خدمت کرتی ہے۔ وہ عورت پاک دامنی کی مثال ہے کیوں کہ وہ خداوند کی رہنمائی کو تسلیم کرتی، اپنی زندگی میں ترجیحات کا تعین کرتی اور اُسے متوازن بناتی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم عقل مندی سے اپنے وقت کو بچائیں تاکہ ہم تنہائی میں خداوند سے دُعا اور اُس کے کلام کا مطالعہ کرسکیں۔ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جنہیں ہماری خصوصی توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو تعلیم دیں، اپنے ازدواجی رشتے کو اُستوار کریں، یتیموں اور بیواؤں کا خیال رکھیں اور اپنی دُوسری اہم ذِمے داریوں کو اُن کی جگہ پر رکھیں۔ وہ عورت ہر وقت اپنے کام میں ایک توازن اور اپنی دُوسری ترجیحات کو بھی اُن کی درُست جگہ پر رکھتی ۔ یہی وہ چیز ہے جسے آپ اور میں بھی خدا کی مدد سے سرانجام دے سکتی ہیں۔

> ''پس غور سے دیکھو کہ کس طرح چلتے ہو۔ نادانوں کی طرح نہیں بلکہ داناؤں کی مانند چلو۔ اور وقت کو غنیمت جانو کیوں کہ دن بُرے ہیں اِس سبب سے نادان نہ بنو بلکہ خداوند کی مرضی کو سمجھو کہ کیا ہے''
> (افسیوں ۵:۱۵۔۱۷)۔

باب ۵

وہ مصلحت اندیش ہے

''وہ سوداگروں کے جہازوں کی مانند ہے۔ وہ اپنی خورش دُور سے لے آتی ہے'' (اَمثال ۳۱:۱۴)۔

جب ہم اَمثال کی کتاب کا مطالعہ کریں تو ہمیں ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ یہ کتاب قدیم سامی دَور میں لکھی گئی اور اُس دَور میں عام لوگوں کا ذریعہ معاش چیزوں کی خریدوفروخت اور تجارت تھا۔ اُس دَور میں تاجر اور خریدوفروخت کرنے والے اکثر سمندری جہازوں کے ذریعے اپنا سامان دُوردراز علاقوں میں لے کر جاتے۔یوں وہ اپنا تجارتی مال دُوسرے ممالک کے لوگوں کو بیچتے اور اُن کا مال خریدتے۔ اِس طرح اُن کی چیزیں دُوسرے ممالک کے لیے قابل رسائی ہو جاتیں اور اُن کو اِس منافع حاصل ہوتا۔تجارتی سامان کا یہ تبادِلہ اُن کے اپنے ملک کے لوگوں کو بھی بہت سی ایسی مصنوعات مثلاً کھانے پینے کی چیزیں، اوزار، کپڑا ، فرنیچر اور دِیگر اِشیا مہیا کرتا جنہیں وہ اپنے ملک میں آسانی سے تیار نہیں کر سکتے تھے۔

ہم آج بھی بالکل ویسا ہی کر تے ہیں۔ یہاں مائین(Maine) کی ریاست میں ہماری آب وہوا اِس قابل نہیں کہ ہم دُوسری ریاستوں کی طرح آلو، تُوت(بلوبیری) اور سیب کی کاشت کریں اور اُسے برآمد کریں۔ ہماری ریاست لکڑی کی مصنوعات، میپل سیرپ، مچھلیوں اور خاص طور پر جھینگا مچھلی کے لیے مشہور ہے۔ ہم یہاں تُرش پھل، چاول،گندم، کافی، کاٹن، زیتون اور دُوسری بہت سی فصلوں کو کاشت نہیں کر سکتے اِس لیے ہم اُن تمام اِشیا کو درآمد کرنے والے لوگوں کے شکرگزار ہیں۔ جب ہمارے روز مرہ اِستعمال کی چیزیں عام ہو جاتی ہیں تو بین الاقوامی تجارت ہمیں اِشیا کی ایک کثیر تعداد اور اَقسام کے ذریعے لطف اندوز ہونے کا موقع فراہم کرتی ہے۔آج ہم آسانی سے بہت سی غیرمُلکی اِشیا کو مقامی سٹوروں سے حاصل کرسکتی ہیں، لیکن بائبل کے زمانہ میں چیزیں اِتنی

آسانی کے ساتھ میسر نہیں تھیں۔

غور کریں! یہ آیت محض اِس بارے میں نہیں بتاتی کہ وہ سوداگروں کے جہازوں سے منافع کماتی تھی، حالاں کہ یقیناً وہ منافع کماتی تھی، بلکہ یہ آیت ہمیں سکھاتی ہے کہ وہ ''سوداگروں کے جہازوں کی مانند ہے''۔ جہاز ایک بندرگاہ سے دُوسری بندرگاہ تک سفر کرتے اور لوگوں سے سامان لے کر اُسے دُوسری جگہوں تک پہنچاتے ہیں۔ وہ پاک دامن عورت سوداگروں کے جہازوں کی مانند تھی اور وہ اپنے شوہر کی کمائی سے منافع کماتی تھی تجارت اور خرید وفروخت سے اُس کا مقصد یہ تھا کہ وہ منافع کمائے، تا کہ وہ اپنے گھرانے کے لیے دُوسری اِشیا کو خرید سکے۔ اُس کی سوداگری کی نوعیت گھریلو طرز کی تھی۔ اُس کے کام کی بہتر اَخلاقیات، اچھی تنظیم، کفایت شعاری اور ہوش مندی کی وجہ سے اُس کی عزت کی جاتی اور خدا اُس کے گھرانے کو برکت دیتا تھا۔ وہ اپنی اِشیا کی فروخت کے لیے بہتر جگہوں کی تلاش کرتی اور یوں وہ اپنے خاندان کی ضروریات کے لیے چیزوں کو مناسب داموں میں حاصل کرتی۔ وہ اپنے گھر کے لیے مختلف قِسم کی چیزیں خریدنے کے لیے وقت نکالتی اور اُنھیں حاصل کرنے کے لیے اپنی پوری کوشش کرتی۔

اپنی خوش تدبیری سے وہ عورت اپنے خاندان کو نئے نئے کھانوں سے لطف اندوز کرتی اور اُنھیں مختلف اِقسام کے نئے نئے کپڑے پیش کرتی، تا کہ وہ بار بار پرانی اِشیا کو ہی اِستعمال نہ کریں۔ وہ اپنے شوہر اور اپنے بچوں کو اُن کی پسندیدہ چیزیں مہیا کرنے کے لیے فکر مند رہتی۔ وہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو اپنے خاندان کے لیے بڑی کفایت شعاری اور ہوش مندی سے اِستعمال کرتی۔ وہ اپنے شوہر کے لیے نرم دِل اور فیاض تھی۔ وہ بڑی احتیاط سے اپنے گھر کا اِنتظام کرتی تا کہ اُس کا شوہر مطمئن رہے۔ وہ عورت اپنے بچوں کے لیے ایک رحم دِل اور موثر رہنما تھی اور وہ اپنے کفایت شعارانہ اِنتظام سے اپنے گھرانے کو تمام اچھی چیزیں مہیا کرنے کی کوشش کرتی۔

یہ بات بڑی ولولہ خیز ہوتی ہے، جب ہم اپنی زندگی میں مختلف قسم کی نئ نئ چیزوں (مثلاً کھانے، لوگ، مخصوص مواقعوں) کو دعوت دیتی ہیں۔ جب چیزیں عام ہو جاتی ہیں تو اُن کے بار بار اِستعمال سے زندگی غیر ضروری اعادہ سے اُکتا جاتی ہے۔ لوگ پوری

کوشش کرتے ہیں کہ اپنی گھریلو زندگی میں نئی چیزوں کو شامل کریں، تاکہ بوریت کے احساس کو کم کیا جائے۔ کسی بھی چیز کی شدت اِشتعال انگیز ہوسکتی ہے۔ تنہائی پسند لوگ اکیلے رہنا پسند کرتے ہیں۔ اُن کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ تنہائی میں مطالعہ کریں یا اپنے آپ میں محوِ خیال رہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ وہ بہت کم لوگوں سے ملیں۔ وہ اپنی زندگی موثر طور پر پُرسکون اور مخفی طور پر گزارتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو پُرجوش جذبہ کے ساتھ پیداہوئے ہیں، ایسے لوگ ہمیشہ طابع آزمائی کرنے اور مشکل کاموں کے آرزو مند ہوتے اور اُن کی تلاش میں رہتے ہیں، اُن کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ مصروف فضا میں لوگوں کے درمیان کچھ نیا کریں اور وہ اِسی بات کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ہم اکثر ایسے لوگوں کو اُن کی خصوصیات کی بنا پر" عوامی لوگ" (People Person) کہتے ہیں۔ تو یہ دونوں مزاج ہی اُکتاہٹ کا سبب بن سکتے ہیں، اگر اُن میں تبدیلی کی گنجائش نہ رکھی جائے۔ یہ بہتر ہوگا کہ ایسے لوگوں کو اُن کے گھروں میں کچھ دیر کے لیے وقفہ دیا جائے، تاکہ وہ بہت زیادہ مصروفیات سے باز رہ سکیں۔

یہ عقل مندی ہے کہ مائیں گھر میں رہنے والے ہر فرد کے بارے میں بہتر طور پر جاننے کے لیے اُنھیں وقت دیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم گھر کے ہر فرد کو عزت دیں اور اُن کو اِس بات کے لیے قائل کریں کہ وہ اپنی زندگی میں خدا کے مقصد سے مطمئن رہیں اور اِنفرادی اِختلافات کے باوجود سب لوگوں سے رواداری کا سلوک کریں۔ ایک راست باز ماں اپنے بچوں سے آشنا ہونے کی کوشش کرتی ہے اور اُن کی شخصیت سے واقفیت حاصل کرنے کی بھی سعی کرتی ہے، تاکہ وہ اُن کی تربیت اور رہنمائی بائبل کے مطابق کرے اور بچے خدا کے مقصد کے مطابق اپنے آپ کو تیار کرسکیں۔ ماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی حوصلہ اَفزائی کریں کہ وہ اپنی شخصی خوبیوں، قابلیتوں اور صلاحیتوں کو خدا کے جلال کے لیے اِستعمال کریں اور گھر میں اُن کے لیے ایسے مواقع مہیا کریں کہ وہ اپنے گھر میں پنپ سکیں۔

جب گھر میں رہنے والے اَفراد محسوس کریں کہ اُن کی موجودگی گھر میں بے وجہ ہے تو وہ اپنے آپ میں دِل چسپی لینا چھوڑ دیں گے، اور وہ محسوس کریں گے کہ اُن کا گھر میں

کوئی مقصد نہیں تو یہ چیزیں اُن کی زندگی کو بے لطف بنا دیں گی اور وہ اپنی زندگی سے بیزار ہو جائیں گے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ خوشی، مقبولِ نظری اور اپنے مقاصد کے لیے دُوسروں کی طرف دیکھیں۔ ہم میں سے کوئی بھی یہ بات پسند نہیں کرے گا کہ ہمارے گھروں میں مسلسل جشن کا سماں ہو، لیکن یہ اچھا ہے کہ ہم اپنے گھروں میں ایک ایسی فضا بنانے کی کوشش کریں جو دُوسروں پر ظاہر کرے کہ مسیحیت ایک بہت ہی بابرکت اور زندگی بخش ضابطِ حیات ہے۔ فطری طور پر ہر بچے کے کچھ خواب، اُمیدیں اور توقعات ہوتی ہیں اور جب اُن کی توانائیوں کی دُرُست اور تعمیری اطراف کی جانب حوصلہ اَفزائی نہیں کی جاتی، تو اُن کی زندگیاں آسانی سے بے دِلی اور اُکتاہٹ کا شکار ہو جاتی ہیں اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ اُن کی زندگیاں بے مقصد ہیں۔

جب ہم مختلف تخلیقی طریقوں سے اپنی گھریلو زندگی کو خاص بناتی ہیں تو اِس سے ہمارے گھر کی فضا پُرلطف اور خوش گوار ہو جاتی ہے۔ میں ایک بار پھر یہ کہوں گی کہ میرا اِس سے ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنے بچوں کو خوش کرنے اور اُن کا دِل بہلانے کے لیے کھلونوں اور بناوٹی چیزوں پر بہت سا پیسہ صرف کریں۔ ہم اپنی تخلیقی صلاحیت اور خوش تدبیری سے اُن وسائل کو آسانی سے اِستعمال کرسکتی ہیں، جیسے وہ پاک دامن عورت کرتی تھی۔ وہ ہمیشہ اُس جگہ جانے کے لیے تیار رہتی جہاں جانا اُس کے لیے ضروری ہوتا تھا۔ وہ عورت ہمیشہ اُس کام کو کرنے کے لیے بھی تیار رہتی، جو اُس کے گھرانے کی بہتری کے لیے ہوتا، وہ مسلسل اپنے مقاصد کے لیے زندگی گزارتی۔ وہ اپنے خاندان کو اپنے اِردگرد موجود چیزوں پر بھی اِکتفا کرا سکتی تھی، لیکن اِس کی بجائے وہ تاجروں کے جہازوں کی مانند اپنی دُرُست مختارانہ صلاحیتوں سے اپنے خاندان کو اچھی سے اچھی چیزیں مہیا کرتی۔

یہ بہت اچھا ہو گا کہ اگر میاں بیوی دونوں مسیحی ہیں اور اُن کی آرزو ہو کہ وہ ایک ایسی زندگی گزاریں، جس سے خدا کے نام کو عزت اور جلال ملے، تاہم بہت سے گھروں میں ہمیں اِس طرح کا نمونہ نہیں ملتا۔ اکثر ماں یا باپ گھر میں بچوں کے ساتھ نہیں رہتے اور یوں بچوں کی زندگیوں پر اُن کا اَثر بہت کم یا بالکل نہیں ہوتا۔ کچھ صورتوں میں ماں یا باپ مسیحی نہیں ہوتے یا شاید وہ یہ دعویٰ کرسکتے ہیں کہ وہ مسیحی ہیں، لیکن اُن کے کام اِس

کے بالکل برعکس ہوتے ہیں۔ بسااوقات ایسا ہوتا ہے کہ والدین کسی وجہ سے اپنے خاندان کو خاص وقت اور توجہ نہیں دے پاتے اور اِس کے نتیجہ میں بچوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

جب آپ کے گھر کے حالات معیاری یا مثالی نہ ہوں، تو ہمیشہ یہ بات یاد رکھیں کہ کسی بھی گھر کے حالات ہمیشہ معیاری اور مثالی نہیں ہو سکتے۔ ہم سب گناہ گار ہیں جو اکثر اپنی زندگیوں میں ناکامی کا شکار ہو جاتے اور غلطیاں کر جاتے ہیں۔ اِن تمام حالات سے قطع نظر ایک راست باز عورت کوشش کرتی ہے کہ اُس کے گھر کے حالات بہتر سے بہتر ہوں اور اُن سے خدا کے نام کو عزت اور جلال ملے اور یہ اُس کے خاندان کے لیے خوش حالی کا سبب بنیں۔ اگر آپ کی توجہ اپنے بے ایمان شوہر، ناگفتہ با مالی حالات، ماضی کی ناکامیوں اور حال کی آزمایشوں کی طرف ہو گی ، تو آپ اپنے آپ، اپنے شوہروں، اور اپنے خداوند کو ٹھگیں گی جس نے آپ کو تمام اچھی چیزیں دیں ہیں۔ اپنی نگاہیں اپنی آزمایشوں سے ہٹا کر یسوع پر لگائیں اور اُس پر اعتماد کریں تو وہ آپ کی زندگی میں ایسے کام کرے گا جو آپ کے لیے بہتر ہوں گے۔ اِس سے ہم ایک پاک دامن عورت بننا شروع ہو جاتی ہیں، جیسا خدا ہم سے چاہتا ہے۔ باوجود اِس کے کہ ہمارے حالات کتنے ہی ناتمام ہوں۔

یاد رکھیں! ہم ایسے خیالات سے آزمائی جاسکتی ہیں جو ہمیں مذہب اور اِنسانِ پرستی (humanistic) کی طرف مائل کر سکتے ہیں۔ خدا کے لوگ عورتوں کی آزادی کی کسی بھی تحریک، اَیجنڈے اور فلسفے کی پیروی نہیں کرتے، جس کے بارے میں دُنیا کہتی ہے کہ یہ زندگی کے لیے بہترین ہیں۔ سوداگر کے جہاز کی مانند ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ عورت گھر سے نکل جائے ، اور اپنی ذہنیت یا طرزِ زندگی میں بحری گشت کی کیفیت کا شکار ہو۔ دُنیا اِس بارے میں جھوٹ بولتی ہے کہ گھریلو ہونا اور گھر میں رہ کر اپنے بچوں کی ضروریات پورا کرنا فرسودہ خیال ہے اور یہ بے لطف اور بیزارکن ہے۔ آج ہم بڑے واضح طور سے اُن عورتوں کی زندگیوں کے اَفسوس ناک نتائج کو دیکھ سکتی ہیں جو اِس فریب زدہ نظریہ پر یقین رکھتی ہیں۔

اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اِس غلط ذہنیت نے کلیسیا کو بھی آلودہ کردیا ہے۔ یہاں تک کہ مسیحی عورتیں بھی اپنے گھروں اور بچوں کو چھوڑ کر اپنے کیرئیر کے پیچھے بھاگ رہی ہیں۔عورتوں کو کہا جاتا ہے کہ خوشی اور آزادی کو اپنے آپ میں تلاش کریں اور خود اعتمادی اورخو د پسندی سے اپنے راستوں پر قائم رہیں، یہی آپ کی زندگی کی سب راہوں کو ہموار اور پُرلطف بنادے گا۔ یہاں تک کہ مسیحی عورتوں نے بھی اِس قسم کی ذہنیت کو ا پنا لیا ہے اور وہ اپنے بارے میں خدا کے مقصد کو بھول گئی ہیں۔ایسی عورتیں جب اپنی زندگیوں پر نگاہ کرتی ہیں تو اُنھیں یہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے کہ اُن کی زندگیوں میں حقیقی خوشی اور آسودگی کی کمی ہے۔

ہمیں اپنے آپ کو یہ بات یاد دِلاتی رہنا چاہیے کہ مذہب اِنسانیت (humanism) خدا کی طرف سے نہیں، اور ہمیں اپنے ذہنوں کو مسلسل بائبلی خیالوں سے تر بتر اور نیا کرتی رہنا چاہیے۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو ہم دھوکا دینے والوں کے جھوٹ سے گمراہ ہوسکتی ہیں۔ یہ اب بھی خدا کی مرضی ہے کہ عورت کی پہلی ترجیح اُس کا گھر ہو۔

رُوح القدس نے پولس رسول کے وسیلہ بوڑھی اور راست باز عورتوں کو نصیحت کی کہ '' تا کہ جوان عورتوں کو سکھائیں کہ اپنے شوہروں کو پیار کریں۔ بچوں کو پیار کریں۔ اور متقی اور پاک دامن اور گھر کا کاروبار کرنے والی اور مہربان ہوں اور اپنے اپنے شوہروں کے تابع رہیں تا کہ خدا کا کلام بدنام نہ ہو''(ططس۲:۴-۵)۔ حامیِ مساواتِ نسواں کی تحریک ہمیشہ خدا کے لوگوں کے لیے خطرہ رہی ہے، اور یہ فلسفہ خدا کے کلام کی مخالفت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ بہت سے مسیحی اِس پر غور کرنے اور اِس کے معنی و مفہوم دوبارہ دریافت کرنے کی کوشش کررہے ہیں کہ خدا کا عورت پر نا قابل اِنتقال گھریلو ذِمے داریاں ڈالنے کا کیا مطلب تھا۔ خدا کے کلام مقدس میں وضاحت سے لکھی گئی باتوں کو تبدیل کرنا ہمیں کسی قسم کا فائدہ نہیں دے گا ۔لوگ اپنی جسمانی خواہشات کے لیے کلام مقدس کو کھینچ تان کر اپنے لیے ہلاکت پیدا کرتے ہیں(۲۔ پطرس۳:۱۶)۔

اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے خدا کی مرضی سے سمجھوتا کرنے کے نتائج سے جو اَثرات برآمد ہوتے ہیں، ہم اُن کو اپنے اِردگرد آسانی سے دیکھ سکتی ہیں۔ وہ مسیحی گھرانے

جو خدا کے منصوبہ سے سمجھوتا کر لیتے ہیں، ہم دیکھ سکتی ہیں کہ وہ بھی اُنہی مسائل کا تجربہ کر رہے ہیں، جو غیر مسیحی لوگ کر تے ہیں۔ یقیناً یہ اِتفاقاً نہیں ہو رہا ہے۔ جب آپ خدا کی مرضی اور اُس کے مقصد کی پیروی نہیں کریں گی تو آپ اُن برکات سے محروم رہ جائیں گی، جو اُن کے ساتھ وابستہ ہیں۔ مزید برآں، جب آپ اپنی زندگی اپنے ایجنڈے کے مطابق گزاریں گی اور خدا کے منصوبہ کو اپنی زندگی سے معدوم کر دیں گی، تو آپ خدا کی فضیحت کریں گی۔ جب ایک عورت دعویٰ کرتی ہے کہ وہ کلامِ خدا پر اِیمان رکھتی ہے، لیکن وہ اِس پر یقین نہیں کرتی اور نہ ہی اُس کی پیروی کرتی ہے، تو وہ خدا کی تحقیر کرتی ہے۔

خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنی زندگیاں مکمل طور پر اُس کے لیے وقف کر دیں۔ وہ کلامِ مقدس میں عورت کی زندگی کے اعلیٰ مقصد کو ظاہر کر چکا ہے، اور وہ ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اُس کی اِس حکمت پر یقین رکھیں جو وہ ہمارے لیے مقرر کر چکا ہے۔ اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت سی غیر مطمئن عورتیں کلامِ مقدس کو کریدتی اور اُس میں سے اپنے لیے راستے اور مشکوک مثالیں تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہیں، تاکہ وہ خدا کے مقصد سے ہٹ کر زندگی گزارنے کے عذر کو حاصل کر سکیں۔ ہماری زندگی کو کبھی بھی اَیسا نہیں ہونا چاہیے کہ ہم ہوشیاری سے چیزوں کو توڑ مروڑ کر پیش کریں اور یہ سمجھیں کہ یہ ہمارے لیے ٹھیک ہے۔ اگر آپ خداوند سے پیار کرتی ہیں تو اُس کی مرضی کے مطابق زندگی گزاریں۔ ہماری یہ حددرجہ خواہش ہونی چاہیے کہ ہم اِس بات کو جانیں کہ خدا ہم سے کیا چاہتا ہے ، اور بڑی خوشی سے اپنی زندگیوں کو اُس کے راست مقصد کے مطابق گزاریں۔ یقیناً ہم کلامِ مقدس میں اِنسان کی نافرمانی کی بہت سی مثالوں کو دیکھ سکتی ہیں۔ یہاں تک کہ اِیمان داروں کی زندگیوں میں بھی اِسے دیکھا جا سکتا ہے، لیکن یہ صرف اِس لیے ہوا کیوں کہ خدا گناہ گاروں کے لیے اپنے فضل کو ظاہر کرنا چاہتا تھااور ہم سب گناہ گار ہیں اور یہ باتیں ہمیں گناہ کرنے کے لیے عذر پیش نہیں کرتی کہ ہم گناہ کی مثالوں کی پیروی کریں۔اِس بات کے قطعِ نظر اگرچہ اُن کا ذکر کلامِ مقدس میں موجود ہے۔ ہمیں کسی کے حالات پر تنقید نہیں کرنی چاہیے، کیوں کہ ہم سب اپنے تمام اَعمال کے لیے خدا کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔ یہ بہت اہم ہے کہ ہم اِس بات کو یقینی بنائیں کہ بہ طور عورت ہم اُس

کے مقصد کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں۔

کیا اِس کا یہ مطلب ہے کہ خدا نہیں چاہتا کہ کوئی عورت گھر سے باہر کام کرے؟ جی نہیں، اِس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھیں گی کہ وہ پاک دامن عورت اپنے گھر کے لیے باہر کام کرتی تھی۔ '' وہ کسی کھیت کی بابت سوچتی ہے اور اُسے خرید لیتی ہے اور اپنے ہاتھوں کے نفع سے تاکستان لگاتی ہے''(اَمثال ۳۱:۱۶)۔ تاہم اگر آپ اِس پورے باب کو اُس کے سیاق و سباق میں دیکھیں تو آپ پر واضح ہو جائے گا کہ اُس عورت کی ترجیحات اور اُس کے دِل کا مرکز خداوند، اُس کا شوہر، گھر اور اُس کے بچے تھے ۔ یاد رکھیں! جب پولس نے عورتوں کے بارے میں ہدایات دیں کہ وہ گھر پر رہیں تو وہ خاص طور پر اُن جوان عورتوں کے بارے میں بات کر رہا تھا جو شادی شدہ ہیں۔ یہ خدا کا مقصد اور منصوبہ ہے کہ جوان بیویاں اور مائیں بوڑھی عورتوں سے تعلیم پائیں کہ''۔۔اپنے شوہروں کو پیار کریں۔ بچوں کو پیار کریں۔ اور متقی اور پاک دامن اور گھر کا کاروبار کرنے والی اور مہربان ہوں اور اپنے اپنے شوہروں کے تابع رہیں تاکہ خدا کا کلام بدنام نہ ہو''(ططس ۲:۴-۵)۔ ہر عورت جوان شادی شدہ اور بچوں والی عورت کے زمرے میں نہیں آتی۔ ہم اِس موضوع پر مزید ساتویں باب میں دیکھیں گی۔

ہر عمر کے بچے محبت سے پنپتے اور پروان چڑھتے ہیں۔ جب والدین گھر میں ایک راست فضا قائم کرنے پر توجہ دیں گے تو یہ بچوں میں احساس تحفظ پیدا کرے گا۔ بچوں کے لیے یہ احساس نہایت دِل کش ہے کہ اُن کے گھر کی فضا پُر سکون ہے اور اُن کے ماں باپ محبت کے رشتے میں بندھے ہیں، کیوں کہ یسوع مسیح سب کچھ دیکھتا ہے اور وہ اُس پر اِیمان لانے اور اُس کی پیروی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر آپ کا شوہر راست باز نہیں تو اِس رُوحانی تحفظ کو رُوح القدس پر ڈال دیں، وہ آپ کے وسیلے کام کرے گا۔ یہ حددرجہ مشکل ہے کہ آپ اکیلی گھر کے بوجھ کو اُٹھائیں اور محض آپ ہی راست بازی کی مثال بنیں۔ لیکن خداوند آپ کو کسی ایسی آزمائش میں مبتلا نہیں کرے گا جسے آپ برداشت نہیں کرسکتی (۱۔کرنتھیوں ۱۰:۱۳؛ فلپیوں ۴:۱۳)۔ اِس بات سے ہمارے اِیمان کو تقویت ملتی ہے، جب ہم دیکھتی ہیں کہ خدا ہماری دُعاؤں کے جواب دیتا اور جب ہماری توجہ اُس کی

راست بازی کی طرف ہوتی ہے، تو وہ ہماری تمام ضروریات پوری کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اُس پر اِیمان رکھیں اور جو کچھ ہمارے پاس ہے اُس کے لیے اُس کا شکر کریں۔

یہ اچھی بات ہے کہ ہم اُس پاک دامن عورت کی طرح اپنے گھر کے ماحول اور اُس کی فضا کو اچھا، محبت سے بھرپور، محفوظ، خوش گوار اور راست بنانے کے لیے حددرجہ کوشش کریں۔ خاندانوں میں زندگی گزارنے کے لیے ایک محبت بھری فضا بہت زیادہ ضروری ہے، پھر بھی بہت سے لوگ اِسے خراب کر رہے ہیں۔ جب چھوٹے اور بڑے بچوں کو یہ سکھایا جاتا ہے اور وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اُن کے والدین خداوند میں مضبوط ہیں تو یہ بات اُن کو آزادی دیتی ہے کہ وہ اپنی بچپن کی زندگی سے لطف اُٹھائیں۔ یہ احساس اُن کے اندر اِس بات کو اُجاگر کرتا ہے کہ وہ اُن کی عزت کریں اور اُن کا یقین کریں جو اُن کی تربیت کرتے اور اُن کو محفوظ ماحول میسر کرتے ہیں۔ اَمثال ۲:۲۹ میں لکھا ہے ''جب صادق اِقبال مند ہوتے ہیں تو لوگ خوش ہوتے ہیں لیکن جب شریر اِقتدار پاتے ہیں تو لوگ آہیں بھرتے ہیں''۔ یہ بات ہمارے گھروں اور ہمارے زیرِ تربیت بچوں کی زندگیوں پر صادق آتی ہے۔ یہ اچھا ہے کہ آپ ایک راست باز زندگی کا اِنتخاب کریں، جو یسوع مسیح کے نام کو عزت اور جلال دے اور آپ کے خاندان کے لیے خوشی کا باعث ہو۔

جیسا ہم دیکھ سکتی ہیں کہ ایک مستحکم اور راست گھر کو بنانے کے لیے، گھر بنانے والے کی بہت زیادہ قربانیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اَمثال ۳۱ باب کی عورت لاپرواہی سے اپنا وقت ضائع نہیں کرتی تھی، جیسے آج کل کی بہت سی عورتیں کررہی ہیں۔ بہت سی عورتیں گھنٹوں بے معنی گیمز، اپنے دوستوں کو کھانے کی ترکیب بتانے، فیس بک، ٹویٹر اور دُوسرے بہت سے طریقوں سے اپنا وقت ضائع کرتی ہیں۔ اِس کے علاوہ وہ اپنی زندگی کا بہت ساوقت ٹیلی وژن اور فلمیں دیکھنے، اپنے مشاغل میں مصروف رہنے، بہت زیادہ سونے اور ہزاروں ایسی مصروفیات میں ضائع کرتیں ہیں، جو اُن کے وقت اور مواقعوں کو نگل جاتی ہیں۔ اگر اِن مصروفیات کو محدود رکھا جائے تو یہ گناہ نہیں۔ بہت سی ایسی چیزیں ہیں، جنہوں نے بدلتے وقت کے ساتھ اپنے آپ کو اور زیادہ تباہ کن بنا لیا ہے۔ ہمیں

اپنے آپ سے یہ سوال پوچھنا چاہیے، جو چیزیں ہم اپنی زندگی میں کرتی ہیں،وہ کتنی تعمیری ہیں اور اُن کا ہمارے ساتھ رہنے والے لوگوں پر کیا اَثر ہو گا۔ ایک پاک دامن عورت بڑی احتیاط کے ساتھ اپنا وقت اُن کاموں میں صرف کرتی ہے، جو راست تبدیلی پیدا کرتے ہیں اور اُن کا اَثر نئی نسل پر دیر پا ہوتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جو لوگ اِس قسم کی مصروفیات میں اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں، اُن کی زندگیاں تباہی کی طرف جا رہی ہیں۔ یہ نہ ہی خدا کی مرضی ہے اور نہ اُس کا مقصد، کہ ہم مسلسل اپنی زندگی اُن غیر ضروری کاموں میں ضائع کریں جو ہمیں گمراہ کرتے اور ہمیں زندگی کی درُست ترجیحات سے دُور لے جاتے ہیں۔ ایک پاک دامن عورت عملی طور پر بڑی احتیاط سے کوشش کرتی ہے کہ اُس کا وقت ضائع نہ ہو۔ ہمارا ہر فیصلہ ہمارے وقت پر اَثرانداز ہوتا ہے۔

اپنے گھر میں اپنے خاندان کے لیے تمام چیزوں میں ایک توازن رکھنے کے لیے ہمیں بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہوتی ہے، خاص طور پر جب ہمارے بچے چھوٹے ہوں اور اُن کو بہت زیادہ توجہ، تربیت اور رہنمائی کی ضرورت ہو۔ یہ بڑا مشکل ہوسکتا ہے کہ ہر چیز پر دھیان جائے، جب آپ اپنے شوہراور بچوں کے ضروری کام کرنے میں مصروف ہوں۔ اَمثال کی کتاب کی راست عورت ہمارے لیے ایک نمونہ ہے وہ ہمیں بتاتی ہے کہ اگر ہم کچھ کرنے پرآمادہ ہیں تو ہم اپنی زندگی میں بڑے بڑے مقاصد کو حاصل کرسکتی ہیں۔ اِس کے لیے ہمیں چاہیے کہ ہم قربانی دیں اور اپنے وقت اور کوششوں کو اُن کے حصول کے لیے صرف کریں اور دُعا کریں، بائبل کا مطالعہ کریں اور حکمت کے ساتھ پاک دامن عورت بننے کی کوشش کریں۔

باب ٦

وہ تربیت یافتہ اور شائستہ ہے

''وہ رات ہی کو اُٹھ بیٹھتی ہے اور اپنے گھرانے کو کھلاتی ہے اور اپنی لونڈیوں کو کام دیتی ہے'' (اَمثال ۱۵:۳۱)۔

اُس پاک دامن عورت کی ایک خوبی یہ تھی کہ وہ اپنے دن کا آغاز بہت چُست انداز میں کرتی تھی۔ وہ صبح جلدی اُٹھ جاتی۔ وہ ہر روز اپنی صبح سے محض ملتی ہی نہیں، بلکہ اُسے خوش آمدید کہتی، کیوں کہ وہ پہلے ہی سے جاگ رہی ہوتی تھی۔ ہمارے پاس دن میں صرف چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں، اِس لیے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم اُن میں اپنی قابلیت کا بہتر اِستعمال کریں۔ یقیناً ہمیں اِس بات کو ضرور ذہن میں رکھنا چاہیے، کہ بہت سی ایسی بیماریاں ہیں، جو لوگوں کی قابلیت کی راہ میں رکاوٹ ہوتی ہیں اور اُن کی وجہ سے وہ اپنے کاموں کو آزادی سے سرانجام نہیں دے پاتے۔

اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے لوگ دائمی تھکاوٹ، پٹھوں کے درد، پٹھوں کے کھچاؤ، نیند کی کمی، بے خوابی، اور بہت سے دیگر صحت سے متعلق مسائل سے دوچار ہیں۔ یہ مسائل مسلسل اُن کی توانائیوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں۔جب دن کے ہر گھنٹے کو اِستعمال کرنے کی بات ہو، تو یہ چیزیں ہمیں ہر روز مختلف قسم کے چیلنجز دیتی ہیں۔ ہر شخص کو اپنی قابلیتوں کا جائزہ لینا چاہیے اور اپنے وقت اور کوششوں کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق اِستعمال کرنا اور اپنے منفرد حالات میں خدا کی مرضی کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ خدا جانتا ہے کہ ہم کیا کچھ کر سکتی ہیں اور وہ ہماری مدد کرے گا کہ ہم تندہی سے اُس کے لیے کچھ کر سکیں۔ یہ اُس کی مرضی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک خوشی سے اپنی قابلیت کے مطابق اپنے خاندان کی خدمت کرے۔

یہ بہت ضروری ہے کہ ہم دیانت داری سے اپنی قابلیتوں کا جائزہ لیں، اِس طرح ہم اپنے مقاصد کو بلند تر رکھ سکتی ہیں، لیکن ہمارا جسم اِس کے برعکس خواہش کر سکتا ہے۔ خدا کا

کلامِ سستی اور کاہلی کے ساتھ ساتھ محنت، نظم و ضبط اور قرینہ کے بارے میں بہت کچھ وضاحت سے بیان کرچکا ہے۔ خدا ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اپنے وقت کا دُرست اِستعمال کریں اور ہمیں لازماً اپنی کوششوں کو دُرست سمت میں اِستعمال کرنا چاہیے۔ کیوں کہ گناہ کی لعنت نے ہمارے جسم کو ہر طرح سے متاثر کیا ہے۔

''پس غور سے دیکھو کہ کس طرح چلتے ہو۔ نادانوں کی طرح نہیں بلکہ داناؤں کی مانند چلو۔ اور وقت کو غنیمت جانو کیوں کہ دن بُرے ہیں اِس سبب سے نادان نہ بنو بلکہ خداوند کی مرضی کو سمجھو کہ کیا ہے''

(افسیوں۵:۱۵۔۱۷)۔

ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ وقت بڑی تیزی سے گزر رہا ہے، منٹ گھنٹوں میں، گھنٹے دنوں میں، دن ہفتوں میں، ہفتے مہینوں میں، مہینے سالوں میں اور سال پوری زندگی میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ وہ فیصلے اور اِنتخاب جو ہم آج کرتی ہیں، ہماری آئندہ زندگی پر اثر اَنداز ہوں گے۔ اپنے محدود وقت میں جو کچھ ہم کر رہی ہیں، وہ ہمارے گھر کے ہر فرد پر اثر اَنداز ہو گا۔ اگر ایک عورت صبح جلدی اُٹھتی ہے، تو اُس کے پاس اپنے ذاتی کام کرنے کے علاوہ بھی بہت سا وقت بچ جائے گا، کہ وہ اپنے دن کی دُوسری مصروفیات کو ترتیب دے سکے۔ جلدی اُٹھنے سے ہم مختلف طرح سے اپنے خاندان کو فائدہ دے سکتی ہیں۔

اپنی ذات

اگر آپ نے رات کو بھرپور نیند کی ہے، تو صبح سب کے اُٹھنے سے پہلے آپ جاگ سکتی ہیں اور یوں آپ بہت سے کاموں کو آسانی سے کر سکتی ہیں۔ اگر آپ کے بچے چھوٹے نہیں ہیں، تو صبح کا وقت نہایت بہتر ہوتا ہے، کیوں کہ اُس وقت اُن کی کسی قسم کی مداخلت نہیں ہوتی کہ آپ نے اُنھیں دُودھ پلانا ہے۔ وہ اُس وقت سو رہے ہوتے ہیں۔ وہ ایسا وقت ہوتا ہے، جب کوئی آپ کو فون بھی نہیں کرتا۔ جب ہم صبح جلدی اُٹھ جائیں گی تو ہمارے اوقات کار اور ذِمے داریوں کو ہماری بہت زیادہ توجہ کی ضرورت نہیں ہو گی،

کیوں کہ ہم آسانی سے اُن کو وقت دے سکیں گی اور ہم اپنے دن کے باقی کاموں کو بھی بڑے احسن طریقے سے کرسکیں گی۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم کچھ وقت اپنی ذات کے لیے بھی نکالیں۔ یہ دانش مندی ہے کہ ہم اپنے دن کی تمام ترجیحات کو ایک ترتیب میں رکھیں، کیوں کہ اگر ہم نے اَیسا نہ کیا، تو ہم اپنے وقت اور مواقعوں کو دانستہ طور پر ضائع کریں گی۔ یہ اچھا ہے کہ ہم اپنے ہر دن کے مقصد کو اپنے قابو میں رکھیں، اور اُسے اچھے سے اچھا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو ہم اُن کے دباؤ کے نیچے دھنس جائیں گی اور اِس سے ہمارے دُوسرے کاموں میں رکاوٹ پیدا ہو گی۔

ایسا وقت جس میں غیر ضروری مداخلت نہ ہو دُعا اور شخصی مطالعہِ بائبل کے لیے بہت اچھا ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں گی کہ اگر آپ نے دانستہ طور پر خداوند سے اپنے روز کے مقاصد کے بارے میں بات چیت کی، اپنے گناہوں کا اِقرار کیا، اپنے خاندان کے لیے دُعا کی، اور خداوند سے کہا کہ وہ پورا دن آپ کی رہنمائی کرے اور آپ کو اُن تمام آزمایشوں سے بچائے، تو آپ کے دن کا آغاز بہت اچھا ہو گا۔ بہت سی عورتیں تنہائی میں یسوع مسیح کے ساتھ وقت گزارنے کو اہم نہیں سمجھتی، جب کہ اُن کا یہ خیال بالکل دُرست نہیں ہے۔ اگر ہم اپنے دن کا آغاز اُسی مصروفیت سے شروع کریں گی، جیسا ہمارے گھر کے دُوسرے اَفراد کرتے ہیں، تو ایسا کرنا ہمارے خدا کے ساتھ گزارنے والے وقت کو پس پشت ڈال دے گا۔ ہم رُوحانیت میں تیزی سے ترقی کرسکتی ہیں، بشرطیکہ ہم خداوند کے ساتھ اپنے رشتے کو بہتر بنانے کے لیے اُسے مخصوص وقت دیں۔

اگر آپ بہت زیادہ سونے کی عادی ہیں، تو آپ کے لیے یہ مشکل ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے بستر سے جلدی اُٹھیں۔ اکثر جب لوگ اپنے گرم بستروں میں ہوتے ہیں اور وہ وہاں بہت آرام دہ محسوس کرتے ہیں اور اُن کے حواس بھی صحیح طور پر کام نہیں کر رہے ہوتے تو وہ کہتے ہیں۔ ''تھوڑی سی نیند۔ ایک اور جھپکی۔ ذرا پڑے رہنے کو ہاتھ پر ہاتھ'' (اَمثال ۲۴:۳۳)۔ اگر ہم مسلسل اپنے آپ کو ایک خاص وقت پر اُٹھنے کے لیے منظّم کرلیں، تو ہم آہستہ آہستہ اِس کی عادی ہو جائیں گی اور ہمیں یہ خلافِ معمول محسوس نہیں ہو گا(اِس بات کو ذہن میں رکھیں کہ یہ چیز آپ کے لیے لمبے عرصے کے لیے فائدہ مند ہو

گی)۔ اپنے آپ کو منظّم کرنا مشکل ہے، لیکن اِس کے بے شمار فائدے ہیں۔

دُنیا بہت زیادہ سونے کو پسند کرتی ہے، لیکن خدا کے لوگ اپنے آپ کو منظّم کرتے ہیں اور اُن چیزوں کی تلاش میں رہتے ہیں، جو اُن کی راست بازی، اِنکساری اور سودمندی کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ ''جاگو اور دُعا کرو تا کہ آزمایش میں نہ پڑو۔ رُوح تو مستعد ہے مگر جسم کمزور ہے'' (متی۲۶:۴۱)۔ یسوع مسیح چاہتا ہے کہ ہم اُس کی زندگی سے سیکھیں اور تنہائی کا وقت دُعا کرنے میں گزاریں۔ خداوند یسوع چاہتا ہے کہ ہم ایک مستعد عورت بن جائیں، تا کہ ہمیں شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ ''اپنے آپ کو خدا کے سامنے مقبول اور ایسے کام کرنے والے کی طرح پیش کرنے کی کوشش کرو جس کو شرمندہ ہونا نہ پڑے اور جو حق کے کلام کو درُستی سے کام میں لاتا ہو'' (۲۔تیمتھیس۲:۱۵)۔ ''میرے لوگ عدمِ معرفت سے ہلاک ہوئے'' (ہوسیع۴:۶)۔ شیطان کے پاس آپ اور آپ کے خاندان کے لیے ایک اَیجنڈہ ہے۔ اُس کے بارے میں آپ کیا کررہی ہیں؟ ''تم ہوشیار اور بیدار رہو۔ تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے'' (۱۔پطرس۵:۸)۔ خداوند کے کلام کو دُرستی سے سیکھنے کے لیے ہمیں اُس کے ساتھ وقت گزارنے کی ضرورت ہے اور یہ ہم سے قربانی کا بھی تقاضا کرتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ آج کے دَور میں مسیحیت میں سب سے بڑا مسئلہ اِیمان داروں کا کلامِ خدا کو بہتر طور پر نہ جاننا ہے۔

صبح جلدی اُٹھنا آپ کو مناسب وقت مہیا کرے گا کہ آپ اپنے آپ کو نئے دن کے لیے تیار کرلیں۔ آپ کو اپنے مختلف کاموں جیسا کہ ورزش کرنا، نہانا، کپڑے تبدیل کرنا، ناشتہ کرنا اور بال بنانے کے لیے وقت کی ضرورت ہو گی، تا کہ آپ اپنے خاندان اور اپنے کام کے لیے اچھی لگیں۔ اگر آپ اچھا محسوس کرتی اور اچھی نظر آتی ہیں تو آپ اپنے دن کو بڑے مثبت روّیے سے شروع کرسکتی ہیں۔ جب ہم اپنے آپ کو جلدی اُٹھنے کا عادی بنا لیتی ہیں اور بہت جلدی اپنے سونے والے کپڑوں سے باہر آجاتی ہیں اور اپنے آپ کو اِس طرح کا بنا لیتی ہیں کہ ہم اپنے دن کا آغاز بہتر سے بہتر طور پر کرسکیں تو یہ ہمارے گھر کی پوری فضا کو خوش گوار بنا دے گا۔ جب آپ اپنے سونے والے کپڑوں کو

تبدیل کرلیں گی، تو آپ بہت ہشاش بشاش محسوس کریں گی۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کے کپڑے آپ کو سست بنا دیتے ہیں۔ لیکن جب آپ جلدی اُٹھ جائیں گی اور اپنے آپ کو جسمانی اور رُوحانی طور پر اپنے دن کی ذِمے داریوں کے لیے تیار کرلیں گی، تو یہ آپ کی مدد کرے گا کہ آپ سستی کے تمام میلانات کا مقابلہ کریں جو آپ کے وقت کو چراتے اور آپ کو کاہلی کی طرف مائل کرتے ہیں۔

وہ پاک دامن عورت سورج نکلنے سے پہلے جلدی اُٹھ کر اپنے اُس وقت کو اپنے گھرانے کے لیے اِستعمال کرتی۔ وہ عورت اپنے گھرانے کے لیے ایک محنتی اور مستعد نگران تھی، وہ بہ طور ماں اور بیوی، اپنی تمام ذِمے داریوں کو ایک خاص ترتیب میں رکھتی۔ وہ اپنے بچوں کے سامنے ایک مثال قائم کرتی اور اُن کی تربیت کرتی تھی کہ کیسے اُنھوں نے اپنے وقت کو بچانا ہے، جیسے وہ اپنے وقت کو بچاتی تھی۔ وہ اپنے دن کی تمام ضروریات سے آگاہ تھی اور وہ بڑی محنت سے اُن کو ایک ترتیب میں رکھتی اور اُن کی ترجیحات کا تعین کرتی۔ وہ ایسی عورت نہیں تھی کہ جب لوگ اُٹھ جاتے تو وہ صرف اُن کو حکم دیتی، بلکہ وہ اِس طرح کی تیاری کرتی کہ گھر کی فضا اَثر آفرین، باترتیب، مطمئن اور پُرسکون ہوتی۔ یوں سب لوگ غیر ضروری دباؤ سے بچ جاتے اور گھر کی فضا خوش گوار اور محفوظ بن جاتی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے گھر میں موجود ہر ایک کی شخصی ضروریات سے آگاہ ہوں اور یہ دیکھیں کہ ہر روز کن کن چیزوں سے واسطہ پڑتا ہے۔

اُن کا شوہر

اگر آپ شادی شدہ ہیں تو صبح کے لمحات بہت خوش گوار ہوں گے کہ آپ اپنے دن کا آغاز کرنے سے پہلے یہ وقت اپنے شوہروں کے ساتھ تنہائی میں گزاریں۔ اگر آپ اپنے ازدواجی رشتہ کو مناسب وقت دیں گی تو چاہے آپ کا شوہر راست باز ہے یا نہیں، آپ دونوں ایک مضبوط یگانگت میں پروان چڑھیں گے۔ شاید کاموں کی وجہ سے آپ صبح کا وقت اپنے شوہر کے ساتھ نہ گزار سکیں، لیکن اِس کی وجہ سے آپ بالکل پریشان نہ ہوں بلکہ کوشش کریں کہ آپ ایسے مواقعے ترتیب دیں جس سے آپ اپنے شوہر کے ساتھ وقت

گزار سکیں ایسا کرنا آپ کے رشتے کو مضبوط کرے گا اور یہ آپ دونوں کے لیے بہتر ہو گا۔ یہ بہت ضروری ہے کہ آپ اپنے شوہروں کو سمجھنے کے لیے وقت نکالیں تا کہ آپ اُن کو بہتر طور پر جان سکیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے شوہروں سے ایک گہری رفاقت اور اِتحاد میں رہیں۔

اِس بات کو ذہن میں رکھیں کہ میرا اِس سے ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ ایک دس نکاتی فہرست بنائیں، تا کہ آپ کا شوہر آپ کو بہتر طور پر سمجھ سکے ۔ مجھے غلط مت سمجھئے گا۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہمارے شوہر ہمیں جانیں اور کچھ لمحات ایسے بھی ہوتے ہیں جب یہ بہت ضروری ہوتا ہے کہ ہم اپنی ضروریات اور خواہشات کا اِظہار کریں۔ تاہم اِس بات میں بھی احتیاط کریں کہ آپ کی خوشیوں کا مرکز کسی بھی چیز سے زیادہ آپ کا شوہر اور شادی ہونی چاہے، ایسا نہ کرنے سے آپ مایوسی کا شکار ہوسکتی ہیں۔ یقیناً ہماری توجہ کا محور ہمارے شوہر ہونے چاہئیں، تا کہ ہم اُن کو بہتر طور پر جانیں اور یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ کیسے بہ طور مددگار ہم اُن کی مدد کرسکتی ہیں۔ اگر آپ اپنے شوہروں کو بہتر طور پر جانیں گی تو آپ کو پتا ہو گا کہ آپ کیسے اُنھیں خوش کرسکتی ہیں۔ جب ہم اپنے ازدواجی رشتے میں اپنی ذات کو نمایاں نہیں کرتیں اور نہ ہی اپنی ذات کو توجہ کا مرکز بناتی ہیں تو اِس سے یقیناً حیرت انگیز طور پر خدا کے نام کو عزت اور جلال ملتا ہے۔ اِس طرح کی عورت بننا یسوع مسیح پر گہرے اِیمان اور اُس کی خالص مرضی کو اپنی زندگی میں جاننے کا تقاضا کرتا ہے ۔ اگر آپ اپنے ازدواجی رشتے میں محض اپنی ذات کو توجہ کا مرکز نہیں بناتیں تو آپ کبھی بھی مایوسی کا شکار نہیں ہوں گی۔

اگر آپ کے لیے صبح کا وقت اپنے شوہر کے ساتھ گزارنا مشکل ہے تو آپ اُس کے دن کی تیاری میں اُس کی مدد کرسکتی ہیں۔ اگر کوئی بھی ایسا کام ہے جو آپ اُس کے لیے کرسکتی ہیں، جس سے اُس کی زندگی آسان، خوش گوار، اُلجھنوں سے پاک اور باترتیب ہو جائے تو آپ کو ہر صبح وہ کام سرانجام دینے کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔ صرف اُس کے لیے ناشتہ بنانا اور کافی تیار کرنا، اُس کے دن کا بہت اچھا آغاز کرسکتا ہے۔ آپ اِس بات کو یقینی بنائیں کہ اُس کے کام والے کپڑے صاف ستھرے اور تیار ہوں، ایسا کرنا اُس کی

بہت زیادہ مدد کرسکتا ہے۔ اُس کو اچھا اور صحت بخش لنچ پیک کر دینا، اُس کے وقت اور پیسے کو بچا سکتا اور اُس کی ہر صبح کو بہترین اور خوش گوار بنا سکتا ہے۔

دُنیا آپ کو کہے گی کہ ایثار کے ساتھ اپنے شوہر کی خدمت کرنا ذِلت آمیز کام ہے۔ ہم ایک ایسے دَور میں سے گزر رہی ہیں، جہاں میاں بیوی نے خود پسندی سے اپنی ذِمے داریوں کو تقسیم کرلیا ہے اور عورتوں کے حقوق کی بہت سی تحریکوں نے دانستہ طور پر اِس فلسفہ کو بہت سے مسیحی گھرانوں میں بھی متعارف کرا دیا ہے۔ یہاں تک کہ کچھ لوگوں نے اِس اُلٹ اُصول کو اپنی زندگی میں رائج کرلیا ہے کہ عورتیں باہر کام کرنے جاتی ہیں اور مرد گھروں میں رہتے ہیں۔ ہمارے دُنیاوی طریقے اور نظریات بڑی کامیابی سے اُس خاندانی اکائی کو تباہ کررہے ہیں جسے خدا نے ترتیب دیا تھا۔ اگرچہ بہت سے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ کام کرنے کا یہ نظریہ اُن کے لیے بہتر ہے، لیکن اُن کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ یہ خدا کا مقصد نہیں ہے اور نہ ہی خدا چاہتا ہے کہ یہ نظریہ گھرانوں میں پروان چڑھے۔ جب لوگ اپنے طریقوں اور نظریات کو خدا کی مرضی سے افضل سمجھیں گے تو وہ کبھی بھی اُس سے برکت حاصل نہیں کرسکیں گے۔ ''سارے دِل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔ اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری رہنمائی کرے گا۔ تو اپنی ہی نگاہ میں دانش مند نہ بن۔ خداوند سے ڈر اور بدی سے کنارہ کر'' (اَمثال ۳:۵۔۷)۔

ہم میں سے کچھ لوگ بے اِیمان گھرانوں میں پیدا ہوئے، جہاں پبلک سکول سسٹم اور بہت سے دُنیاوی نظریات اور فلسفوں کے ذریعے ہمارے دِل میں یہ بات ڈال دی گئی ہے کہ مرد اور عورت کا کردار تغیر پذیر ہو چکا ہے اور قیادت اور فرماں برداری کے متعلق خدا کا نظریہ احمقانہ، گمراہ کن، جانبدارانہ، پرانا اور بوسیدہِ خیال ہے۔ مبینہ طور پر عورت کے کردار پر حد سے زیادہ توجہ نامناسب اور شرم ناک ہے۔ لیکن ہمیں اِس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ خدا اِس ذہنیت کا تشکیل دینے والا نہیں ہے۔ وقت تبدیل ہو چکا ہے، لیکن خدا اُن باتوں کے بارے میں اپنی راست مرضی کے بارے میں بیان کرچکا ہے۔ اِس لیے ہمیں لکھے ہوئے کلام سے گمراہ نہیں ہونا چاہیے (۲۔ پطرس ۱:۲۰۔۲۱)۔ شیطان ہمیشہ سے گمراہ کرتا اور خدا کی بنائی گئی اچھی چیزوں کو بگاڑتا اور توڑتا مروڑتا ہے۔ کیا اِس میں حیرانی

کی کوئی بات ہو گی، اگر وہ مرد اور عورت کے بارے میں خدا کے بنائے ہوئے منصوبہ پر حملہ کرے؟ اگر دُنیا خودسری کا شکار ہو چکی ہے اور اُس نے اپنی آنکھیں اُن بائبلی سچائیوں کے متعلق بند کر لی ہیں، تو یہ اُن کے فطری میلان کی وجہ سے ہے۔ لیکن خدا چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ مختلف طرح سے سوچیں یسوع مسیح نے کہا ''جب تم میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے تو کیوں مجھے خداوند خداوند کہتے ہو''؟ (لوقا ۶:۴۶)

اپنے آپ کو وقف کریں کہ آپ عورت کے بارے میں خدا کے منصوبہ کو جان سکیں، یوں آپ مکمل طور پر جان جائیں گی کہ اُس کا آپ کے بارے میں کیا منصوبہ ہے۔ عورت کے متعلق بہت سے مشہور دِلائل اور لوگوں کی آراء مسیحیت سے اُلجھ رہی ہیں۔ یہ بہتر ہو گا کہ آپ اپنے دُنیاوی نظریات کو نظر انداز کر دیں، کیوں کہ یہ بائبل مقدس کو سمجھنے اور اُس سے رہنمائی حاصل کرنے کے لئے آپ کی کوششوں میں رکاوٹ پیدا کر دیں گے۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ آپ آزاد مرضی کی مالک ہیں اور آپ جو فیصلہ کرنا چاہیں کر سکتی ہیں۔ تاہم آپ اِس بات پر بھی غور کریں کہ کیا آپ کا فیصلہ بائبل کی تعلیمات کے مطابق ہے؟ خدا چاہتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو عاجز بنائیں اور اُن نظریات میں تبدیلی لائیں، جن کو آپ معتبر سمجھتی ہیں۔ یقیناً خدا کی مرضی کو قبول کرنا اُس کے لوگوں کے لیے کبھی بھی پریشان کن نہیں ہو سکتا۔ ہر چیز جو اُس نے ہمارے لیے مقرر کی ہے وہ راست اور اچھی ہے۔ یہ ہرگز مت سوچیں کہ صبح کا وقت محض آپ کی اپنی ذات کے لیے ہے۔ بلکہ اِس وقت کو اپنے خداوند اور خاندان کے لیے اِستعمال کریں۔

ہمارے بچے

جب آپ کے بچے چھوٹے ہوں تو ہر روز بہت سے ایسے کام ہوتے ہیں جن پر خصوصی توجہ کی ضرروت ہوتی ہے۔ کیوں کہ چھوٹے بچے عمر کے اُس حصہ میں نہیں ہوتے کہ وہ سب کاموں کو دُرُست طور پر کر سکیں۔ اِس لیے اُنھیں مسلسل تربیت، حوصلہ اَفزائی، مدد، تحریک اور اِنتباہ کی ضرورت ہوتی ہے اور ہمیں مسلسل اُن پر نظر رکھنی پڑتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر آپ کے بچے چھوٹے ہیں تو اُنھیں دانت صاف کرتے ہوئے بھی آپ کی

رہنمائی کی ضرورت ہو گی، نہ صرف اِس لیے کہ وہ صحیح طور پر اپنے دانت صاف کریں، بلکہ اپنا برش اِستعمال کر نے کے بعد اُس کو مناسب جگہ پر رکھیں ۔ یقیناً بہت سے کاموں میں یہ محض ایک چھوٹا سا کام ہے، جس کے لیے اُنھیں ہر روز آپ کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

جیسے جیسے بچے بڑے ہو جاتے ہیں، وہ بہت سے کاموں کو بغیر کسی مدد کے کر لیتے ہیں اور اُنھیں وہ کام کرنے کے لیے یاد دِلانے کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔ تاہم عمر کے ہر حصہ میں بچوں کو مسلسل والدین کی طرف سے رہنمائی، نصیحت ، حوصلہ اَفزائی، برداشت اور قربانی کے بارے میں سیکھنے کی ضرورت رہتی ہے۔ ایک پاک دامن ماں کو یہ سب کرنے اور اپنے ہر ایک بچے کی ضروریات پوری کرنے کے لیے بہت قربانی دینی پڑتی ہے ۔ اِس کے لیے وہ اپنا وقت اور قابلیت صرف کرتی ہے۔ کبھی بھی اپنے بچوں کو وقت سے پہلے خود مختار نہ بنائیں، کیوں کہ اُنھیں ابھی تک ایک راست مثال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُنھیں ابھی تک ضرورت ہے کہ اُن کی تربیت کی جائے اور اُن سے پیار کیا جائے، اُن کو مختلف چیزوں اور مختلف طرح سے آپ کے پیار اور محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔ تمام بچوں کو عمر کے ہر درجے اور نشوونما کے ہر مرحلے پر اپنے والدین سے حوصلہ اَفزائی اور رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

خاندان کے ہر فرد کو اُس کی قابلیت کے مطابق ذِمے داری سونپنا عقل مندی، نظم وضبط اور تنظیمی مہارت ہے۔ ایک پاک دامن عورت بڑی سمجھ داری سے سب سے پہلے تمام کاموں کا جائزہ لیتی ہے اور پھر اُن کو مدِنظر رکھ کر خاندان کے ہر فرد کو ذِمے داریاں سونپتی ہے۔ وہ خو د اپنے خاندان کے کھانے کا بندوبست کرتی ہے، لیکن اِس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی بیٹیوں کو بھی روزمرہ کی ذِمے داریا ں سونپتی ہے، تا کہ وہ بھی آنے والے وقت کے لیے تیا ر ہوسکیں۔

فطری طور پر اِس بات کو فرض کیا جا سکتا ہے کہ لڑکے اپنا زیادہ تر وقت اپنے باپ کے ساتھ اُس کے کام کرنے میں صرف کرتے ہیں اور اِسی طرح ماں گھر کے اندر کی ذِمے داریاں اپنی لڑکیوں میں تقسیم کرتی ہے، تا کہ وہ تر بیت حاصل کرسکیں اور گھر کے نظام کو بہتر

طور پر چلانا سیکھ جائیں۔ موجودہ وقت اور حالات ویسے نہیں جیسے اُس زمانے میں تھے جب اَمثال کی کتاب لکھی گئی، جب لڑکے اپنے باپ کے ساتھ کھیتوں میں کام کیا کرتے تھے۔ تاہم یہ بڑی سمجھ داری اور مہارت کی بات ہو گی، اگرآپ اپنے لڑکوں کے لیے بہتر مواقع فراہم کریں اور اُنھیں تنظیم ،مستعدی، کام کی اَخلاقیات، ضبطِ نفس اور بائبلی ترجیحات کے بارے میں تعلیم دیں۔

یہ بہت ہی برکت کی بات ہے اگر آپ ایک راست باز ماں کے زیرِسایہ ہیں۔ اگرچہ آپ اُس کے بچے ہیں اور اُس کی اپنی بھی بہت سی ذِمے داریاں ہیں، جن کو وہ سرانجام دیتی ہے تا کہ گھر کا ماحول نہایت خوش گوار رہے۔ جس مستعدی اور لگن سے وہ اپنی ذِمے داریوں کو سر انجام دیتی ہے، اُس کی اِس مثال سے اُس کا خاندان حوصلہ اَفزائی حاصل کرتا ہے۔ وہ پاک دامن عورت گھر کے ہر فرد کی مدد کرتی ہے، تا کہ گھر کے تمام اَفراد خوش وخرم رہ سکیں۔

مستعدی اور پہلے سے تیاری کرنے کے متعلق بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم عمر کے اِبتدائی سالوں میں تھے، تو ہماری ماں سب کے اُٹھنے سے پہلے اُٹھتی اور ہمارے لیے ناشتہ تیار کر دیتی تھیں۔ پھر وہ ہمیں اُٹھاتی، تا کہ ہم سب کھانے کی میز پر بیٹھ کر ناشتہ کرلیں۔ اُنھوں نے ہمارے گھر کی فضا کو بہت محفوظ اور آرام دہ بنایا۔ میں نے ہمیشہ اُن کے اِس عمل کی تعریف کی، اب میں خود ایک ماں ہوں، تو میں اُن کی اور زیادہ تعریف کرتی ہوں، کیوں کہ اُنھوں نے ہمارے گھر کے ماحول کو نہایت پُرسکون بنایااور اچھا بنایا، ہمارے گھر میں جاگنا بہت ہی خوش گوار ہوا کرتا تھا۔

ہمارے گھر

جب ہم صبح جلدی اُٹھ جاتی ہیں کہ ہم اپنے گھروں کو ترتیب میں رکھیں، تو یہ چیز ہمارے دن کو بہت اچھا بنادے گی اور ہمارا دن بہت ہی تعمیری ہو جائے گا۔ صبح جلدی اُٹھنا اور چیزوں کو ترتیب میں رکھنا، اِس بات کو یقینی نہیں بنائے گا کہ آپ کا دن بہت اچھا ہوگا، لیکن اِس سے آپ کی روزمرہ کی بہت سی مشکلات کم ہو جائیں گی۔درحقیقت بدنظمی

اور نظم و ضبط کا فقدان ہماری زندگیوں میں بہت سی غیر ضروری آزمایشوں کو دعوت دیتا ہے اور اِس سے مایوسی کی فضا پروان چڑھتی ہے۔ بہ طور ایک خاندان یہ ہمارا مقصد ہونا چاہیے کہ ہم رات کو سونے سے پہلے اپنے گھر کو صاف ستھرا اور چیزوں کو اُن کی جگہوں پر رکھ دیں، تا کہ جب ہم اگلی صبح اُٹھ کر اپنے دن کا آغاز کریں تو ہمیں ناگواری کا احساس نہ ہو، اور یہ بھی ایک قسم کی آزمایش ہے کہ جب اگلے دن کا آغاز کیا جائے تو پچھلے دن کی اَبتری اور بے ترتیبی اُس کے ساتھ ہو۔

ہم سب اِس حقیقت سے واقف ہیں کہ دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں، اولاً، جو دِن کو کام کرنا پسند کرتے ہیں۔ ثانیاً، جن کو رات کو کام کرنا اچھا لگتا ہے۔ میں اپنی زندگی کے مختلف اوقات میں دونوں طرح کی رہی ہوں۔ جب میں نوخیز جوانی میں تھی، تو میں رات کو زیادہ کام کرتی تھی اور یہ میں تب تک کرتی رہی، جب تک میری شادی اور میرے بچے نہ ہوئے۔ تاہم جب میرے سب سے بڑے بچے نے سکول جانا شروع کیا، تو میری زندگی یکسر بدل گئی اور مجھے صبح جلدی اُٹھنا پڑتا اور رات کو بھی جلدی سونا پڑتا۔ اگر آپ دِن کو کام کرنا پسند کرتی ہیں تو آپ اُس پاک دامن عورت کی گواہی کو پسند کریں گی اور اُسے بڑی آسانی سے اپنی زندگی سے جوڑ سکیں گی۔ لیکن اگر آپ رات کو کام کرنے والی عورت ہیں، تو اَمثال کے اِس باب کی یہ آیت آپ کی پسندیدہ نہ ہو گی۔ رات کو کام کرنا یا دن کو کام کرنا، آپ کو کسی دُوسرے سے زیادہ رُوحانی نہیں بنا سکتا، لیکن یہ بات یقینی ہے کہ ہمیں اپنے آپ کا جائزہ لینا چاہیے کہ ہم اپنے اُس وقت کو کس طرح گزار رہی ہیں جو ہمارے پاس ہے۔

ایک چیز جس کا میں نے رات کو کام کرنے والے اَفراد کے متعلق مشاہدہ کیا، وہ یہ ہے کہ اگر وہ اِتنے گھنٹے ہی سوئیں، جتنے دن کو کام کرنے والے سوتے ہیں، تو شاید وہ بہت زیادہ کام نہیں کر پائیں گے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ محدود ذاتی مشاہدہ تمام رات کو کام کرنے والے اَفراد پر صادق آتا ہے۔ اگر آپ نے نظم و ضبط کے ساتھ اپنے آپ کو رات کو کام کرنے والی بنایا ہے، تو آپ احساسِ جرم محسوس نہ کریں، کیوں کہ آپ اِس قانون سے مستثنٰی ہیں۔ یقیناً یہ بات بھی سچ ہے کہ بہت سے رات کو کام کرنے والے اَفراد

دن کو کام کرنے والے اَفراد سے زیادہ مستعد ہیں، اور یقیناً صبح جلدی اُٹھنا خود بخود آپ کو باترتیب، منظّم اور پاک دامن نہیں بنا سکتا۔ اگرچہ رات کو کام کرنے والے اَفراد میں رات کے وقت کام کرنے کے لیے بہت توانائی ہوتی ہے، لیکن یہ وقت بہت زیادہ تعمیری، فائدہ مند، با ترتیب، منظّم اور بہتر نہیں ہوسکتا، جتنا کہ دن کا وقت ہوتا ہے۔ کبھی کبھار ایسے بھی ہوتا ہے کہ عورتوں کے پاس بہت زیادہ کام ہوتا ہے کیوں کہ اُنھوں نے کھانا تیار کرنااور پودوں کی دیکھ بھال کرنی ہوتی ہے، اِس لیے وہ بچوں کی تربیت رات کے وقت کرتی ہیں۔ لیکن عموماً یہ وقت سونے اور آرام کرنے کا ہوتا ہے۔

رات کا وقت تنہائی میں اپنے شوہر کے ساتھ گزارنے اور بائبل کا مطالعہ کرنے کے لیے بہت بہتر ہوسکتا ہے۔ لیکن اگر آپ رات کو دیر تک جاگتی ہیں تو آپ کو اگلا دن شروع کرنے کے لیے مناسب آرام نہیں مل سکے گا۔ زیادہ تر خاندانوں میں یہ بات نہایت غیر مناسب ہوگی کہ گھر کی سربراہ صبح دیر تک بستر پر رہے۔ اکثر لوگ حد درجہ آرام کرتے ہیں، لیکن پھر بھی وہ سستی کو اپنائے ہوئے ہیں اور وہ محسوس کرتے ہیں کہ اُنھیں اپنے کاموں کے بعد بہت زیادہ سونے کی ضرورت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اُن بُری عادات سے چھٹکارا حاصل کریں۔ آپ محسوس کریں گی کہ جب آپ مستعدی سے ڈٹی رہیں گی تو آپ اپنے بدن میں اِس مثبت تبدیلی کو دیکھیں گی کہ وہ بہتر طور پر باترتیب ہو رہا ہے۔

''خواب دوست نہ ہو۔ مبادا تو کنگال ہو جائے۔
اپنی آنکھیں کھول کہ تو روٹی سے سیر ہو گا'' (اَمثال۲۰:۱۳)۔

ہمیشہ اِس بات کو ذہن میں رکھیں کہ پاک دامنی کی مثال وہ عورت کوئی دُوسری مخلوق یا روبوٹ نہیں تھی، بلکہ اُس نے اپنے آپ کو خدا کے مقصد کے تابع کیا تھا۔ اُس میں بھی کمزوریاں تھیں اور وہ بھی ہماری طرح جسمانی خواہشات کے ساتھ لڑتی تھی۔ ایک پاک دامن عورت اپنے آپ کو منظّم کرتی ہے اور وہ اپنے نظامِ الاوقات میں مناسب ترامیم کرتی ہے، اور وہ ضروری قربانیاں دیتی ہے جو کہ اُس کے گھر کے لوگوں کے لیے فائدہ مند ہوتی ہیں۔

باب ۷

وہ عاقبت اندیش اور خوش تدبیر ہے

''وہ کسی کھیت کی بابت سوچتی ہے اور اُسے خرید لیتی ہے اور اپنے ہاتھوں کے نفع سے تاکستان لگاتی ہے'' (اَمثال۳۱:۱۶)۔

میں اُس سال کو کبھی بھی نہیں بھولوں گی، جب میرے کچھ صاحبِ لیاقت دوستوں نے یہ فیصلہ کیا، کہ وہ اپنے خاندانوں کے لیے گھر میں ہی کرسمس کے تحائف تیار کریں گے۔ جب میں نے اُن کی تیار کی گئی دست کاری کو دیکھا تو میں اُن کی ہنر مندی سے بہت متاثر ہوئی۔ یہ چیزیں تیار ہونے کے بعد بہت خوب صورت لگ رہی تھیں اور اُنھیں کسی بھی سٹور میں بیچنے کے لیے رکھا جا سکتا تھا۔ اُس وقت ہمارے چار بچے تھے اور میرے اور میرے شوہر بوب کے پاس بہت زیادہ پیسہ نہیں تھا۔ تاہم میں نے کچھ پیسے جمع کرنے شروع کر دیئے، جتنے میں آسانی کے ساتھ کر سکتی تھی۔ اُن پیسوں کو میں نے دست کاری کا سامان خریدنے کے لیے الگ کر دیا۔ میں نے اِس بات کا اندازہ لگایا کہ یہ کاروبار بہت منافع بخش ہے، کیوں کہ میں نے اپنی لسٹ کے مطابق تمام لوگوں کے لیے کرسمس کے گفٹ بنا لیے، لیکن پھر بھی میرے پاس مستقبل میں کچھ برتھ ڈے گفٹ بنانے کے لیے سامان موجود تھا۔

پس میں بازار گئی اور میں نے کچھ رنگ، روغن، برش، لکڑی کے ڈبے اور دُوسری چیزیں خریدیں جن کی مجھے ضرورت تھی۔ آپ اِس بات کو جان کر حیران ہوں گی کہ وہ تمام چیزیں بہت زیادہ مہنگی نہ تھیں۔ میں اِس عمل کے نتائج کے بارے میں مکمل طور پر پُراعتماد تھی کہ میں نے یہ بہت ہی اچھا اور کفایت شعارانہ فیصلہ کیا ہے۔ جیسے ہی میں نے اپنے کام کا آغاز کیا، تو کچھ چیزوں کا مجھے فوراً اور پُرزور انداز میں سامنا کرنا پڑا، وہ تمام نمونے، تصاویر اور رنگ جو میرے دوستوں نے بنائے اور اُنھیں اپنے تحائف پر لگایا وہ بنانا اِتنا آسان نہیں تھا جتنا میں نے پہلی بار سوچا تھا۔ مختصراً میں یہ کہوں گی کہ میں نے اپنی دست

کاری کے کام کا اِختتام بڑے ہی سادہ اَنداز میں کیا اور اپنی معمولی اِستعداد سے کچھ غیر تسلی بخش تحائف تیار کیے اور کرسمس پر اُن کو اپنے رشتے داروں کو دیا۔ میرا خیال ہے کہ میری ماں ہی وہ واحد شخصیت ہو گی، جس کے پاس ابھی تک میرا وہ تحفہ موجود ہے، وہ ہر کرسمس کے موقع پر اُسے نکالتیں اور بڑے فخر سے کہتی ہیں کہ یہ تحفہ مجھے میری بیٹی نے دیا ہے (میری ماں تمہارا شکریہ)۔ میرے وہ تحائف اِس طرح کے تھے، جیسے کوئی چھوٹا بچہ اِبتدائی کوشش کرتا ہے، وہ تحائف مسلسل مجھے یاد دِلاتے رہتے ہیں کہ مجھے کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے مکمل طور پر اُس کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

کیا آپ وقت دیئے بغیر کسی چیز کی چھان بین کرسکتی ہیں کہ اُس کے اِختتام پر آپ کو فائدہ ہو گا؟ آئیں دوبارہ اَمثال کی اِس حیرت انگیز کتاب میں دیکھیں کہ ہماری پاک دامنی کا نمونہ وہ عورت کیسے عمل کرتی تھی۔ سب سے پہلے وہ اُن تمام ممکنات کا اندازہ لگاتی جو اُسے میسر تھے اور وہ صرف اُن پر تدبر سے عمل کرتی، تاکہ اِس کے نتیجہ میں اُس کے خاندان کو فائدہ حاصل ہو۔ اِس بات پر غور کریں کہ وہ عورت اپنے جذبات، خواہشات اور تحریک کو اپنے قابو میں رکھتی اور وہ سب سے پہلے بہ غور چیزوں کا مشاہدہ کرتی اور اِس بات کو یقینی بناتی کہ اُس کا لگایا ہوا سرمایہ اُسے اور اُس کے خاندان کو فائدہ دے گا۔ وہ اپنے ذہن میں آئے ہوئے خیالات کا بڑے محتاط طریقے سے جائزہ لیتی اور کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے ایک پُرجوش دُعا کرتی۔ وہ اپنا کام شروع کرنے سے پہلے بڑی سمجھ داری سے اُس کے اَنجام کا جائزہ لیتی اور اُسے شروع کرنے سے پہلے اُس کام کے متعلق تمام حفاظتی تدابیر کرتی۔ وہ اپنے کام کو بڑی خوش تدبیری سے شروع کرتی، تاکہ اُس کی کوششیں رائیگاں نہ جائیں، بلکہ وہ کوششیں اُس کے اور اُس کے خاندان کے لیے فائدہ مند ہوں۔

اَمثال کی کتاب کا یہ باب خاص طور پر اُس پاک دامن عورت کی تدابیر اور سوجھ بوجھ کے متعلق بات کرتا ہے۔ وہ بڑی حکمت سے اِس بات کا اَندازہ لگاتی کہ خدا اُس کے مخصوص حالات میں کیا کر رہا ہے، وہ ضروری وقت نکالتی اور اپنی قابلیتوں کا جائزہ لیتی تاکہ وہ اپنا وقت اور پیسہ کسی غیر ضروری اور غیر تخلیقی سرگرمی میں ضائع نہ کرے۔ایک دفعہ

جب وہ اِس بات کا یقین کر لیتی کہ یہ کام اُس کے لیے فائدہ مند ہے، تو پھر وہ اُس پر عمل کرنا شروع کر دیتی۔ وہ محض کسی کام کا آغاز ہی نہ کرتی، بلکہ وہ اپنی پوری محنت لگاتی کہ وہ اِس کام کو مستعدی کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچائے۔ وہ عورت کبھی بھی ہماری طرح اپنے کام کے محاصل کے بارے میں مختلف خیالات کے ذریعے شک میں مبتلا نہیں ہوتی تھی۔ ایک دفعہ جب وہ یقین کر لیتی کہ خدا اُسے برکت اور اُس کے مقاصد کے حصول کے لیے سمجھ اور قابلیت دے رہا ہے، تو وہ اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے بڑے صبر ،اِستقلال اور جذبہ کے ساتھ آگے بڑھتی اور جب وہ اپنے خوابوں کو حقیقت بناتی تو وہ اُن کو قابل فروغ اور خوش گوار بھی بناتی۔

اَمثال کی اُس مخصوص عورت کے بچے بھی تھے اور وہ اُن کے لیے گھر میں بھی کام کرتی تھی۔ اُس نے اپنے کیرئیر کو حاصل کرنے کے لیے اپنے گھر اور اپنے بچوں کی قربانی نہیں دی۔ کچھ نوجوان مائیں اَیسی بھی ہیں، جو اِس قابل نہیں کہ وہ اپنی زندگی میں اور زیادہ ذِمے داریوں کو شامل کریں۔ کچھ مائیں ایسی بھی ہیں کہ اُن کو نہیں چاہیے کہ جو وہ کل وقتی یا جزوقتی کام کے لیے اپنے گھروں کو نہیں چھوڑ سکتیں۔ اُن کو چاہیے کہ وہ اپنی دِل چسپی کے مطابق کچھ اَیسے کاموں کو تلاش کریں جو اُنھیں اُن کی قابلیتوں کے مطابق کچھ زائد رقم فراہم کر سکیں اور اُن کے گھر کی ترجیحات میں بھی مداخلت نہ کریں جیسا کہ اَمثال کی اُس عورت نے کیا۔ایک اور بات جس پر غور کرنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ زائد آمدن اِس وقت آپ کے لیے خدا کی مرضی نہ ہو۔یہاں یہ تعلیم نہیں دی جا رہی کہ ہر عورت کو چاہیے کہ وہ زائد آمدن کے لیے کام تلاش کرے لیکن اگر ایک پاک دامن عورت زائد آمدن حاصل کرنے کے لیے کسی کام کو کرتی ہے، تو وہ اپنے ہر فیصلہ کو بہت سمجھ داری اور ہوش مندی سے کرے۔ ہر گھر اِس بات کو قبول نہیں کر سکتا جیسا اُس نے کیا اور نہ ہی ہر عورت کے گھر میں بچے ہوتے ہیں اور نہ ہی ہر عورت کو چاہیے کہ وہ بہت سا وقت کل وقتی منسٹری یا اپنے کیرئیر کو بنانے کے لیے گھر سے باہر جائے۔ یہ سمجھ داری ہے کہ آپ اِس بات کو یاد رکھیں کہ اِس سے زیادہ کوئی بھی چیز اہم نہیں کہ آپ اپنی زندگی خدا کی مرضی کے مطابق گزاریں۔لیکن کچھ عورتوں کے لیے یہ بہتر ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی تعلیم، ہنر،

توانائی، قابلیتوں اور لیاقتوں کو زائد آمدن حاصل کرنے کے لیے اِستعمال کرسکیں۔

پاک دامنی کی مثال وہ عورت اپنے وقت اور قابلیتوں کو اِستعمال کرتی تاکہ وہ اپنے گھرانے کے لیے کچھ زائد آمدن حاصل کرسکے۔ ہماری قوم آج کے دَور میں بہت سی مشکلات اور تبدیلیوں سے گزر رہی ہے، جس نے ہماری معیشت میں بے ثباتی کی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ بہت سے لوگ اپنی ملازمتوں سے محروم ہو چکے ہیں اور اِس کے نتیجہ میں بہت سے خاندان بُری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ جیسے ہماری معیشت گراوٹ کا شکار ہو رہی ہے، یہ ہمیں مجبور کر رہی ہے کہ ہم اِس بات پر سوچیں کہ کیسے مستقبل میں ہمیں خود کو اپنے خاندانوں کے لیے کچھ زائد آمدن دینے کے لیے تیار کرنا چاہیے۔ اُن لوگوں کے لیے بہت سے مواقع نظر نہیں آرہے جو خداداد اور اعلیٰ اِستعداد رکھتے ہیں یا اُنھوں نے کسی بھی خاص میدان میں اچھی تعلیم حاصل کی ہے۔ چاہے آپ کچھ بھی کرنے کا اِرادہ رکھتی ہیں، جو بہ ظاہر ادنیٰ اور عارضی ہے، لیکن اِس بات کو ذہن میں رکھیں کہ سب سے اعلیٰ اور اچھا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے خاندان کے لیے کچھ مزید رقم فراہم کریں، اگر آپ ہفتے میں صرف بیس ڈالر زائد حاصل کرتی ہیں تو یہ آپ کی سالانہ آمدنی میں ایک ہزار چالیس ڈالرز شامل کرے گا۔ یاد رکھیں! آہستہ آہستہ مگر مستقل مزاجی سے کیا جائے والا کام اِنسان کو کامیابی سے ہم کنار کردیتا ہے۔

اِس کے باوجود کہ ہماری معیشت صعوبتوں کا شکار ہے، پھر بھی بہت سے ایسے طریقہ کار ہیں، جن پر غور کیا جا سکتا اور اُن کی مدد سے ہم اِس بات کو ممکن بنا سکتی ہیں کہ ہر کوئی کچھ زائد رقم کما سکتا ہے۔ لیکن سب سے اہم بات جس پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے کہ سب سے پہلے ہمیں خدا کے وقت اور اُس کی مرضی کا اِنتخاب کرنا چاہیے۔ وہ عورت بڑی سمجھ داری کے ساتھ سب سے پہلے اپنے فیصلوں کی دُور اندیشی کا جائزہ لیتی۔ دُنیا میں اِس سے بُری اور کوئی چیز نہیں اگر آپ اپنی ترجیحات میں اپنے خاندان اور کاروبار کو خدا سے اوّل درجہ دیتی ہیں۔ اِسی طرح اگر آپ اپنے وقت اور کوششوں میں یہ روّیہ اپناتی ہیں تو خدا اِس بات کی سختی سے مذمت کرتا ہے۔ ''اگر آدمی ساری دُنیا حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہو گا؟ یا آدمی اپنی

جان کے بدلے کیا دے گا؟(متی ۱۶:۲۶)۔

لیکن اگر آپ اَمثال کی پاک دامن عورت کی طرح محسوس کرتی ہیں کہ یہ سمجھ دارنہ ہو گا کہ آپ زائد آمدن کے لیے کوشش کریں، تو یہ آپ کے خاندان اور آپ کی اپنی زندگی کے لیے حیرت انگیز موقع اور برکت ہوسکتی ہے۔ بہت سے خاندان خوش حال ہیں، کیوں کہ وہاں عورتوں نے بڑی سمجھ داری سے اپنے خاندانوں کے لیے پیسے کا اِستعمال کیا۔ ہمیں صرف اِس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ دولت اور زائد رقم حاصل کرنا اُس وقت کبھی بھی برکت نہیں ہوسکتا جب اِسے حاصل کرنے میں خداوند، ہمارے شوہر اور بچے نظرانداز ہوں۔ بہت سی ایسی چیزیں ہیں، جنہیں دولت سے خریدا نہیں جا سکتا۔ یہ بات واضح ہے کہ پاک دامن عورت ہمیشہ اپنی ترجیحات کو اپنے گھر میں رکھتی۔

میں کچھ نوجوان ماؤں کو جانتی ہوں، جو اپنے گھروں میں میوزک اور گانے کی کلاسز لیتی ہیں۔ اِس طرح وہ عورتیں خدا کی عطا کردہ خوبی اور لیاقت کو اِستعمال کرتے ہوئے اپنے گھر میں ہی رہتے ہوئے کچھ زائد رقم حاصل کررہی ہیں۔ میں بہت سی ایسی عورتوں کو بھی جانتی ہوں جو اپنے لیے گھریلو طرز کا کاروبار کرتی ہیں اور اپنے خاندانوں کے لیے زائد رقم کما رہی ہیں۔

میں کچھ ایسی نوجوان ماؤں کو بھی جانتی ہوں جنہوں نے بڑی عقل مندی سے کچھ خاص مواقعوں کے لیے اپنی خدمات پیش کیں، اُن میں سے کچھ عورتیں ہفتے میں ایک دفعہ بوڑھی عورتوں کے گھروں کی صفائی کر دیتی ہیں۔ میں کچھ ایسی عورتوں کو بھی جانتی ہوں، جو پارکوں میں بوتل، جوس یا پانی کی بوتلیں بیچتی ہیں۔ کچھ سال پہلے میرے ایک دوست نے کیک تیار کیے اور اپنی بیوی کے ساتھ مِل کر اُنھیں فروخت کیا۔ اُس کی بیوی نے وہ تمام کیک بیچ دیئے اور اُن سے حاصل کیے گئے پیسوں سے اُنھوں نے اپنے کچن، ڈائنگ روم اور لیونگ روم کے تمام فرش تبدیل کر لیے۔ میرا ایک دوست بہت اچھا باورچی ہے، وہ ایک سٹور کے لیے شامی کباب اور کپ کیک تیار کرتا ہے اور میں ایسی عورتوں کو بھی جانتی ہوں جو اپنی قابلیت کو مختلف مواقعوں اور شادیوں پر مختلف چیزیں بنانے میں اِستعمال کرتی ہیں۔ ایک لڑکی ایسی بھی ہے جو اپنی فنکارانہ صلاحیتوں سے کیک پر سجاوٹ کرتی اور اپنے

لیے پیسے کماتی ہے۔ اُس نے اپنے کام کا آغاز سالگرہ،مختلف تقریبات، گریجویشن اور شادی کے کیکوں کو سجانے سے کیا۔میں ایک اَیسے جوڑے کو بھی جانتی ہیں، جنھوں نے اپنی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد قالینوں پر موہاف بنانا شروع کیا، اور اُنھیں بہت سے آرڈرز بھی مِل گئے، یہاں تک کہ اُنھیں کام کی زیادتی کی وجہ سے کچھ آرڈرز سے اِنکار کرنا پڑا۔

میرے سکول کی ایک ایسی دوست بھی ہے، جس کی ماں بہت اچھی باورچن تھی اور جب اُس کے بچے چھوٹے تھے تو وہ بہت سے کیک اور بریڈ کے آرڈرز لے کر اُن کو اپنے گھر میں بناتی۔ بہت دفعہ اَیسا بھی ہوتا کہ گاہکوں کو اُسے پہلے سے آرڈر دینا پڑتا۔ اُس نے اپنے کام کا آغاز جزوقتی اور کچھ آرڈر سے اپنے گھر کے کچن سے کیا۔ آج اُس کے تمام بچوں کی شادیاں ہو چکی ہیں اور وہ اور اُس کا شوہر، شہر کی ایک بہت اچھی بیکری اور ریسٹورنٹ چلا رہے ہیں اور اُنھوں نے بہت سے ملازم رکھے ہوئے ہیں۔

اور بھی بہت سی لڑکیاں اور عورتیں ہیں جو گھروں میں رہ کر زائد آمدن کما رہی ہیں۔ بہت سی عورتیں بہ طور آیا بوڑھے لوگوں کی خدمت کر رہی ہیں۔ بہت سی ایسی عورتیں بھی ہیں جو دست کاری میں مہارت رکھتی ہیں، وہ رضائیاں، تکیے اور کپڑے سلائی کرسکتی ہیں اور اُنھیں بیچا جا سکتا ہے۔ بہت سی ایسی عورتیں ہیں، جو پینٹ کرسکتی، کتابیں لکھ سکتی، باغبانی کرسکتی ، کمپیوٹر کی تعلیم دے سکتی اور وزن کم کرنے میں دُوسروں کی مدد یا کسی بھی قسم کی جسمانی تربیت دے سکتی ہیں۔ بہت سی عورتیں اپنے گھروں کو کرائے پر دے سکتی اور اپنے گھر کے اَخراجات کو مختلف طالب علموں یا دُوسری شریف عورتوں کے ساتھ شیئر کرسکتی ہیں۔ اُوپر بیان کیے گئے تمام لوگ اُن کاموں کو کرنے سے زائد رقم حاصل کر رہے ہیں جسے وہ پسند کرتے ہیں۔ اگرچہ اُن سب کی ترجیح اور توجہ کا مرکز اُن کے گھر ہیں، لیکن یہ تمام لوگ ہی کوشش کر رہے ہیں کہ خدا کی دی ہوئی قابلیت، فطری صلاحیت اور وسائل سے زائد آمدن کو ممکن بنایا جا سکے اور خدا اُن کی کوششوں کو برکت دے رہا ہے ۔زائد آمدن کے حصول کے لیے کسی بھی نئے کام کو شروع کرنے سے پہلے بڑی احتیاط سے اُس کا جائزہ لیں۔ یادرکھیں! ہمیشہ اُس کام کے نتائج پر نظر رکھیں، جیسے میں نے اپنے پینٹنگ کے

کام کو شروع کرنے کے لیے کیا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اُس عورت کی طرح اپنے کام کو شروع کرنے سے پہلے تمام احتیاطی تدابیر اور باتوں کا جائزہ لیں اور اُس کام کے بارے میں ضروری معلومات لازماً حاصل کریں۔ اکثر ایسے ہوتا ہے کہ ہمیں کسی خاص پیشے کو شروع کرنے سے پہلے کچھ خاص اسناد، لائسنس یا تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر آپ مخصوص تربیت کے بغیر جسمانی تربیت کی اُستاد نہیں بن سکتی۔ آپ حکومتی اجازت نامے اور لائسنس کے بغیر اپنے گھر میں ڈے کیئر (Day Care) سنٹر نہیں کھول سکتی ہیں۔ آپ اپنے گھر کے کچن کی بنائی گئی چیزوں کو اُس وقت تک بیچ نہیں سکتیں، جب تک کہ آپ اُن کا معائنہ نہیں کراتیں اور اُن کو بیچنے کا لائسنس حاصل نہیں کرتیں۔ دیانت داری سے اپنا جائزہ لیں کہ وہ کون سا کام ہے جو آپ اپنے خاندان کے لیے کرسکتی ہیں۔ آپ اپنے اُن دوستوں سے پوچھ سکتی ہیں جو آپ کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ اُن کے خیال میں آپ کے لیے کون سا کام بہتر ہوسکتا ہے۔ اگر آپ نے اِس بات کو وقت نہ دیا اور بہتر منصوبہ بندی نہ کی تو آپ کی یہ کوشش آپ کے خاندان کو فائدہ دینے کی بجائے نقصان دے گی۔ اِس بات کو ذہن میں رکھیں کہ آپ کی عدم منصوبہ بندی آپ کے چاہنے کے باوجود کبھی بھی آپ کے کاروبار کو مقامی سطح پر پذیرائی نہیں دے سکتی ۔ ہماری پسماندہ معیشت میں ہنرمند عورتوں کے لیے بہت مشکل ہے کہ وہ کروشیا، بُنائی، پینٹنگ یا کسی اور ہنر سے پیسے کمائیں۔ اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہنرمندی کی اُن چیزوں کی مانگ اِتنی نہیں جتنی کہ وہ اِستعمال ہوتی ہیں۔

یہ دانش مندی ہوگی اگر آپ اپنے گھریلو کاروبار میں پیسہ صرف کرنے سے پہلے اِس بات کا جائزہ لیں کہ کون سی چیز کی طلب زیادہ ہے اور اُس سے آپ کو کتنا فائدہ حاصل ہو گا۔ یہ بھی سمجھ داری ہوگی کہ آپ اِس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کو کتنی مسابقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگر ایک شخص پہلے سے اُس جگہ پر کلچے بیچ رہا ہے، جہاں آپ کا شوہر کام کرتا ہے، تو وہاں مزید کلچے بیچنا بہت مشکل ہوگا۔ ایک اور بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جہاں آپ کا شوہر کام کرتا ہے، اگر وہاں پر بہت تھوڑے ملازم کام کرتے ہیں تو وہاں پر آپ کلچے فروخت کر کے اِتنا پیسہ نہیں کما سکتی کہ آپ اپنے لیے معقول منافع

کماسکیں اور کلچے تیار کرنے اور پیک کرنے کے اَخراجات اور حکومت سے لائسنس لینے کے اخراجات پورے کر سکیں۔

اگر آپ زائد آمدن حاصل کرنے کے بارے میں نہیں سوچتیں، تو بھی آپ پہلے سے موجود چیزوں کو بہتر کر کے اچھی مختار بن سکتی ہیں، جیسا کہ سبزی کے پیسوں کو عقل مندی سے اِستعمال کرنا یا اپنے عام کھانوں کو صحت مند بنانا۔ میں بہت سی اَیسی عورتوں کو جانتی ہوں جنہوں نے اِستعمال شدہ کاغذ اور گھر کی دُوسری اِستعمال شدہ چیزوں سے بہت سے پیسے کمائے۔ یہ دانش مندانہ ہوسکتا ہے، اگر آپ تازہ خوراک خریدتی ہیں، آپ کچھ سستی چیزوں کو دُوسرے موسموں میں اِستعمال کرنے کے لیے فریز بھی کر سکتی ہیں۔ وقت کے ساتھ آپ اُن چیزوں کی قیمت کا موزانہ کریں اور آپ غور کریں گی کہ آپ کی یہ کوشش بڑی کفایت شعارانہ ہے۔ میں کچھ ایسے لوگوں کو جانتی ہوں، جو گھریلو اِستعمال کی عام چیزیں مثلاً گوشت، دُودھ اور انڈے گھر میں ہی پیدا کرتے ہیں اور بسا اوقات وہ منافع کے لیے اُن کو بیچتے بھی ہیں۔

جب ہم کفایت شعار عورتوں کے بارے میں پڑھتی ہیں، جنہوں نے اپنے، اپنے خاندانوں اور اپنے گھروں کے لیے کچھ زائد رقم محفوظ کی، تو یہ ہمیں خوشی، حوصلہ اَفزائی اور تحریک دے سکتا ہے کہ ہم بھی اپنے لیے کچھ ایسے کاموں کا آغاز کریں۔ تاہم میں آپ کی حوصلہ اَفزائی کروں گی کہ آپ اپنے تمام مقاصد میں خدا کی مرضی کو تلاش کریں اور اپنے ہر ایک منصوبے اور خواہش کو شروع کرنے سے پہلے اُس مثال پر ضرور غور کریں جو ہم پاک دامن عورت کی زندگی کے بارے میں دیکھتی ہیں۔

اِس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ خداوند، اپنے شوہر اور اپنے گھر کو ہمیشہ اوّل درجہ دیں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہمارا دِل ایسا ہو جو اُس کی مرضی کو پورا کرنے کی خواہش رکھے اور مسلسل اُن باتوں کی نگرانی کرے جو دُنیا ہماری زندگی میں شامل کرنا چاہتی ہے۔ اکثر عورتیں اَیسی جگہ کام کرتی ہیں، جن کے بارے میں وہ خیال کرتیں ہیں کہ یہ دروازہ خدا نے اُن کے لیے کھولا ہے، وہ اُس کام کو کر کے حد درجہ خوشی محسوس کرتی ہیں۔ لیکن میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ اکثر شیطان یا ہماری جسمانی خواہشات دھوکے سے ہمارے

لیے کچھ ایسے دروازے کھول دیتی ہیں جو ہمیں خدا سے دُور لے جاتے ہیں۔ (۲۔کرنتھیوں۱۱:۱۴)۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اَمثال۳:۵۔۷ کی تعلیمات کا اپنی زندگیوں پر اِطلاق کریں ۔''سارے دِل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔ اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری رہنمائی کرے گا۔ تو اپنی ہی نگاہ میں دانش مند نہ بن۔ خداوند سے ڈر اور بدی سے کنارہ کر''۔ ہمیشہ یاد رکھیں! زائد آمدن کا خدا کی مرضی کے بغیر کچھ فائدہ نہیں۔

جب آپ کے بچے چھوٹے ہوں اور اُنھیں تربیت، نمونے اور مسلسل رہنمائی کی ضرورت ہو تو ماؤں کے لیے بہتر ہو گا کہ وہ پورا وقت گھر میں اُن کے پاس رہیں۔ اکثر کچھ مائیں یہ سمجھتی ہیں کہ چھوٹے بچوں کو ماؤں کی ضرورت ہو تی ہے، لیکن بڑے بچوں اور اُن بچوں کو جو عنفوان شباب میں ہیں اُنھیں ماؤں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے ہی مائیں یہ محسوس کرتی ہیں کہ اُن کے بچے اپنی ذِمے داریوں کو پورا کر سکتے ہیں تو وہ اپنی ذِمے داریوں کو ترک کر دیتی ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اُن کی گھر میں بہت زیادہ ضرورت ہو تی ہے۔ لیکن غور کریں، اَمثال کی کتاب میں خدا بچوں اور نوجوانوں پر خاص توجہ دیتا ہے، کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ یہ عمر بہت ہی غیر محفوظ، محاذ آرا، اَثر پذیر اور ناآزمودہ ہے اور اِس میں آسانی سے ورغلایا جا سکتا ہے، اِس لیے عمر کے اِس حصے میں رہنمائی کی ضرورت بہت زیادہ ہو تی ہے ۔ مائیں اکثر اِس بات کو سمجھنے میں ناکام ہو جاتی ہیں کہ یہ عمر کتنی خطرناک ہے اور وہ سمجھتی ہیں کہ اُن کے بچے بالغ ہو چکے ہیں اور وہ زندگی کی مشکلات کا سامنا اُن کی رہنمائی اور نگرانی کے بغیر بھی کر سکتے ہیں۔ کچھ دیر کے لیے اپنے لڑکپن کے سالوں کے بارے میں سوچیں آپ کے لیے یہی کافی ہو گا کہ آپ اِس بات پر دوبارہ غور کریں کہ اُن کو اور اُن کو حال پر چھوڑنا ٹھیک نہیں۔ کسی بھی طرح کی زائد آمدن ہمارے بچوں کی تربیت اور نیک نامی سے زیادہ قیمتی نہیں۔ یاد رکھیں! ایک غلط فیصلے کے بیج کی فصل آپ پوری زندگی کاٹیں گی۔ کیا آپ چاہتی ہیں کہ آپ کے بچے باغی اور غیر محفوظ ہوں؟

اگرچہ بہت سے والدین سوچتے ہیں کہ نوجوانی یا کم سن عمر کے بچوں کو ضرورت نہیں

ہوتی کہ اُن کی رہنمائی کی جائے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ بہت ہی اہم سال ہوتے ہیں اور اِن میں بچوں کو حددرجہ رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ سال بہت ہی کشمکش کے سال ہوتے ہیں، کیوں کہ اِن سالوں میں بچوں کے جسم اور ہارمونز (harmones) نشوونما پا رہے ہوتے ہیں۔ اکثر وہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ تبدیل ہورہے ہیں اور بہت ہی غیر متعین نئی راہوں کی طرف مڑرہے ہیں۔ وہ عمر کے ایسے بے ڈھب دَور میں ہوتے ہیں جہاں وہ اپنے مستقبل کے بارے میں بھی غیر یقینی کا شکار ہوتے ہیں، مگر اُن میں یہ جوش، ولولہ اور غرور ہوتا ہے کہ وہ تمام دُنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ زندگی کے اِن غیر یقینی احساسات میں بہت ہی سمجھ دارنہ رہنمائی اور مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔اگرچہ اِس حقیقت کو نظر انداز نہ کریں کہ اُن کو ہماری محبت، تحمل، رہنمائی، جوابات، مشاورت، مدد اور حوصلہ اَفزائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

یقیناً وقت تبدیل ہو چکا ہے لیکن خدا کا کلام ابھی بھی ہمارے لیے مشعل راہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کی پرورش، حفاظت، کفالت اور رہنمائی اُس کے مطابق کریں۔ آج کے جدید دَور میں چیزیں بہت ہی مشکل ہو چکی ہیں اور یہ بالکل بھی خدا کا منصوبہ نہیں کہ ہم اُس کے کلام کا عظیم اِستحقاق اور ذِمے داری کسی دُوسرے شخص کو دیں۔ خدا اپنے کلام میں خاص طور پر فرماتا ہے کہ بچے اپنے والدین کی فرماں برداری اور عزت کریں(خروج ۱۲:۲۰؛ افسیوں۱:۶؛ کلسیوں۲۰:۳)۔ وہ خاص طور پر اپنے کلام میں والدین کو ہدایات دیتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر تربیت کریں۔ خداچاہتا ہے کہ ہم اپنے بچوں کی زندگیوں پر حیرت انگیز اثرات مرتب کریں اور اُن کی با ہم رہنمائی کے لیے ہمیشہ موجود ہوں۔

آج کل امریکہ میں اکیلی ماؤں کی تعداد تاریخ کے کسی بھی دَور سے زیادہ ہے۔ والدین کی موت، ترکِ تعلق، طلاق کی شرح میں اِضافہ اور جنسی شدت نے اِس میں نمایاں اِضافہ کیا ہے۔اِن وجوہات اور موجودہ دَور کی کچھ دُوسری ذِمے داریوں نے اِس بات کو تقریباً ناممکن بنا دیا ہے کہ مائیں پورا دن گھر میں رہیں۔ اِن حالات میں آپ کے لیے یہ بہت اہم ہے کہ آپ اپنی مشکلات کو خداوند کے سامنے لائیں اور اپنے منفرد حالات کے لیے اُس کی مرضی دریافت کریں۔ اگر ایسے ممکن ہوسکتا ہے کہ آپ کچھ دیر کے لیے گھر

سے باہر جا کر کام کریں اور کچھ پیسے کمائیں اور ساتھ ہی آپ اپنے بچوں کے لیے راست بازی کی ایک اچھی مثال بھی قائم کرسکیں تو اِن حالات میں یہ فیصلہ بہت ہی اچھا ہو گا۔

کچھ عورتوں کے لیے اِس بات کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ گھر میں اپنے بچوں کے ساتھ رہیں اوراپنے معیارِ زندگی کی قربانی دیں۔ لیکن یہ بھی سچائی ہے کہ بہت سے بچے چھوٹے گھروں میں اپنی ماؤں کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں، بجائے اِس کہ بڑے گھر ہوں اور اُن کی مائیں وہاں موجود نہ ہوں۔ اکیلے فرد کے لیے بچوں کی پرورش کرنا بہت مشکل ہے، لیکن اِس بات کو یاد رکھیں کہ یسوع مسیح چاہتا ہے کہ آپ ایک اچھی ماں بنیں۔ اِس بات کے لیے آپ کو ضرورت ہو گی کہ آپ اپنے حالات کے مطابق اپنے آپ کو ترتیب دیں۔ ایک مسیحی ماں کے لیے جو اکیلی ہو یہ بہت ہی اچھا ہو گا کہ وہ اپنے آپ کو خدا کے کلام کے لیے وقف کرے اور اُس سے بہتر تعلق اُستوار کرے۔ اِس طرح خدا کا کلام اُس کے مخصوص حالات میں اُس کی رہنمائی کرے گا اور وہ اپنے کلام کی روشنی میں اُس کی رہنمائی اپنی مرضی کے مطابق کرے گا۔ خدا کے مکاشفہ کی فرماں برداری ہمارے گھروں پر برکات نازل کرے گی اور اِسی کی ہم سب کو ضرورت ہے، چاہے ہم شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔

باب ۸

وہ ضبطِ نفس ہے

''وہ مضبوطی سے اپنی کمر باندھتی ہے اور اپنے بازوؤں کو مضبوط کرتی ہے۔''(اَمثال۳۱:۱۷)

ہم ایک ایسے دَور میں رہ رہی ہیں، جہاں سستی، کاہلی، بے پروائی اور بے فکر طرزِ زندگی نے لوگوں کی تمام توانائیوں کو ختم کر دیا ہے۔ اَمثال کی کتاب کا یہ باب ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں دَور جدید کے مطابق زندگی نہیں گزارنی، بلکہ ہمیں چاہیے کہ ہم محبت کے بارے میں سیکھیں، تا کہ ہم اپنی زندگیوں سے لطف اندوز ہو سکیں۔ اَمثال کی کتاب میں بیان کردہ پاک دامن عورت اپنی جسمانی حالت بہتر رکھنے کے لیے کوشش کرتی ہے ۔ اِس کتاب میں جتنی وہ ہمیں مصروف دکھائی گئی ہے، اُس میں کوئی شک نہیں کہ وہ جسمانی طور پر مضبوط اور اِس قابل تھی کہ وہ اپنی اور اپنے گھرانے کی ذِمے داریوں کو بہتر طور پر سرانجام دے سکے۔

آج کے دَور میں ایک صحت مند زندگی گزارنا بہت مشکل ہے۔ کیوں کہ سب سے پہلے تو ہم اتنی ورزش نہیں کرتیں جتنی ہمیں کرنی چاہیے۔ دُوسرا ہماری روز مرّہ خوراک میں بہت سے کیمیائی اجزا شامل ہیں، جو ہمیں بہت سی بیماریاں منتقل کرتے اور ہمارے غیر صحت مند ہونے کا سبب بنتے ہیں۔ اگر آپ صحت مند اقوام کا مشاہدہ کریں تو آپ اِس بات کو جانیں گی کہ اُن کی صحت مندی میں اُن کی خوراک، کھانے کی عادات، اور طرز زندگی کا بہت اہم کردار ہے۔

ایک جاپانی طالب علم نے ہمارے گھر میں تین ہفتے گزارے اور ہم نے یہ دیکھا کہ اُس کے لیے سب سے بڑا ثقافتی دھچکا ہماری خوراک تھی۔ مجھے کھانا پکانا بہت اچھا لگتا ہے اِس لیے میں نے پوری کوشش کی کہ میں اُس کے لیے بہت سے کھانے تیار کروں۔ تا کہ وہ ہمارے ملک میں رہتے ہوئے ہمارے مختلف کھانوں سے لطف اندوز ہو سکے۔

لیکن میں نے غور کیا کہ اکثر وہ بڑی خوش اَخلاقی سے روٹی اور دُوسرے میٹھے کھانوں کو کھانے سے انکار کر دیتا۔ اُس نے ہمیں بتایا کہ جاپانی جو ایک صحت مند قوم جانی جاتی ہے، بہت زیادہ روٹی اور چینی اِستعمال نہیں کر تے۔ اُس نے ہمیں بتایا کہ جاپانی تازہ اور کم پکی ہوئی سبزیاں، چاول اور تازہ گوشت کھانے کے عادی ہیں۔ وہ بہت زیادہ پکی ہوئی سبزیاں، چربی والی اِشیا اور چینی کا اِستعمال نہیں کر تے۔ اُن لوگوں کی خوراک کی اچھی تیاری ہی اُن لوگوں کو صحت مند رکھتی ہے اور وہ صحت مند زندگی کی برکات سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن لوگوں میں بہت کم لوگ ہیں جو موٹاپے، دِل کی بیماریوں، شوگر، کینسر، الرجی اور دُوسری بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہیں جن کا شکار اُن مما لک کے لوگ عام ہیں جہاں لوگ اپنی خوراک کا خیال نہیں رکھتے۔ ہمیں اِس بات کا بھی علم ہونا چاہیے کہ تمام جاپانی مسیحی نہیں ہیں، پس ہم اُن سے صحت بخش غذائی عادات کو اور وہ ہم سے یسوع مسیح کے بارے میں سیکھ سکتے ہیں۔

یقیناً خدا ہماری زندگی کے ہر ایک پہلو کا خیال رکھتا ہے، اس میں جسمانی صحت اور تندرستی بھی شامل ہے۔ تاہم اُس کا اوّلین مقصد ہماری رُوحانی زندگی ہے، کیوں کہ ہماری جسمانی زندگی عارضی ہے جب کہ رُوحانی زندگی اَبدی ہے۔ رُوح القدس نے پولس رسول کی وساطت سے ہمیں سکھایا کہ ''جسمانی ریاضت کا فائدہ کم ہے لیکن دین داری سب باتوں کے لیے فائدہ مند ہے اِس لیے کہ اب کی اور آیندہ کی زندگی کا وعدہ بھی اِسی کے لیے ہے'' (۱۔تیمتھیس ۴:۸)۔

جب ہم اپنے گھرانوں کی صحت کے لیے ممکنہ ضروری اقدامات کر لیتی ہیں تو ہم اپنی اور اپنے گھرانے کی زندگیوں کو بہت سی غیر ضروری بیماریوں اور تکلیفوں کے بوجھ سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ ہمیشہ کھانے کی غیر صحت مندانہ عادات اور ورزش کی کمی بیماری اور غیر صحت مندی کا سبب نہیں ہوتیں۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ بہت سے لوگ اپنی خوراک اور صحت کے بارے میں بہت محتاط ہوتے ہیں، مگر پھر بھی وہ مختلف قسم کی بیماریوں اور تکلیفوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور اُن کے صحت مندانہ طرزِ زندگی کا بھی اِس پر کوئی اختیار نہیں ہوتا۔ یہ بہت اہم ہے کہ ہم اُن تمام باتوں کے بارے میں اپنے آپ کو بہت زیادہ پریشانی

اور تشویش میں مبتلا نہ کریں۔

اکثر لوگ اپنی زندگیوں میں ایسے لاتعداد غیر سمجھ دارانہ فیصلے کر لیتے ہیں، جن کے ناقابل تلافی نقصانات اُن کی زندگیوں پر اَثر انداز ہوتے ہیں اور وہ پوری زندگی اُن سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے۔ جب ہم صحت مند ہونے کے لیے اپنی ہر ممکنہ کوشش کرتے ہیں مگر پھر بھی بیمار، کم زور، معذور اور روگی رہتی ہیں تو ہمیں اِس بات پر یقین کرنے کی ضرورت ہے کہ خدا ہمارے مخصوص حالات میں ہمیں اِستعمال کرنا چاہتا ہے کہ ہم اُس کے نام کو عزت اور جلال دیں۔ ہم اِیمان میں اِس بات کو جان کر خوش ہوسکتیں ہیں کہ یسوع مسیح نے فرمایا ''میرا فضل تیرے لیے کافی ہے کیوں کہ میری قدرت کمزوری میں پوری ہوتی ہے'' (۲۔کرنتھیوں۱۲:۹)۔ جب ہم آزمایشوں میں اپنی توجہ یسوع مسیح پر لگاتی اور اپنی زندگیوں میں اُس کی کامل حضوری کو قبول کرتی ہیں تو ہم بھی پولس رسول کی طرح خوش ہو کر کہہ سکتیں ہیں ''۔۔۔پس میں بڑی خوشی سے اپنی کمزوری پر فخر کروں گا تاکہ مسیح کی قدرت مجھ پر چھائی رہے۔ اِس لیے میں مسیح کی خاطر کمزوری میں۔ بے عزتی میں۔ اِحتیاج میں۔ ستائے جانے میں۔ تنگی میں خوش ہوں کیوں کہ جب میں کمزور ہوتا ہوں اُسی وقت زور آور ہوتا ہوں'' (۲۔کرنتھیوں۱۲:۹۔۱۰)۔

یہ بہت اہم ہے کہ ہم اپنی زندگی کے تمام سالوں کو اپنے خاندانوں، ہمسائیوں، چرچز، معاشروں اور خداوند کے کام کے لیے موثر انداز میں اِستعمال کریں اور اپنے بارے میں اُس کی کامل مرضی دریافت کریں کہ وہ ہمیں کہاں اِستعمال کرنا چاہتا ہے۔ راست باز رُوح القدس کا مقدس ہیں اور یہ بہت اہم ہے کہ ہم اپنے بدنوں کا خیال رکھیں اور اُنھیں خدا کے حضور بہ طور زندہ قربانی پیش کریں ''جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی ہماری معقول عبادت ہے'' (۱۔کرنتھیوں۳:۱۶؛ رومیوں۱۲:۱)۔ یہ بہت احسن ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں رُوح القدس کی حاکمیت کو تسلیم کریں اور اپنے نفس کو قابو کریں، کہیں اَیسا نہ ہو کہ ہماری جسمانی خواہشات ہمیں سستی اور بسیار خوری کا شکار کر دیں۔

''پس غور سے دیکھو کہ کس طرح چلتے ہو نادانوں کی طرح نہیں بلکہ
داناؤں کی مانند چلو۔ اور وقت کو غنیمت جانو کیوں کہ دن بُرے ہیں

اِس سبب سے نادان نہ بنو بلکہ خداوند کی مرضی کو سمجھو کہ کیا ہے۔"(افسیوں۵:۱۵۔۱۷)

ورزش کی کمی ایک دُوسرا مسئلہ ہے جس کا سامنا ہم میں سے زیادہ تر لوگ کرتے ہیں اور بہت سے لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اُنھیں ورزش کرنے کے لیے کسی جم (Gym) میں جانے یا مہنگا سامان خریدنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر آپ اَمثال اکتیسویں باب کی عورت کا مشاہدہ کریں تو آپ غور کریں گی کہ وہ اپنے روزمّرہ کے جفاکش طرزِ زندگی کے ذریعے ورزش کرتی تھی۔ جدید ٹیکنالوجی اور اَیجادات نے ہمارے طرزِحیات کو سست اور کاہل بنا دیا ہے، جس کی وجہ سے ہم وہ محنت نہیں کر پاتیں جو وہ عورت کرتی تھی۔ لیکن یہ تمام چیزیں اُس عورت کے زمانے میں نہیں تھیں۔ اگر ہم صرف اپنے کپڑے دھونے کے انداز اور سہولیات کے بارے میں دیکھیں تو یہ اُس عورت یا ہماری پردادی کے زمانے سے بالکل فرق ہیں۔ اَمثال اکتیسویں باب کی عورت کے گھر میں بھی نوکر تھے اور وہ گھریلو کاموں میں اُس کی مدد کرتے تھے، لیکن اگر ہم اُس کی زندگی کا مشاہدہ کریں تو ہم دیکھیں گی کہ وہ اپنے گھر کے کاموں میں خود دِلچسپی لیتی اور ہر ایک فرد سے بہتر انداز میں کام لیتی تھی۔ اِس بات کا یہ مطلب نہیں کہ ہم جدید سہولیات سے فائدہ نہ اُٹھائیں۔ یقیناً مجھے اپنی کپڑے دھونے والی مشین بہت پسند ہے اور میں یہ بالکل پسند نہیں کرتی کہ میں اپنے گھر والوں کے کپڑے دھونے کے لیے کسی تالاب یا نہر پر جاؤں۔ یقیناً بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ پروان چڑھیں اور براہِ راست ہماری زندگیوں پر اَثرانداز ہوتی ہیں۔

جدید اِیجادات

بہت سی اَیسی چیزیں ہیں جنہیں آج کی عورتیں بہ طور" خادم/کام کرنے والی" اِستعمال کرتیں ہیں، کچھ سال پہلے یہ تمام چیزیں بہت سی عورتوں کو میسر نہیں تھیں۔ ہم میں سے بہت سی عورتوں کے گھروں میں، ڈش واشر، ٹیلی فون، ڈرائیر، ریفریجریٹر، ہیٹر اور چولہے موجود ہیں۔ ہمارے گھروں میں بجلی سے چلنے والی بھی بہت سی اشیا کی سہولت ہے

مثلاً مکسرز، بریڈ مشین، کافی گرینڈر، ٹوسٹر، بلینڈرز، جوسرز اور اِستری وغیرہ۔ آج کل ہمارے پاس موٹر کاریں، ویکیوم کلینرز، پنکھے، گیزر اور ائیر کنڈیشنر ہیں۔ اِس بات کو مت بھولیں کہ ہم چیزوں کو بڑی آسانی کے ساتھ خرید کر اُن سے فوائد حاصل کرسکتی ہیں۔ اب ذرا اُس زمانہ کی خوراک تیار کرنے کے بارے میں سوچیں، اُسے گھر میں ہی اُگایا، کاٹا اور گھر میں ہی تیار کیا جاتا۔ اب آج کے دَور کی جدید مشینوں پر غور کریں جو فصلوں کے لیے اِستعمال ہوتی ہیں۔ پس آسان لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ اُس زمانے اور آج کے زمانے میں بہت تبدیلی آچکی ہے۔

اب اُس عورت کے بارے میں سوچیں کہ وہ اپنے عام دن میں اپنی کتنی توانائی صرف کرتی تھی۔ وہ بغیر کوشش کے ایک مستعد زندگی گزارنے کے لیے بہت سی توانائی صرف کرتی تھی۔ اب ذرا اُس کے روٹی بنانے کے عمل پر غور کریں۔ یاد رکھیں! اُس کا اناج اُس کے اپنے کھیت سے آتا یا وہ مقامی بازار سے اُسے حاصل کرتی اور وہ اُسے بغیر کسی گاڑی کے اپنے گھر لاتی۔ وہ اپنے کھیتوں کو کاشت کرنے کے لیے بیل اور گھوڑے کی مدد حاصل کرتی۔ وہ اپنے تمام خاندان کے کپڑے جن کو وہ گھر میں ہی بناتی تھی دھونے کے لیے دریا پر جایا کرتی۔ اُس کے گھر میں ریفریجریٹر نہیں تھا، وہ اپنی خوراک کو ٹھنڈا اور محفوظ بنانے کے لیے ٹھنڈی زمین کا اِستعمال کرتی یا اگر وہ پانی کے قریب رہتی تو وہ اپنی چیزوں کو ٹھنڈے پانی کی ندی میں محفوظ کرتی۔ ہم اِن باتوں کو تصور بھی نہیں کر سکتیں کہ اُس کی روزمرہ کی عام زندگی کے کام کیسے تھے۔ جب میں اِن ساری باتوں کو سوچتی ہوں تو میں اُس تمام ترقی کے لیے خدا کا شکر کرتی ہوں جو ہم نے وقت کے ساتھ ساتھ کی ہے۔

جدید سہولیات یقیناً بہت اچھی ہیں اور ہم میں سے ہر کوئی اُن سے فوائد حاصل کرسکتا اور اُن سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ہمیں اِس بات کو کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اُس زمانے کی زندگی اتنی آسان نہیں تھی جتنی آج کے دَور میں ہے۔میں شخصی طور پر کبھی بھی اُن دنوں میں واپس جانا نہیں چاہوں گی۔ اگرچہ اُس زمانہ کی کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کو میں ترجیح دُوں گی، جدید ایجادات کو اپنی سہولت کے لیے اِستعمال نہ کرنا اُس میں شامل

نہیں ہے۔ مجھے سب جدید ایجادات اچھی لگتیں ہیں اور میں اُن سے لطف اندوز ہوتی ہوں، لیکن اُنھوں نے ہماری جسمانی مصروفیات کو بہت کم کر دیا ہے اور ہماری روزانہ کی شان و شوکت نے ہمارے اپنے لیے دُشواری پیدا کر دی ہے۔" سچ یہ ہے کہ جب تک کوئی چیز تیار نہیں ہوتی آپ اُسے اِستعمال نہیں کر سکتی 'اور آپ کبھی بھی سست اور آرام دہ طرز زندگی سے جسمانی محنت کے فوائد کو حاصل نہیں کر سکتیں۔ کچھ چیزیں ایسی بھی ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ ہمارے لیے نقصان دہ ثابت ہوئی ہیں۔ جی ہاں! کچھ جدید ایجادات ہمارے لیے مضر رساں ہیں۔

ضرر رسانیت

ہمیشہ صحت بخش خوراک کا اِستعمال کریں۔ پرانے زمانہ کے لوگ ہم سے زیادہ صحت بخش خوراک کا اِستعمال کرتے تھے۔ وہ صحت سے بھرپور یخنی، گھر میں پکائی ہوئی روٹی اور مکھن کا اِستعمال کرتے تھے۔ مختصراً ہم کہہ سکتی ہیں کہ اُن کی خوراک ہماری خوراک سے حد درجہ بہتر تھی جو آج کل ہم اِستعمال کرتی ہیں۔ کیڑے مار ادویات، کیمیکل ہارمونز اور دُوسری بہت سی خوف ناک ادویات جن کو ہم پودوں اور جانوروں پر اِستعمال کرتے ہیں۔ دراصل جب ہم اُن کو اِستعمال کرتے ہیں تو یہ ہماری صحت کے لیے نہایت مضر ہوتی ہیں۔ میری یہ خواہش ہے کہ صحت بخش طرزِ زندگی کو اپنایا جائے۔ یقیناً اَیسا طرزِ زندگی ہی بہتر ہے چاہے ہم کسی بھی زمانہ میں رہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اِن دونوں خواہشات پر غور کریں، جسمانی مصروفیات کی کمی اور خوراک کے معاملہ میں نقصان دہ تبدیلیوں کا نتیجہ ہمیشہ غیر صحت مندی ثابت ہوتا ہے۔ اگر ہم موٹاپے کا تجزیہ کریں تو ہمیں اِس کی غیر معمولی شرح بچوں اور بالغوں میں نظر آئے گی، یہاں تک کہ بہت سے ایسے لوگ جو اپنی خوراک کو بہت بہتر رکھتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ قدرتی اور صحت بخش خوراک کا اِستعمال کیا جائے، اُن کے لیے بھی بہت مشکل ہوتا ہے کہ وہ اپنے وزن کو کم اور اپنی صحت کو مناسب درجے پر رکھیں۔ کیوں کہ ہمارے اِردگرد موجود اکثر چیزیں صحت کے لیے بہت ہی بُری ہیں، اِس لیے اُن کی

موجودگی میں ایسا کرنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے کہ اپنی جسمانی صحت کو اچھی حالت میں رکھا جائے۔ یہ حقیقت ہے کہ اپنا وزن کم کرنے کے لیے کیلریز(Calories) کو کم کرنا ہو گا۔

اِس آیت میں بیان کی گئی پاک دامنی کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں ضرور ضبط نفس پر عمل کرنے کی ضرورت ہو گی۔ جہاں تک گزرے وقت کی بات ہے اب ہم اِکیسویں صدی میں رہ رہی ہیں اور ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں اُس پاک دامنی کا اِطلاق کریں۔ آج کے دَور میں خوراک اور ورزش کی بہت سی سہولیات موجود ہیں۔ آج کل بہت سے ایسے گروہ ہیں جن کی مدد سے ہم اپنے وزن کو کم کر سکتیں اور بہت سی ایسی غذائیں ہیں جو موٹاپے سے بچنے کے لیے ہماری مدد کر سکتی ہیں، ایسا بہت سا ورزش کا سامان بھی موجود ہے، لیکن بنیادی نقطہ یہ ہے کہ آپ کو دُرُست جسمانی حالت میں رہنے کے لیے سخت محنت اور اپنے جسم کو ''نہ'' کہنے کی ضرورت ہے۔ یہ عقل مندی ہے کہ آپ اِس بارے میں تعلیم حاصل کریں کہ کیسے صحت مند رہا جاتا ہے اور صحت مند طرزِ زندگی کا سختی سے اپنی زندگی میں اِطلاق کریں۔ جب آپ اِس پر عمل کرنے میں ناکام ہو جائیں تو آپ کو چاہیے کہ آپ دوبارہ سے اِسے شروع کریں۔

یہ سمجھ داری ہے کہ آپ صحت بخش غذا کا اِستعمال کریں اور ایک صحت مند اور عملی ورزش کا منصوبہ بنائیں جس پر آپ آسانی سے عمل کر سکیں۔ یہ بہت اچھا ہو گا کہ آپ اُن چیزوں کا ہر روز جائزہ لیں اور اپنے خاندان کی بہتری کے لیے اپنی روزمرہ کی عادات کو تبدیل کریں اور سخت محنت کریں۔ ایسا آپ بہت چھوٹی اور آسان تبدیلیوں سے شروع کر سکتی ہیں، مثال کے طور پر ایک وقت میں صرف ایک تبدیلی پر عمل کریں اور ہمیشہ اپنے فیصلوں کو بہتر بنانے کے لیے مستعدی سے کام کریں۔ صحت مند فیصلے ہمیشہ فائدہ مند ہوتے ہیں، اگر چہ ضبطِ نفس کے لیے کیے گئے فیصلے وقتی طور پر مشکل اور تکلیف دہ محسوس ہوتے ہیں، مگر آگے چل کر اُن کا فائدہ ہوتا ہے۔ یہ پاک دامنی ہے کہ اگر ہمارے پاس قابلیت اور وسائل ہیں تو ہم اپنی جسمانی حالت کو مضبوط اور صحت مند رکھیں۔ یہ خدا کی مرضی ہے کہ ہم اُس کے عطا کردہ بدنوں کا خیال رکھیں اور ایک اچھے مختار کی طرح اپنی اور

اپنے خاندان کی صحت کا خیال رکھیں۔

یہ باب اِس لیے نہیں لکھا گیا کہ ہم بُرا محسوس کریں، کیوں کہ ہم پرانے زمانے میں نہیں رہتی۔ اور نہ ہی میرا مقصد یہ ہے کہ جدیدیت کے خلاف آواز اُٹھائی جائے اور نہ ہی میں جدیدیت کی بے جا یا غایت درجہ تعریف کی قائل ہوں۔ میرا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اِکیسویں صدی میں عورتیں ایک اچھی مسیحی بنیں، جیسا نمونہ ہمیں کلامِ مقدس میں دیا گیا ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنی زندگیوں میں کلامِ مقدس کا اِطلاق کریں اور اپنی روزمرہ زندگی میں اُس کی مرضی کے مطابق چلیں۔

''پس تم کھاؤ یا پیو یا جو کچھ کرو سب خدا کے جلال کے لیے کرو''

(۱۔کرنتھیوں ۱۰:۳۱)۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اپنے ماضی سے سیکھنا چاہیے۔ہمیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہمارے آبا و اَجداد جتنے بھی اچھے تھے، لیکن اُس وقت بھی اچھے اور بُرے عناصر موجود تھے۔ اُس وقت بھی بالکل ہمارے زمانے کی طرح اچھی اور بُری چیزیں موجود تھیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم سمجھ داری سے اپنے ماضی سے سبق سیکھیں اور اِس سچائی کو بھی اپنے ذہن میں رکھیں کہ ہم حال میں رہ رہی ہیں نہ کہ ماضی میں۔اگر ہم اپنے ماضی سے عملی سبق سیکھتی ہیں تو یہ اُس صورت میں سمجھ داری کی بات ہے کہ ہم اپنی حال کی زندگی کو بہتر بنائیں۔ اگر ہم اپنے خاندان کو ماضی کے مطابق زندگی گزارنے پر زور دیں گے تو یہ مناسب نہیں ہو گا۔ یہ بھی دُرُست نہیں کہ ہم جدید زمانہ کی ہر ایک چیز کا اِطلاق اپنی زندگیوں پر کریں اور اِکیسویں صدی کی ہر ایک چیز کو قبول کریں بلکہ بجائے اِس کے ہمیں چیزوں کا بہ غور مشاہدہ کرنا چاہیے اور خدا کے منصوبہ کے مطابق ایک راست زندگی گزارنی چاہیے۔

بہت سے لوگ بھٹک چکے ہیں اور اپنی زندگی کو ماضی کے مطابق گزارنا چاہتے ہیں لیکن وہ اپنی زندگی کے لیے خدا کے مقصد سے بے خبر ہیں، اور نہ ہی وہ اِس بات کو سمجھتے ہیں کہ خدا کیسے ہمیں آج کے دَور میں اِستعمال کرنا چاہتا ہے۔اِسی طرح کی کچھ باتیں سلیمان واعظ کی کتاب میں بیان کرتا ہے''تو یہ نہ کہہ کہ اگلے دِن اِن سے کیوں کر بہتر تھے؟ کیوں کہ تو دانش مندی سے اِس اَمر کی تحقیق نہیں کرتا'' (واعظ ۷:۱۰)۔

مختصراً ہم یوں کہیں گی کہ یقیناً بہت سے صحت بخش اسباق ایسے ہیں جو ہمیں ماضی سے سیکھنے چاہئیں۔ یہ سمجھ داری ہو گی کہ ہم اپنی موجودہ جدید زندگی میں توازن قائم کرنے کے لیے ماضی کے کچھ تجربات کو اپنی زندگیوں میں لیں، لیکن بنیادی نقطہ یہ ہونا چاہیے کہ ہماری آج کی زندگی کی روزمرہ خواہشات کا مرکز اور محور یسوع مسیح کو ہونا چاہیے اور ہمیں اُس کے نام کو عزت اور جلال دینا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم سمجھ داری سے اپنی زندگی میں راست روّیہ رکھیں اور کسی بھی ایسے زمانہ میں رہنے کی کوشش نہ کریں جو ہمارے لیے بہتر نہ ہو۔

اَمثال کی کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ ایک سمجھ دار عورت اپنے آپ کو جہاں تک ممکن ہے دُرست جسمانی حالت میں رکھتی ہے۔ اَمثال اکتیسویں باب کی پاک دامن عورت یقیناً اپنے وقت کو تخلیقی طور پر اِستعمال کرتی اور اپنی صحت کے بارے میں بھی بہت محتاط رہتی تھی۔ اِس میں بھی کوئی شک نہیں کہ وہ اپنے خاندان کی صحت کا بھی خیال رکھتی تھی۔ ایک پاک دامن زندگی گزارنے کے لیے خوفِ خدا، قربانی اور ضبطِ نفس کی ضرورت ہوتی ہے۔

باب ۹

وہ راست باز ہے

''وہ اپنی سوداگری کو سود مند پاتی ہے۔ رات کو اُس کا چراغ نہیں بجھتا۔'' (اَمثال ۳۱:۱۸)

ہم ایک اَیسے ٹیڑھے معاشرے اور دَور میں رہتی ہیں جہاں بہت سی چیزیں بنانے والی کمپنیاں ہمارے لیے منصوبے بناتی ہیں کہ چیزوں کی گارنٹی ختم ہونے سے پہلے ہم اُن کو تبدیل کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر کپڑے دھونے والی مشین، ریفریجریٹر، گھڑی، چولہے اور گاڑیاں وغیرہ۔میں کچھ بزرگ عورتوں کو جانتی ہوں جنھوں نے ایک استری خریدی اور اُسے کئی سالوں تک اِستعمال کیا ۔لیکن مجھے یاد ہے کہ اپنی شادی کے پہلے آٹھ سالوں میں،مَیں نے کم ازکم دس استریاں خریدیں۔

یہ بہت افسوس ناک ہے، لیکن اکثر جان بوجھ کر چیزوں کو اِس طرح کا بنایا جاتا ہے کہ وہ لمبے عرصے تک نہ چل سکیں۔ لالچ اور نفع کی ہوس اکثر لوگوں کو اِس طرف مائل کرتی ہے کہ وہ اپنی چیزوں کے ڈیزائن اور سامان کو ناقص رکھیں، تاکہ بہت کم عرصے میں اُن کو مرمت یا تبدیلی کی ضرورت ہو۔ وہ اِس لیے بھی اپنے ڈیزائن اور سامان کو ناقص رکھتے ہیں اور آپ کو چیزوں کی گارنٹی دیتے ہیں کہ آپ بار بار صرف اُنہی سے دوبارہ اِن چیزوں کو خریدیں۔اگر چیزیں بنانے والی کمپنیاں آپ کو بیس سالوں میں چار سے پانچ استریاں بیچتی ہیں تو اِس سے اُن کو زیادہ منافع ہوتا ہے، بجائے اِس کے کہ آپ بیس سالوں میں صرف ایک استری ہی اِستعمال کریں۔

ہمیں اَمثال کی کتاب میں سکھایا گیا ہے کہ وہ پاک دامن عورت اپنی سوداگری کو سود مند اور منافع بخش سمجھتی تھی۔ قدیم عبرانی لفظ ''سمجھنا'' کا مطلب '' آزمانا'' بھی ہے اور یہی لفظ ''زبور۳۴:۸'' میں بھی اِستعمال ہوا ہے۔''آزما کر دیکھو کہ خداوند کیسا مہربان ہے''۔ اِس کا مطلب، اِدراک، سمجھنا، جاننا اور کسی بھی چیز کے بارے میں مکمل طور پر سمجھ رکھنا ہے۔ وہ

پاک دامن عورت ہمیشہ اپنی تجارت کے معیار پر نظر رکھتی تھی۔ وہ اپنے فن میں مہارت رکھتی تھی اور وہ کچھ اضافی احتیاط بھی برتتی کہ اُس کی بنائی ہوئی چیزیں معیاری ہوں۔ وہ سمجھتی تھی کہ اُس کا سامان، مصنوعات اور اجناس بہت پائیدار ہیں، وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ بہت کارآمد ہیں اور وہ اُن کی معقول قیمت کا تقاضا کرسکتی ہے، اور وہ اِس سے مطمئن تھی کہ جو چیزیں اُس نے بنائی ہیں اُس نے اُن چیزوں کو پوری کوشش اورلگن سے بنایا ہے (واعظ ۹:۱۰)۔ وہ اِس بارے میں پُراعتماد تھی کہ لوگوں نے جس چیز کے لیے قیمت ادا کی ہے اُن کو وہ چیز ہی ملی ہے۔ وہ اپنے کاروباری معاملات میں بالکل بھی پریشان یا بے چین نہیں تھی، کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ اُس نے اُن کو پاک دامنی اورمہارت سے سرانجام دیا ہے۔ وہ اِس سمجھ اور شعور سے لطف اندوز ہوسکتی تھی کہ اُس نے اپنی چیزوں کو اضافی احتیاط اور وقت دے کر اِس بات کو یقینی بنایا ہے کہ اُن کا معیار اُن کی قیمت کے عین مطابق ہو، تاکہ بنانے اور خریدنے والے دونوں ہی مطمئن ہوں۔ وہ مناسب طور پر اِس بات کومحسوس کرسکتی تھی کہ اُس کے دن کا اِختتام پُر اِطمینان ہوا ہے۔

اگرچہ اپنی بنائی گئی اِشیا کو فروخت کر کے اُن سے منافع کمانا گناہ اور بُرائی نہیں لیکن دانستہ طور پر اُن چیزوں کو گھٹیا اور غیر معیاری بنانا اور دُوسرے لوگوں کو اپنے منافع کے لیے اِستعمال کرنا گناہ ہے۔ دُوسرے لوگوں کو اپنے فائدے کے لیے اِستعمال کرنے کے متعلق خدا ہمیں ہدایت دیتا ہے ''تم اِنصاف اور پیمایش اور وزن اور پیمانہ میں ناراستی نہ کرنا۔ ٹھیک ترازُو۔ ٹھیک باٹ۔ پورا اَیفہ اور پورا ہین رکھنا۔ جوتم کو ملک مصر سے نکال کر لایا میں ہی ہوں خداوند تمہارا خدا'' (احبار ۱۹:۳۵۔۳۶)۔ جب احبار کی کتاب لکھی گئی تو اُس وقت تجارت، کاروبار اور گھر کی بنائی گئی چیزوں کو بیچنا زندگی گزارنے کا ایک فطری طریقہ تھا۔ اِس لیے پیمایش اور وزن کے بارے میں تلقین کی گئی ۔لیکن یہ اُصول آج بھی ہماری زندگیوں پر صادق آتا ہے۔ پوری بائبل مقدس میں یہ بات واضح ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنے معاملات میں دیانت دار رہیں۔

موجودہ دَور میں بھی بہت سے ایسے قوانین ہیں جو اِس بات کے لیے بنائے جاچکے ہیں۔ ''کنزیومر پروٹیکشن لا'' اِس لیے بنایا گیا کہ لوگوں کو دھوکے، فریب اور بددیانتی سے بچا

یا جا سکے۔ امریکہ میں بہت سے بزنس بیورو اور اِشیا کی گارنٹیز اور وارنٹیز دی جاتی ہیں اور ہر ایک سٹیٹ میں ایک اٹارنی جنرل(Attorney General) یعنی مختارِ اعلیٰ ہے، تا کہ لوگوں کو دھوکا دہی اور فریب سے بچایا جا سکے اور کوئی شخص کسی سے ناجائز فائدہ نہ اُٹھا سکے۔کسی بھی چیز کو بنانے کے بعد بہت سے معائنے کرائے جاتے ہیں، جو اِس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ چیزیں کہے گئے معیار پر پوری اُترتی ہیں نہیں۔ تاہم پھر بھی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب ہم چیزیں خریدتی ہیں تو وہ اپنے کہے ہُوئے معیار پر پوری نہیں اُترتیں۔ جب کبھی ہم مرغی کا گوشت خریدتی ہیں تو بیچنے والا اُس کے اصل وزن میں سے چھیچھڑے اُتارتا ہے اور یوں ہمیں پوری قیمت ادا کر کے بھی کم وزن ملتا ہے۔ کاروبار کرنے والے جانتے ہیں کہ وہ کپڑے دھونے والی ایک ایسی مشین بھی بنا سکتے ہیں جو کم از کم بیس سال چلے، مگر وہ جان بوجھ کر منافع کمانے کے لیے اَیسا نہیں کرتے، تا کہ آپ متعدد بار ایک سے زیادہ مشین خریدیں۔ لالچ اور بددیانتی نے تجارت کو وحشیانہ بنا دیا ہے۔ اکثر لوگ لالچ کی وجہ سے اچھائی، راست بازی اور تجارتی اَخلاقیات کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔

اِستثنا ۲۵:۱۳۔۱۶ میں لکھا ہے:

"تو اپنے تھیلے میں طرح طرح کے چھوٹے اور بڑے باٹ نہ رکھنا۔ تو اپنے گھر میں طرح طرح کے چھوٹے اور بڑے پیمانے بھی نہ رکھنا۔ تیرا باٹ پورا اور ٹھیک اور تیرا پیمانہ بھی پورا اور ٹھیک ہو تا کہ اُس ملک میں جسے خداوند تیراخدا تجھ کو دیتا ہے تیری عمر دراز ہو۔ اِس لیے کہ وہ سب جو ایسے ایسے فریب کے کام کرتے ہیں خداوند تیرے خدا کے نزدیک مکروہ ہیں۔"

یہ بہت اچھا ہے کہ ہم اپنی لیاقت، قابلیت،عقل،تعلیم، اپنی بنائی گئی اِشیااور اَملاک سے اپنے اور اپنے خاندان کے لیے فوائد حاصل کریں اور یہ بھی نہایت عمدہ ہے کہ ہم اپنی مہارت، قابلیت، اورتعلیم سے کچھ ایسی چیزیں بنائیں جن کو فروخت کر کے اُن سے معقول منافع حاصل کیا جا سکے۔ یہ بُرا نہیں اگر آپ دیانت داری، اِیمان داری اور کمال سے بنائی گئی معیاری چیزوں سے منافع حاصل کریں۔ہمیں اپنی زندگیاں خُدا کے سامنے ایک

شفاف ضمیر کے ساتھ گزارنی چاہئیں، کیوں کہ بالآخر ہمیں اپنے تمام اعمال کا حساب اُسے دینا پڑے گا۔ اِس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے کاروبار، ملازمتوں، مشاغل، قابلیت اور تعلیم کو اُس کے نام کو عزت اور جلال دینے اور اپنی زندگیوں کو بھی فائدہ دینے کے لیے اِستعمال کریں نہ کہ ناجائز منافع کے لیے۔ ''نفع کا لالچی اپنے گھرانے کو پریشان کرتا ہے'' (اَمثال۱۵:۲۷)۔ ''جو ناجائز سود اور نفع سے اپنی دولت بڑھاتا ہے وہ مسکینوں پر رحم کرنے والے کے لیے جمع کرتا ہے'' (اَمثال۲۸:۸)۔

وہ پاک دامن عورت پُر اِطمینان تھی کہ اُس نے جو چیز بنائی ہے اُس کا معیار حاصل کی گئی قیمت کے عین مطابق ہے۔ وہ اِس احساس سے لطف اندوز ہوسکتی کہ اُس نے جو چیز بنائی ہے وہ معیاری ہے اور اِس سے وہ اپنے گھرانے کے لیے اضافی رقم حاصل کرسکتی ہے۔ اُس نے جو کام بھی کیا، اُس کو اِس طرح کیا جیسے وہ خدا کے لیے کرتی ہے۔ سچی پاک دامنی میں دھوکے، بددیانتی اور لالچ کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔

پاک دامن نہ صرف اچھی اور معیاری چیزیں بناتی، بلکہ اِس پاک دامنی کے حصول کے لیے اُسے بہت سا وقت درکار ہوتا۔ وہ عورت اپنے ہر کام کے لیے مکمل جاں فشانی اور تن دہی کے لیے تیار رہتی۔ ہم چھٹے باب میں پہلے ہی یہ دیکھ چکی ہیں کہ وہ اپنے دن کی تیاری کے لیے بہت صبح اُٹھتی تھی۔ یہ عورت صبح سویرے بہت جلدی اُٹھتی اور اگر ضروری ہوتا وہ رات کو بھی دیر تک جاگتی تھی۔ پندرھویں آیت صبح کام کرنے والے لوگوں کے لیے ہے اور وہ اِس سے خوشی محسوس کرسکتے ہیں، پر اب ہم رات دیر تک کام کرنے والے لوگوں کی بات کر رہی ہیں۔

یہ بہت ضروری ہے کہ ہم صحت مند ہوں اور اِسی طرح ہمارا ذہن اور جسم بھی دُرست ہونا چاہیے، تاکہ ہم بہتر طور پر کام کرسکیں، اِس کے ساتھ ساتھ ہمیں مناسب آرام کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔حد درجہ آرام طلبی پاک دامن عورت کا طرزِ عمل نہیں اور نہ ہی وہ ناکافی آرام کرتی۔ اِس طرح کا طرزِ عمل ایک اچھے مختار کا نہیں ہوسکتا، کیوں کہ ہم خدا میں اپنے بدن کی مختار ہیں کہ اپنے بدن کے وسیلہ سے اُس کے نام کو عزت اور جلال دیں۔ پس یہاں کس چیز کے بارے میں تعلیم دی گئی ہے؟ کیا آپ اِس بات پر حیران نہیں ہوتی کہ

آیت کے ایک حصے میں اُس کی سوداگری کے اِطمینان کو بیان کیا گیا ہے اور اگلے ہی حصے میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ رات کو دیر تک جاگتی تھی۔ اِس کی کچھ وجوہات تھیں اور یہ کسی نہ کسی طرح سے ایک دُوسرے سے پیوست ہیں اور ہم پہلے سے ہی جانتی ہیں کہ یہ پاک دامنی تھا اور یقیناً یہ ایک اچھا عمل ہے۔

اِس آیت کے تناظر میں یہ نتیجہ اَخذ کرنا نہایت دانش مندانہ ہے کہ یہاں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنی محنت سے کبھی بھی نہیں تھکتی تھی، وہ اپنی سوداگری اور بنائی گئی چیزوں کے معیار پر کبھی سمجھوتا نہیں کرتی تھی اور نہ ہی وہ اُس کے معیار کو قربان کرتی تھی اور یہ بات ہی اُسے وقت کی قدر کرنا سکھاتا تھا۔ وہ مکمل طور پر اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو معیاری بناتی، تاکہ یہ اُسے اور اُس کے خاندان کو فائدہ دیں اور وہ کبھی بھی ناجائز فوائد حاصل کرنے کے لیے مختصر راستے (Short Cut) اِستعمال نہیں کرتی تھی۔ وہ ہمیشہ اپنے خلوت کے وقت کو قربان کرتی اور لگاتار کام کرتی، تاکہ کہیں اُس کا غیر ضروری آرام اُس کے دن کی دُوسری ترجیحات کو نقصان نہ پہنچائے۔ وہ صبح جلدی اُٹھتی اور جب کبھی خداوند، اُس کے شوہر، بچوں، ملازموں اور دوستوں کو اُس کی ضرورت ہوتی وہ اُن کے لیے دیر تک بھی جاگتی تھی۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اگلی آیت پچھلے خیال کا ہی تسلسل ہے، جہاں لکھا ہے ''رات کو اُس کا چراغ نہیں بجھتا۔ وہ تکلے پر اپنے ہاتھ چلاتی ہے اور اُس کے ہاتھ اَیٹرن پکڑتے ہیں'' دونوں آیات میں ہی ہم دیکھ سکتی ہیں کہ وہ اپنے دن کے تمام کاموں کو بہتر سے بہتر انداز میں کرنے کی کوشش کرتی تھی۔

''ہم کو اپنے دِن گننا سکھا۔ایسا کہ ہم دانا دِل حاصل کریں'' (زبور ۹۰:۱۲)۔

یاد رکھیں کہ وہ عورت کسی کے بنائے ہوئے نظام الاوقات (Schedule) پر عمل نہیں کرتی تھی، بلکہ وہ خود اَیسا نظام الاوقات بناتی جس سے اُس کے شوہر اور خاندان کو فائدہ ہو۔ وہ عورت کبھی بھی پاک دامنی کے مرتبہ پر نہیں پہنچ سکتی تھی، اگر وہ اپنے شوہر کو اوّل درجہ نہ دیتی اور اُس کی فرماں برداری نہ کرتی (۱۔پطرس ۳:۱)۔ ہم پندرھویں آیت میں دیکھ چکی ہیں کہ وہ صبح سویرے جلدی اُٹھ کر اپنے پورے دن کی ذِمے داریوں کو ترتیب دیتی

اور تمام لوگوں کو اُن کے کام تفویض کرتی۔ ہماری طرح اُس عورت کو اپنی زندگی کے ہر دن میں مختلف اِنتخابات کرنے پڑتے تھے۔ وہ اپنے تمام فیصلے بڑی سمجھ داری سے کرتی اور سب کاموں کو مقررہ وقت پر سرانجام دیتی، اِن سب باتوں کے لیے اُسے اپنے وقت کو قربان کرنا پڑتا۔ وہ عورت آج کی عورتوں کی طرح بہت سا وقت اپنے لیے نہیں نکالتی تھی۔

ایک ایسی عورت جس کے بچے چھوٹے ہیں اور اُسے اُن کی پرورش کرنے کی ضرورت ہے یا اُسے اپنے شوہر کی ضروریات پوری کرنی ہیں تو اُس کے لیے بڑا مشکل ہے کہ وہ اپنے مشاغل کو وقت دے سکے یا پیسے کمانے کے لیے مختلف چیزیں بنا سکے۔ ایسا کرنا ہرگز پاک دامنی نہیں کہ آپ اپنی قابلیت، قوت، وقت اور پیسے کو اپنے خاندان کی بجائے دُوسری چیزوں پر صرف کریں۔ وہ عورت ہمارے لیے ایک زندہ مثال ہے، وہ دُوسرے کاموں کو ہمیشہ اپنے وقت پر کرتی یا وہ اُن کاموں کو کرنے کے لیے صبح سویرے جلدی اُٹھ جاتی اور رات کو دیر سے سوتی۔ وہ عورت اپنے شوہر اور خاندان کو کبھی بھی اپنے دُوسرے کاموں میں گڈمڈ نہ ہونے دیتی۔ وہ ہمیشہ قربانی دیتی، تاکہ وہ اپنے خاندان کے لیے بہت کچھ کر سکے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اِس بات کو یقینی بنائیں کہ ہمارا وقت مکمل طور پر باترتیب اور قابو میں ہو، تاکہ ہم اُسے اپنے اِردگرد موجود خدا کی طرف سے عطا کردہ ذِمے داریوں کو پورا کرنے میں صرف کریں اور ہم اپنی زندگیوں کو اُس کی مرضی کے مطابق تخلیقی بنائیں۔ ایسا کرنا پاک دامنی ہوسکتا ہے، اگر معیاری چیزیں بنا کر اُن سے منافع حاصل کیا جائے۔ یہ اُصول کسی بھی کام پر لاگو ہو سکتا ہے لیکن اگر اہم ذمے داریوں کو چھوڑ کر تجارت، کام ، کیریئر اور مشاغل پر وقت صرف کیا جائے تو یہ پاک دامنی سے بدی میں بدل جاتا ہے۔ وہ عورت کبھی بھی اپنے خاندان کی روزمرہ ضروریات اور ترجیحات پر سمجھوتہ نہیں کرتی تھی۔ اُس کا محورِ نگاہ یہ تھا کہ وہ خدا کی عطا کردہ اہم ذِمے داریوں کو اوّل درجہ دے۔

ہم میں سے ہر ایک کے پاس روزانہ چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم کلامِ مقدس کے مطالعہ سے خدا کی حکمت کو تلاش کریں اور اُس کے منصوبہ پر کامل یقین رکھیں اور ہر وہ کام جسے ہم کرتی ہیں، اُس میں خدا کو اوّل درجہ دیں۔ اگر ہم کوئی زائد کام

سر اَنجام دے رہی ہیں، جو بہت ضروری نہیں (اگر چہ ہم اُس سے لطف اندوز ہوتی ہیں) تو اِس سے ہم اپنے بہت سے اہم کاموں کو قربان کر دیں گی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم حلم مزاجی کے ساتھ اُس کو ختم کر دیں اور اپنی زندگی کو خدا کی مرضی کے مطابق ڈھالیں۔

اکثر جو چیزیں ہو رہی ہوتی ہیں اُن کو سمجھنا مشکل ہوتا ہے اور اِس بات کے بارے میں جاننا بھی مشکل ہوتا ہے کہ ہم کیسے سمجھ داری سے زائد کاموں کو کرنے کے لیے وقت نکال سکیں۔ گناہ آلودہ چیزیں اکثر بہت واضح ہوتی ہیں اور اُنہیں آسانی کے ساتھ سمجھا جا سکتا ہے کیوں کہ ہم جانتی ہیں کہ خدا چاہتا ہے کہ ہم گناہ کا اِقرار اور اُس کو ترک کریں (اَمثال ۲۸:۱۳) ۔ہمیں اپنی زندگی میں بہت سی ایسی چیزوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو اپنی ذات میں گناہ نہیں ہیں۔ یہ چیزیں بہت اچھی ہوسکتی ہیں اور اُن سے لطف اندوزی، فوائد، خوشی اور زائد رقم حاصل کی جا سکتی ہے، اور اُن چیزوں سے ہم یہ محسوس کر سکتی ہیں کہ زندگی کتنی بھرپور ہے۔

ہمیں اِس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ دُنیا میں بہت سی ایسی اچھی اور منافع بخش چیزیں ہیں جن کے لیے ہمیں وقت صرف کرنے کے لیے نہیں بلایا گیا۔ خدا ہمیں حقیقت میں برکت دیتا ہے جب ہم مناسب وقت دُعا اور اِس بات کا مشاہدہ کرنے میں گزارتی ہیں کہ کیا بہتر ہے اور ہماری زندگیوں کے لیے اُس کی کیا مرضی ہے۔ ہمیں اِس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمیں اپنی زندگی کے ہر ایک عمل میں اوّل درجہ خداوند، اپنے شوہر، بچوں، گھرانوں، اور منسٹریز کو دینا چاہیے۔ ہمیں ضرورت ہے کہ ہم تمام چیزوں کو فہم و فراست سے اُن کی مقررہ جگہ پر رکھیں، یوں ہم اپنے روزمرہ کاموں میں خدا کو خوش کر سکیں گی۔

موجودہ زمانے میں ہمیں بہت سے اِنتخابات کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن بہت سے اِنتخابات جن کا سامنا ہمیں اپنی زندگی میں کرنا پڑتا ہے، ہمیں لازماً اُنھیں عقل اور سمجھ داری کے ساتھ سرانجام دینا چاہیے۔ اگر ہمارے پاس ایک اچھی نوکری ہے تو یہ بالکل غلط نہیں، لیکن اگر اِس سے اُن ترجیحات پر فرق پڑتا ہے جو کہ بہ طور ماں اور بیوی ہماری ذِمے داریوں میں شامل ہیں تو ہمیں ضرور اِس پر غور کرنے کی ضرورت ہے اور ہمیں اِسے

چھوڑ کر اُن چیزوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے جو خدا نے ہمارے لیے مقرر کی ہیں اور وہ ہمارے لیے زیادہ اہم ہیں۔ اگر ہم اپنے احساسات کے مطابق فیصلے کرتی یا جیسا ہمیں سکھایا گیا یا جیسی ہم خواہش کرتی ہیں تو یہ ہماری زندگی کو ناقابل تلافی نقصان دے سکتے ہیں۔ کیوں کہ ہمارا ایک جسمانی فیصلہ ہماری زندگی کو تباہ و برباد کر سکتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ہر ایک فیصلہ کا مشاہدہ شخصی اور بائبلی انداز میں کریں اور اِن فیصلوں کو بائبل کے مطابق ترتیب دے کر اُن کا اِطلاق اپنی زندگیوں پر کریں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم رُوح القدس کو اپنی زندگیوں میں جگہ دیں جیسا کہ عبرانیوں کا مصنف لکھتا ہے ۔'' پس جب کہ گواہوں کا اَیسا بڑا بادِل ہمیں گھیرے ہُوئے ہے تو آؤ ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اُس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا لیتا ہے دُور کر کے اُس دوڑ میں صبر سے ڈوریں جو ہمیں درپیش ہے'' (عبرانیوں۱۲:۱۔۲)۔ یہ مناسب ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنی زندگی کی اہم باتوں پر توجہ دے اور ہر اُس رکاوٹ اور گناہ کو اپنی زندگیوں سے دُور کرے جو ہمیں درپیش ہے۔ اِس زندگی میں بہت سی ایسی مشکلات ہیں جن پر راست عقل اور ضبطِ نفس سے قابو پایا جا سکتا اور اپنی توجہ کو اُس طرف رکھا جا سکتا ہے جہاں خدا چاہتا ہے۔

اَمثال اکتیسویں باب کی یہ آیت ہمیں صرف یہ ہی نہیں سکھاتی کہ وہ عورت اپنی کاروباری اَخلاقیات میں دیانت دار اور قابلِ اعتماد تھی، بلکہ اِس سے یہ بات بھی ہم پر آشکارہ ہوتی ہے کہ وہ ایثار اور اِیمان داری سے مسلسل اِس پر قائم رہتی تھی۔ وہ عورت ہرگز غیر جذباتی اور بے حس نہیں تھی، جب بھی ایثا و قربانی کی ضرورت ہوتی، وہ قربانی دیتی اور جب کبھی سخت محنت کی ضرورت ہوتی تو وہ اُس سے بھی دریغ نہ کرتی۔ وہ کبھی بھی پیسے کے لالچ میں اپنی دیانت داری کو نقصان نہ پہنچاتی اور نہ ہی کبھی اُس وقت سے رُوگردانی کرتی جو اُس کے خاندان کو اُس سے درکار تھا۔ وہ عورت اپنے دن کی ترجیحات کو پورا کرنے کے لیے صبح سویرے جلدی اُٹھ جاتی اور اپنے وقت اور نیند کو قربان کرتی۔ آپ بڑی آسانی سے ایک گھنٹہ پہلے جاگ سکتی ہیں اور اِسی طرح آپ ایک گھنٹہ دیر سے بھی جاگ سکتی ہیں۔ بہ ظاہر یہ آپ کو غیر معمولی نہیں لگے گا، لیکن اگر آپ ہر روز ایک گھنٹہ

جلدی اُٹھتی ہیں تو بیس سالوں میں آپ اپنی زندگی کے ایک زائد سال سے لطف اندوز ہو سکتی ہیں، ایسا صرف ایک گھنٹہ پہلے جاگنے سے ہو گا ۔صرف ایک گھنٹے کی قربانی سے آپ اپنے آپ کو ایک پورا سال دے سکتی اور آپ اُس وقت کو اپنی دُوسری بہت ہی اہم ذِمے داریوں میں صرف کر سکتیں ہیں۔

وہ عورت ہمیشہ اہم ذِمے داریوں کے لیے وقت نکالتی اور کوشش کرتی کہ کوئی بھی کام اُس کی ترجیحات میں دخل اندازی نہ کرے۔ وہ لاغرضی سے چیزوں کو سرانجام دینے کے لیے اپنے وقت کو قربان کرتی۔ وہ عورت خدا کی طرف سے دی گئی ایک مضبوط مثال ہے اور ہمیں چاہیے کہ ہم اُس کی پیروی کریں۔

باب ۱۰

وہ اِنکساری سے خدمت کرتی ہے

''وہ تکلے پر اپنے ہاتھ چلاتی ہے اور اُس کے ہاتھ اٹیرن پکڑتے ہیں''(اَمثال ۳۱:۱۹)۔

سوت کاتنے اور اپنے کپڑے خود بنانے سے ہمیں اِس بات کی شہادت ملتی ہے کہ وہ عورت اُس کام کو معمولی یا گھٹیا نہیں سمجھتی تھی، بلکہ وہ یہ کام ایک خاص مہارت اور طریقے سے کرتی تھی۔ عام طور پر ہم وکٹورین(Victorian) زمانے کی تصاویر دیکھنے کی عادی ہیں جہاں ایک خوب صورت عورت بڑی نزاکت سے چرخے پر بیٹھی تکلے پر اپنا ہاتھ چلارہی ہے اور اُس کے چہرے پر ایک شوخ مسکراہٹ ہے جیسا وہ کوئی پیانو بجارہی ہے۔ یہ تکلے پر اُون بنانے کی ایک حقیقی مثال نہیں ہے کیوں کہ اِس سارے عمل میں بہت مستعدی اور سخت محنت کی ضرورت ہوتی تھی۔

میں نے تکلے پر اُون بنتی دیکھی ہے اور سچ میں یہ سارا عمل حد درجہ دُھول، چکناہٹ اور شوروغل سے بھرپور ہوتا ہے اور اُسے کرنے کے لیے سخت محنت اور وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔اُون سے دھاگا بنانے کا عمل کم از کم دس اقدامات پر مشتمل ہے۔ اُن اقدامات میں سیدھا کرنا، کترنا، کنارہ بندی کرنا، دُھلائی کرنا، تراشنا، دُھنائی کرنا، پونی بنانا، کاتنا، لچھا بنانا، اور پالش کرنا شامل ہیں۔

وہ خوب صورت تیار شدہ اُون اور اُس سے تیار کیا گیا سامان، جو اُس کی کوششوں سے تیار کیا جاتا تھا واقعی دل کش اور قابلِ ستایش ہوتا تھا۔کیا آپ نے کبھی بھیڑوں سے اُون اُترتی دیکھی ہے؟ میں نے یہ عمل دیکھا ہے اور میں کہہ سکتی ہوں کہ یہ بالکل بھی خوب صورت نہیں ہوتا۔ وہ اُون بہت گندی، گھاس، بیجوں، گوبر اور چکناہٹ سے بھری ہوتی ہے، اِس میں بہت سے کیڑوں مکوڑے اور ہر وہ چیز شامل ہوتی ہے جس میں بھیڑ گھومتی ہے۔کیا آپ نے کبھی بھیڑ کو بھیڑ خانہ میں دیکھا ہے؟ آپ وہاں اُس کی تصویر

کھینچ لیں۔ آپ اُس تصویر کا موازنہ کسی بھی ایسی چیز سے کریں جو بھیڑ کی اُون سے بنی ہے اور فرق آپ کے سامنے آجائے گا۔ میں نے سنا ہے کہ اکثر جب بھیڑ کے بال کاٹ کر لائے جاتے ہیں تو اُس وزن میں پچاس فیصد سے بھی کم اُون ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اُون تیار کرنے کے لیے اُسے مختلف مراحل میں سے گزارا جاتا ہے۔وہ عورت اِس تھکا دینے والے، سخت اور ناخوش گوار کام کو اپنے بچوں یا اپنے نوکروں کے سپرد نہیں کرتی تھی، بلکہ وہ خود سخت محنت کر کے اُن کے ساتھ کام کرتی۔

یاد رکھیں! اُس عورت کے پاس کسی قسم کی جدید سہولیات نہیں تھیں، جیسے یہ آج کے دَور میں میسر ہیں۔ بہت سے لوگ کبھی بھی اُس زمانے میں واپس جانا نہیں چاہیں گے کہ اُس سارے عمل کو سرانجام دیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ عورت اُس کام میں مہارت رکھتی تھی اور اُسے دُوسرے بہت سے لوگوں سے بہتر سرانجام دیتی تھی۔ یقیناً اُس کام کا اَجر بہت بیش قیمت تھا، لیکن یہ بھی واضح ہے کہ اگرچہ اُس کام کے نتائج بڑے کارآمد تھے، مگر وہ کوئی شان دار کام نہیں تھا۔

یقیناً وقت بدل چکا ہے اور ہمیں اِس بات کا سامنا نہیں کہ ہم بھیڑوں کی اُون کاٹیں یا اپنی اُون خود تکلے پر بنائیں۔ نہ ہی ہم رات ہونے سے پہلے اپنی مرغیوں کو جمع کرتی ہیں، اور نہ ہی آج کل ہم بستر پر جانے سے پہلے گھر سے باہر گئے ہوئے تمام لوگوں کا اِنتظار کرتی ہیں یا ہفتے میں صرف ایک دفعہ ہفتے کی رات کو نہاتی ہیں۔ لیکن پھر بھی آج کے دَور میں بہت سے خدمتی کام اور ضروریات ہیں جو ہمیں اپنے خاندانوں کے لیے کرنے کی ضرورت ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم اُن کو بے غرضی سے سرانجام دیں۔

ہمیں کہا گیا ہے کہ ہم یسوع مسیح جیسا روّیہ رکھیں، جیسا اُس نے آخری فسح کے موقع پر کیا۔ وہ فسح سے اُٹھا " دسترخوان سے اُٹھ کر کپڑے اُتارے اور رُومال لے کر اپنی کمر میں باندھا ۔اِس کے بعد برتن میں پانی ڈال کر شاگردوں کے پاؤں دھونے اور جو رُومال کمر میں بندھا تھا اُس سے پونچھنے شروع کیے" (یوحنا ۱۳:۴۔۵)۔

یسوع مسیح جو ہمارا بادشاہ ، مجسم خدا (ہر چیز کا خالق) ہے، وہ کیوں ناقابل یقین حد تک جھک گیا اور گناہ گار اِنسانوں کے پاؤں دھوئے؟ اُس نے ہمیں بتایا کہ اُس نے ایسا

کیوں کیا: ''تم مجھے اُستاد اور خداوند کہتے ہو اور خوب کہتے ہو کیوں کہ میں ہوں۔پس جب مجھ خداوند اور اُستاد نے تمہارے پاؤں دھوئے تو تم پربھی فرض ہے کہ ایک دُوسرے کے پاؤں دھویا کرو۔ کیوں کہ میں نے تم کو ایک نمونہ دکھایا ہے کہ جیسا میں نے تمہارے ساتھ کیا ہے تم بھی کیا کرو۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا اور نہ بھیجا ہوا اپنے بھیجنے والے سے۔ اگر تم اِن باتوں کو جانتے ہوتو مبارک ہو بشرطیکہ اُن پر عمل بھی کرو'' (یوحنا۱۳:۱۳۔۱۷)۔ ایک پاک دامن عورت اِس بات کو قابلِ فخر سمجھتی ہے کہ وہ حلم مزاجی سے اپنے خاندان کی خدمت کرتی ہے، چاہے وہ کام کتنے ہی چھوٹے کیوں نہ ہوں۔

اَمثال کی کتاب کا یہ باب ہمیں یہ نہیں سکھاتا کہ ہمیں پاک دامن عورت بننے کے لیے لازماً اپنے کپڑے خود بنانے چاہیں۔یہ ہمیں پاک دامنی کے اُصولوں کے بارے میں بتاتا ہے اور تکلے پر اُون بنانے کو یہاں صرف بہ طور مثال بیان کیا ہے۔ وہ کبھی بھی سخت محنت اور تھکا دینے والے کام سے پریشان نہیں ہوتی تھی، وہ ہمیشہ اُس کام کو محبت سے کرنے کے لیے تیار ہوتی، جو اُس کی یا اُس کے خاندان کے ضرورت ہوتا۔اُس زمانے میں اپنے خاندان کے کپڑے بنانے کے لیے اپنی اُون خود تیار کرنا سب سے سستا طریقہ تھا، لیکن آج ایسا نہیں ہے۔

آج کل ہم کسی قسم کی محنت کے بغیر شان دار کپڑوں کو خرید سکتی ہیں اور اکثر یہ بہت زیادہ مہنگے بھی نہیں ہوتے۔ آج کے دَور میں چیزوں کو خریدنے کے لیے ہمارے پاس بہت سے اِنتخابات ہیں، جب کہ اُس عورت کے ساتھ ایسا نہیں تھا۔ آج کل ہم بہت سی دوکانوں پر صرف ایک دن میں جا سکتی ہیں یا صرف کمپیوٹر کے ایک بٹن کو دبانے سے ہم گھر بیٹھے چیزوں کو خرید سکتی ہیں، اور جب ہم باہر سے خریداری کر کے گھر لوٹتی ہیں تو ہم نے اِتنا سامان خریدا ہوتا ہے جتنا وہ عورت ہفتے یا مہینے میں بناتی تھی۔آج ہمارے پاس چیزوں کی لاتعداد اِقسام، انداز اور رنگ ہیں، ہم اُن میں سے کسی کا بھی اِنتخاب کرسکتی ہیں، جب کہ اُس عورت کے پاس یہ سب کچھ نہیں تھا۔ آج کے دَور میں ہم اِستعمال شدہ یا نیا سامان آسانی کے ساتھ سٹوروں سے حاصل کرسکتی ہیں۔

موجودہ دَور میں جدید کپڑوں کو سلائی کرنے کے لیے بہت زیادہ محنت کی ضرورت نہیں ہوتی ، یہاں تک کہ اگر آپ اپنے کپڑوں کو خود سلائی کرنا چاہیں۔ یہ عمل اِتنا محنت طلب نہیں جتنا وہ عورت اپنے کپڑوں کو بنانے کے لیے کرتی تھی۔ جب آپ اپنے تکیے، کپڑے، پردے، سجاوٹ کا سامان یا قالین ہاتھ سے تیار کریں گی تو یہ احساس بہت ہی پُرمسرت اور صحت بخش ہو گا۔ تاہم ایک خوب صورت کپڑے کو سلائی کرنے کے لیے لینا اور اُون کی گندی ٹوکری کو اُٹھانے میں بہت فرق ہے۔ لیکن اِس بات کو یاد رکھیں کہ کپڑے کو ایک خوب صورت حالت میں لانے سے پہلے اُس گندی اُون کو بہت سے مراحل سے گزارنا پڑتا ہے۔

یہاں پاک دامنی کا محورِ نگاہ یہ نہیں ہے کہ ہمیں زبردستی اِس بات پر قائل کیا جائے کہ ہم اپنے کپڑوں کو خود تکلے پر بنائیں یا آج کے دَور میں ہم اپنے کپڑے اُس عورت کی طرح حاصل کریں۔ بلکہ اِس کی بجائے اس کا آیت کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ ہم اپنے ہاتھوں سے کام کریں۔ وہ عورت ہمیشہ سخت محنت کرتی، تاکہ اُس کی محنت سے اُس کے خاندان کو فائدہ ہو۔ یہ کیسی نمایاں اور موثر مثال ہوتی ہے، جب گھر کی ملکہ حلم مزاجی، خوشی اور مستعدی کے ساتھ اپنے خاندان کی خدمت کرتی ہے۔ یہی حقیقی پاک دامنی ہے۔

باب ۱۱

وہ مہربان ہے

''وہ مفلسوں کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتی ہے۔ ہاں وہ اپنے ہاتھ محتاجوں کی طرف بڑھاتی ہے'' (اَمثال ۳۱:۲۰)۔

وہ پاک دامن عورت نہ صرف محنتی، بلکہ کشادہ دِل بھی تھی۔ اگرچہ اُس کی توجہ اور ترجیحات کا مرکز اُس کی خانگی زندگی اور اُس کا خاندان تھا، لیکن اُس کی یہ ذِمے داریاں کبھی بھی اُس کے دُوسرے کاموں میں رکاوٹ کا باعث نہیں بنی تھیں۔ اُس کی زندگی میں اوّل درجہ ہمیشہ خداوند کو حاصل ہوتا اور وہ بڑی فرماں برداری سے اُس کی رہنمائی کو قبول کرتی، وہ ہمیشہ دُوسروں کے لیے شفقت اور ہمدردی کا جذبہ رکھتی تھی۔ جس دُنیا میں ہم رہ رہی ہیں وہ بہت ہی سرد مہر، بے حس، خودغرض اور سنگ دِل ہے۔ یہاں تک کہ اگر اِیمان دار اپنے خیالات اور جذبات کو رُوح القدس کی رہنمائی میں نہیں سونپتے تو وہ بھی تلخی اور بے حسی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ اُس کے پیار، مہربانی اور احساس کی زندہ مثال بنیں اور ہمیشہ اپنے قول وفعل سے دُوسروں کے ساتھ محبت سے پیش آئیں۔ جب ہمارے دِلوں میں خدا کی محبت ہو گی تو رُوح القدس ہم پر بوجھ ڈالے گا کہ ہم اُسے دُوسروں پر بھی ظاہر کریں۔ وہ عورت بڑی مستعدی سے اپنے ہاتھوں سے کام کرتی، تاکہ وہ دُوسروں کی ضرورت کے وقت مہربانی سے اُنھیں کچھ دے سکے(افسیوں ۴:۲۸)

یہ بہت بڑے اِستحقاق کی بات ہے کہ خدا ہمیں دُوسروں کی مدد کے لیے اِستعمال کرتا ہے۔ جب ہم خوشی اور محبت کے ساتھ خدا کی دی ہوئی برکت میں سے لوگوں کی مدد کرتے ہیں، تاکہ اُن کا کچھ بوجھ ہلکا ہو سکے تو یہ عمل خدا کی محبت کو موثر طور پر دُوسرے لوگوں میں ظاہر کرے گا۔ یہ سچ ہے کہ ''دینا لینے سے مبارک ہے''(اعمال ۲۰:۳۵)۔ بہت سے لوگ اِس بات کے لیے کوشش نہیں کرتے کہ وہ دُوسرے لوگوں کی مشکلات میں اُن

کی مدد کریں یا اُن کا بوجھ ہلکا کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ کیوں کہ خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے کہ "بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی" (متی۲۴:۱۲)۔ لالچ اور خودغرضی کسی بھی سچے اِیمان دار کی خوبیاں نہیں ہیں۔ جب ہم اپنے ہاتھ غریبوں کی مدد کرنے کے لیے کھولتی ہیں تو ہم اپنے اردگرد کے لوگوں پر مسیح کی محبت کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہ نہایت ہی اِستحقاق کی بات ہے کہ ہم اِس مُردہ اور سرد دُنیا میں مسیح کی محبت اور مہربانی کے لیے اِستعمال ہوں۔

یہ بہت اچھا ہو گا کہ اگر ہماری توجہ کا محور شفقت، خیر خواہی، رحم دِلی، نیکی اور سخاوت ہوں۔ تاہم میں نے دیکھا ہے کہ کچھ اُصول اِس تعلیم کو پیچیدہ بنا دیتے ہیں، یہاں تک کہ عورتیں بے پروائی سے پاک دامنی کی اِس مثال کو ردّ کر دیتی ہیں۔ یقیناً یہ بہت اہم ہے اور ہمیں اِس بات کا علم ہو کہ ہمیں کب اور کس کی مدد کرنی چاہیے۔ بلاشبہ کوئی ایک شخص پورے چرچ یا سب لوگوں کی مدد نہیں کر سکتا۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی ہم سے مدد کی درخواست کرتا ہے لیکن ہم اُس کی مدد نہیں کر سکتیں اور شاید بہت سے لوگوں کی ضروریات ایسی ہوں جو ہم پوری نہ کر سکیں۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم ہر روز عملی طور پر اپنے تمام فیصلوں کو عقل مندی سے کریں۔ یقیناً کچھ ایسی ترجیحات ہیں جن کے بارے میں خدا چاہتا ہے کہ ہم اُن پر توجہ دیں۔

بے شک اُس عورت کا اپنے آپ کو خدا کے لیے وقف کرنا، محنت پسندی، کام کی موثر اخلاقیات اور بےغرضی اُسے اِس قابل بناتی کہ وہ دُوسرے لوگوں کی ضروریات میں اُن کی مدد کرے۔ وہ عورت کبھی بھی اپنے وقت اور اپنی زائد آمدن کو ضائع نہیں کرتی تھی۔ وہ ایسا ہرگز نہ کرتی بلکہ وہ اپنے وقت اور زائد آمدن سے اپنے گھر کی ضروریات کو پورا کرتی۔ اگر وہ عورت لالچی، خودغرض اور فضول خرچ ہوتی تو اُس کے ہاتھ کبھی بھی دُوسروں کی مدد کے لیے کھل نہیں سکتے تھے۔ اُس نے کبھی بھی سدوم کے گناہ کی پیروی نہیں کی تھی۔ سدوم کا گناہ کیا تھا؟ "دیکھ تیری بہن سدوم کی تقصیر یہ تھی۔ غرور اور روٹی کی سیری اور راحت کی کثرت اُس میں اور اُس کی بیٹیوں میں تھی۔ اُس نے غریب اور محتاج کی دست گیری نہ کی" (حزقی ایل۱۶:۴۹)۔

جب خدا آپ کو نجات دیتا اور آپ کے دِل کو تبدیل کرتا ہے تو اِس کے نتیجے میں آپ کی خواہش ہو گی کہ آپ خوش رہیں اور اَمثال اکتیسویں باب میں بیان کی گئی عورت کی طرح زندگی گزاریں۔ خدا پاک دامنی کی اِس مثال کو اِستعمال کرتے ہوئے اُس عورت کے دِل کو عیاں کرتا ہے کہ اُس کا دِل ہمیشہ خدا کی فرماں برداری میں رہتا، جس کے نتیجے میں وہ ہمیشہ راست ترجیحات کو اوّلیت دیتی اور بہت سا پھل پیدا کرتی۔ جب ایک عورت کا دِل ہمیشہ خدا کو خوش کرنا چاہے گا تو یہ عمل اُس کی زندگی میں بے غرضی کو ظاہر کرے گا۔ وہ عورت اپنے ہاتھوں کو اپنے خاندان اور اپنے گھر کے فائدہ کے لیے اِستعمال کرتی، لیکن اِس کے ساتھ ساتھ وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کا بھی خیال رکھتی۔

اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اُس عورت کی توجہ کا محور گھر سے باہر کے کام تھے جو کسی نہ کسی طرح اُس کے خاندان کو بھی فائدہ دیتے۔دراصل یہ بالکل اُس کے برعکس ہے۔کیوں کہ اُس کی توجہ کا اوّلین مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے گھر میں رہتے ہوئے خدا کی مرضی کو پورا کرے، اُس کے بعد وہ گھر سے باہر دُوسرے لوگوں کو بھی فوائد دیتی تھی۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اُس کی اوّلین ذِمے داریوں کا مرکز اُس کا خاندان تھا۔ اکثر عورتیں اپنے آپ، اپنے خاندانوں، اپنے گھرانوں، اور اپنے ازدواجی رشتوں میں خدا کی مرضی کو پسند نہیں کرتیں، وہ گھروں سے باہر سوداگروں کے جہازوں کی طرح سفر کرتیں اور کوشش کرتی ہیں کہ باہر ملازمت کر کے اپنے مستقبل کو تابندہ بنایا جائے۔ گھر سے باہر ملازمت کرنے میں کوئی قباحت نہیں، اگر اِس سے آپ کی وہ راست ذِمے داریاں متاثر نہ ہوں جن کا تعلق آپ کے شوہر، بچوں اور گھر سے ہے۔ ہمارے لیے اِس بات کو یاد رکھنا نہایت عمدہ ہے کہ خدا نے عورت کو ایک خاص ذِمے داری اور کردار عطا کیا ہے، اور جب ہم اُس پر اِیمان رکھتیں اور اپنی ہر ایک بات میں اُسے خوش کرنا چاہتی ہیں تو وہ ہماری زندگیوں میں نہایت موثر طور پر کام کرتا ہے۔ ایسا کرنا کسی صورت میں بھی فائدہ مند نہیں ہوتا کہ ہم اپنے ذاتی مفاد کے لیے کلامِ مقدس میں ردّ و بدل کریں،اگرچہ اکثر عورتیں اِس کوشش میں لگی رہتی ہیں۔لیکن اُن کو یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اپنے مفاد کے لیے شاید اِنسانوں کو تو قائل کیا جا سکتا ہے لیکن خدا کو نہیں، اور اُس کے کلام

کو بدلا نہیں جا سکتا، کیوں کہ وہ پہلے سے ہی اپنے کلام میں راست معیارات کو قائم کر چکا ہے۔

آج کا زمانہ نہایت کسمپرسی کا شکار ہے، بے شمار گھر ٹوٹ چکے ہیں اور بہت سے لوگوں کی حالت ناگفتابہ ہے اور وہ اپنے گھرانوں کا بند وبست نہیں کر سکتے۔اِن تمام باتوں کے باوجود یہ خدا کی مرضی ہے کہ مائیں گھروں میں رہیں اور اپنے بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت کریں۔ میں اُن عورتوں کے لیے بہت درد محسوس کرتی ہوں جو اپنے گھر اور بچوں کی ذِمے داریوں کو اکیلی برداشت کرتی ہیں۔ یقیناً یسوع مسیح اُن کے بارے میں جانتا اور اُن کا خیال رکھتا ہے۔ وہ اپنے فضل اور اپنی قوت سے اُن کی تمام دُعاؤں کے جواب دیتا ہے جو وہ اُس سے کرتی ہیں۔ یہ بہت ہی مشکل ہوتا ہے کہ آپ اپنے بچوں کو بھی سنبھالیں اور باہر جا کر کام بھی کریں۔ باہر جا کر کام کرنے کا مطلب ہے کہ آپ اپنے گھر کو بہت تھوڑا وقت دے سکتی ہیں، یہ اُس صورت میں ممکن ہوسکتا ہے کہ اگر کوئی ایک فرد گھر میں بچوں کے ساتھ رہے تو پھر ایسا کیا جاسکتا ہے۔ اکثر اوقات ایسے بھی ہوتا ہے کہ ایک مخصوص معیار زندگی حاصل کرنے کے لیے بہت بڑی قربانی دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم سمجھ داری یہ ہے کہ ہم ایک ایسے شعبہ کا اِنتخاب کریں جو ہم سے تعلق رکھنے والے تمام لوگوں کے لیے فائدہ مند ہو۔ آپ کسی بھی میسر کام کو کرسکتی ہیں، لیکن اِس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ وہ کام آپ کو آپ کے گھر کے لیے بھی وقت دے سکے، بجائے اِس کے کہ آپ کو فقط اُس کام کو ہی اوّلین درجہ دینا پڑے۔ یہ ماؤں کی زندگی کا ایک لازمی حصہ ہے کہ وہ اپنی خواہشات کو اپنے خاندان کی حقیقی ضروریات کے لیے قربان کریں، اور اِن فیصلوں کے لیے ہمیں یقیناً ایک سنجیدہ دُعا اور بائبلی عقل کی ضرورت ہو گی۔

اَمثال اکتیسویں باب کے سیاق و سباق کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ہم پر واضح ہو جاتی ہے کہ اُس عورت کی توجہ کا بنیادی مرکز اُس کا گھر تھا۔ کیوں کہ وہ عورت محنتی اور کفایت شعار تھی اور وہ اپنے گھر کا بندوبست بہت احسن طریقے سے کرتی تھی۔اِس لیے اُسے اپنے معاشرے کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اپنے خاندان کو نظر انداز نہیں کرنا پڑتا تھا۔ اپنے پیاروں کو نظر انداز کرنا کبھی بھی بہادری اور پاک دامنی نہیں ہو گا اور نہ ہی

اپنے آپ کو ایسی چیزوں میں مصروف رکھیں جو بہت ہی غیر ضروری ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ غیر ضروری کام ہمیں اِطمینان کا احساس دیں۔ یہاں تک کہ اگر آپ بہت اچھے رُوحانی کام کر رہی ہیں، جیسا کہ منادی کرنا، اپنی رُوحانی نعمتوں کے وسیلہ سے کلیسیا اور دُوسروں کی خدمت کرنا یا پھر آپ خوش خبری کے پھیلاؤ میں معاونت کر رہی ہیں، لیکن اگر ایسا کرنے سے آپ کا خاندان اور گھریلو زندگی متاثر ہوتی ہے تو یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ ایسا کرنا اِس وقت اور اِس طرح آپ کے لیے خدا کی مرضی نہیں ہے۔ ہمیشہ اِس بات پر یقین رکھیں کہ اگر خدا ہمیں کسی کام کے لیے اِستعمال کرنا چاہتا ہے تو وہ ہمارے لیے اپنے مقررہ وقت پر راستے بھی نکالے گا اور یوں ہماری ترجیحات بھی نظر انداز نہیں ہوں گی۔ اگر ہم خدا کی عطا کردہ ترجیحات کو اُس کی خدمت کی وجہ سے نظرانداز کرتی ہیں تو یقیناً ہم خدا کی خدمت نہیں کر رہی ہیں۔ اگر رُوح القدس ہمارے وسیلہ سے کام کرے گا تو وہ بہ ظاہر اچھی نظر آنے والی چیزوں کی وجہ سے ہماری راست ترجیحات کو کبھی بھی متاثر یا نظر انداز نہیں کرے گا۔ اور اگر وہ ہم سے کوئی کام لینا چاہتا ہے تو وہ اُسے شائستگی، قرینہ اور بائبلی انداز میں لے گا۔

اِس مثل میں غریب کے لیے عبرانی کا لفظ nee-aw اِستعمال ہوا ہے جس کا مطلب ''ذہن کا یا حالات کا غریب'' ہے۔ یہ لفظ بڑی خوب صورتی سے لوگوں کی دونوں طرح کی ضروریات کے بارے میں فرق کرتا ہے۔ ذہن سے مراد رُوحانی ضروریات اور حالات سے مراد جسمانی ضروریات ہیں ۔ اَمثال اکتیسویں باب کی عورت بڑی سمجھ داری کے ساتھ لوگوں کی اُن دونوں طرح کی ضروریات کا خیال رکھتی تھی، چاہے وہ ضروریات رُوحانی ہوں یا جسمانی، وہ ہر ایک کی مدد اُس کی ضرورت کے مطابق کرتی ۔ آئیں یہاں اُن دونوں ضروریات کے بارے میں سیکھتی ہیں۔

رُوحانی ضروریات

بہت سے لوگ رُوحانی غریب ہوتے ہیں اور اُن کو ضرورت ہوتی ہے کہ دُوسرے اِیمان دار آزمایش میں بائبلی حکمت کے مطابق اُن کی مدد کریں۔ لوگ اپنی زندگی میں

متعدد ضروریات کا سامنا کرتے ہیں، جیسے رُوحانی، معاشرتی اور جذباتی۔ اِن تمام کا تعلق ایک اِنسان کے ذہن، مرضی ، رُوح، گناہ اور حالات سے ہوتا ہے۔بعض اوقات لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے کہ اُن کی زندگی کے مخصوص حالات اور آزمایش کے بارے میں کلام کی روشنی میں اُن کی رہنمائی کی جائے۔ کچھ لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے کہ اُن کو خوش خبری سنائی جائے۔ جب کہ دُوسرے لوگوں کو بائبلی رہنمائی، مشاورت، اِصلاح ، تربیت، حوصلہ اَفزائی، دُعا، تنبیہ، تقابل اور عقل کے بارے میں بتانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کچھ لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے کہ اُن کے ساتھ مِل کر دُعا کی جائے اور اُن کے اِیمان کو مضبوط کیا جائے تا کہ آزمایش میں اُن کو تسلی حاصل ہو۔ کچھ لوگوں کو اپنی زندگی کے مسائل کے محفوظ جوابات اور مخصوص حالات میں ذاتی جواب دہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ہم رُوحوں کو جیتنے والی اور بائبلی خیالات رکھتی ہیں تو ہماری زندگی میں دُوسروں کی رُوحانی مدد کرنے کے لامحدود مواقع ہیں۔

عورتوں کو چاہیے کہ وہ کلامِ مقدس کی دُرست تفہیم رکھیں اور اِلٰہی احکامات سے متفق ہوں، تا کہ وہ دُوسروں کی رُوحانی ضروریات میں بہتر طور پر اُن کی مدد کر سکیں۔ رُوحانی مدد کی ضرورت کسی خاص موضوع پر کوئی مخصوص کتاب حاصل کرنے سے بہت زیادہ ہے۔ مسیحیوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ''اپنے آپ کو خدا کے سامنے مقبول اور اَیسے کام کرنے والے کی طرح پیش کرنے کی کوشش کر جس کو شرمندہ ہونا نہ پڑے اور جو حق کے کلام کو دُرستی سے کام میں لاتا ہو'' (۲۔تیمتھیس۲:۱۵)۔افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسیحی کلامِ مقدس کا اِطلاق اپنی زندگیوں میں دُرستی سے نہیں کرتے، جس وجہ سے وہ دُوسروں کی زندگیوں میں بائبل کے اُصولوں کو مناسب طور پر لاگو نہیں کر سکتے، جس کے نتائج ہم یہ دیکھتی ہیں کہ اِیمان دار بڑی مشکل سے اپنے سوالات کے جواب تلاش کرتے ہیں، تا کہ وہ لوگوں کی مشاورت کر سکیں۔ یوں یہ صورت حال خوف ناک ہوتی جا رہی ہے۔ دُنیا مسیحیوں کو ایسا دیکھنا چاہتی ہے کہ وہ اُن کی آزمایشوں میں اُنھیں تسلی دیں اور اُن کی دُرست رہنمائی کریں، لیکن مسیحیوں کی زندگیاں اِس کے برعکس ہیں۔ یہ کیسی قابل تحقیر بات ہے کہ اِیمان دار باپ کی حکمت پر اِیمان نہیں رکھتے، جس کی وجہ سے اکثر لوگ اپنے لیے ایک

اچھا اور رُوحانی مشیر نہیں ڈھونڈ سکتے جو بائبل کے مطابق اُن کی رہنمائی کر سکے۔ دُنیوی تصورات اور طریقہ کار سے رُوحانی مدد کا حصول خدا کا منصوبہ نہیں ہے" مبارک ہے وہ آدمی جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا"(زبور۱:۱)۔

"بے اِیمانوں کے ساتھ ناہموار جوئے ہیں نہ جتو کیوں کہ راست بازی اور بے دینی میں کیا میل جول؟ یا روشنی اور تاریکی میں کیا شراکت ؟ مسیح کو بلیعال کے ساتھ کیا موافقت؟یا اِیمان دار کا بے ایمان سے کیا واسطہ؟ اور خدا کے مقدس کو بُتوں سے کیا مناسبت ہے ؟ کیوں کہ ہم زندہ خدا کا مقدس ہیں۔ چنانچہ خدانے فرمایا ہے کہ میں اُن میں بسوں گا اور اُن میں چلوں پھروں گا اور میں اُن کا خدا ہوں گا اور وہ میری اُمت ہوں گے"(۲۔کرنتھیوں ۶:۱۴۔۱۶)۔ دُنیا رُوحانی طور پر خدا کی سچائیوں سے بے بہرہ ہو چکی ہے اور ہمارے لیے اُن سے آگاہ ہونا ازحد ضروری ہے۔

اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کلیسیا کے اندر بھی اِیمان دار دُوسرے لوگوں کو تکالیف دے رہے ہیں، لوگوں کو اِلٰہی رہنمائی کی ضرورت ہے، لیکن بہت سی کلیسیاؤں میں بھی بہت کم لوگ ایسا کرنے کے قابل ہیں۔ بیشتر لوگ مصمم ارادہ کے مالک ہوتے ہیں اور وہ مستعدی سے اپنی ترجیحات پر عمل کرتے ہیں، اِس کے ساتھ ساتھ بہت سے ایسے بھی ہیں جو مختلف کلیسیائی کاموں اور مذہبی رسومات میں مصروف ہوتے ہیں، لیکن ایسے لوگوں کی تعداد بہت قلیل ہے جو حقیقت میں اِس بات پر غور کرتے ہیں کہ اصل میں خدا کا کلام اُن کو کیا تعلیم دیتا ہے۔ اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ایسے لوگ جو خدا کے کلام پر غور نہیں کر رہے وہ اپنے گھروں میں افسردگی، غمگینی، تلخی، تذبذب، طلاق اور فحش انگیزی سے نبرد آزما ہیں اور اُن کے بچے باغی ہو چکے ہیں۔ ایسے لوگ دُوسرے لوگوں سے صرف یہی تسلی حاصل کرتے ہیں کہ میں آپ کے لیے دُعا کروں گا، خدا پر اِیمان رکھیں، تمام چیزیں بھلائی کا سبب بنتی ہیں۔ یہ سب کچھ کہنا ٹھیک ہے۔ تاہم ایک ننگے شخص کو کہنا کہ گرم ہو یا بھوکے شخص سے کہنا کہ آپ سیر ہو میں آپ کے لیے دُعا کروں گا(یعقوب۲:۱۵۔۱۶)۔ مسیحیوں کو چاہیے کہ محض زُبانی تسلی سے آگے بڑھیں اور مشکلات میں دُرُست بائبلی روّیے اپنائیں، تاکہ اُن سے دُوسرے لوگوں کو تسلی ملے۔ دُوسروں کی مناسب رہنمائی کے لیے

آپ کو بائبل کی دُرُست تفہیم ہونی چاہیے ۔آپ کو چاہیے کہ اِس کے لیے آپ گھر میں شخصی مطالعہ بائبل کے لیے وقت نکالیں۔

بعض اوقات یہ بہت آسان ہوتا ہے کہ ہم کسی کو کچھ پیسے دے دیں تا کہ وہ کھانا کھا سکے یا ضرورت کے وقت کسی کی مدد کر دیں۔ لوگوں کی اِس طرح مدد کر نا بہت اچھا اور موثرہے اور یقیناً یسوع ہم سے یہی چاہتا ہے کہ ہم ایسا کر تے رہیں۔ تاہم اکثر ایسا ہوتاہے کہ لوگوں کی ضروریات جسمانی نہیں بلکہ رُوحانی ہوتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم کلام سے واقفیت رکھیں اور اِسے سمجھیں، یوں ہم ایک پاکیزہ اور خدا سے ڈرنے والی زندگی گزارسکیں گی اور دُوسروں کی بھی مدد کرسکیں گی۔ ہم اپنی بہنوں کی محافظ ہیں، لیکن ہم اُن کے سوالات کے بہتر جوابات کبھی بھی نہیں دے سکیں گی اگر ہم اُن کو بہتر طور سے نہیں جانتی ہیں۔

میں سمجھتی ہوں کہ یہ احساس بہت ہی نامناسب ہے کہ ہم کسی کی نجی زندگی میں مداخلت کر رہی ہیں، جبکہ وہ خود ہم پر اپنا آپ ظاہر کر رہی ہو۔ جب ہم خود کامل نہیں ہوتے تو دُوسروں کو مدد کی پیشکش کرنا حلم مزاجی ہے۔ لیکن خدا نے ہمیں بلایا ہے کہ ہم دُوسرے لوگوں کی ضرورتوں میں مدد کریں۔ اگرکسی بہن کی خدا رہنمائی کرتاہے کہ وہ اپنے اُس مسئلے کوہمارے ساتھ شیئر کرے جس سے نبردآزما ہے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اُس کی مدد کریں اور اُسے بتائیں کہ ہم صرف اُس کے لیے دُعا ہی نہیں کریں گی، بلکہ اُس کے تمام مسائل کے بائبلی حل ڈھونڈنے میں بھی اُس کی مدد کریں گی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم کلام مقدس کے ذریعے لوگوں کو اُمید دِلائیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم خدا کے رحم اورغم خواری کے ذریعے جو ہمیں تحریک دیتا ہے دُوسرے لوگوں کی مدد کریں جن کو راست عقل کی ضرورت ہے۔ یہ بہت ہی مشکل ہے کہ ہم جانیں کہ کسی شخص کو اُس کے مخصوص حالات میں کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہے، مسائل بہت ہی بے ترتیب ہوسکتے ہیں اور بہت سے حالات ایسے ہوتے ہیں کہ لوگ آسانی سے اُن کے حل تلاش نہیں کر سکتے۔ اکثر اوقات اَیسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ سب کچھ ٹھیک ہے اور اُنھیں تب احساس ہوتا ہے جب حالات اُن کے قابو میں نہیں رہتے۔ کچھ

لوگ رُوحانی مدد کوخوش آمدید کہتے ہیں، جب کہ بہت سے لوگ اِس سے باز رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہرحال ہمیں چاہیے کہ ہم ہر وقت دُوسرے لوگوں کی رُوحانی مدد کرنے کے لیے موجود ہوں اور تیار بھی رہیں۔

اکثر زندگی بہت کٹھن ہوسکتی ہے اور لوگوں کو اپنی زندگی کے ہر لمحے مدد اور رہنمائی کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ اگر ہم کبھی ایسے حالات میں پھنس جائیں جہاں ہمیں اپنے فیصلوں کو اور زیادہ سمجھ داری سے کرنا پڑے جتنا کہ ہم محسوس کرتی ہیں تو یہ بہت ہی سمجھ دارانہ فیصلہ ہوگا کہ ہم سمجھدار لوگوں سے رابطہ کریں۔ جب کبھی زندگیوں میں مشاورت اور دُوسروں کی مدد کی ضرورت ہو، تو عورتوں کے لیے یہ بہت ہی عقل مندی ہوگا کہ وہ مدد حاصل کرنے کے لیے دُوسری عورتوں سے رابطہ کریں، بجائے اِس کے کہ وہ مدد کے لیے مردوں سے رابطہ کریں (ططس ۲:۳-۵)۔ مشاورت کے کچھ درجات پر دوستانہ اور شخصی تعلق کی ضرورت ہوتی ہے، کیوں کہ موثر مشاورت کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ ایک فرد اپنے آپ کو دُوسرے فرد کے سامنے مکمل طور پر کھول دے۔ میں بہت دفعہ اِس بات کو بار بار دیکھ چکی ہوں کہ جب مخالف جنس ایک دُوسرے کی مشاورت کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اِس کے نتائج ہمیشہ بہت خوف ناک ہوتے ہیں کیوں کہ بہت سے لوگ سوچتے ہیں کہ وہ اپنی جسمانی خواہشات پر قابو پالیں گے، لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوپاتا۔

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب مشیر اور جس کی مشاورت کی جارہی ہو، کسی جگہ پر اکیلے ہوتے ہیں تو دونوں نہیں تو ایک شخص ضرور گناہ سے آزمایا جاتا ہے۔ کئی مرتبہ میں نے خطرے سے دوچار عورتوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ یہ مرد "مجھے بہتر طور پر سمجھتا ہے" اور اُس کے پاس وقت ہے کہ وہ میری بات سنے اور یہی بات اُس مرد کے لیے بھی آزمایش کا باعث بنے گی جب وہ سوچے گا کہ یہ عورت مشکل اور ضرورت میں ہے اور وہ اُس کی تعریف بھی کرتی ہے۔ اگر ایک عورت کسی مرد کے پاس مشاورت کے لیے جاتی ہے، وہ مرد چاہے اُس کا پاسٹر بھی ہو تو یہ بہت ہی محفوظ ہوگا کہ مشاورت کے دوران کوئی تیسرا شخص وہاں موجود ہو۔ یقیناً ہمیں اُن معاملات میں منفی سوچ نہیں رکھنی چاہیے۔ تاہم یہ بہت ہی اچھا ہوگا جب ہم اِن نازک معاملات سے نپٹیں تو ہمیں کبھی بھی حد درجہ خود

اعتمادی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ عام طور پر جب ایک شخص کو مسلسل مشاورت کی ضرورت ہوتی ہے تو اِس بات کا حد درجہ خطر ہ رہتاہے کہ وہ خدا کی بجائے لوگوں پر یقین کر نا شروع کر دے ''پس جو کوئی اپنے آپ کو قائم سمجھتا ہے وہ خبردار رہے کہ گر نہ پڑے'' (ا۔کرنتھیوں ۱۰:۱۲)۔

وہ لوگ جو رُوحانی طور پر جدوجہد کر رہے ہوتے ہیں اُن کو مضبوط اِیمان داروں کی ضرورت ہوتی ہے، بلکہ اَمثال کی اُس عورت کی طرح جو ہمیشہ دُوسروں کی مخصوص ضروریات میں اُن کی مدد کے لیے اپنے ہاتھ کو کھلا رکھتی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم مسلسل اپنے رُوحانی کنوؤں کو خدا کے کلام کے پانی سے بھریں، تا کہ ہم جان سکیں کہ اِس خشک اور بنجر دُنیا میں ہم دُوسروں کی مدد کیسے کر سکیں جو کہ سچ کے پیاسے اور اپنے سوالات کے حقیقی جوابات کے متلاشی ہیں۔ ہمیں اِس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم اِس زمین میں اِس لیے نہیں بھیجے گئے کہ ہم صرف اپنے لیے جئیں، بلکہ ہمارا یہاں آنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم خدا کی مرضی کو پورا کریں جہاں پر وہ ہمیں اِستعمال کرنا چاہتا ہے۔

وہ پاک دامن عورت صرف لوگوں کے لیے اچھے اَلفاظ ہی نہیں کہتی تھی اور نہ ہی وہ اُن کی رُوحانی ضروریات میں مدد کرنے سے اِجتناب کرتی تھی، بلکہ وہ اُن کی زندگیوں میں شریک ہو کر اُن کی مدد کرتی تھی۔ کسی دُوسرے شخص سے مدد حاصل کرنا خطرناک ہوسکتا ہے، خاص طور پر جب آپ ماضی میں اِس کا ایک بُرا تجر بہ رکھتی ہیں۔ ایسے بھی ہوسکتا ہے کہ لوگ اپنے آپ کو دُوسروں سے الگ تھلگ اور تنہا رکھیں تا کہ وہ دُوسرے لوگوں سے محفوظ رہ سکیں یا دُوسرے لوگ دوبارہ اُن کو اِستعمال نہ کر سکیں۔ جب ہم اپنے آپ کو دُوسرے لوگوں کی مدد کے لیے پیش کر تی ہیں تو یقیناً یہ بہت ہی بابرکت ہوتا ہے۔لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ جتنا زیادہ ہم دُوسرے لوگوں کی مدد کرنے کی وجہ سے اُن کی زندگیوں میں شریک ہوتی ہیں تو اُتنی زیادہ آزمائشیں اور مشکلات ہماری اپنی زندگیوں میں پیش آتی ہیں۔ اِس طرح ہمارے بدنوں کے لیے یہ بہت ہی ضروری ہے کہ ہم اُن کو صحت مند اور محفوظ رکھنے کے لیے دُوسرے لوگوں سے ایک مخصوص فاصلہ رکھیں تا کہ ہم اِس شراکت کی وجہ سے کسی قسم کی آزمایش کا شکار نہ ہوں۔ یقیناً بہت سے ایسے تلخ تجربات ہیں، جو ماضی

میں ہمارے ساتھ پیش آئے اور ہم بڑی سمجھ داری کے ساتھ اپنے مستقبل کے لیے اُن سے سبق حاصل کر سکتی ہیں۔ لیکن اپنی ضرورت کے وقت خود حفاظتی اور بچاؤ کی وجہ سے دُوسرے لوگوں سے دُور رہنا بھی درُست نہیں اور یہ خدا کی مرضی بھی نہیں ہے۔ ہم ایک رحیم اور محافظ نجات دِہندہ کی خدمت کرتی ہیں جو چاہتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو دُوسرے لوگوں کی مدد کے لیے تیار رکھیں، تا کہ اُس کا فضل ہمارے وسیلہ سے کام کرے۔

جب ہم اپنے اِردگرد موجود ضرورت مند لوگوں کی خُدا کی توفیق کے مطابق مدد کرتی ہیں تو ہماری یہ کوششیں کبھی رائیگاں نہیں جائیں گی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خدا کے کلام، اِیمان اور فرماں برداری کو سیکھیں اور سمجھ داری اور درُستی کے ساتھ اُسے دُوسرے لوگوں تک پہنچائیں۔ ہم لوگوں کو تبدیل نہیں کر سکتیں اور نہ ہی ہمارے پاس ایسی طاقت ہے کہ ہم اُن کے ہر قسم کے مسائل کو حل کر سکیں۔ بہ طور اِیمان دار یہ ہماری ذِمے داری ہے کہ ہم شفقت اور درُستی کے ساتھ کلامِ مقدس کی سچائیاں اُن کے سامنے پیش کریں اور رُوح القدس سے یہ دُعا کریں کہ وہ اپنے کلام کی سچائی سے اُن کے دِلوں میں کام کرے اور ہمیں اِس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم رُوح القدس کے ظروف ہیں اور وہ ہمیں اپنے کلام کی سچائی کے لیے اِستعمال کرتا ہے، یہ اُس پر منحصر ہے کہ وہ ہمیں اُس شخص کی زندگی میں اِستعمال کر رہا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہماری ہر خواہش کا مرکز خدا کی ذات ہو اور ہم حلم مزاجی کے ساتھ اپنے آپ کو رُوح القدس کے سپرد کریں۔

یسوع مسیح ہمارا کامل نمونہ ہے۔ کیا آپ اِس بات سے خوش نہیں ہیں کہ وہ آپ کو بڑے صبر سے برداشت کرتا ہے۔ جب ہم متی کی اِنجیل کو پڑھیں تو ہمیں وہاں پر بدرُوحوں سے جھکڑے ہوئے دو شخص ملیں گے، جب ہم غور کریں تو ہم دیکھیں گی کہ یسوع نے اُن کے ساتھ ویسا سلوک نہیں کیا جیسا کہ شہر کے لوگوں نے اُن کے ساتھ کیا۔ (متی ۸:۲۸-۳۴)۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ہر وقت تذبذب کے شکار لوگوں اور کمزوروں اور کم ایمان والوں کی مدد کریں، خدا کے کلام سے اُن کو لیس کریں اور اُن کی مشاورت کریں۔ ہمیں ہر وقت لوگوں کے لیے موجود رہنا چاہیے کہ وہ مستحکم رُوحانی قدموں پر کھڑے ہو سکیں اور دوبارہ اپنی دوڑ کو شروع کر سکیں۔

جسمانی ضروریات

اِنسانی زندگی میں بہت سی جسمانی،مادی اور مالی ضروریات ہیں جن کا لوگوں کو سامنا کر نا پڑتا ہے۔ اکثر لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے کہ دُوسرے لوگ اُن کی ضرورت میں اُن کی مدد کریں، اور اکثر لوگوں کو ہمارے وقت، پیسے، خدمت، سہارے ، اور ہماری قابلیتوں کی ضرورت پڑتی ہے۔

ضروریات ہمیشہ رہیں گی اور اِس طرح بھلائی کر نے کے مواقع بھی ہمیشہ رہیں گے۔ اُس عورت کا دِل ہمیشہ رحیم اور آمادہ رہتا کہ وہ لوگوں کی اُن ضروریات میں اُن کی مدد کرے جو اُن کے پاس نہیں ہیں۔ یقیناً وہ عورت ہمیشہ دُوسرے لوگوں کی مدد کرنے میں مصروف رہتی اور اِس طرح وہ اپنے وقت، چیزوں، خدمت، پیسے اور مشاورت کو قربان کرتی۔ اکثر ایسا بھی ہوتا کہ وہ اپنے شوہر کے وقت کو بھی دُوسرں کے فائدے کے لیے اِستعمال کرتی۔ اُس کے دِل کی ہمدردی کو ہم اُس کے ہاتھوں اور اُس کے اَعمال سے دیکھ سکتی ہیں۔ خداوند یسوع نے ہمیں کہا کہ غریب غربا ہمیشہ ہمارے ساتھ رہیں گے''(متی ۲۶:۱۱)۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ ہم اپنے ہاتھوں کو دُوسروں کے لیے کھولیں تاکہ خدا کی محبت ہمارے وسیلہ سے دُوسرے لوگوں پر ظاہر ہو۔

''کنگال پر رحم کر نے والا مبارک ہے''(اَمثال۱۴:۲۱)۔

''جو مسکینوں پر رحم کر تا ہے خداوند کو قرض دیتا ہے اور وہ اپنی نیکی کا بدلہ پائے گا''(اَمثال ۱۹:۱۷)۔

''جو مسکینوں کو دیتاہے محتاج نہ ہو گا لیکن جو آنکھ چراتا ہے ملعون ہو گا''(امثال ۲۸:۲۷)۔

وہ کون سے لوگ ہیں جن کے ساتھ ہمیں نیکی یا اچھائی کرنی چاہیے؟ رُوح القدس پولس کے وسیلے ہمیں بتاتا ہے'' پس جہاں تک موقع ملے سب کے ساتھ نیکی کریں خاص کر اہلِ اِیمان کے ساتھ''(گلتیوں ۶:۱۰)۔ پس ہمیں ہر ایک کی ضرورتوں میں مدد کرنی چاہیے، مگر خاص طور پر مسیحیوں کی۔ لیکن ایک اور بھی ایسا گروہ ہے جسے ہمیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم اُس کے ساتھ نیکی کریں اور وہ ہمارے دُشمن ہیں۔ یسوع نے ہمیں

اپنے دُشمنوں سے محبت کرنے کے لیےمخصوص ہدایات دیں:

''تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور اپنے دُشمن سے عداوت۔لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دُشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لیے دُعا کرو۔ تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو کیوں کہ وہ اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راست بازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔کیوں کہ اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں ہی سے محبت رکھو تو تمہارے لیے کیا اجر ہے ؟ کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے ؟ اور اگر تم فقط اپنے بھائیوں ہی کو سلام کرو تو کیا زیادہ کرتے ہو؟ کیا غیر قوموں کے لوگ بھی اَیسا نہیں کرتے؟ پس چاہیے کہ تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے''(متی ۵:۴۳-۴۸)۔

جب آپ اَناجیل کا مطالعہ کریں گی تو آپ دیکھیں گی کہ جب یسوع نے لوگوں کو شفا دی تو اُس نے سب لوگوں کو شفا دی، جن کو اُس کی ضرورت تھی اور جب اُس نے لوگوں کو کھانا کھلایا تو اُس نے سب کو کھلایا۔ ہمارے پاس ویسے وسائل نہیں جیسے کہ یسوع کے پاس تھے،لیکن نقطہ یہ ہے کہ ہمیں اُس کے رحم کو صرف اُن لوگوں تک محدود نہیں کرنا چاہیے جو کہ ایمان رکھتے ہیں۔ہمیں چاہیے کہ ہم اُن تمام لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کی کوشش کریں جن لوگوں کو خدا نے ہمارے اِردگرد رکھا ہے اور کبھی کبھی اُن لوگوں سے ہٹ کر ہمیں دُوسرے ممالک کے لوگوں کی بھی مدد کرنی چاہیے۔

ہمیں یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اگر ہم شادی شدہ ہیں تو ہمارا شوہر بھی دُوسرے لوگوں کی مدد کرنے میں ہمارے ساتھ ہے، یہ خدا کی مرضی ہے کہ ہم فرماں برداری کے ساتھ دُوسرے لوگوں کی مدد کرنے میں اپنے شوہر کی قیادت، رہنمائی اور اِجازت کو حاصل کریں۔

کیوں کہ ضروریات کی مختلف اَقسام ہیں اور دینے کے بھی مختلف طریقے ہیں۔

روپے پیسے

اگرچہ بہت ساری ایسی ضروریات ہیں جو پیسے سے تعلق نہیں رکھتیں، مگر پھر بھی بہت سی ایسی ضروریات ہیں جن کے لیے پیسوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اکثر اکیلی ماؤں، اکیلے باپوں، بزرگوں، یتیموں، بیماروں، معذورں، بے روزگاروں، بیواؤں اور رنڈوں کو زائد مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔اکثر اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ غیر متوقع حالات یا حادثات جیسا کہ گھر میں آگ لگ جانا، گھر کے کفیل کی موت، بیماری یا بے روزگاری کی وجہ سے کچھ مخصوص ضروریات پیش آجاتی ہیں، اِن حالات میں ہم دُوسرے لوگوں کی مالی مدد کرسکتی ہیں، تاکہ اُن کا بوجھ کچھ ہلکا ہو سکے۔ ہم اُن لوگوں کو پیسے ،گیس کارڈ(Gas card)،گفٹ کارڈ (Gift card)سبزیاں یا کچھ ایسی چیزیں دے سکتی ہیں جن کی اُن کو ضرورت ہے، اور یہ بھی بہت اچھا ہو گا کہ اگر ہم اُن کے بل ادا کر دیں یا اُن کی گاڑی کے فیول ٹینک کو بھر وا دیں۔ جو کچھ بھی خدا آپ کے دِل میں ڈالے آپ دُوسروں کی ضرورت کے لیے اُن کے ساتھ کرسکتی ہیں۔

اگر آپ محسوس کریں کہ خدا کسی کی مدد کر نے کے لیے آپ کی رہنمائی کر رہا ہے، تو دُعا کریں کہ آپ کی مرضی اور فیصلہ میں خدا اپنی عقل کو شامل کرے۔ مثال کے طور پر اگر آپ اپنے ہمسائے کو دیکھتی ہیں کہ وہ اپنے پیسے سمجھ داری کے ساتھ اِستعمال نہیں کرتے اور اُن کے چو لہے میں جلانے کے لیے تیل نہیں تو بہتر ہو گا کہ آپ اُن کے تیل کے ٹینک کو بھروا دیں بجائے اِس کے کہ آپ اُن کو پیسے دیں۔ اگر اُن کے بچوں کے پاس مناسب کپڑے نہیں تو آپ اُن کو کپڑے خرید کر دے سکتی ہیں۔ اگر کوئی آپ سے آپ کی کار لینے کے لیے آتا ہے اور آپ اِس سے اچھا محسوس نہیں کرتیں تو آپ اُس شخص کو یہ پیشکش کرسکتی ہیں کہ آپ اُسے اُس جگہ پر چھوڑ آئیں یا آپ اُسے ٹیکسی کا کرایہ دے سکتی ہیں۔ اگر آپ کسی ایسے خاندان کو جانتی ہیں جس کے پاس پیسے نہیں کہ وہ اپنی کار کی مرمت کرواسکیں تو آپ پس پردہ رہ کر اُس کی مدد کرسکتی ہیں۔ اگر کسی کی مالی حالت بہتر نہیں تو آپ اُس کی رہنمائی کرسکتی ہیں کہ وہ ایسے اپنی مالی حالت کو بہتر کر سکتے ہیں۔ جب بھی آپ کے سامنے سوال کیا جائے تو ہمیشہ کوشش کریں کہ رحم دِلی سے جواب دیں

اور عمل کریں۔ ہمیشہ محبت کرنے والی اور رحیم رہیں، تاکہ آپ خدا کے رحم کو دُوسروں پر ظاہر کرسکیں۔ اگر آپ کسی مخصوص چیز میں اپنے پیسے لگانا چاہتی ہیں مگر خدا کی وہ مرضی نہیں تو آپ سب سے پہلے اُس کی مرضی تلاش کریں، اگر وہ آپ پر ظاہر کرے گا تو آپ یقیناً اِیمان میں اُس چیز میں اپنے پیسے کو لگا سکتی ہیں۔

خدمتیں

یہ بہت ہی اچھا ہے کہ مسیحی دُوسرے لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے اور اُن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کوشش کریں۔ ہمارے اِردگرد بہت سے ایسے مواقع ہیں جن کی مدد سے ہم دُوسروں کی مدد کرسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کسی اکیلی ماں کی اُس کے بچے سنبھالنے میں مدد کرسکتی ہیں۔ آپ اپنے ہمسائے کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جاسکتی ہیں۔ ہم کسی کے لیے کھانا بنا سکتی ہیں، کسی بوڑھے کی اُس کے لان کی صفائی میں مدد کر سکتی ہیں۔ اپنے ہمسائے کے پالتو جانوروں کی مدد کرسکتی ہیں جب وہ گھر پر نہ ہوں یا ہم کسی کے گھر کو پینٹ کرنے میں اُس کی مدد کرسکتی ہیں۔

آپ اپنے چرچ میں عورتوں کا ایک گروپ بنا سکتی ہیں، تاکہ کچھ لوگوں کی بڑی ضرورت کو پورا کیا جاسکے (ہمیشہ یاد رکھیں کہ نوعمر اور کنواری لڑکیوں کو کبھی بھی نہ بھولیں)۔ وہ عورتیں جو ہماری ہفتہ وار بائبل سٹڈی میں آتیں ہیں میں نے اُن کو اِکٹھا کر کے ایک گروپ بنایا ہے تاکہ ہم کسی دُوسرے کی کسی مخصوص ضرورت میں مدد کرسکیں۔ ہمارے چرچ میں ایک ایسی عورت ہے جس کی بینائی چلی گئی ہے اور ہم سب مِل کر بہار کے موسم میں اُس کے ساتھ ایک تاریخ طے کر کے اُس کے سارے گھر میں صفائی کرتی ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے ساتھ صفائی کرنے کا سازوسامان لاتی اور اِس طرح کچھ ہی گھنٹوں میں ہم اُس کے سارے گھر کو صاف کر دیتی ہیں۔ جب کبھی ہمارے چرچ میں کسی کے گھر میں بچہ پیدا ہوتا ہے تو ہم پورے دو ہفتوں تک ہر روز شام کو کھانا تیار کر کے اُس کے گھر میں پہنچاتی ہیں۔ جب ہمارے چرچ کی کسی عورت کو کینسر ہو جاتا ہے تو ہم اُسے ہسپتال لے کر جاتی ہیں تاکہ وہ گیس یا پیٹرول یا بس کے کرائے کے خرچ سے بچ جائے۔ جب

کوئی بیمار ہوتا ہے یا کسی مصیبت کا شکار ہوتا ہے تو ہم سب مِل کر کچھ پیسے اِکٹھے کرتی ہیں اور ایک ٹوکری بناتی ہیں اور اُس میں وہ ڈال کر حوصلہ اَفزائی کے کچھ جملے ایک کاغذ پرلکھ کر اُس کی طرف وہ ٹوکری بھیج دیتی ہیں۔ ہم نے لوگوں کی اُن کے لان کی صفائی،بچوں کی دیکھ بھال، اُن کے پالتو جانوروں، اُن کے کام کی روزمرہ کی ترتیب، اُن کی رُوحانی پرورش کے بارے میں اُن کی مدد کی اور ہم نے اُن لوگوں کو تربیت کی بھی پیشکش کی جہاں پر اُن کو عملی رہنمائی کی ضرورت تھی تاکہ وہ اپنی مہارتوں کی تربیت کرسکیں۔ یہ عمل خاندانی گروپ یا نوجوانوں کے گروپ میں بہت موثر ہوسکتا ہے۔

میرا نہیں خیال کہ ہم صرف غریبوں ہی کی مدد کرسکتی ہیں۔ میں یقین سے کہتی ہوں کہ جب ہمارے دولت مند ہمسائے بھی بیمار پڑتے ہیں تو اُس حالت میں ہم اُن کو کھانا اور پھول دے سکتی ہیں یا ہم اُن کے پالتو جانوروں کو کھانا کھلانے میں اُن کی مدد کرسکتی ہیں۔ شفقت کے ساتھ دُوسرے لوگوں کی ضرورت میں اُن کی مدد کرنے سے ہم خدا کی محبت دُوسروں پرظاہرکریں گی اِس طرح سے ہم اُن کی زندگیوں میں بہت سے دروازوں کو کھل سکتی ہیں۔

یہ ایک فطری سی بات ہے کہ ہم دُوسروں سے اچھائی کرنا چاہتی ہیں جیسا کہ ہمارا خاندان، ہمارے دوست اور وہ لوگ جن کے بارے میں ہم سمجھتی ہیں کہ وہ اِس کے حق دار ہیں اور یہ ایک عام سی بات ہے کہ ہم اُن لوگوں کی مدد کرنا چاہتی ہیں جو ہماری تعریف کرتے ہیں یا جن لوگوں سے ہمیں پیار ہے۔ یہ بہت ہی اچھا ہے کہ ہم اُن لوگوں کی زیادہ سے زیادہ مددکریں جن کے لیے خدا ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ مگر ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہماری محبت اور ہماری رغبت ہمیں صرف اپنے آپ اور اپنوں تک محدود نہ کر دے، یہ بھی ایک قسم کی آزمایش ہوسکتی ہے کہ ہم اُن لوگوں کو کچھ دیں، جن سے ہمیں بدلے میں کچھ صلہ ملنے کی اُمید ہو۔لیکن خُدا اِس کے بالکل برعکس کرتا ہے۔ اِس لیے ہمیں اپنے باپ کی پیروی کرنی چاہیے جو" اپنے سورج کو بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکا تا ہے اور راست بازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے" (متی ۵:۴۵)۔ہمارا مقصد ہمیشہ یہ ہونا چاہیے کہ ہم خدا کو خوش کریں اور اُس کا نمونہ بنیں۔

''ہم نے محبت کو اِسی سے جانا ہے کہ اُس نے ہمارے واسطے اپنی جان دے دی اور ہم پر بھی بھائیوں کے واسطے جان دینا فرض ہے۔ جس کسی کے پاس دُنیا کا مال ہو اور وہ اپنے بھائی کومحتاج دیکھ کر رحم کرنے میں دریغ کرے تو اُس میں خدا کی محبت کیوں کر قائم رہ سکتی ہے؟ اَے بچو! ہم کلام اور زُبان ہی سے نہیں بلکہ کام اور سچائی کے ذریعہ سے بھی محبت کریں'' (۱۔یوحنا ۳:۱۶-۱۸)۔

بعض اوقات لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ ہمیں کسی کی کتنی مدد کرنی چاہیے اور کب مناسب ہے کہ ہم اُس شخص کی مدد ختم کر کے دُوسرے کی مدد کریں۔ اَفسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، بہت سے پیشہ ورانہ جان نثار، بہروپیے، خود ساختہ مصیبت زدہ، دھوکے بازاور مفت خور ہیں۔ اور ہم میں سے ہر ایک کو ایسے لوگوں سے خبردار رہنا چاہیے۔ یہ سمجھ دارانہ ہو گا کہ ہم ہر روز دُعا کریں کہ خدا ہمیں مسیح کی عقل دے تا کہ ہم جان سکیں کہ ہمیں کس کی اور کب مددکرنی چاہیے۔ اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو چرچ سے چرچ اور ایک شخص سے دُوسرے شخص کی طرف اُن کا وقت، توجہ، رحم اور روپیہ حاصل کرنے کے لیے جاتے ہیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ آپ جب تک اُن لوگوں سے واقفیت حاصل نہیں کریں گی آپ کیسے جانیں گی کہ آپ کا واسطہ کن لوگوں سے ہے۔ ہمیشہ کوشش کریں کہ مشکوک انداز سے لوگوں کے بارے میں جاننے کی کوشش نہ کریں بلکہ اِس عمل کو بڑے اِحتیاط اور شعور کے ساتھ کریں اور اُن کا مشاہدہ اِس طرح کریں تا کہ آپ کی رہنمائی سے وہ بھی زندگی کے مختار بن سکیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زندگیوں میں مسلسل خدا کے کلام اور دُعا کے ذریعے خدا کی رہنمائی کو مانگیں اور اگر وہ چاہتا ہے کہ ہم اِس قسم کے لوگوں کی مدد کریں تو ہمیں اُس کی مرضی کو عزت دینی چاہیے۔ اِس قسم کے لوگوں کی مدد ہمیں بڑے رحم اور شفقت سے کرنی چاہیے اور ساتھ ساتھ خدا کی رہنمائی کی طرف بھی دیکھتے رہنا چاہیے کہ کب ہمیں ایسے لوگوں کی مدد سے باز آنا ہے۔ مگر یہ سب ہمیں خدا کے وقت کے مطابق کرنا چاہیے۔ اگر ہم اُس کی رہنمائی کی تلاش کر رہی ہیں تو وہ ہماری رہنمائی کرے گا تا کہ ہم عقل مندی کے

ساتھ فیصلے کریں اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اپنی ہر حالت میں بائبلی انداز میں سوچیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہمیں ہر فیصلہ کر نے سے پہلے دُعا کرنی چاہیے اور خدا کے لوگوں کے لیے یہ سیکھنا بہت اچھا ہے کہ وہ شفقت اور رحم کے ساتھ ساتھ عقل مند بھی ہوں۔ یہ چرواہے کی مرضی نہیں ہے کہ شریر مسلسل اُس کی بھیڑوں کو لوٹے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اُس پر اِیمان رکھیں اور اُ س کے کلام اور دُعا کے ذریعے اُس کی مرضی کو حاصل کر یں اور وہ ہماری رہنمائی کر ے گا (اَمثال ۳:۵-۷)۔

ہماری پاک دامنی کا نمونہ ہمارے شوہر، ہمارے خاندان اور وہ لوگ ہونے چاہئیں جو ضرورت مند ہیں اور ہمیں بڑی خوشی سے اپنے ہاتھوں کو خدا کے ظروف جانتے ہوئے دُوسرے لوگوں کی مدد کے لیے پیش کرنے چاہیے۔ جیسا کہ وہ ہماری رہنمائی کرتا ہے اور وہ ہمیں عقل بھی دے گا کہ ہم جان سکیں کہ کیسے ہم اپنی زندگی میں آئے ہر شخص کی مدد کر سکتیں ہیں۔

باب ۱۲

وہ دُور اندیش ہے

''وہ اپنے گھرانے کے لیے برف سے نہیں ڈرتی کیوں کہ اُس کے خاندان میں سے ہر ایک سرخ پوش ہے'' (اَمثال ۳۱:۲۱)۔

وہ پاک دامن عورت کبھی بھی موسموں کی تبدیلی سے خوف زدہ نہیں ہوتی تھی۔ وہ نہایت مستعد تھی، اِس لیے موسموں کے آنے اور جانے کے ساتھ ہی وہ ضروری بندوبست کر لیا کرتی اور اُس کا خاندان کبھی بھی اُن تبدیلیوں سے متاثر نہیں ہوتا تھا۔ وہ سمجھ داری سے موسموں کے شدت اِختیار کرنے سے پہلے ہی اپنے خاندان کی ضرورت کی اِشیا تیار کر لیا کرتی تھی۔ وہ گرمیوں میں اپنے وقت کو ضائع کرنے کی بجائے اپنے اُن اَیام کو سردیوں کی تیاری میں اِستعمال کیا کرتی تھی۔

ہر علاقے کی آب و ہوا مختلف ہوتی ہے،اِس لیے ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ ہم اُن موسموں میں اپنے خاندان کی ضروریات سے باخبر رہیں تا کہ ہم اُن کا بندوبست پہلے سے ہی کر لیا جائے۔ یہاں مائین (Maine) میں سردیوں کا موسم بہت طویل ہوتا ہے، اِس لیے ہمیں یہاں برف باری اور سردی کے لیے کچھ مخصوص تیاری کرنی پڑتی ہے۔ یہاں چار مختلف قسم کے موسم ہیں اور ہر موسم کی مختلف ضروریات ہیں جن کے لیے قبل از وقت تیاری کرنی پڑتی ہے۔ ہمارے گھروں میں لازماً کچھ ایسی مخصوص جگہیں ہونی چاہئیں جہاں ہم اپنے گرمیوں اور سردیوں کے کپڑے رکھ سکیں۔ سخت سردی کے موسم میں امریکہ کے شمالی علاقہ جات کے لوگوں کو جلانے والے تیل کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اُسے اپنے گھروں میں جلا سکیں اور اُنھیں اپنی گاڑیوں کے لیے برف ہٹانے والے ہل اور برف پر گاڑیاں چلانے کے لیے مخصوص ٹائروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ زیادہ تر لوگوں کو بوٹ، کوٹ، گرم ٹوپیاں، سکارف، اُونی جرابیں، برف والے کپڑے اور دستانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں پوری سردیاں گرم کپڑوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ دانش مندانہ ہو گا، اگر

ہم ہنگامی حالات سے پہلے اپنی تیاری کر لیں، کیوں کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ برف کے جمنے اور درختوں کے گرنے کی وجہ سے بجلی بند ہو جاتی ہے۔ پچھلے سال ٹھنڈی ہواؤں اور بارش کی وجہ سے بجلی کی تاروں پر برف جم گئی جس کی وجہ سے بہت سے گھر کچھ ہفتوں تک بجلی سے محروم رہے۔ جیسا کہ آپ جانتی ہیں اِس قسم کے شدید موسموں میں ہمیں کچھ زائد موم بتیوں، ادویات، جنریٹر، گیس لیمپ، ماچس، سبزیوں اور چولہے میں جلانے کے لیے لکڑیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بہت سمجھ دارانہ ہو گا کہ اگر آپ اپنی ضروریات کی وقت سے پہلے تیاری کر لیں تا کہ بہت سی مشکلات سے محفوظ رہا جا سکے۔

وہ عورت نہ صرف اپنے گھر کے لیے پہلے سے چیزوں کا بندوبست کرتی بلکہ وہ یہ کام نہایت عمدگی سے کرتی ہے۔ اُس کا گھرانہ ارغوانی لباس پہنتا تھا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ ارغوان(Scarlet) سے مراد ایک قسم کا موٹا اُون ہے جو بائبل کے زمانے میں اِستعمال کیا جاتا تھا، کیوں کہ یہ آیت سردیوں کی قبل از وقت تیاری کے متعلق ہے اِس لیے یقیناً یہ بات سچ ہے۔ تاہم بائبل مقدس میں یہ لفظ چمکیلے قرمز یا گہرے سرخ رنگ کے مواد کے لیے بھی اِستعمال ہوتا ہے۔ اِسی ارغوان کے پردے خیمہ اِجتماع اور ہیکل کی تعمیر میں بھی اِستعمال ہوتے تھے۔ یہی عبرانی لفظ ساؤل کے لیے اِستعمال کیا گیا، جب اُس نے اسراف سے اِسرائیل کی بیٹیوں کو نفیس نفیس ارغوانی کپڑے پہنائے۔ ”اَے اِسرائیل کی بیٹیو! ساؤل پر رو۔ جس نے تم کو نفیس نفیس ارغوانی لباس پہنائے اور سونے کے زیوروں سے تمہاری پوشاک کو آراستہ کیا(۲۔سموئیل ۱:۲۴)۔

وہ عورت ہمیشہ اِس بات کو یقینی بناتی کہ اُس کے خاندان کی ضروریات بہتر طور پر پوری ہوں۔ یہ عقل مندی ہے کہ ہم چیزوں کا بندوبست قبل از وقت کریں اور اُن کو اُس وقت خرید لیں جب وہ بے موسم(off season) ہوں اِس طرح ہم اُن کو سستے داموں خرید سکتی ہیں اور وہ چیزیں بعد میں ہمارے خاندان کے کام آ سکتی ہیں۔ آپ معیاری چیزوں کو بڑے سستے داموں خرید سکتی ہیں جب وہ بے موسم بیچی جا رہی ہوں۔ آپ اپنے خاندان کے ہر فرد کے سائز کے مطابق چیزوں کو خرید سکتی ہیں تا کہ اگلے سال بھی با آسانی اِستعمال میں لائی جا سکیں۔ ایسا بھی نہیں ہونا چاہیے کہ آپ جلدی میں زیادہ وقت ضائع

کر کے ناقص چیزیں خریدیں۔ بے شمار ایسی دُکانیں ہیں جہاں پر آپ معیاری چیزیں سستے داموں خرید سکتی ہیں، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کارخانے اپنا پرانا مال نکالنے کے لیے چیزوں کو بہت ہی کم قیمت میں بیچ دیتے ہیں۔

وہ عورت ہمیشہ وقت نکالتی اور اپنے خاندان کے ہر ایک فرد کی ضروریات کو موسم کے آنے سے پہلے تیار کر لیتی۔ وہ عورت اپنے وسائل کو بڑے احتیاط سے اِستعمال کرتی اور اُن کو غیر ضروری چیزیں خریدنے میں فضو ل ضائع نہیں کرتی تھی۔ اِس لیے وہ اپنے گھرانے کے لیے اچھی اور معیار ی چیزیں خرید پاتی۔ اگر وہ عورت اپنے گھرانے کے وسائل کو غیر ضروری چیزوں میں ضائع کرتی تو اُس کا گھرانہ اُس کی اِس خود غرضی سے پریشانی کا شکار ہو سکتا تھا۔ لیکن اِس کی بجائے اُس کی اِس کفایت شعاری سے اُس کا پورا گھرانہ بابرکت ہوتا تھا۔ اُس کی توجہ کا محور ہمیشہ اُس کا خاندان ہوتا۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ اپنے خاندان کی ضروریات کا بندوبست کرنا اور اُن کا خیال رکھنا اُسے بہت خوشی دیتا تھا۔ اُس کا خاندان ہمیشہ اُس پر بھروسا کرتا اور وہ کبھی بھی اپنے خاندان کی ضروریات سے نظر نہیں چراتی تھی۔ وہ کبھی بھی موسم کی شدت سے نہیں گھبراتی تھی کیوں کہ وہ وقت سے پہلے اپنے خاندان کی تمام ضروریات کا بندوبست کر لیتی اور ضروری احتیاط بھی کر لیتی تھی۔

"بلکہ جب تک زمین قائم ہے بیج بونا اور فصل کاٹنا۔ سردی اور تپش۔ گرمی اور جاڑا دن اور رات موقوف نہ ہوں گے" (پیدایش ۸:۲۲)۔ موسم کو ہماری زندگیوں میں ناخوش گواری یا تکلیف کے طور پر نہیں آنا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اُس عورت کی طرح اپنے پورے گھرانے کی ضروریات کو موسم کے آنے سے پہلے ہی تیار کر لیں۔

غور کریں کہ وہ عورت اپنے بارے میں ہی فکر مند نہیں ہوتی تھی، بلکہ وہ اپنے پورے گھرانے کا خیال رکھتی تھی۔ اکثر ہم دیکھتی ہیں کہ عورتیں خود بڑے اچھے برانڈز کے کپڑے پہنتی ہیں، لیکن اُن کے بچے بڑی بے بسی کا شکار ہو تے ہیں اور اُن کے بال تک نہیں بنے ہوتے اور جو کپڑے اُنھوں نے پہنے ہوتے ہیں وہ بھی اُن کو پورے نہیں ہوتے۔ لیکن وہ پاک دامن عورت ہمیشہ کوشش کرتی کہ اُس کے گھر کا کوئی فرد بھی نظر انداز نہ ہو۔

وہ ہمیشہ اپنے پورے خاندان کا خیال رکھتی لیکن اِس کے ساتھ ساتھ وہ اِس بات کو بھی یقینی بناتی کہ وہ خود بھی نظر انداز نہ ہو۔

ایک پاک دامن عورت کوشش کرتی ہے کہ وہ اپنے گھر اور اپنے خاندان میں خدا کے منصوبہ کو پورا کرے۔ یہاں میں نے لفظ ''کوشش'' اِستعمال کیا ہے، کیوں کہ بالکل اُس عورت کی طرح آج میں اور آپ بھی گناہ سے آزمائی جا رہی ہیں۔ لیکن ہمیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا اُس کی غلطیوں اور لغزشوں کو جانتا تھا، اُسے یہ بھی علم تھا کہ وہ اُس پر اِیمان رکھتی اور اُسی پر اِنحصار کرتی ہے اِسی لیے اُس نے اَمثال کے مصنف کے دِل میں تحریک ڈالی کے وہ اُس پاک دامن عورت کی مثال کو لکھے۔ اِس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ وہ عورت بھی بالکل ہمارے جیسی تھی اور وہ بھی اپنے بدن کے خلاف نبردآزما تھی۔ اُس عورت کو بھی درد ہوتا اور وہ بھی تھک جاتی تھی۔ اُس کے بھی بہت سے مخالفین تھے وہ بھی آزمائی جاتی، وہ بھی جدوجہد کرتی، وہ بھی گناہ کرتی اور اُسے بھی معافی کی ضرورت ہوتی تھی۔ وہ اِن باتوں کا سامنا ہر روز کرتی تھی۔ بالکل ہماری طرح وہ عورت بھی اپنی زندگی کے ہر دن میں نئے نئے فیصلے کرتی تھی۔

پس وہ کون سی بات ہے جو کسی عورت کو پاک دامن بناتی ہے؟ اُس عورت کی زندگی کا مقصد اور محور اپنے آپ کو خدا کے مقصد کے مطابق ڈھلنا اور اُسے خوش کرنا تھا۔ حقیقت میں اُس کی خدا سے محبت اور اپنے آپ کو اُس کے لیے وقف کرنا ہمیشہ اُس کی جسمانی خواہشات پر غالب آتا۔ اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم میں سے بہت سی عورتیں ایسا کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ آپ زیادہ تر عورتوں کی زندگیوں میں دیکھیں گی کہ اُنھوں نے اپنی زندگی کے کچھ پہلوؤں میں حدود قائم کرلی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دسویں آیت میں کہا گیا '' نیکوکار بیوی کس کو ملتی ہے؟ کیوں کہ اُس کی قدر مرجان سے بھی بہت زیادہ ہے''۔ عورتوں کی آزادی کی تحریکوں نے بہت سے لوگوں کے ذہنوں کو تبدیل کر دیا ہے اور معاشرہ خدا کے منصوبہ سے ہٹ کر اِنسانی مقاصد کی طرف جا رہا ہے اور لوگوں نے سستی اور کاہلی کو اپنا معمول بنا لیا ہے۔ اِس لیے ہم سمجھ سکتی ہیں کہ کیوں آج کے دَور میں پاک دامنی کو حاصل کرنا بہت ہی غیر حقیقت پسندانہ اور ناممکن الحصول ہے۔ اِسی وجہ سے مجھے

اور آپ کو پاک دامنی کی اِس خوب صورت مثال کو سیکھنے کی ضرورت ہے ،تا کہ ہم بھی اُس طرح کا عمل کر سکیں جیسا وہ عورت کرتی تھی۔

ہمیں مسلسل اِس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا کا منصوبہ ہمارے لیے بہت اچھا ہے، جیسا کہ پولس کہتا ہے ''جو چیزیں پیچھے رہ گئیں اُن کو بھول کر آگے کی چیزوں کی طرف بڑھیں''(فلپیوں ۳:۱۳)۔ہمیں چاہیے کہ ہمارے دِلوں کا مرکز ہمیشہ یسوع مسیح ہو، کیوں کہ رُوح القدس کے وسیلے اُس کا کلام ہماری زندگیوں کو تبدیل کرتا اور ہمیں ویسا بناتا ہے جیسا وہ چاہتا ہے۔ جیسے ہی ہم اُس پر اِیمان لائیں گی اور اُس کی پیروی کریں گی تو ہم پھل دار ہوں گی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اور اپنے خاندانوں کے لیے ہمیشہ پُرجوش دُعا کریں اور خدا میں آگے بڑھتی رہیں، تا کہ وہ ہمیں مسیح کی صورت پر ڈھالتا جائے۔ یہی ہماری حقیقی بلاہٹ ہے۔

مختصراً وہ عورت اور اُس کا خاندان ہمیشہ شدید موسموں کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہوتا جیسے گرمی یا سردی۔ وہ کبھی بھی پریشان نہیں ہوتی تھی، کیوں کہ اُس کا خاندان بڑی خوشی اور اِطمینان سے موسموں کو خوش آمدید کہتا اور اُن سے لطف اندوز ہوتا۔ کیا آپ جانتی ہیں کہ وہ ایسا کیوں کرتے؟ کیوں کہ اُن کے پاس ایک پاک دامن عورت تھی جو پورے خاندان کا خیال رکھتی تھی، اِس لیے وہ آنے والی تبدیلیوں سے کبھی پریشان نہیں ہوتے تھے۔

باب ۱۳

وہ سادہ اور حیادار ہے

''وہ اپنے لیے نگارین بالاپوش بناتی ہے۔ اُس کی پوشاک مہین کتانی اور ارغونی ہے'' (اَمثال ۳۱:۲۲)۔

یہاں ہم دیکھتی ہیں کہ وہ عورت اپنے گھر کے فرنیچر اور دیواروں کے لیے خوب صورت بالا پوش بناتی اور اِن سے وہ اور اُس کا گھرانہ لطف اندوز ہوتا۔ وہ عورت اپنا وقت خداوند ، اپنے شوہر ، اپنے بچوں، اپنے خادموں، اپنے کام اور غریبوں اور ضرورت مندوں کے لیے وقف کرتی، لیکن اِن سب کے ساتھ ساتھ وہ اپنے گھر اور اپنے توشہ خانہ پر بھی خصوصی توجہ دیتی ۔

اُس کا گھر

نگارین بالا پوش دو اَلفاظ کا مرکب ہے، جس کو عبرانی مفہوم میں سمجھنے سے پہلے اُردُو میں سمجھنا ضروری ہے، نگارین کے معنی ''سجا ہوا یا مزین اور بالا کے معنی '' اوپر'' اور پوش کے معنی ''ڈھانکنا'' کے ہیں۔ یوں اِس کا مطلب ہے ایسا سجا ہوا اور خوبصورت کپڑا ہے جو کسی چیز کو ڈھانکتا ہے''۔ جس عبرانی لفظ کا ترجمہ ''نگارین بالا پوش'' کیا گیا ہے وہ **mar-bad** ہے جس کا مطلب غلاف ہے۔یعنی وہ غلاف یا پردہ بہت خوب صورت ہوتا، اُسے بڑی محنت سے بنایا جاتا اور وہ کافی مہنگا بھی ہوتا تھا۔ اِس سے ہم یہ بات سیکھتی ہیں کہ وہ اپنے گھر کو غیر معمولی چیزوں سے آراستہ کرتی تھی۔ اُس کی آنکھیں فطری طور پر نرم خو تھیں اور وہ شائستگی اور خوب صورتی کی حوصلہ اَفزائی کرتیں۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اپنے گھروں کو سجانا اور خوب صورت بنانا دُنیاوی اور غیر رُوحانی ہے۔بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اپنے گھروں کے لیے خوب صورت اور مہنگی چیزیں خریدنا پیسے کا ضیاع ہے، خاص طور پر اگر وہ چیزیں سود مند اور قابلِ اِستعمال نہیں

ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ایسی چیزیں لازماً گناہ، عیش پرستی اورفضول خرچی ہیں اگر اُن سے ہماری ترجیحات پر فرق پڑتا ہے۔لیکن ہمیں اِس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ چیزیں بذات خود گناہ نہیں ہوتیں۔ دولت ایک بے جان چیز ہے اور اِس میں کسی قسم کی طاقت نہیں کہ وہ کسی شخص کو نیک یا بد بنائے اور نہ ہی امیر یا غریب ہونا کسی کو کم یا زیادہ رُوحانی بناتا ہے۔ پیسہ برائی کی جڑ نہیں ہے، لیکن اِس کی محبت بدی کی جڑ ہے۔ ''کیوں کہ زر کی دوستی ہر قسم کی بُرائی کی جڑ ہے'' (ا۔تیمتھیس ۶:۱۰)۔ سچ تو یہ ہے کہ زر کی دوستی اور چیزوں سے محبت کے لیے کسی کا بھی امیر ہونا ضروری نہیں ہے۔

جب خوش حالی اوردولت کی بات کی جاتی ہے تو شاید مسیحیوں میں امیری اورغریبی کے متعلق دو شدید نظریات پائے جاتے ہیں۔بعض اوقات ہم امیری اورغریبی کے معاملے میں بے اِنصافی اور تنگ دِلی کا مظاہرہ کرسکتے ہیں۔ اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ غریبوں میں امیروں سے نفرت کا رجحان پایا جاتا ہے اور امیرغریبوں کو حقیر جانتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم کسی شخص کے دِل کے حال کو کبھی بھی نہیں جان سکتیں کہ اُس کا دِل اُس کے پیسے اور خداکے بارے میں کیسا ہے۔ تاہم یہ اچھا ہو گا کہ ہم مثبت اور راست روّیہ رکھیں۔ یہ بات واضح ہے کہ امیر ہونا بہ ذات خود بُرا نہیں ہے۔ ہماری توجہ کا مرکز خدا کو خوش کرنا اور اُس کا شکر گزار ہونا چاہیے اور ہمیں ہر اُس چیز سے لطف اندوز ہونا چاہیے جو اُس نے ہمیں عطا کی ہے۔

> ''خدا وند مسکین کر دیتا ہے اور دولت مند بناتا ہے۔ وہی پست کرتا اور سرفراز بھی کرتا ہے'' (ا۔سموئیل ۲:۷)۔

دُنیا میں بہت سے خدا ترس اور راست باز دولت مند ہیں۔کبھی بھی اِیمان داروں کے باپ اَبرہام کو مت بھولیں اور اُس کی راست باز بیوی کو بھی جو دولت مند تھی۔یہ بھی یادرکھیں کہ اِضحاق، رِبقہ ، یعقوب، راخل،یوسف، داوٗد بادشاہ، یونتن، سلیمان بادشاہ، ابی جیل، اَیوب، آستر، بوعز، دانی ایل، اریتاہ کا یوسف اور بہت سے دُوسرے اِیمان دار لوگ یہ سب دولت مند تھے، تاہم اِس کے ساتھ ساتھ وہ دِل کے غریب بھی تھے۔ بائبل میں ہمیں بہت سے خدا ترس اور راست باز غریبوں کا بھی ذِکر ملتا ہے، جن میں جدعون،نعومی،

رُوت، مردکی، مریم اور یوسف، لعزر، غریب بیوہ اور بہت سے دُوسرے لوگ وہ دُنیاوی چیزوں کے اعتبار سے غریب تھے، لیکن وہ اپنے اِیمان میں صاحبِ ثروّت تھے۔

یہ واضح ہے کہ ہم اُس عورت کی زندگی کے عکس سے یہ نتیجہ اَخذ نہیں کر سکتیں کہ وہ حوس پرست یا مادیت پسند تھی۔ ہمیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اِس آیت میں کسی بھی چیز سے زیادہ اُس کی پاک دامنی کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اگر وہ عورت اپنی ترجیحات کو نظر اَنداز کرتی تو وہ پاک دامنی کی مثال ہونے کی بجائے بے جا غرور اور چھچھورے پن کی علامت ہوتی۔ درحقیقت وہ عورت اپنے گھر اور باہر دونوں جگہوں پر نسوانیت اور پاک دامنی میں خدا کے منصوبہ کی عکاس تھی، خدا نے اُس عورت کو برکت اور عزت دی اور اُسے ہمارے لیے بہ طور نمونہ پیش کیا تا کہ ہم اُس کی زندگی سے سیکھ سکیں۔

وہ اپنے بستر کو اپنے شوہر کے لیے نرم، آرام دہ اور دِلکش بناتی۔شاید وہ راست باز عورت اپنے شوہر کے سکون کو ذہن میں رکھتے ہوئے خوشی سے اپنا بستر تیار کرتی۔ ایک نفیس اور خوب صورت تیار کیا ہوا بستر کسی بھی ازدواجی تعلق کی لطف اَندوزی کی طرف اِشارہ کرتا ہے۔ ہم سب کو جاننے کی ضرورت ہے کہ وہ عورت اپنا وقت نکال کر اپنے اور اپنے شوہر کے بستر کے لیے بالا پوش تیار کرتی تھی۔

ایک راست باز عورت صرف اپنے گھر کی فضا کو ہی اپنے شوہر کے لیے رومانوی نہیں بناتی، بلکہ وہ اِس بات کے لیے بھی کوشش کرتی کہ وہ اپنے شوہر کو دِل کش نظر آئے۔ایسا کرنا بہت ضروری ہے، کیوں کہ مرد بہت حساس مخلوق ہیں۔ وہ دیکھنے، سونگھنے اور چھونے سے کسی دُوسرے میں کشش محسوس کر سکتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عورتیں شادی کے بعد اپنے ظاہری بناؤ سنگھار میں سرد مہری کا مظاہرہ کرتی ہیں اور وہ سوچتی ہیں کہ اُنھیں صرف کسی خاص دن پر ہی سجنے سنوارنے اور تیار ہونے کی ضرورت ہے۔عموماً ایسا ہوتا ہے کہ عورتیں شادی سے پہلے اپنے کھانے پینے اور خوراک کا بہت خیال رکھتی ہیں، لیکن کیا شادی کے بعد بھی ایسا ہوتا ہے؟ کبھی بھی اپنے جسمانی خدوخال اور صحت کے بارے میں لاپرواہی کا مظاہرہ نہ کریں، تا ایسا نہ ہو کہ آپ کا شوہر کسی دُوسری عورت کی طرف متوجہ ہوجائے۔ اگر آپ ایسا کرتی ہیں تو اِس آزمایش میں آپ اپنے شوہر کو اِلزام نہیں دے

سکتیں۔ ہمیشہ اِس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کے بناؤ سنگھار اور خواہشات کا مرکز آپ کا شوہر ہونا چاہیے نہ کہ کوئی دُوسرا مرد۔ مرد عام طور پر فطرتاً ظاہری خوب صورتی سے متاثر ہوتے ہیں اور وہ عورتوں کی خوب صورتی میں کشش محسوس کرتے ہیں۔ ہمیشہ اپنے شوہروں کو خوب صورت لگیں، تاکہ آپ کے شوہر کی نظروں کا مرکز آپ ہی ہوں۔ اَمثال کے پانچویں باب کی طرح آپ اپنے شوہر کے لیے حوض اور بہتے پانی کا چشمہ ہوں، تاکہ وہ آپ سے اپنی جسمانی خواہشات کو پورا کرے۔

> ''تو پانی اپنے ہی حوض سے اور بہتا پانی اپنے ہی چشمہ سے پینا۔ کیا تیرے چشمے باہر بہہ جائیں اور پانی کی ندیاں کو چوں میں؟ وہ فقط تیرے ہی لیے ہوں۔ نہ تیرے ساتھ غیروں کے لیے بھی۔ تیرا سوتا مبارک ہو اور تو اپنی جوانی کی بیوی کے ساتھ شاد رہ۔ پیاری ہرنی اور دِل فریب غزال کی مانند اُس کی چھاتیاں تجھے ہر وقت آسودہ کریں اور اُس کی محبت تجھے ہمیشہ فریفتہ رکھے۔ اے میرے بیٹے! تجھے بیگانہ عورت کیوں فریفتہ کرے اور تو غیر عورت سے کیوں ہم آغوش ہو؟ (اَمثال ۵:۱۵-۲۰)

خدا نے عورت کو خوب صورتی، لطافت اور زیبایش کے لیے خلق کیا اور وہ خدا کی بنائی ہوئی چیزوں میں خوب صورت ترین مخلوق تھی۔ اکثر ہمیں اِنتباہ کیا جاتا ہے کہ ہم حددرجہ ظاہرداری والی چیزوں پر اپنا وقت صرف نہ کریں۔ خدا نے خود چیزوں کو خوب صورت بنایا اور وہ اُن سے راحت محسوس کرتا ہے۔ حقیقت میں اُس کی مخلوقات اُس کی ذوقِ نگاہ اور حسن پسندی کو ظاہر کرتی ہیں۔

جب گھروں کو سجانے کی بات ہوتی ہے تو عام طور پر عورتیں چیزوں کے انداز اور اُن کے جمالیاتی حُسن کو مدِنظر رکھتی ہیں، جب کہ مرد اِس رجحان سے اِختلاف کرتے ہیں اور وہ زیادہ تر چیزوں کے عملی اِستعمال پر زور دیتے ہیں۔ جب ہم اپنے گھروں کو سجا رہی، اپنے گھر کی ضروریات کو پورا کر رہی اور اپنے بچوں کی تربیت کر رہی ہوں تو ہمیں چاہیے کہ ہم چیزوں کا بہ غور جائزہ لیں۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ بہت سی

عورتیں ایسا کرتی ہیں۔ ہم اکثر دیکھتی ہیں کہ کنوارے مردوں کے گھر اتنے خوب صورت اور سجے ہوئے نہیں ہوتے، جتنے اُن مردوں کے ہوتے ہیں جن کی بیویاں گھروں میں رہتی ہیں۔ اصل میں ہم یہاں عورتوں کی گھروں میں موجودگی اور اُن کے لمس (قوتِ لامسہ) کے متعلق بات کر رہی ہیں۔ شاید کسی کنوارے کے گھر میں ایک بیڈ، صوفہ اور ٹیبل ہو یا میز کے اوپر ریموٹ کنٹرول یا اخبار ہو۔ اور اگر اُسی گھر میں ایک عورت ہے تو وہ اُسی ٹیبل کو خوب صورت انداز دے سکتی ہے، وہ اُس کے اُوپر ایک خوب صورت لیمپ یا پھول رکھ سکتی ہے اور وہ تمام چیزوں کی گرد کو بھی صاف کرے گی۔ اَمثال کی کتاب کی یہ عورت اپنا وقت نکالتی اور اپنے گھر کی ہر چیز کو دِل کش بناتی اور وہ اپنے گھر کے پردوں اور کمبلوں کو دِیدہ زیب بناتی۔ ہمیشہ اِس بات کو ذہن میں رکھیں کہ خوب صورتی لازم اَمر نہیں ہے، لیکن یہ ایک اچھا فیصلہ ہے اور اِس میں کوئی شک نہیں کہ یہ گھر کی فضا کو خوش گوار بنانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

اُس کے کپڑوں کی اَلماری

اِس میں کوئی شک نہیں کہ اُس عورت کے پاس ہر کام کے لیے الگ الگ کپڑے تھے اور وہ اُن کو مناسب وقت پر پہنتی تھی۔ لیکن اِس آیت میں کہا گیا ہے کہ وہ مہین کتانی اور ارغونی پوشاک پہنتی تھی۔ یہ دونوں کپڑے ہی بہت عمدہ اور معیاری ہوتے تھے اور یہ دونوں بہت مہنگے بھی ہوتے تھے۔ کتانی کے لیے عبرانی لفظ **shesh-ee** اِستعمال ہوا ہے، اِس میں ریشم اور اُجلا سفید کتان شامل ہوتا تھا۔ ارغونی کے لیے عبرانی لفظ **Argaman** اِستعمال ہوا ہے، یہ ایک مہنگے رنگ کو ظاہر کرتا ہے جس میں سرخ اور گہرا نیلا رنگ شامل ہوتا تھا۔

وہ پاک دامن عورت بھی دُوسری عورتوں کی طرح اپنی نسوانیت سے بھرپور لطف اندوز ہوتی اور وہ مخصوص مواقعوں پر خوب صورت کپڑوں کی حوصلہ افزائی کرتی تھی۔ لیکن مسیحیت میں عورتوں کے لباس کے متعلق بہت سے اِبہام پائے جاتے ہیں۔ ہمیں اِس بات پر توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ یہ آیت کسی بھی دُوسری چیز سے زیادہ اُس کی پاک

دامنی کو بیان کرتی ہے۔ پاک دامنی سے مراد خدا کے سامنے دین دار، نیک، راست باز اور قابلِ قدر ہونا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اِن تمام حوالہ جات سے اُس کی پاک دامنی کو ڈھونڈنے کی کوشش کریں اور اِن حوالہ جات کو کھینچ تان کر گناہ کرنے کی گنجایش نہ نکالیں، بلکہ پاک دامن عورت کے مکمل کردار اور اُس کے متعلق خدا کے منصوبہ کو جاننے کی کوشش کریں۔

اکثر جب بھی مسیحی عورتوں کے لباس کی بات ہوتی ہے تو اِس میں بڑا اِبہام پایا جاتا ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے کہ مسیحی اکثر کپڑوں کے متعلق بڑے شدید نظریات رکھتے ہیں؟ کیا اَمثال اِکتیسویں باب میں بیان کردہ پاک دامنی عہدِ جدید اور آج کی تعلیمات سے متصادم ہے؟ آئیں اِس بات پر غور کرتے ہیں:

"اِسی طرح عورتیں حیادار لباس سے شرم اور پرہیز گاری کے ساتھ اپنے آپ کو سنواریں نہ کہ بال گوندھنے اور سونے اور موتیوں اور قیمتی پوشاک سے۔ بلکہ نیک کاموں سے جیسا خدا پرستی کا اِقرار کرنے والی عورتوں کو مناسب ہے" (۱۔تیمتھیس ۲:۹)۔

جب بھی کوئی آیت اِس لیے، پس، اِس طرح، کیوں کہ جیسے اَلفاظ سے شروع ہو تو یہ سمجھ داری ہو گا کہ ہم اُس آیت کا تعلق پچھلے حوالوں سے جوڑیں، تاکہ اِس کا مطلب سیاق و سباق کی مدد سے دیکھا جا سکے۔ جب رُوح القدس نے پولس رسول کو تحریک دی کہ وہ تیمتھیس کو لکھے، تو اُس وقت وہ ایک جوان خادم تھا، اِس لیے پولس جو تیمتھیس کا رُوحانی مشیر تھا، اُسے ہدایات دے رہا تھا کہ اُسے خدا کی کلیسیا کی کیسے رہنمائی کرنی ہے۔ پولس کہتا ہے "میں تیرے پاس جلد آنے کی اُمید کرنے پر بھی یہ باتیں تجھے اِس لیے لکھتا ہوں۔ کہ مجھے آنے میں دیر ہو تو تجھے معلوم ہو جائے کہ خدا کے گھر یعنی زندہ خدا کی کلیسیا میں جو حق کا ستون اور بنیاد ہے کیوں کر برتاؤ کرنا چاہیے" (۱۔تیمتھیس ۳:۱۴۔۱۵)۔ دراصل یہی وجہ ہے کہ "۱۔۲ تیمتھیس اور ططس کے خطوط" کو "پاسبانی خطوط" کہا جاتا ہے کیوں کہ پولس، تیمتھیس اور ططس کو ہدایات دے رہا ہے کہ خدا اپنی کلیسیا کو کیسے دیکھنا چاہتا ہے۔

جب ہم آٹھویں آیت پر واپس جاتی ہیں تو ہم دیکھتی ہیں کہ پولس، تیمتھیس کو ہدایات

دیتا ہے کہ مردوں کو اپنی دُعائیہ زندگیوں اور عبادات میں کیسا ہونا چاہیے ۔" پس میں چاہتا ہوں کہ مرد ہر جگہ بغیر غصہ اور تکرار کے پاک ہاتھوں کو اُٹھا کر دُعا کیا کریں" (۱۔ تیمتھیس ۸:۲)۔اُس زمانے میں مرد متحدہ عبادات کے رہنما ہوتے تھے، چاہے کسی بھی جگہ عبادت کی جاتی۔ اُنھیں یہ ہدایات دی جاتی تھیں کہ وہ ایک پاک اور راست زندگی گزاریں اور اپنے پاک ہاتھوں کو اُٹھائیں۔ کیوں کہ اگر وہ بدی کو اپنے دِل میں رکھیں گے تو خدا اُن کی نہیں سنے گا (زبور۱۸:۶۶)۔ یقیناً رُوح القدس نے پولس رسول کو تحریک دی کہ وہ تیمتھیس کی کلیسیا کے اِس مسئلہ کے بارے میں اُس کو ہدایات دے تا کہ اُن کو حل کیا جا سکے۔

جب اُس نے تیمتھیس کو عورت کے بارے میں ہدایات دیں، تو اُس نے کچھ مخصوص چیزوں کے بارے میں اُسے بتایا جن کو تبدیل کرنے کی ضرورت تھی۔ کیوں کہ اُن کا گناہ اُن کی خود غرضی کا نتیجہ تھا جو کہ اُن کے ظاہری بناؤ سنگھار اور اُن کی شیخی بازی سے ظاہر ہوتا تھا، اور وہ جبراً چرچ میں مردوں پر اِختیار حاصل کرنا چاہتی تھیں (آیت ۱۱: ۱۵)۔ پولس تیمتھیس کو کہتا ہے کہ "اِسی طرح عورتیں حیادار لباس سے شرم اور پرہیزگاری کے ساتھ اپنے آپ کو سنواریں" (آیت ۹) ۔سنوارنے کے لیے یونانی لفظ **Kosmeo** اِستعمال ہوا ہے ۔اُسی سے انگریزی لفظ **Cosmetic** اَخذ کیا گیا ہے جس کا ترجمہ "ترتیب دینا، سجانا، سنوارنا، سنگارنا، تراشنا" وغیرہ ہے۔ پولس کہتا ہے کہ "حیادار لباس اور پرہیزگاری کے ساتھ اپنے آپ کو سنواریں نہ کہ بال گوندھنے اور سونے اور موتیوں اور قیمتی پوشاک سے"۔ حیا دار کے لیے یونانی کا لفظ **Kosmios** اِستعمال ہوا ہے جس کا مطلب "منظّم، آراستہ اور اچھا روّیہ" ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ وہ عورتیں اپنا بناؤ سنگھار حیاداری اور مہذب اَنداز سے نہیں کرتی تھیں۔ وہ شیخی کے ساتھ اپنی دولت (سونا، موتی اور قیمتی پوشاک) لوگوں کو دِکھاتیں اور عبادت کے دَوران لوگوں کی توجہ کا مرکز بننا چاہتی تھیں۔

رُوح القدس نے پطرس کو بھی اِنہی اُصولوں کے متعلق سکھانے کی تحریک دی "اور تمہارا سنگھار ظاہری نہ ہو یعنی سر گوندھنا اور سونے کے زیور اور طرح طرح کے کپڑے پہننا۔ بلکہ تمہاری باطنی اور پوشیدہ اِنسانیت حلم اور مزاج کی غربت کی غیرفانی آرایش سے آراستہ رہے کیوں کہ خدا کے نزدیک اِس کی بڑی قدر ہے" (۱۔ پطرس۳:۳۔۴)۔

پہلی صدی میں عورتیں اکثر ''سونے اور قیمتی موتیوں'' کو اپنے بالوں اور کپڑوں میں جڑ لیا کرتی تھیں، اِس سے اُن کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ وہ دُوسرے لوگوں کی توجہ کو اپنے حُسن اور دولت کی طرف مرکوز کر سکیں۔ یہ آیات ہرگز بالوں، زیور، اور کپڑوں پر غیر ضروری شرائط عائد نہیں کر رہی، بلکہ اصل مسئلہ یہ تھا کہ وہ مخصوص عورتیں حد درجہ بھڑکیلے اور شوخ انداز سے سجتی سنورتی اور دورانِ عبادت لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی تھیں۔ عورتوں کو چاہیے کہ وہ عبادت میں حیاداری، منکسرالمزاجی اور اچھے روّیے کے ساتھ خداوند کے سامنے آئیں اور اُس کی پرستش کریں، نہ کہ اپنے حُسن اور دولت کی نمایش کے لیے، تاکہ کوئی اُن کے اِس روّیے سے بے راہ روّی کا شکار نہ ہو جائے۔ کیوں کہ اِس طرح کا روّیہ سچی عبادت اور پرستش کے بالکل منافی ہے۔ یہاں اصل نکتہ یہ ہے کہ ہمارا دِل حیادار اور خدا ترس ہونا چاہیے اور ہمیں اپنے لباس اور اپنے روّیے سے اُسے دُوسروں پر ظاہر کرنا چاہیے۔ ایک پاک دامن عورت کی خواہش ہوتی ہے کہ اُس کی ظاہری شکل وصورت خدا کے منصوبے اور مقصد کو ظاہر کرے اور اُس کا روّیہ حلم مزاجی، متانت اور سنجیدگی کا عکاس ہو۔

یقیناً زیور اور قیمتی کپڑے پہننے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر اِن کا مقصد دُوسروں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانا ہے تو یہ دُرست نہیں ہے۔ خدا کی نظر میں بالکل ایسے نہیں کہ میلے کچیلے، بے سلیقہ اور پریشان حال لوگ ہی راست باز ہیں۔ اِس طرح کا روّیہ شدت پسندی ہو گا۔ اِس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ پولس رسول کہتا ہے کہ ''عورتیں حیادار لباس سے شرم اور پرہیزگاری کے ساتھ اپنے آپ کو سنواریں'' (۱۔تیمتھیس ۲:۹)۔ شاید آپ خیال کریں کہ یہاں پھر بناؤ سنگھار کی بات کی گئی ہے۔ یاد رکھیں یونانی زُبان کے جس لفظ سے انگریزی کا لفظ بناؤ سنگھار اَخذ کیا گیا ہے، اُس کا ترجمہ ''ترتیب دینا، سجانا، سنوارنا، سنگھارنا، اور تراشنا'' ہے ۔ یہاں مرکزی نکتہ یہ ہے کہ ہمارا دِل اور روّیہ خدا ترسی، حلیمی، اور منکسرالمزاجی کا پیکر ہونا چاہیے، نہ کہ ہمیں قیمتی کپڑوں، گوندھے بالوں اور زیورات سے روگردانی کرنی چاہیے۔

اِس اُصول کی کچھ بائبلی مثالیں بھی موجود ہیں۔ جب اَبرہام کا نوکر الیعزر اِضحاق

کے لیے بیوی تلاش کرنے گیا اورخدا نے اُس کے سفر کو مبارک کیا تو اُس نے رِبقہ کو ایک نتھ اور دو سونے کے کڑے دیئے (پیدایش ۲۴:۲۲)۔ راست باز آستر شاہانہ لباس پہنتی تھی (آستر ۵:۱)۔ جب خدا بے وفا اِسرائیل کے لیے اپنے پیار اور محبت کو ظاہر کرتا ہے تو وہ بیان کرتا ہے کہ، وہ اُن کی برہنگی ڈھانکے گا، اُن پر عطر ملے گا، زر دوز لباس، تخس کی کھال کے جوتے، نفیس کتانی کمربند، اور سراسر ریشم سے ملبس کرے گا۔(حزقی اَیل۱۶:۸-۱۰)۔لیکن اِس بات پر بھی غور کریں کہ وہ اُن سے چیزوں کے علاوہ اِسرائیل پر اپنے فضل کی بات کر رہا ہے۔

> ''میں نے تجھے زیور سے آراستہ کیا۔تیرے ہاتھوں میں کنگن پہنائے اور تیرے گلے میں طوق ڈالا۔ اور میں نے تیری ناک میں نتھ اور تیرے کانوں میں بالیاں پہنائیں اور ایک خوب صورت تاج تیرے سر پر رکھا۔ اور تو سونے چاندی سے آراستہ ہوئی اور تیری پوشاک کتانی اور ریشمی اور چکن دوزی کی تھی اور تو میدہ اور شہد اور چکنائی کھاتی تھی اور تو نہایت خوب صورت اور اقبال مند ملکہ ہوگئی۔ اور اقوامِ عالم میں تیری خوب صورتی کی شہرت پھیل گئی کیوں کہ خداوند فرماتا ہے کہ تو میرے اُس جلال سے جو میں نے تجھے بخشا کامل ہوگئی تھی''(حزقی ایل ۱۶:۱۱۔۱۴)۔

اگر خوب صورت کپڑے اور زیور حوس پرستی، شیخی اور مادیت کی علامت ہیں، تو یہ فحاشی کی مشابہت ہوتے نہ کہ اِسرائیل کے لیے خدا کے بیان کردہ فضل کی۔ اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اِسرائیل نے سرکشی سے اپنے دِلوں کو خدا کے فضل سے موڑ کر دُنیاوی باتوں کی طرف لگا لیا۔ وہ لوگ حد درجہ شیخی باز اور مغرور تھے۔ یہی وجہ تھی کہ اِس گناہ کی وجہ سے عورتیں اِس کا شکار ہوسکتی تھیں،جب اُن سے کہا جاتا کہ وہ اپنا ظاہری بناؤ سنگھار کریں اور وہ اِس آزمایش سے آزمائی جا سکتی تھیں۔ یقیناً عورتیں بڑی آسانی سے اپنے ظاہری بناؤ سنگھار کو دُنیاوی مقاصد کے لیے اِستعمال کرنے سے اِس گناہ کی شکار ہوسکتی ہیں(یسعیاہ۳:۱۶۔۲۴)۔لیکن جب آپ اِن تمام حوالہ جات کو پڑھیں گی تو آپ غور کریں

گی کہ یہاں اُن کے روّیوں کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ایک پاک دامن اور خُدا سے ڈرنے والی عورت خدا کوخوش کر نے کے لیے حیا دار لباس پہنے گی اور ایسے لباس کا اِنتخاب کرے گی جس سے عاجزی جھلکے۔

رُوح القدس نے پولس اور پطرس رسول کوتحریک دی کہ وہ اِن آزمایشوں کے بارے میں تعلیم دیں، تاکہ عورتیں اِس بات کو جانیں کہ جب وہ خدا کی خوشنودی سے اپنے دِلوں کو ہٹائیں گی تو وہ دُنیاوی چیزوں کی آزمایش کا شکار ہوں گی۔ جب ہم خودغرضی کا مظاہرہ کریں گی تو یہ یقیناً ہمارے کردار اور ہماری زندگی کے ہر پہلو پر اَثر انداز ہو گا۔ جیسا کہ ا۔تیمتھیس اور ا۔پطرس میں بیان کی گئی عورتوں سے کہا گیا۔ ہم بالکل اُن عورتوں جیسی آزمایش کا شکار نہیں ہوسکتیں، کیوں کہ اب وقت تبدیل ہو چکا ہے۔ اِس لیے ہی رُوح القدس نے اِس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اِن نہایت اہم عقائد کو اپنے کلام میں شامل کیا، تاکہ آج کے دَور میں ہم اُن کا اِطلاق اپنی زندگیوں پر کرسکیں۔حقیقی خوب صورتی کو ایک حلیم اور صاحب سلیقہ دِل کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے جو خداوند سے محبت رکھتا اور اُس کی مرضی کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ کا دِل بائبلی زمانہ کی طرح آپ کے روّیے اور آپ کے کپڑوں کی اَلماری سے ظاہر ہو جائے گا۔

ہمیں اِس معاملے میں بہت احتیاط برتنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے اِردگرد موجود عورتوں پر صرف اِس لیے تنقید نہ کریں کہ وہ اُن کپڑوں کو پسند کرتی ہیں جنھیں ہم پسند نہیں کرتیں۔ مجھے اُن عورتوں کو دیکھ کر ہمیشہ خوشی ہوتی ہے جو اپنے کپڑوں کو حیادار بنانے میں بہت احتیاط کرتی ہیں۔ تاہم میں نے بہت سی ایسی عورتوں کو بھی دیکھا ہے کہ جو اِس معاملہ میں دُوسرے لوگوں کی عدالت کرتی اور خودساختہ راست باز بنتی ہیں۔ جب ہماری توجہ اور ہمارے دِل کا مرکز دُوسروں کی توجہ حاصل کرنا اور دُوسروں پر سبقت لے جانا ہوتا ہے تو ہم اِس سے آزمائی جاتی ہیں اور ہم جب اپنے آپ کو دُوسروں سے زیادہ راست باز سمجھتی ہیں تو یہ بات خدا کوخوش نہیں کرتی اور یہ حلیمی اور منکسر المزاجی بھی نہیں ہے۔ حلیمی اور منکسر المزاجی گراں بہا ہیں اور اِنھیں ایک خدا پرست دِل کی عکاس ہونا چاہیے ۔لیکن اگر یہ غرور، اپنے آپ میں راست باز بننا اور شیخی بازی کو ظاہر کرتی ہیں تو یہ سچی راست

بازی یا حیاداری نہیں ہوتا۔

اَمثال اکتیسویں باب میں بیان کردہ پاک دامن عورت راست بازی کی ایک سچی مثال تھی جو خوب صورت چیزوں سے لطف اندوز ہوتی، لیکن اِس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی زندگی میں خدا کو عزت و تکریم بھی دیتی تھی۔ وہ اپنے گھر کے فرنیچر کو بڑے اچھے انداز سے ڈھانپتی اور اُس کی اور اُس کے گھر والوں کی کپڑوں کی الماری بڑے خوب صورت اور نفیس انداز سے سجی ہوتی تھی۔ اُس عورت کی پوری زندگی اُس کے خداوند،اُس کے شوہر، اُس کے بچوں، اُس کے خادموں، اُس کے کام، غریبوں اور ضرورت مندوں کے لیے وقف تھی۔

باب ۱۴

وہ باعثِ عزت ہے

''اُس کا شوہر پھاٹک میں مشہور ہے جب وہ ملک کے بزرگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے۔''(اَمثال ۳۱:۲۳)

اِبتدائی طور پر شاید ہم سوچیں کہ اِس آیت میں ہماری توجہ اُس عورت کے شوہر کی طرف مبذول کی جارہی ہے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اَمثال ۳۱ باب کی ۲۲ آیت اُس پاک دامن عورت کے متعلق ہے۔ ہم دیکھے چکی ہیں کہ وہ عورت کئی ایک طرح سے مختلف لوگوں کے لیے باعث برکت تھی۔ یہاں ہم دیکھیں گی کہ وہ عورت خدا کے سامنے اور دُوسروں کے سامنے ایک پاک دامن زندگی گزارتی تھی اور اِس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے گھر کو ترتیب میں رکھتی اور اُس کی پاک دامنی اُس کے شوہر کی عزت کو سرفراز کرتی تھی۔ اُس کا اچھا کردار اور اپنی زندگی میں اپنے شوہر کی سربراہی کو تسلیم کرنا ہی اُسے ایک اچھا نام دیتا تھا۔

''نیک عورت اپنے شوہر کے لیے تاج ہے لیکن ندامت لانے والی اُس کی ہڈیوں میں بوسیدگی کی مانند ہے''(اَمثال۱۲:۴)۔

جس دَور میں اَمثال کی کتاب لکھی گئی اُس دَور میں یہ ایک دستور تھا کہ مرد شہر کے پھاٹکوں پر بیٹھتے۔ اُس دَور میں ہماری طرح ٹیلی وژن، اَخبار اور ٹیلی فون نہیں تھے کہ وہ تازہ ترین خبریں سن سکیں۔ پس آدمیوں کے لیے شہر کے پھاٹک ہی وہ جگہ تھے جہاں وہ بیٹھتے اور تبادِلہ خیال کرتے تھے۔ بڑی عمر کے مرد اور وہ لوگ جو معاشرے میں ایک اچھا رُتبہ رکھتے تھے وہ اکثر شہر کے پھاٹک پر بیٹھتے، تاکہ وہ دُوسرے لوگوں کی مشاورت اور رہنمائی کرسکیں۔ اگر کوئی خبر سننا چاہتا کسی خاص فرد کو دیکھنا چاہتا یا پھر کوئی نصیحت پانا چاہتا تو اُس کو شہر کے پھاٹک سے رُجوع کرنا پڑتا، یہاں تک کہ بسا اوقات اُسی جگہ پر عدالت منعقد کی جاتی اور شہر کے بزرگ بھی وہاں پر بیٹھتے۔ آسان لفظوں میں ہم کہہ سکتی ہیں کہ

پھاٹک کو بہت اہم اہمیت حاصل تھی (پیدایش ۳۴:۲۰؛ استثنا ۲۱:۱۹؛ یشوع ۲۰:۴؛ روت ۴:۱۔۲؛ اَیوب ۲۹:۷۔۱۲)۔

جب کوئی آدمی اچھی شہرت اور اِختیار حاصل کرلیتا تووہ اُس کا اِستعمال شہر کے پھاٹک پر کرتا۔ یہاں پر کہا گیا ہے کہ اُس کا شوہر ''شہر کے بزرگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے'' جس کا مطلب ہے کہ وہ شہر کے بزرگوں کے ساتھ برابر درجے پر بیٹھتا تھا۔ اگر کسی شخص کا گھر ترتیب سے نہ ہوتا، اُس کے بچے اُس کے قابو میں نہ ہوتے اور اُس کی بیوی اُس کی سربراہی کو قبول نہ کرتی تو کوئی شخص اِس طرح کے قابل عزت رُتبے کو حاصل نہیں کرسکتا تھا۔ اگر وہ عورت اپنے گھر میں خدا کے مقصد اور منصوبے کو لاگو نہ کرتی تو اُس کا شوہر معاشرے میں کبھی بھی اہم مقام حاصل نہ کرسکتا۔

ستفناس اور دُوسرا آدمی اپنے پورے خاندان میں اچھی شہرت کے مالک تھے۔'' اَے بھائیو! تم ستفناس کے خاندان کو جانتے ہو کہ وہ اخیہ کے پہلے پھل ہیں اور مقدسوں کی خدمت کے لیے مستعد رہتے ہیں۔پس میں تم سے اِلتماس کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں کے تابع رہو بلکہ ہر ایک کے جو اِس کام اور محنت میں شریک ہے''(۱۔کرنتھیوں ۱۶:۱۵-۱۶)۔

بوعز، رُوت کی پاک دامنی کی تعریف کرتا ہے۔'' میری قوم کا تمام شہر جانتا ہے کہ تو پاک دامن عورت ہے''(روت ۳:۱۱)۔

یقیناً اُس کے شوہر کے معاشرتی رُتبے میں اُس کا اپنا بھی اہم کردار تھا۔ کیوں کہ اگر وہ عزت دار نہ ہوتا تو وہ کبھی بھی لوگوں کی نظر میں عزت حاصل نہ کرسکتا، یہاں تک کہ اگر اُس کے گھر میں ایک راست باز بیوی بھی ہوتی۔ اُس کے اِس مقام کے لیے دونوں چیزیں ہی بہت اہم ہیں، یعنی کہ اُس کا اپنا قابل قبول کردار اور اگر اُس کے گھر میں اُس کی بیوی اور بچے ترتیب اور اُس کی فرمان برداری میں نہ ہوتے تو یہ بات اُس کی شہرت پر منفی اَثر ڈالتی اور دُوسرے لوگوں کے درمیان اُس کی شہرت کو تباہ کر دیتی۔

یہ بات سچ ہے کہ بیویاں اپنے شوہر کی شہرت اور عزت پر حیرت انگیز طور پر اَثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ اَثر اُن پر منفی طور پر بھی ہوسکتا ہے اور وہ اُنھیں تباہ و برباد کرسکتا ہے اور اِسی طرح یہ اثر مثبت طور پر بھی ہوسکتا ہے اور اُن کی تعمیر و ترقی کرسکتا ہے۔اگر عورتیں محتاط

نہیں ہیں تو وہ اپنے شوہروں کے لیے آزمایش کا سبب بن سکتی ہیں۔ اکثر اوقات اِس آزمایش کے اَثرات بہت بھیانک ہوتے ہیں،کیوں کہ بہت سے مرد اپنی رہبری اور سربراہی میں سنجیدہ نہیں ہوتے، اَیسے آدمیوں کو چاہیے کہ وہ اپنی رہبری اور سربراہی میں راست باز ہوں اور عورتوں کو بھی چاہیے کہ وہ راست بازی سے اپنے تمام معاملات کو حل کریں۔ ''تب میں نے موت سے تلخ تر اُس عورت کو پایا جس کا دِل پھندا اور جال ہے اور جس کے ہاتھ ہتھکڑیاں ہیں جس سے خداخوش ہے وہ اُس سے بچ جائے گا لیکن گناہ گار اُس کا شکار ہو گا'' (واعظ ۷:۲۶)۔عورتوں کو چاہیے کہ وہ مردوں پر غلبہ حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں، بلکہ وفاداری سے اپنے شوہروں کی تابع رہیں اور اُنھیں راست رہنمائی کا موقع دیں۔عورتیں اپنے شوہروں کو یہ احساس بھی دِلاسکتیں ہیں کہ وہ رہنما ہیں اور اپنے شوہروں کے پس پردہ رہ کر کام کرسکتی ہیں۔ اگر آپ نے پرانے عہد نامے میں بدکار اَیزبل کی کہانی پڑھی ہے تو آپ دیکھ سکتی ہیں کہ کیسے اُس نے اپنے مقاصد کے لیے اپنے شوہرکو گمراہ کیا۔ اَیزبل ایسی عورت کی اچھی مثال ہے جو اپنے شوہروں سے نمایاں ہونے کی کوشش کرتی ہیں، اور اِس بات کے لیے وہ ہرقسم کی بدکاری کو بر وئے کار لاتی ہیں۔عورتوں کو چاہیے کہ وہ نہایت خبردار رہیں کہ اُن کے غلط اَثرات اُن کے شوہر وں پر نہ پڑیں اور وہ اُن کے لیے آزمایش کا سبب نہ بنیں۔ یہ ہمیشہ ہی بہت اچھا ہوتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں خدا کے منصو بے اور مقصد پر اِیمان رکھیں، چاہے حالات جتنے بھی سخت ہوں۔

''دانا عورت اپنا گھر بناتی ہے پر احمق اُسے اپنے ہی ہاتھوں سے برباد کرتی ہے'' (اَمثال ۱۴:۱)۔ اِس آیت کا تعلق گھر کی عمارت یا تعمیر سے نہیں ہے۔''بنانے'' کے لیے یہاں عبرانی کا لفظ **Baw-naw** اِستعمال ہوا ہے، جس کا مطلب ہے کہ'' اپنے گھر اور خاندان کو بامقصد طور پرخوش حال بنانا'' اپنے گھر کو برباد کرنے سے مراد ہے کہ وہ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے خاندان کی خوش حالی کو نقصان پہنچاتی ہے۔جب آپ خدا کے بتائے ہُوئے منصوبے اور مقصد سے ہٹ کر کسی بھی آزادیِ حقوق نسواں کی تحریک یا کوئی بھی دُنیاوی نظریہ اپنے خاندان اور گھر کے لیے اپنائیں گی تو اِس کا نتیجہ یقیناً تباہی ہو گا اور اِس

کے اَثرات آپ کے گھر اور خاندان کو برباد کر دیں گے۔ مگر جب آپ اپنی زندگی کو خداوند کے سپرد کر دیں گی اور اُس کے رُوح القدس کو موقع دیں گی کہ وہ آپ کی رہنمائی کرے تو یہ آپ، آپ کے خاندان اور آپ کے گھر کے لیے باعث برکت ہو گا۔

بہت سی اَیسی چیزیں جن کے ذریعے سے عورتیں اپنے شوہروں پر اَثر انداز ہو سکتی ہیں۔ اَفسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آزادیِ حقوق نسواں کی تحریک نے بہت سے غلط عقائد سے کلیسیا کو تذبذب کا شکار کر دیا ہے اور بغاوت نے بہت سے گھروں کو تباہ کر دیا ہے جو مسیح کی پیروی کرنا نہیں چاہتے ہیں۔ مشہور نظریات کی بجائے خدا کا منفرد منصوبہ اور مقصد عورتوں کے لیے بُرا نہیں اور عورتوں کو اُس سے ڈرنا یا گھبرانا نہیں چاہیے اور خدا کے مقرر کئے ہوئے مرد اور عورت کے کردار کو قبول کرنا چاہیے، کیوں کہ اُس نے دونوں کو بڑی مناسب جگہ پر رکھا ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ فرق بہت اچھا ہے اور یہ تفاوت ہی دونوں کو مکمل کرتا ہے۔ اگر آپ اپنے گھر میں کسی بھی دُنیا وی نظریے کو رائج کرنے کی کوشش کریں گی جس کے بارے میں عورتوں کو قائل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے تو اِس کے منفی اَثرات آپ کے گھر اور آپ کے اَزدواجی رشتے پر پڑیں گے۔

ہمیں اِس حقیقت پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ گناہ کے نتیجے میں اِنسان کی گراوٹ کے بعد خدا نے مرد اور عورت کو دو الگ الگ ذِمے داریاں نہیں سونپی تھیں، بلکہ جب اُس نے اِنسان کو باغ کی باغبانی اور نگہبانی پر لگایا تو اُس نے مرد کو پیشوائی کا کردار سونپا اور اِسی طرح عورت کو مرد کی فرماں برداری کا کردار سونپا۔ جب آدم اور حوا گناہ سے پاک تھے، خدا نے اُن کو منفرد بنایا اور دیکھا کہ اچھا ہے۔ اگرچہ آزادی نسواں کی تحریکیں عورت کو یہ بات باور کرانے کی کوشش کر رہی ہیں کہ اُس کے ساتھ بہت زیادتی ہو رہی ہے جو سچ نہیں ہے۔ تحریکِ آزادی نسواں کا جھوٹ حقیقت میں لوگوں کے ذہنوں کو مسخ کر رہا ہے اور وہ خدا کے منصوبے کی پیروی کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور اِس سے خاندانی کی اکائی تباہ و برباد ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ تحریک آزادی نسواں اور اُس کی جھوٹی تعلیمات چرچ میں بھی داخل ہو چکی ہیں۔ اِس بدعت نے نہ صرف چرچ میں اپنے پاؤں گاڑ لیے ہیں، بلکہ اِیمان دار بھی اُسے بڑی خوشی دِلی سے خوش آمدید کہتے ہیں اور اُس بدعت نے اُن

میں بھی گھر کر لیا ہے۔

دھوکا مت کھائیں۔ خدا کا مرد اور عورت کے لیے منصوبہ بہت اچھا ہے اور یہ بہت کامیاب بھی ہے۔ ہمیں ہمیشہ اِس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے، عورتیں اپنے بارے میں خدا کے منصوبے کے خلاف بغاوت کرنے کے لیے بالکل آزاد نہیں ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جب لوگ جھوٹ کا یقین کرتے ہیں اور اپنی زندگیوں کو خدا کے منصوبے کے خلاف گزارنے کا فیصلہ کرتے ہیں تو دراصل وہ گناہ کی غلامی کا اِنتخاب کرتے ہیں۔ شوہر کو ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ وہ مسلسل بالجبر گھر میں اپنی قیادت ثابت کرنے کی کوشش کرے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر ایک شخص قائد یا رہبر ہے تو دُوسروں کو ضرور اُس کی پیروی کرنی چاہیے، اگر وہ چاہتے ہیں کہ اِتحاد قائم رہے۔ آزادی نسواں کو ماننے والے لوگ کبھی بھی آپ کو دھوکا نہ دیں۔ اگرچہ اُن کا نعرہ ''برابر حقوق'' ہیں۔ مگر آپ بائبل کی شادیوں میں دیکھیں گی کہ ایک قیادت کرتا ہے اور دُوسرا پیروی کرتا ہے۔

ہمیں کبھی بھی دُنیاوی فلسفے کو مسیحی گھرانوں میں لاگو کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ خدا کے راستے اور دُنیا کے راستے باہمی طور پر ایک دُوسرے سے مختلف ہیں۔ خدا کے راستے سچے ہیں، پس یہ کبھی بھی جھوٹے نظام کے ساتھ مِل نہیں سکتے، کیوں کہ اگر ایسا ہو گا تو ایک کو مسلسل دُوسرے کے ساتھ سمجھوتا کرنا پڑے گا۔ کیوں کہ جب آپ خدا کے کلام کے ساتھ سمجھوتا نہیں کریں گی تو آپ کے پاس صرف دُنیاداری اور جھوٹ ہی بچے گا اور یہ دونوں چیزیں آپ کو گناہ کی طرف لے کر جائیں گی۔ کوئی بھی جو اُس دھوکے پر یقین کرتا ہے کہ خدا نے عورت کو کم تر، مظلوم، نامکمل اور بے فائدہ بنایا ہے تو اس نے اَمثال ۳۱ باب کو مکمل طور پر پڑھا ہی نہیں ہے۔ یہ سچ ہے کہ اگر کوئی عورت اپنی زندگی کو اُن پاک دامن عورتوں کی طرح گزارنے کا عہد کرتی ہے تو اُس کے پاس وقت نہیں ہو گا کہ وہ دُنیا کے گھٹیا اور بناوٹی اصولوں کی خواہش کرے، جسے بہت سے لوگ بے وقوفی سے سچ مان چکے ہیں۔ جب مسیحی عورتیں اپنے خیالات میں اِس قسم کی غلطیوں کو جگہ دیتی ہیں تو وہ اکثر عورتوں کے متعلق خدا کے منصوبے کے بارے میں آزمائی جاتی ہیں۔ خدا کے اطاعت اور فرماں برداری کے حکم سے کبھی بھی معذرت نہ کریں۔ کیوں کہ وہ کبھی بھی غلطی

نہیں کرتا۔

اگر ہم خاندان کی تباہی و بربادی کی کھوج لگانے کی کوشش کریں تو ہم دیکھیں گی کہ عورتوں کی آزادی کی تحریکوں نے گھر،خاندان اور شادیوں پر بڑے بُرے اَثرات مرتب کیے ہیں اور اِس بات کے اَعدادو شمار ہمارے سامنے بڑے واضح ہیں اور اِس بات کو ہم اپنے بچپن سے دیکھ رہی ہیں کہ یہ بہت غلط سمت میں جارہے ہیں۔ اِس بات کا یہ بھی مطلب نہیں کہ ہم عورتوں پر ظلم کریں اور اُنھیں نظر اَنداز کریں۔ یہ گناہ اُن پر ہر طرح سے اَثرانداز ہو رہے ہیں۔ دونوں ہی اَطراف سے شدت پسندی دُرُست نہیں ہے اور نہ ہی خدا کے منصوبے کے بارے میں شدت پسندی مناسب ہے۔اصل میں دونوں اطراف سے شدت پسندی شیطان کی طرف سے ہے، جو خدا کی اچھائی کو بُرائی میں بدلنا چاہتا ہے یہ ہمارے لیے شرم کی بات ہے کہ اگر ہم اُس کے دھوکے کو اپنے ذہنوں اور خاندانوں پر اَثرانداز ہونے دیتی ہیں اور اُنھیں تباہ و برباد کرتی ہیں۔

میں نے بہت سی عورتوں کے ساتھ کام کیا ہے اور میں اِس قسم کے شدت پسندانہ حالات کی گواہ ہوں۔ یقیناً یہ بہت ہی مشکل ہے کہ کسی اَیسے شخص کے ساتھ شادی کی جائے جو خداوند کو عزت دینے کی بالکل بھی پرواہ نہیں کرتا۔لیکن یہ اُس سے بھی مشکل ہے کہ اگر آپ پہلے سے ہی مشکل حالات کا سامنا کر رہی ہیں اور اُس میں مزید گناہوں کو شامل کریں۔ میں نے دیکھا ہے کہ عورتیں اپنی مشکلات میں اپنی تباہی پر زیادہ توجہ دیتی ہیں، بجائے اِس کہ وہ مسیح پر اور اُس کی مرضی پر دھیان دیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ اَیسی عورتیں جو اُس بات کا اِنتظار کر رہی ہیں کہ اِس سے پہلے کہ وہ فرماں برداری میں خدا کے منصوبے کی پیروی کریں، اُن کے شوہر کو پہلے اِس میں اُن کی رہنمائی کرنی چاہیے۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ عورتیں جو خدا کے فرماں برداری کے منصوبے پر عمل نہیں کرتیں، اُن کے حالات سخت سے سخت ترین ہو رہے ہیں۔ میرے تجربے میں آیا ہے کہ بہت دفعہ عورتیں خود اپنے حالات کو بد سے بدتر کر دیتی ہیں۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ اکثر بچے اپنی ماؤں کی غیر مستحکم گواہی کی وجہ سے خداوند سے دُور ہوجاتے ہیں اور وہ اپنے گھروں میں خداوند کی پیروی نہیں کرتے اور بجائے اِس کے کہ اُن کے بُرے باپ اُن پر اَثر انداز

ہوں، اب بُری مائیں بھی اُن پر اَثر انداز ہو رہی ہیں۔ میں بہت سی عورتوں کے بارے میں جانتی ہوں جو کہ اپنے حالات سے خدا کے نام کو عزت اور جلال دینے کی بجائے خدا کو بُرا بھلا کہہ رہی ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ میں بہت سی ایسی عورتوں کو بھی جانتی ہوں جنہوں نے اپنی رُوحانی زندگی کو بہت بہتر کیا ہے، وہ اِیمان میں مضبوط اور رُوح القدس پر اِیمان رکھتے ہُوئے اپنے گھروں کو بہتر کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جتنا کہ وہ کرسکتی ہیں، یہاں تک کہ اُن کے شوہر بالکل بھی اُن سے محبت نہیں کرتے اور نہ ہی اُن کی حوصلہ اَفزائی کرتے ہیں۔ اُن کے شوہر اُن کو تکلیف اور دھوکا دیتے ہیں، لیکن پھر بھی وہ مافوق الفطرت طور پر اپنے محبت نہ کرنے والے شوہروں سے بھی پیار کرتی اور اُن کی عزت کرتی ہیں۔ میں دیکھتی ہوں کہ وہ اپنے بدنوں سے جدوجہد کرتی ہیں اور اُن پر غالب آنے کی کوشش کرتی ہیں تا کہ وہ اپنے اَزدواجی رشتے میں خدا کو خوش کرسکیں۔ مجھے اُن کی اِنسانیت، برداشت، حلم مزاجی، مضبوط اِیمان اور محبت کو دیکھ کر بہت برکت ملتی ہے اور یہ سب چیزیں یسوع مسیح اُن میں پیدا کرتا ہے۔ یہ ثابت قدمی ہمیشہ اُن کے شوہروں کے لیے نجات کا سبب نہیں بنتی، مگر پھر بھی یہ ہمیشہ اُن کی زندگیوں میں خدا کی برکت اور اِلٰہی شفاعت کا سبب بنتی ہیں۔

> ''اَے بیویو! تم بھی اپنے اپنے شوہروں کے تابع رہو۔ اِس لیے کہ اگر بعض اُن میں سے کلام کو نہ مانتے ہوں تو بھی تمہارے پاکیزہ چال چلن اور خوف کو دیکھ کر بغیر کلام کے اپنی اپنی بیوی کے چال چلن سے خدا کی طرف کھنچ جائیں'' (۱۔ پطرس ۳:۱-۲)۔

اَمثال ۳۱ باب کی عورت اور اُس کی پاک دامنی اُس کے شوہر کے لیے ایک اچھی گواہی تھی اور وہ اُس کی عزت بڑھاتی تھی۔ اَمثال ۱۲:۴ میں لکھا ہے ''نیک عورت اپنے شوہر کے لیے تاج ہے لیکن ندامت لانے والی اُس کی ہڈیوں میں بوسیدگی کی مانند ہے'' ہر کوئی اُس کی نیک نامی کو جانتا تھا اور اُس کی پاک دامنی اُس کے گھر سے ظاہر ہوتی تھی اور وہی اُس کے شوہر کی قیادت پر اثر انداز ہوتی تھی جیسا کہ خدا نے اُسے بنایا تھا۔

شاید آپ سوچیں کہ پھر ہم مردوں کے بارے میں کیا کہیں؟ تاہم یہ ضروری نہیں کہ اَزدواجی رشتے کی کمزوری کی وجہ صرف عورت ہی ہو۔ یہ بالکل سچ ہے، میں اِس بات کو جانتی ہوں کی بہت مرتبہ شروعات شوہر کی گناہ آلودہ خواہشات کی وجہ سے شروع ہوتی ہیں۔کیوں کہ جب ایک شوہر خدا کا مقرر کردہ قائدنہیں بنتا تو یہ اُس کے خاندان کو تباہ و برباد کر دیتاہے، اور یقیناً اِس کا غیر ضروری بوجھ اُس کی بیوی پر پڑتا ہے۔ میں بہت سی عورتوں کو جانتی ہوں جو اپنے ازدواجی رشتے کو قائم رکھنے کے لیے ہر بار کوشش کر تی ہیں، مگر اُن کے شوہر مسلسل اُن کو مایوس کرتے ہیں۔ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کی مدد لے کر ایک مردِ راست باز قائد بن سکتا ہے جیسا کہ خدا چاہتا ہے۔ میں شادی شدہ جوڑوں کی ہمیشہ حوصلہ اَفزائی کرتی ہوں کہ اگر اُن کے گھرانے اور اَزدواجی تعلقات کشمکش کا شکار ہوں تو وہ ضرور مسیحی مشاورت کی طرف رجوع کریں۔ تاہم میں عورتوں کی اُستاد ہوں اور بلا شرکت غیر میں نے اپنے آپ کو عورتوں کو تعلیم دینے کے لیے وقف کیا ہے (ططس ۲:۳-۴)۔ یہ خط اَمثال ۳۱ باب کی پاک دامن عورت کی مناسبت سے عورتوں کو لکھا گیا ہے اور اِس میں بہت سے ایسے حوالہ جات ہیں جو خاص طور پر مردوں کے کر دار کے بارے میں بیان کیے گئے ہیں مگر یہ حوالہ اُن دوسرے حوالوں کی طرح اُن دونوں کے لیے نہیں ہے۔ واضح طور پر یہ تعلیمات پاک دامن عورت کے لیے ہے، نہ کہ اُس کے شوہر کے روّیے، فرماں برداری، یا خدا کی نافرمانی کے بارے میں۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ ایک پاک دامن عورت بن سکتی ہیں، اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کی شادی کس کے ساتھ ہوئی ہے۔

یہ بھی سچ ہے کہ دُنیا میں ہر قسم کی پاک دامنی ایک شوہر کی شہرت کو اچھا نہیں کرسکتی۔ آپ یقیناً ایک راست باز بیوی ہوسکتی ہیں مگر یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کا شوہر ایسا نہ ہو۔ اِس کی مثال ہمارے پاس ا۔سموئیل ۲۵:۳ میں موجود ہے جہاں لکھا ہے ''اِس شخص کا نام نابال اور اُس کی بیوی کا نام ابی جیل تھا۔ یہ عورت بڑی سمجھ دار اور خوب صورت تھی پر وہ مرد بڑا بے ادب اور بدکار تھا''۔ یہاں پر ابی جیل جیسی عورت ہے جو خدا کی راست بازی کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرتی ہے، لیکن اپنے گھر وہ میں مسلسل ایک ایسے شخص

کے ساتھ نبرد آزما ہے جسے خدا نے اُس کی حفاظت، رہنمائی اور کفالت کے لیے مقرر کیا ہے، کتنی درد بھری بات ہے!

وہ عورتیں جو اپنے گھروں میں مشکل حالات کا سامنا کر رہی ہیں، اُن کو چاہیے کہ وہ مسلسل دُعا کرتی رہیں۔ اگر آپ کا شوہر ازدواجی رشتے میں خدا کا مقرر کیا ہوا کردار ادا نہیں کر رہا تو آپ کو ضرورت ہے کہ آپ اپنی توجہ اپنے ازدواجی رشتے میں خوشی سے خداوند کی خدمت کرنے پر مرکوز رکھیں اور اُس پر مسیح کی غیر مشروط محبت اور فضل کو ظاہر کریں۔ ہماری توجہ کا مرکز ہمارے شوہر، اُن کے گناہ، ناکامیاں، یا کمزرویاں نہیں ہونی چاہیے۔ جب ہم اپنی توجہ کو اپنی مشکلات اور آزمایشوں کی طرف مرکوز کریں گی تو یہ منفی خیالات ہمیں ضرور پریشان کر دیں گے۔ یہ بات ہمارے خداوند کے نام کو عزت اور جلال دیتی ہے، جب دُنیاوی مشکلات پر پریشان ہونے کی بجائے زندگی کے لیے اُس کے جوابات پر یقین کرتی ہیں۔

ہر ایک اَزدواجی رشتے میں مشکلات ہوتی ہیں۔کبھی بھی اَندیشے، اُداسی، کراہنے،شکوے، مایوسی، عیب جوئی، اور تلخی کو اپنی زندگی میں آنے کی اِجازت نہ دیں اور اِسی طرح کسی بھی دُوسری جسمانی گناہ آلودہ خواہشات کو بھی۔ہمیں خدا کے احکامات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے، اِسی طرح اپنے شادی کے بندھن کو بھی اور مسلسل اپنے آپ کو اُن باتوں کے لیے وقف کریں جو خدا ہم سے چاہتا ہے ۔ اُن باتوں کے لیے ضبطِ نفس، معافی، برداشت اور مضبوط اِیمان کی ضرورت ہو گی۔ جب ایک عورت اپنے شوہر کو دیکھتی ہے جو خدا سے نہیں ڈرتا تو اِس کی بجائے کہ وہ اپنی خواہشات پر دھیان دے کر آزمائی جائے وہ اُس کی عزت کرے، اُس سے محبت کرے، اُس کی مدد کرے اور اُسے معاف کرے۔

اُس مرد کے بچوں کی تربیت بہتر طور پر ہو رہی ہے، اُس کا گھر ترتیب سے سجا ہے، اُس کے مالی امور قابو میں ہیں، اُس کے ہمسائے اُس کی بیوی کی مدد کی وجہ سے اُس کے شکر گزار ہیں، اُس کی بیوی اُس کی عزت کرتی اور اُس سے محبت کرتی ہے اور اُ س کی تمام ضروریات اور خواہشات کو پورا کرتی ہے۔ ایک مرد کو اِس سے زیادہ کیا چاہیے؟ کون سا مرد نہیں چاہتا کہ اُس کی عزت شہر کے پھاٹک پر نہ ہو؟

وہ عورت اپنے خاندان اور اپنے ازدواجی رشتے میں خدا کی مرضی پر دھیان دیتی ہے اور اُسی وجہ سے وہ اپنے شوہر سے محبت کرتی، اُس کی عزت کرتی، اُس کی فرماں برداری کرتی اور اُس کی مدد کرتی ہے۔ ایک عورت جس کا مرکز نگاہ بائبل ہے، تو وہ بڑی حلم مزاجی سے قربانی دے کر اپنے خاندان کو خدا کی مرضی کے مطابق بنائے گی اور اُس کی پاک دامنی کے اثرات اُس کے شوہر کی شہرت پر پڑتے ہیں۔

''جس کو بیوی ملی اُس نے تحفہ پایا اور اُس پر خداوند کا فضل ہوا''(اَمثال ۱۸:۲۲)۔

''گھر اور مال تو باپ دادا سے میراث میں ملتے ہیں لیکن دانش مند بیوی خداوند سے ملتی ہے'' (اَمثال ۱۹:۱۴)۔

باب ۱۵

وہ کام کی راست اَخلاقیات ہے

(حصہ اوّل)

''وہ مہین کتانی کپڑے بنا کر بیچتی ہے اور پٹکے سوداگروں کے حوالہ کرتی ہے۔'' (اَمثال ۳۱:۲۴)

ہم نویں باب میں دیکھ چکی ہیں کہ وہ سمجھتی تھی کہ اُس کی سوداگری سودمند ہے، البتہ یہاں ہم اُس کی سوداگری کے بارے میں دیکھنے کی کوشش کریں گی۔ وہ نہ صرف اپنے ہاتھوں سے کام کرتی تھی، بلکہ وہ اپنے گھر کی ایک اچھی منتظم بھی تھی۔ وہ اپنے خاندان کے لیے اُون سے لباس تیار کرتی تھی اور وہ اپنے تاکستان پر بھی محنت کرتی تھی۔ وہ مہین کتان اور پٹکے بناتی اور اُن کو سوداگروں کو دیتی، تاکہ وہ اپنے خاندان کے لیے زائد آمدن حاصل کر سکے، اور جب مناسب موسم ہوتا تو وہ کھیت میں کام کرتی اور جب موسم تبدیل ہو جاتا تو وہ مہین کتان اور پٹکے بناتی تھی۔ ہم جانتی ہیں کہ وہ اپنے خاندان کی حوصلہ اَفزائی کرتی اور اپنی بنائی ہوئی چیزوں کو بیچ کر اپنے خاندان کے لیے زائد آمدن حاصل کر کے اُن کو فائدہ دیتی۔

یہاں پر جن پٹکوں کے بارے میں بات کی گئی ہے اُنھیں کمر بند بھی کہا جاتا تھا اور وہ بہ طور بیلٹ (Belt) بھی اِستعمال ہوتے تھے، کاہن، داؤد، یونتن، یوآب، ایلیاہ، یرمیاہ، یوحنا بپتسمہ دینے والا اور پولس کے بارے لکھا ہے کہ وہ کمر بند اِستعمال کرتے تھے۔ کیوں کہ بائبل کے زمانے میں لمبی پوشاک پہنی جاتی تھی جس کے لیے پٹکے کا اِستعمال لازم تھا۔ جب وہ لوگ چلتے، کھڑے ہوتے، بیٹھتے تو وہ اپنی پوشاک کو ڈھیلا کر لیتے۔ لیکن جب وہ کام کرتے، دوڑتے، جنگ کرتے اور اونٹ یا گدھے پر بیٹھتے تو وہ کمر بند کس لیتے تھے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے نیچے والے کپڑے کو ٹانگوں کے درمیان لپیٹ

کر اُوپر اپنے کمر بند میں باندھ لیتے تھے اور اِس سے اُن کی ٹانگیں اُس لمبے کپڑے کی مزاحمت سے آزاد ہو جاتی تھیں۔

اَمثال ۳۱ باب کی عورت جو کچھ بناتی تھی یہ اِس آیت کا مرکزی نقطہ نہیں ہے، کیوں کہ مہین کپڑے اور پٹکے بنانا اور اُن کو بیچنا کسی صورت بھی راست کردار کی نشان دِہی نہیں کرتا۔ وہ عورت کمبل، ٹوکریاں، برتن، جوتیاں اور دُوسری چیزیں بھی بناتی تھی اور یہ چیزیں بھی اُس کی محنت کش ہونے کی مثال تھیں۔ اس کی پاک دامنی اِس بات سے ظاہر ہوتی تھی کہ وہ اپنے وقت اور اپنی صلاحیتوں کو مختلف چیزیں بنانے میں اِستعمال کرتی تاکہ وہ اُن کو بیچ کر اپنے خاندان کے لیے منافع کما سکے۔ یہاں پر بنیادی نکتہ یہ ہے کہ وہ بہت محنتی اور جفاکش تھی۔

ہم نے چوتھے باب میں دیکھا کہ وہ بہت محنتی تھی اور کسی صورت بھی کاہلی اور سستی کا مظاہرہ نہیں کرتی تھی۔ ساتویں باب میں وہ کھیت خریدتی ہے اور اُس میں کام کرتی ہے اور نویں باب میں ہم دیکھتی ہیں کہ وہ راست بازی کے ساتھ ساتھ اِس بات کو یقینی بناتی ہے کہ اُس کی بنائی ہوئی چیزیں بڑی اعلیٰ معیار کی ہیں۔ پچھلے تمام ابواب میں ہم نے اُس عورت کی مستعدی، تنظیم اور سخت محنت کے بارے میں دیکھا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اُن ہی باتوں کو یہاں دُہرانا مناسب نہیں ہے، کیوں کہ یہ حوالہ اُس عورت کو اپنے خاندان کے لیے زائد آمدن کو حاصل کرنے کے لیے بنائی جانے والی چیزوں کے بارے میں کچھ اور مثالیں دیتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ اصولات پچھلے ابواب کی معلومات سے کافی مماثل ہوں۔ میں محسوس کرتی ہوں کہ یہ بہت ہی موثر ہو گا کہ اگر ہم چند ابواب میں اُس عورت کے گھر سے باہر کام کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں، اگرچہ یہ اِن آیات کا مرکزی نکتہ نہیں ہے۔ پس میں اِس باب میں اور اگلے دو ابواب میں مسیحی عورتوں کی اُن بنیادی مشکلات، آزمایشوں اور پریشانیوں پر بحث کروں گی جن کا اُن کو اپنے کام کرنے والی جگہوں پر سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جب ہم اُن مخصوص چیزوں کا مطالعہ کریں گی، جن کا سامنا وہ مسیحی عورتیں کرتی ہیں جو گھروں سے باہر کام کرتی ہیں، تو ہمیں اِس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اَمثال ۳۱

باب کی اُس مخصوص عورت کے بھی بچے تھے اور وہ گھر میں بھی کام کرتی تھی۔ یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ وہ اُن چیزوں کو بیچنے کے لیے بناتی اور پھر اُن کو سوداگروں کو دے دیتی تھی۔ یہاں پر ایک حوالہ بھی ایسا نہیں جو اِس بات کی تائید کرے کہ وہ عورت اپنے کیریئر (Career) کے لیے مکمل طور پر اپنے گھر اور اپنے خاندان کو نظر انداز کرتی تھی۔ اصل میں راست بازی اور گھریلو زندگی کی یہ ہی مثال ہے جس کے بارے میں خدا بائبل میں مسلسل بات کر رہا ہے۔ کچھ لوگ شاید کہیں کہ دبورہ بھی گھر سے باہر کام کرتی تھی، وہ بہ طور قاضی اپنی خدمات سرانجام دیتی تھی اور وہ شادی شدہ بھی تھی۔ لیکن یہ کہیں بھی نہیں آیا کہ اُس کے بچے بھی تھے۔ خدا نے اُسے برکت دی اور اُسے اِستعمال کیا لیکن ہم اُس کی فرماں برداری کی گواہی کو کبھی بھی آزادی نسواں کی تحریک کا راستہ صاف کرنے کے لیے اِستعمال نہیں کرسکتیں۔

بہت سے ایسے مسائل ہیں جن کا گھروں سے باہر کام کرنے والی خواتین اکثر سامنا کرتی ہیں۔ یہاں پر اُن میں سے کچھ کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں گی، تاکہ عورتیں دُعا کے ذریعے ایک موثر فیصلہ کرسکیں اور اپنے گھر سے باہر کام کرنے کے بارے میں خدا کی مرضی کو جان سکیں۔ یہ کوئی مکمل اور تشریحی فہرست نہیں، تاہم یہ کچھ مخصوص مسائل میں ہماری مدد کرے گی۔

جب یہ خدا کی مرضی اور آپ کے بارے میں اُس کے مناسب وقت کے ساتھ مماثل ہو گا تو گھر سے باہر اپنے کیریئر کے لیے کام کرنا آپ کی زندگی کو خوشی سے بھر دے گا۔ میں اُمید کرتی ہوں کہ یہ فہرست کام کی جگہ پر آپ کو پاک دامن بننے میں مدد فراہم کرے گی۔

ملازمت کا چناؤ

جب خدمت یا کیریئر کے لیے کل وقتی کام کرنے کا فیصلہ کرنا ہو، تو حتمی فیصلے پر پہنچنے کے لیے دُعا اور بڑی دانش مندی سے فیصلہ کرنا چاہیے۔ ہمیں ضرور اِس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہر عورت شادی شدہ نہیں اور نہ ہی ہر عورت کے بچے ہوتے ہیں ۔ کچھ

اکیلی مائیں ہیں اور کچھ کے بچے بڑے ہو چکے ہیں۔ لیکن کچھ ایسی بھی اکیلی مائیں ہیں جن کے شوہر اُن کے ساتھ نہیں، اِس لیے اپنے وسائل کے حصول کے لیے اُن کو سخت محنت کرنی پڑتی ہے۔ ایسی مائیں جن کے بچے ابھی چھوٹے ہیں تو اُن کے لیے ملازمت کا فیصلہ کرنا بہت مشکل اور ایثار طلب ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی سے خدا کو خوش کرنا اور یہ چاہتی ہیں کہ ہماری زندگی میں اُس کی مرضی پوری ہو، تو آخری فیصلہ یہی ہو گا کہ ہمیں اپنے بچوں کی بہتر تربیت کو ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے۔ اِس میں بہت سی آزمائشیں ہیں کہ ہم خدا کو اولین درجہ دیں اور خود کو باآسانی اِس بات کے لیے قائل کریں کہ ہماری صورتِ حال خدا کی حکمرانی سے مستثنیٰ ہو۔ چناں چہ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے دِلوں کو روح القدس کی فرماں برداری میں سونپ دیں، اِس سے ہماری ترجیہات خدا کی مرضی اور ہمارے خاندانوں کے لیے حکمت سے معمور اور فائدہ مند ہو جائیں گی۔

اگر آپ کے بچے بڑے ہیں تو ضرور ہے کہ آپ اُن کی جسمانی، رُوحانی اور جذباتی ضروریات کے لیے کوئی ملازمت تلاش کریں۔ میں اِس بات پر زور نہیں دیتی کہ اکیلی ماؤں کو وسائل کے حصول کے لیے گھر سے باہر کام کے لیے نہیں جانا چاہیے اور اُنھیں اپنے گھروں میں ہی ٹھہرنا چاہیے، بلکہ اُن کو اپنے بچوں کے بارے میں بہتر فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے ۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ اُنھیں کچھ سخت فیصلے کرنے ہوں گے اور اپنا معیارِ زندگی بھی کم کرنا ہو گا، اِس سے وہ کچھ چھٹیاں حاصل کر سکیں گی اور اُن کے پاس کچھ زائد وقت ہو گا کہ وہ گھر میں اپنے بچوں کے ساتھ گزار سکیں۔ بعض اوقات خواتین کو اپنی ملازمت تبدیل کرنے کی وجہ سے کم درجے پر آنا پڑتا ہے۔ اِس طرح اُن کو زیادہ وقت میسر آجاتا ہے جس کو وہ اپنے گھر اور بچوں کے ساتھ گزار سکتی اور اُن کی بہتر تربیت کر سکتی ہیں۔ دراصل اکیلی ماں ہونا اور اکیلے ہی اپنے بچوں کے تمام بوجھ کو اُٹھانا بہت مشکل ہوتاہے۔ لیکن خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنے بچوں کی بہتر تربیت کے لیے ہمیشہ اُس کی مرضی کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔

خدا اِس بات کو جانتا ہے کہ ایک مضبوط اور اچھے گھر کے لیے میاں بیوی میں مضبوط اور محبت بھرے رشتے کا ہونا ضروری ہے، جہاں شوہر محبت سے رہنمائی کرتا اور بیوی عزت

کے ساتھ فرماں برداری کرتی ہے (اِفسیوں ۵:۳۳)۔ شادی شدہ جوڑے ایک ٹیم کی طرح ہوتے ہیں جو مختلف مقاصد کے حصول کے لیے ایک دُوسرے سے مِل کر کام کرتے اور خدا کے مقرر کئے گئے قوانین کو پورا کرتے ہیں۔ یہ انتہائی ذِلت کی بات ہے کہ مرد اپنے خاندان کی قیادت نہ کرے۔ جب مرد اپنی بیویوں کے دباؤ کے سبب سے اور اُن کے جھگڑوں سے بچنے کے لیے کنارہ کشی کر لیتے ہیں تو وہ خدا کی مرضی سے بھی خارج ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی رسوائی کی بات ہے کہ بیویاں اپنے شوہروں کی تابع نہ ہوں اور گھر میں نظم و ضبط کی بائبلی مثال کو قائم نہ کریں۔ جب عورتیں اپنے شوہروں کی فرماں برداری نہیں کرتیں تو وہ خدا کی مرضی کے بغیر زندگی گزارتی ہیں۔ گھر کو اِس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ جہاں ہمارے خاندان خدا کو جانیں اور اُس کے کلام پر اِیمان لائیں۔

آئیں اب اکیلی عورتوں اور اُن کے کام کی جگہوں کے متعلق بات چیت کرتے ہیں۔اکثر نوجوان، بالغ چیزوں کے بارے میں بہت محتاط نہیں ہوتے جتنا کہ وہ مستقبل میں ہوں گے۔ شاید یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ اِس بات کے بارے میں نہیں جانتے کہ وہ زندگی میں کیا کر رہے ہیں۔ یہ اِس وجہ سے بھی ہو سکتا ہے کہ اُن کی مائیں اِتنی مستعد نہیں ہوتیں، جتنا اُن کو ہونا چاہیے اور اُنھوں نے اُن کی مناسب تربیت نہیں کی کہ وہ ایک محنتی اور مستعد بالغ عورتیں بن سکیں۔اِس عمر کے بہت سے لوگ یہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ ایک بے آرام مُلک اور قید خانہ (Limbo) میں رہ رہے ہیں۔ اِس لیے وہ زندگی کے لیے مناسب رہنمائی حاصل نہیں کر رہے، اِسی وجہ سے وہ مناسب فیصلہ کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔ ہائی سکول سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد کا وقت اصل میں ہماری زندگیوں کا بہت ہی اہم وقت ہوتا ہے اور ہمیں یہاں پر ذِمے دارانہ اور سمجھ داری کے فیصلے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر آپ یقینی طور پر نہ بھی جانیں کہ خدا آنے والے سالوں میں آپ کی زندگی میں کیا کرے گا، تو پھر بھی آپ اِس بات پر یقین کر سکتی ہیں کہ وہ آپ کی زندگی کی رہنمائی کرنا چاہتا ہے۔

بائبل مقدس کے بہت سے ایسے حوالہ جات ہیں جو اِس کی مثال ہیں کہ نوجوانوں نے خداوند کی مرضی کو تسلیم کیا اور خدا نے اُن کو برکت دی اور اپنے کام کے لیے اِستعمال

کیا۔ یہاں پر بائبل کی کچھ نامور شخصیات کے نام ہیں۔جنھیں خدا نے لڑکپن میں ہی چنا اور اِستعمال کیا۔ اُن میں سے کچھ کے نام یہ ہیں، یوسف، مریم، موسیٰ، داوٗد، سموئیل، یرمیاہ اور دانی ایل۔ اُن سب لوگوں میں ایک بات مشترک تھی کہ وہ اپنے زمانے سے قطعِ نظر خدا کی مرضی کو تلاش کرتے تھے۔ اِیمان کے اُن سورماؤں نے اپنی زندگیوں میں خدا کو عزت دی اور وہ بائبلی نور کی زندہ مثالیں ہیں۔تاہم زمانہ حاضر میں آپ خدا کا نور اور وہ روشنی ہیں جن کو خدا کے جلال کے لیے روشن ہونا ہے۔ یہ بہت ہی اچھا ہے کہ آپ اپنی زندگی کے لیے اُس کی مرضی کو ایک عاجزانہ دُعا اور اُس کے کلام کی فرماں برداری سے جاننے کی کوشش کریں۔

آپ کے کنوارے پن کے ایّام بہت ہی کارآمد ہیں جن میں آپ تعلیم و تربیت حاصل کرسکتی اور تعلیم کے کسی خاص شعبے میں مہارت حاصل کرسکتی ہیں، تا کہ آپ اَمثال ۳۱ باب کی عورت کی طرح اپنے خاندان کی ضروریات کے لیے کچھ پیسے کما سکیں۔ وہ عورت جن چیزوں کے بارے میں جانتی تھی اُن کو اِستعمال کرتی تھی اور یہ بات اُسے پاک دامن بناتی تھی۔ وہ گھر کے اندر رہ کر بھی اپنے خاندان کے لیے زائد آمدن حاصل کرتی تھی۔ موجودہ دَور میں بہت سی نوجوان لڑکیاں بہت سا پیسہ اپنی تعلیم اور اپنے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے اِستعمال کر رہی ہیں اور اگر تعلیم حاصل کرنے کے دوران ہی اُن کی شادی ہو جائے تو وہ محسوس کرتی ہیں کہ وہ اپنی ملازمت کو نہیں چھوڑ سکتیں، کیوں کہ تعلیم کی مد میں اُن پر بہت سا قرض ہوتا ہے، جسے اُنھیں ضرور اُتارنا پڑے گا۔ پس اِس وجہ سے اُن کے بچے ڈے کیئر سنٹر (Day Care Center) میں رہتے ہیں اور وہ ملازمت کرتی ہیں۔

اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ آپ زندگی کے کس حصے میں ہیں۔ یاد رکھیں کہ اگر آپ راست باز ہیں تو خدا آپ کی زندگی کے ہر معاملے میں شامل ہو گا۔ وہ نہ صرف ہمیں محفوظ رکھتا ہے، بلکہ ہمیں ہماری زندگی کے ہر دن میں اُصول اور جوابات دیتا ہے، تا کہ ہم اپنی زندگی کی مشکلات سے نپٹ سکیں۔اِس لیے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم ہر روز اُس کے کلام کو اپنی زندگی میں لیں۔ یسوع مسیح ہماری زندگیوں میں صرف اُس وقت ہی نہیں ہوتا جب ہم چرچ میں ہوتی ہیں، بلکہ وہ ہمارے ہر دن کے فیصلوں میں دِلی طور پر

ہمارے ساتھ شامل ہوتا ہے۔

اگر آپ کا گھرانا راست تربیت سے چل رہا ہے اور آپ یہ اِیمان رکھتی ہیں کہ یہ خدا کی مرضی ہے کہ آپ ملازمت تلاش کریں، تو آپ کو یہ جان کر بہت خوشی ہو گی کہ وہ آپ کے لیے ایک خاص منصوبہ رکھتا ہے اور جب آپ ملازمت کے لیے درخواست دیں تو ایک مستعد دُعا میں اُس کی رہنمائی کو تلاش کریں۔ ہمیشہ بائبلی ترجیہات کو اوّل درجہ دیں اور پیسہ یا کوئی مقام حاصل کرنے کے لیے کبھی بھی اُن سے سمجھوتا نہ کریں۔

> ''کوئی نوکر دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا کیوں کہ یا تو ایک سے عداوت رکھے گا اور دُوسرے سے محبت یا ایک سے ملا رہے گا اور دُوسرے کو ناچیز جانے گا۔ تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر سکتے''(لوقا ۱۶:۱۳)۔

پیسہ ذاتی طور پر بُرائی نہیں ہے اور نہ ہی اپنی ملازمت میں اعلیٰ مرتبہ حاصل کرنا کوئی بُری چیز ہے۔ لیکن جب پیسے کا حصول آپ کی زندگی میں خدا اور اُس کی مرضی سے برتر ہو جائے، تب پریشانی کا آغاز ہوتا ہے۔ پس جب ملازمت کی تلاش کریں تو رُوح القدس کی رہنمائی کو تسلیم کریں، تاکہ آپ کی ضروریات بھی پوری ہو جائیں اور آپ اپنی زندگی میں خدا کو بھی مناسب وقت دے سکیں۔ اگر آپ کے دِل میں یہ بات ہے کہ آپ نے خداوند کو خوش کرنا ہے اور اُسے اوّل درجہ دینا ہے تو وہ آپ کی اِن کوششوں کو برکت دے گا ''بلکہ تم پہلے اُس کی بادشاہی اور اُس کی راست بازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی''(متی ۶:۳۳)۔

روّیے

ہم اپنے اِردگرد کے ماحول اور لوگوں کے روّیوں پر قابو نہیں پا سکتیں، مگر ہم اپنے روّیوں پر خدا کے کلام کا اِطلاق کر سکتی ہیں۔ ایک اچھا روّیہ ہر جگہ کامیابی کی کنجی ہے اِس سے آپ دُوسرے گناہ گار لوگوں پر ایک اچھا اَثر ڈال سکتی ہیں۔ ایک اچھے مسیحی روّیے سے آپ اپنی ملازمت کے دوران بہت سی آزمایشوں سے محفوظ رہ سکتی ہیں، جن کا سامنا آپ

کو کرنا پڑے گا اور اِس طرح آپ اپنی توجہ خدا کے کلام اور اُس کی مرضی پر کرسکیں گی۔

زندگی کے بارے میں دُنیا کا نقطہ نظر خدا کے اندازِ فکر سے بالکل مختلف ہے جو وہ اپنے لوگوں کے لیے چاہتا ہے۔ بعض اوقات دُنیا دھوکا دیتی، چڑاتی، جھوٹ بولتی اور سازش کرتی ہے۔ ایسے بھی ہو سکتا ہے کہ لوگ آپ سے حسد کریں اور آپ کو مناسب عزت نہ دیں جس کی آپ حق دار ہیں اور وہ آپ سے زیادہ دُوسروں کو ترجیح دیں۔ یہ چیزیں ہماری دُنیا کی شدید مسابقت کی خصوصیات ہیں۔ پس ہمیں اِس بات کے لیے تیار رہنا چاہیے کہ وہ ہم سے بھی بُرا سلوک کر سکتے ہیں۔ اصل میں جب لوگوں کو پتا چلتا ہے کہ آپ اِیمان دار ہیں تو وہ کسی سے بھی زیادہ آپ کو اپنی بُرائی کا ہدف بنائیں گے۔ یہ سچ ہے کہ ہم اپنی زندگی میں بار بار غلطی کرتی ہیں اور جب ہم غلطی کرتی ہیں تو اِس سے دُوسروں کا دِل دُکھتا ہے، لیکن اگر ہم اپنی زندگی میں صرف اپنی ذات کے بارے میں ہی سوچتی ہیں، تو ہماری آزمائشیں ہمیں ناکام کر دیں گی۔ یاد رکھیں کہ شیطان گرجنے والے شیر کی طرح گھوم رہا ہے اور وہ تلاش کر رہا ہے کہ کسے پھاڑ کھائے۔ یہ کوئی فرضی داستان نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ذہنوں کو مسلسل اُس کی سچائیوں سے شرابور کریں اور خدا کے تمام وعدوں اور اُس کے جوابات پر یقین رکھیں، جو وہ ہمیں اپنے کلام کے وسیلے فراہم کرتا ہے۔ اگر ہم کلامِ مقدس کے مطالعہ میں مناسب وقت نہیں گزاریں گی تو ہم فتح مند زندگی نہیں گزار سکتیں۔

خدا نے ہمیں بلایا ہے کہ ہم اُس کی مافوق الفطرت محبت کو اُن لوگوں پر ظاہر کریں جو ہمیں دُکھ دیتے ہیں۔ یہ کہنا بہت آسان ہے، لیکن کرنا بہت مشکل ہے۔ اَیسا کیوں ہے؟ کیوں کہ رُوح تو مستعد ہے مگر ہمارے جسم کمزور ہیں۔ مگر اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بسااوقات ہماری روح بھی مستعد اور آمادہ نہیں ہوتی۔ جب ہمیں اپنی ملازمت کے دوران مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو ہم اُس وقت اپنے جذبات سے مغلوب ہو جاتی ہیں جن کو ہم محسوس کر رہی ہوتی ہیں بجائے اِس کے کہ ہم اُس پر غور کرنے کی کوشش کریں جو دُرست ہے۔ جب بھی ہم اُکسائی جاتی ہیں تو ہمارے دِلوں کے فطری میلان ہمیں ناراضی اور اِنتقامی روّیے کی طرف مائل کرتے ہیں اور ہمیں جذبات سے عاری، تلخ اور

بیزار کر دیتے ہیں۔ لیکن بجائے اِس کے ہمیں چاہیے کہ ہم خداوند کے جوابات پر نظر رکھیں اور اپنی زندگی کی ہر ایک مشکل میں خود پر بائبلی اُصولوں کا اِطلاق کریں۔ اگر ہم ایسی باتوں کا شکار ہوتی ہیں تو یہ بات فطری ہے، لیکن ہمیں کہا گیا ہے کہ ہم نے جسم کے مطابق نہیں چلنا بلکہ رُوح القدس کی رہنمائی کو تسلیم کرتے ہوئے اپنی زندگیوں سے رُوح کے پھلوں کا اِظہار کرنا ہے۔ یسوع مسیح چاہتا ہے کہ ہمارے دِل خالص ہوں اور ہمارے اَعمال اور اَلفاظ سے اُسے عزت ملنی چاہیے، قطعِ نظر دُوسرے ہمارے ساتھ کیا کرتے ہیں۔

> ''کیوں کہ خدا کی یہ مرضی ہے کہ تم نیکی کر کے نادان آدمیوں کی جہالت کی باتوں کو بند کر دو'' (ا۔ پطرس ۲:۱۵)۔
>
> ''کیوں کہ اگر کوئی خدا کے خیال سے بے انصافی کے باعث دُکھ اُٹھا کر تکلیفوں کی برداشت کرے تو یہ پسندیدہ ہے۔ اِس لیے کہ اگر تم نے گناہ کر کے مکے کھائے اور صبر کیا تو کون سا فخر ہے؟ ہاں اگر نیکی کرکے دُکھ پاتے اور صبر کرتے ہو تو یہ خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ اور تم اِسی کے لیے بلائے گئے ہو کیوں کہ مسیح بھی تمہارے واسطے دُکھ اُٹھا کر تمہیں ایک نمونہ دے گیا ہے تاکہ اُس کے نقش قدم پر چلو۔ نہ اُس نے گناہ کیا اور نہ اُس کے منہ سے کوئی مکر کی بات نکلی۔ نہ وہ گالیاں کھا کر گالی دیتا اور نہ دُکھ پا کر کسی کو دھمکاتا تھا بلکہ اپنے آپ کو سچے اِنصاف کرنے والے کے سپرد کرتا تھا'' (ا۔ پطرس ۲:۱۹-۲۳)۔

بجائے اِس کے کہ ہم اپنی آزمایشوں کو اپنے حالات کے تناظر میں دیکھیں، ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے روّیوں کو روح القدس کی فرماں برداری میں سونپیں اور اُن آزمایشوں کے اَیسے ردِعمل کی تلاش کریں جو اُسے خوش کرے اور اُس کے نام کو عزت اور جلال دے۔ اگر ہم پورا دن خدائی شعور کو برقرار رکھنے کی کوشش کریں تو ہم ذاتی طور پر بہت سی آزمایشوں سے محفوظ رہ سکتی ہیں اور اِن آزمایشوں کو ہمیشہ اِس تناظر میں دیکھیں کہ یہ ہمیں مسیح کے دُکھوں اور اُس کی تکالیف کے بارے میں آگاہی دیتی ہیں۔ جب ہم اپنی

زندگی کے ہر دن میں مسلسل دُعا کریں گی اور کلامِ مقدس کا مطالعہ کریں گی اور ہماری توجہ کا مرکز اُسے خوش کرنا ہو گا تو ہم حددرجہ ناراضی سے باز رہیں گی اور ہمارا ردِعمل بردباری کے ساتھ ہو گا ۔ ہم جھوٹ نہیں بولیں گی، بلکہ سچ بولیں گی، ہمارا روّیہ شکر گزرانہ ہو گا اور ہم اپنی خودی کا اِنکار کریں گی اور رُوح القدس کی رہنمائی کو تسلیم کریں گی۔یہی اِیمان سے جینا ہے۔

اگر آپ اپنی زندگی کو ضبط میں رکھتی اور صبح سویرے اُٹھ کر اپنے دن کا آغاز کرنے سے پہلے مناسب وقت دُعا اور کلام مقدس کا مطالعہ کرنے میں گزارتی ہیں تو یہ بات آپ کی زندگی کے ہر پہلو کو تبدیل کر دے گی۔ جب آپ اپنے آپ کو اُس کے خیالات کے مطابق بناتی اور حلم مزاجی سے گھر سے باہر جانے سے پہلے اپنے آپ کو اُس کے سپرد کرتی ہیں تو یہ عمل پورا دن آپ کی مدد کرے گی۔ جب آپ اپنے کام پر جارہی ہیں تو اپنی گاڑی میں دُعا کرنا بہت اچھا ہے، لیکن ہمیں شخصی طور پر دُعا کے وقت کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے جو کہ بہت ہی ضروری ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ آپ اپنے کام کی فضا اور اپنے ساتھ کام کرنے والے لوگوں پر قابو نہیں رکھ سکتیں۔ تاہم یہ بات بھی یقینی ہے کہ کوئی بھی آپ سے گناہ نہیں کرا سکتا۔ مسیحی روّیے کو ایسا ہونا چاہیے کہ زندہ قربانی، پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ کیوں کہ یہی ہماری معقول عبادت ہے(رومیوں ۱۲:۱)۔

باب ۱۶

وہ کام کی راست اَخلاقیات ہے

(حصہ دوم)

> ’’سب باتوں میں اپنے آپ کو نیک کاموں کا نمونہ بنا۔ تیری تعلیم میں صفائی اور سنجیدگی اور ایسی صحت کلامی پائی جائے جو ملامت کے لائق نہ ہو تاکہ مخالف ہم پر عیب لگانے کی کوئی وجہ نہ پاکر شرمندہ ہو جائے‘‘(ططس ۲:۷-۸)۔

یہاں پر ہم کچھ مخصوص چیزوں کا مطالعہ کریں گی جن کا سامنا اکثر اُن مسیحی عورتوں کو کرنا پڑتا ہے جو گھروں سے باہر کام کرتی ہیں:

بے ثباتی

لوگ ایک دُوسرے سے جھوٹ بولتے، دھوکا دیتے، سازش کرتے، گڑھے کھودتے، کئی طرح سے لوگوں کو اِستعمال کرتے، ڈراتے اور نفرت پھیلاتے ہیں۔ یہ نہایت مشکل اور کٹھن ہوتا ہے جب ہمیں اپنے کام کی جگہ پر ہر روز ایسی چالوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسا دباؤ بہت پُراَثر اور خوف ناک ہوسکتا ہے۔ ہمیں اِس دُنیا میں دُوسرے لوگوں کے درمیان بہ طور مسیحی زندگی گزارنی چاہیے اور اپنے پورے دِل سے خدا کی مرضی کو پورا کرنا چاہیے، قطعِ نظر اِس کے کہ دُوسرے لوگ ہماری زندگی میں کتنی غیر ضروری مشکلات پیدا کرتے ہیں۔

اکثر لوگ سمجھتے ہے کہ وہ غفلت سے گناہ کی چالوں کے شریک بنا دیئے گئے۔ اگرچہ وہ نہایت جاں فشانی سے کوشش کرتے ہیں کہ وہ ایسی چیزوں سے دُور رہیں، لیکن اکثر وہ اپنے آپ کو اُن تمام چیزوں کے درمیان پاتے ہیں جو بدگمانی اور تکالیف میں مبتلا کر دیتی

ہیں۔ عام طور پر وہ لوگ جو اِس طرح کا بگاڑ ڈالتے ہیں، اُن کی کوشش ہوتی ہے کہ آپ اُن کے گناہ میں اُن کے شریک کار بنیں، وہ آپ کو اِس بات پر بھی قائل کرنے کی کوشش کریں گے کہ آپ ناشائستہ اور غیر مہذب روّیہ اختیار کریں اور اگر آپ سچائی پر قائم رہنے کی کوشش کریں گی تو وہ آپ کی مخالفت کریں گے اور آپ کو ستائیں گے'' بلکہ جتنے مسیح یسوع میں دین داری کے ساتھ زندگی گذارنا چاہتے ہیں وہ سب ستائے جائیں گے'' (۲۔تیمتھیس ۳:۱۲)۔

یسوع ہمیں اِس بارے میں پہلے سے ہی خبردار کر چکا ہے: '' اگر دُنیا تم سے عداوت رکھتی ہے تو تم جانتے ہو کہ اُس نے تم سے پہلے مجھ سے بھی عداوت رکھی ہے۔ اگر تم دُنیا کے ہوتے تو دُنیا اپنوں کو عزیز رکھتی لیکن چوں کہ تم دُنیا کے نہیں بلکہ میں نے تم کو دُنیا میں سے چن لیا ہے اِس واسطے دُنیا تم سے عداوت رکھتی ہے۔ جو بات میں نے تم سے کہی تھی اُسے یاد رکھو کہ نوکر اپنے مالک سے بڑا نہیں ہوتا۔ اگر اُنھوں نے مجھے ستایا تو تمھیں بھی ستائیں گے۔ اگر اُنھوں نے میری بات پر عمل کیا تو تمہاری بات پر بھی عمل کریں گے'' (یوحنا ۱۵:۱۸-۲۰)۔

اگر آپ بااَثر لوگوں کے ساتھ کام کرتی ہیں تو آپ کو اُن کی طرف سے مسلسل دباوَ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اکثر لوگ اپنے آپ کو اُن کے دباوَ میں گھرا ہوا پاتے اور کئی بار وہ سچائی کے ساتھ سمجھوتا کر لیتے ہیں اور جو وہ نہیں کرنا چاہتے اُسے بھی کر لیتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم خدا کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں اور وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کی فرماں برداری میں زندگی گزاریں، اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ ہم کس کے ساتھ اور کس کے لیے کام کرتی ہیں۔ہمیں اِس بات کو جان کر بہت تسلی ملتی ہے کہ ہم اچھے اور بُرے فیصلے کے بارے میں آزاد ہیں اور اپنے اُوپر پڑے دباوَ کی غلام نہیں ہیں۔ اپنے آپ سے یہ سوال پوچھیں کہ کیامسیحیت کی وجہ سے آپ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کو ناراض کریں گی یا گناہ کے ساتھ سمجھوتا کر کے خداوند کو ناراض کریں گے؟

اگر ہم گناہ کے خلاف محبت بھرا روّیہ رکھتی ہیں تو یہ بہت ہی پریشان کن ہے، خاص طور پر جب ہم متواتر کچھ مخصوص لوگوں کے ساتھ کام کرتی ہیں۔ یہ بہت سے اِیمان داروں

کے لیے باعث آزمایش ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی حفاظت کریں اور زندہ رہنے کے لیے ملازمت میں مصروف بھی رہیں۔بعض اوقات کچھ چیزوں کونظرانداز کرنا بہتر ہوتا ہے، لیکن اکثر اُن چیزوں کا حل کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ یہ بہت اہم ہے کہ ہم اُن تمام چیزوں کو دُعا میں رکھیں اور اپنی زندگی کے تصادم کو رُوح القدس کی رہنمائی میں دُرُست کرنے کی کوشش کریں ''وقت کوغنیمت جان کر باہر والوں کے ساتھ ہوشیاری سے برتاؤ کرو۔تمہارا کلام ہمیشہ ایسا پُر فضل اور نمکین ہوکہ تمہیں ہر شخص کو مناسب جواب دینا آجائے''(کلسیوں ۴:۵-۶)۔

ایسے وقت میں مسیح خاص طور پر آپ کی گواہی کو دُنیا کے لیے بہ طور خالص نمک اور آپ کے نور کو تاریکی میں روشنی کے لیے اِستعمال کرسکتا ہے، جیسا کلام مقدس ہمیں بتاتا ہے۔ہمیں چاہیے کہ ہم اُس حکمت کے بارے میں جانیں کہ ہمیں کب بولنا چاہیے اور کب خاموش رہنا چاہیئے۔ جب آپ اپنی زندگی کو بائبلی معیار کے مطابق گزاریں گی تو لوگ آپ کو نشانہ بنائیں گے، آپ پر خودساختہ رُوحانی، علیحدگی پسند اور غیر ضروری اچھا ہونے کا اِلزام لگائیں گے۔ اگر آپ کے ساتھ کام کرنے والے اِیمان دار نہیں ہوں گے تو وہ آپ کے طرزِ زندگی کو کبھی بھی سمجھ نہیں سکیں گے اور نہ ہی وہ آپ کے ساتھ ہمدردی کا روّیہ رکھیں گے۔ خدا کا شکر ہے کہ اُن کے دِل تبدیل کرنے کی ذِمے داری خدا کی ہے۔ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے آپ کو اُس کے کلام کی رہنمائی کے سپرد کریں، ہر قسم کے حالات میں اپنی راست گواہی کو قائم رکھیں اور اُس کے لیے اِستعمال ہونے پر ہمیشہ آمادہ رہیں۔ رُوح القدس کے مطابق زندگی گزارنے سے ہم ایک پودا لگا سکتی اور اُسے پانی دے سکتی ہیں، لیکن اُسے بڑھانے کا کام خدا کا ہے (۱۔کرنتھیوں ۳:۷)۔ یہ بات ہماری مدد کرے گی کہ ہم اپنی آنکھوں کو ہر اُس چیز سے دُور رکھیں جو شخصی طور پر ہمیں متاثر کرتی ہے، بلکہ ہم خدا کی مرضی پر توجہ دیں جو وہ ہم سے چاہتا ہے۔

جب ہم اپنے آپ کو درپیش ہر صورت حال کو اُس کے کلام کی روشنی میں دیکھیں گی تو ہم اُس کے لیے زیادہ موزوں انداز میں اِستعمال ہوسکیں گی۔چناں چہ جب ہم یہ سوچیں گی کہ ہمارے راستے کی رکاوٹ ہماری غلطی کی وجہ سے آتی ہے تو ہماری توجہ خدا کی مرضی

سے ہٹ جائے گی اور اِس سے خدا کے نام کو عزت اور جلال نہیں ملے گا۔ اگر آپ اپنی توجہ رُوحانی چیزوں کی طرف نہیں کریں گی تو شاید آپ کو لوگوں پر اپنے آپ کو ثابت کرنا پڑے اور اپنے نام، اپنی عزت اور شہرت کو بچانے کے لیے مسلسل جدوجہد کرنی پڑے۔ اگر آپ اُن باتوں کے تعلق سے اپنے ساتھ کام کرنے والے لوگوں کے ساتھ شامل ہوں گی تو رفتہ رفتہ آپ اپنی شہرت اور اپنے نام کو کھو دیں گی۔ اگر خدا کے لوگ دُنیا داری اور بُرے روّیے کا اِظہار کریں گے اور خدا کے کلام کے ساتھ سمجھوتا کریں گے اور اِس گناہ کے پھندے میں شامل ہوں گے، تو یہ ایک قسم کا گندہ جوہر بن جائے گا، جس کی وجہ سے دُنیا مسیحیت کا مذاق اُڑائے گی۔ اگر اِیمان دار اِن بُری چیزوں کو اپنی زندگیوں میں جگہ دیں گے تو یہ اُن کی بُری شہرت کو وسعت دیں گی اور اُن کی مسیحی گواہی اُن غیر اِیمان داروں میں تباہ و برباد ہو جائے گی جو اُن کی گواہی دیتے تھے۔

جب آپ غیر اِیمان داروں میں وقت گزاریں تو آپ کی زندگی کا مرکز مسیح ہونا چاہیے اور آپ کی زندگی اُن کے سامنے رُوح القدس سے بھرپور اور بے داغ ہونی چاہیے دُنیا اِنسان پرست ہے اور اِس سے بڑھ کر اِس کے فلسفے اور نظریات ہمارے اِردگرد پھیلے ہُوئے ہیں اور ہر گزرنے والے دن کے ساتھ یہ ہماری زندگیوں میں سرایت کرتے جارہے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں مسلسل اپنے ذہنوں کو کلام مقدس کے پانی سے دھونا اور تر و تازہ کرنا چاہیے(رومیوں ۱۲:۱-۲؛ افسیوں ۵:۲۶-۲۷)۔

یہ دانش مندی ہے کہ ہم اُس تباہی سے خبردار رہیں جو اِس دُنیا کے لوگ ہماری زندگیوں میں لاتے ہیں اور اگر ہم نے صحیح اور غلط پر توجہ نہ دی تو اِس سے ہماری نشوونما اور موثریت پر منفی اَثرات مرتب ہوں گے۔ ہم اِتنی طاقت ور نہیں ہیں کہ ہم گناہ اور اُس کے اَثرات کو روک سکیں (۱۔کرنتھیوں ۱۰:۱۲)۔یہ بہت اچھا ہے کہ ہم مسلسل اِس بات پر دھیان رکھیں کہ خدا ہم سے کیا چاہتا ہے اور رُوح القدس کی رہنمائی کو اپنی زندگی میں تسلیم کریں، پس اِس سے ہم جانیں گی کہ خدا ہم سے کیا چاہتا ہے کہ ہم اپنے حالات سے کس طرح نپٹیں۔" سارے دِل سے خداوند پر توکل کر اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔ اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری رہنمائی کرے گا۔ تو اپنی ہی نگاہ میں دانش مند نہ

بن۔ خداوند سے ڈر اور بدی سے کنارہ کر'' (اَمثال۳:۵-۷)۔

فلسفہِ اِنسانیت

بحثیت مسیحی ہمیں اِس بات کے بارے میں نہایت محتاط رہنے کی ضرورت ہے کہ اگرچہ ہم اِس دُنیا میں زندگی گزارتی ہیں مگر ہم اِس دُنیا کی نہیں ہیں۔ فلسفہ اِنسانیت ہمارے بدنوں کے لیے بہت مرغوب ہوتا ہے، اِس لیے یہ حد درجہ بااَثر ہوتا ہے۔ ''کیا تم نہیں جانتے کہ تھوڑا سا خمیر سارے گندھے ہوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے؟'' (ا۔کرنتھیوں ۵:۶)۔ جب آپ کام پر جاتی ہیں تو پورا دن بہت سے غیر اِیمان داروں کے ساتھ آپ کا واسطہ پڑتا ہے اور یہ بہت ہی مشکل ہوتا ہے کہ آپ اُن کے فلسفہ جات سے محفوظ رہ سکیں۔ اکثر فلسفہ اِنسانیت کے متعلق جاننا بہت مشکل ہوتا ہے، کیوں کہ ہمارے بدن اِس سے خوش ہوتے ہیں،اِس لیے یہ بہت لازم ہے کہ ہم اپنے دِلوں کو مسلسل رُوحانی سچائیوں سے معمور کریں ''اس لیے جو باتیں ہم نے سُنیں اُن پر اور بھی دِل لگا کر غور کرنا چاہیے تاکہ بہہ کر اُن سے دُور نہ چلے جائیں (عبرانیوں ۲:۱)۔

خدا یہ بالکل نہیں چاہتا کہ اِیمان دار دُنیا اور غیر ایمان داروں سے بالکل الگ تھلگ رہیں۔ اصل میں یسوع مسیح نے اپنے لوگوں کے لیے خاص اِس چیز کے لیے دُعا کی'' میں یہ درخواست نہیں کرتا کہ تو اُنھیں دُنیا سے اُٹھالے بلکہ یہ کہ اُس شریر سے اُن کی حفاظت کر۔ جس طرح میں دُنیا کا نہیں وہ بھی دُنیا کے نہیں۔ اُنھیں سچائی کے وسیلہ سے مقدس کر۔ تیرا کلام سچائی ہے۔ جس طرح تو نے مجھے دُنیا میں بھیجا اُسی طرح میں نے بھی اُنھیں دُنیا میں بھیجا اور اُن کی خاطر میں اپنے آپ کو مقدس کرتا ہوں تاکہ وہ بھی سچائی کے وسیلہ سے مقدس کیے جائیں (یوحنا ۱۷:۱۵-۱۹)۔ اگر ہم نے مسلسل اپنے آپ کو سچائی سے پاک نہ کیا تو ہم نہ چاہتے ہوئے بھی دُنیا کی غلطیوں کا حصہ بنتی جائیں گی ۔ پاک کرنے کا مطلب ''الگ کرنا، مقدس کرنا اور مسلسل صاف کرنا'' ہے ۔ پاکیزگی کو ایک لمحہ میں حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اِس کے لیے قربانی دینی پڑتی ہے اور خدا باپ کے ساتھ ایک مناسب وقت دُعا اور اُس کے کلام کے گہرے مطالعہ میں گزارنا پڑتا ہے اور یہ سچ ہے کہ کسی بھی

شخص کا خدا کے ساتھ تعلق صرف اُس کے کلام کے وسیلہ سے ہی بہتر ہوسکتا ہے۔

موجودہ دَور میں ایک اِصطلاح ''مصروف لوگوں کے لیے مختصر عبادت'' (Short devotion for busy people) بہت عام ہے اور اِس سے کوئی بھی دِل مکمل طور پر پاک نہیں بن سکتا اور نہ ہی اِس سے کسی کے روّیے میں تبدیلی آسکتی ہے۔عصرِ حاضر میں مسیحیت کے بارے میں کچھ عجیب باتیں مشہور ہیں، مثلاً مختصر آیات، دِلدادہ شاعری، تفریح کے لیے منادی، مختصر عبادات ،غُل غپاڑے والی پرستش، پرستش اور تحریک دینے والی فلمیں وغیرہ۔ اِن میں زیادہ تر چیزیں وقتی طور پر ہمارے جذبات کو تحریک دیتی ہیں، تاہم یہ چیزیں کبھی بھی حقیقی پاکیزگی کا سبب نہیں ہوتیں۔ یہ بائبلی سچائی ہے کہ ہم اپنی رُوح کو پاک کریں۔ پس ہمیں اِس بارے میں ہر روز سنجیدگی سے عمل کرنا چاہیے۔ زبور ۱۱۹ بائبل کا سب سے لمبا باب ہے اور یہ ہماری زندگیوں میں کتاب مقدس کی اہمیت کے بارے میں بیان کرتا ہے ۔مسیح کی دُلہن کلیسیا کو کہا گیا ہے''تاکہ اُس کو کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر اور صاف کر کے مقدس بنائے۔ اور ایک ایسی جلال والی کلیسیا بنا کر اپنے پاس حاضر کرے جس کے بدن میں داغ یا جُھری یا کوئی اور ایسی چیز نہ ہو بلکہ پاک اور بے عیب ہو''(افسیوں ۵:۲۶)۔ اگر ہم ہر روز صرف پندرہ منٹ اُسے دیں گی تو ہم اِس بات کی کبھی بھی توقع نہیں کرسکتیں کہ اُس کا رُوح متحرک اَنداز میں ہماری رہنمائی کرے گا۔ یہاں تک کہ بہت سے مسیحی اَیسے بھی ہیں جو اِتنا وقت بھی نہیں دیتے۔

فلسفہِ اِنسانیت کی سوچ بہت حیلہ باز ہے۔ شیطان سچ میں جھوٹ کی آمیزش کر دیتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ چیزوں کو اِس طرح کا بنایا جائے کہ وہ بہ ظاہر بھلی اور حقیقت معلوم ہوں۔ پس اگر کلام آپ کی زندگی میں نہیں تو آپ کے لیے یہ فیصلہ کرنا بہت ہی مشکل ہو گا کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔ شیطان اِیمان داروں سے اُن کی نجات کو چھین نہیں سکتا۔لیکن وہ اُس سچائی کو خراب کرنے اور فلسفہ اِنسانیت کو اُس سچائی میں داخل کرنے کی کوشش کرے گا اور اُس کا غلط اِطلاق کرے گا۔مسیحیوں کو چاہیے کہ''کوئی شخص اُن کو اُس فیلسوفی اور لاحاصل فریب سے شکار نہ کرلے جو انسانوں کی روایت اور دُنیوی اِبتدائی باتوں کے موافق ہیں نہ کہ مسیح کے موافق''(کلسیوں ۲:۸)۔''فریب نہ کھاؤ۔ بُری

صحبتیں اچھی عادتوں کو بگاڑ دیتی ہیں'' (ا۔کرنتھیوں ۱۵:۳۳)۔

حسد

جہاں پر مختلف ہوتے ہیں وہاں پر حسد اور مقابلہ بازی ایک فطری عمل ہوتا ہے۔ اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ دونوں رجحان ہی نقصان دہ ہیں۔ دُوسروں سے حسد کرنا بہت ہی تلخ اور احمقانہ ہے۔ کیوں کہ اگر کوئی شخص آپ سے حسد کرتا ہے تو یہ آپ کو آزمایش میں مبتلا کر دے گا۔ آئیں اِن دنوں قسم کے گناہوں کے بارے میں دیکھیں۔

جب آپ حسد سے آزمائی جاتی ہیں

دُوسروں سے حسد کرنا ایک ایسی آزمایش ہے جس کا ہم میں سے ہر ایک کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ہم میں سے سب ایک اپنی زندگی میں کبھی نہ کبھی یہ خواہش کرتی ہیں کہ وہ کسی دُوسری عورت کی مانند بن جائے یا وہ خواہش کرتی ہے کہ اُس کے پاس بھی وہ ہو جو کسی دُوسرے کے پاس ہے۔ یقیناً یہ لالچ ہے۔کچھ لوگ کینہ پرور ہوتے ہیں اور وہ ہر چیز کو حسد بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں، کیوں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ چیزیں اُن کی فضیلت کو کم یا ختم کرسکتی ہیں۔ تاہم کچھ مثالیں ایسی بھی ہیں کہ لوگ حسد کو اپنے اندر رکھنے کی وجہ سے آزمایش کا شکار ہُوئے۔میرا خیال ہے کہ یہ ایک بہت تلخ چیز ہے جو ہمارے بدنوں کو قائل کر لیتی ہے اور اِس پر غالب آنا ناممکن محسوس ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر وہ لوگ جو معذور یا فالج زدہ ہیں اور اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ اِس کے خلاف لڑنے میں گزار چکے ہیں، اُن کی یہ دیرینہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ بھی دُوسرے لوگوں کی طرح چلیں پھریں۔ کچھ عورتیں ایسی ہیں جو بانجھ ہیں اور اُن کی ہمیشہ یہ آرزو ہوتی ہے کہ اُن کی بھی اولاد پیدا ہو اور شاید وہ دُوسری عورتوں سے حسد کریں خاص طور پر جب اُن کے بچے پیدا ہوں۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو بڑی دیانت داری سے سخت محنت کرتے ہیں کہ وہ زندگی میں آگے بڑھیں، لیکن ہمیشہ اُن کو آزمایشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اَیسے میں وہ اُن لوگوں سے حسد کر سکتے ہیں، جن کے لیے زندگی میں ہر چیز بہتری کی طرف جاتی ہے۔ کچھ عورتیں ایسی بھی ہیں جو اپنی جسمانی خوب صورتی سے لطف

اندوز نہیں ہوتیں تو ایسے میں وہ اُن عورتوں سے حسد کر سکتیں ہیں جو اِس سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔ کچھ مسیحی کنواری لڑکیاں ایسی ہیں جو چاہتی ہیں کہ اُن کو اچھا شوہر ملے، پس جب وہ شادی شدہ جوڑوں کو خوش دیکھتی ہیں تو وہ بیزار اور حسد کا شکار ہو سکتی ہیں۔ ایسی عورتیں جن کے شوہر فحش نگاری کی لت کا شکار اور بے وفا ہیں وہ اَیسی عورتوں سے حسد کر سکتی ہیں جن کے شوہر وفادار ہوں اور اُن کے اَزدواجی رشتے مضبوط ہیں۔اگر کوئی دُوسرا شخص بالکل ہماری طرح کی خدمت، قابلیت اور مشاغل میں مصروف ہے تو کبھی کبھی یہ ہمارے لیے آزمایش کا سبب بھی بن سکتا ہے، جب ہم اُس کے ساتھ اپنا مقابلہ کریں، اِس سے ہم حسد کا شکار بھی ہو سکتی ہیں۔ اِن تمام مسائل سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم مسلسل اپنے آپ کو رُوح القدس کی رہنمائی کے سپرد کریں۔

یقیناً بہت سی ایسی وجوہات ہیں جن کی بنا پر لوگ حسد کے گناہ سے آزمائے جاتے ہیں۔ہمیں بڑی احتیاط سے اُن چیزوں پر غور کرنے کی ضرورت ہے جو خدا چاہتا ہے ورنہ مسلسل ہمیں اپنے حسد میں زندگی گزرانی پڑے گی۔ اکثر حسد خود ترسی کے ساتھ شامل ہوتا ہے۔ہمیں اِس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ زندگی بہت آسان نہیں ہے، کیوں کہ آدم کا گناہ زمین پر لعنت کا سبب بنا۔ہمیں چاہیے کہ ہم ہمیشہ اچھی اور آسان زندگی گزرانے کی کوشش کو ترک کر دیں۔ کیوں کہ گناہ بھری دُنیا میں ہمیشہ اِس حالت میں رہنا بہت مشکل ہے۔ گناہ بہت سی چیزوں کو تباہ و برباد کر چکا ہے۔حلم مزاجی اور قناعت سے خدا کے اُس مخصوص مقصد پر توجہ لگائے رکھیں جو اُس نے ہمارے لیے رکھا ہے اور یہی حسد پر غالب آنے کی کنجی ہے۔ پولس رسول حاسد شخص نہیں تھا،لیکن اُس نے اِس حلم مزاجی اور قناعت کو سیکھا۔

> ''یہ نہیں کہ میں محتاجی کے لحاظ سے کہتا ہوں کیوں کہ میں نے یہ سیکھا ہے کہ جس حالت میں ہوں اُسی پر راضی رہوں۔ میں پست ہونا بھی جانتا ہوں اور بڑھنا بھی جانتا ہوں۔ ہر ایک بات اور سب حالتوں میں، میں نے سیر ہونا بھوکا رہنا اور بڑھنا گھٹنا سیکھا ہے۔جو مجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں، میں سب کچھ کر سکتا ہوں'' (فلپیوں

۴:۱۱-۱۳)۔

اگر آپ اپنے ذہن کو لوگوں یا اُن چیزوں کی طرف مائل کریں گی جن کی وجہ سے آپ حسد کی آزمایش کا شکار ہوتی ہیں تو آپ مسلسل بازگشت کرتی ہوئی آگ کو دعوت دیں گی کہ وہ آپ کے دِل کو جلا دے۔ حسد کرنے والے لوگ اپنا بہت سا قیمتی وقت اُن چیزوں کے بارے میں سوچنے پر ضائع کرتے ہیں جو وہ کرنا چاہتے ہیں،لیکن کرنہیں سکتے یا جو اُن کے پاس نہیں ہیں۔ یہ چیز ہمارے وقت اور خیالات کا ضیاع ہے اور یہ دُوسرے گناہوں کی طرح بہت جلد تباہ و بر باد کر دیتا ہے۔ یہ اندھا پن ہے۔ مسیحی ہوتے ہوئے کیا آپ حسد کی اِصلاح کرنا چاہتی ہیں؟۔آئیں اِس پر غور کریں:

۱۔ اپنے حسد کا گناہ کی طرح اِقرار کریں اور اِس سے توبہ کریں۔
اپنے آپ کو خدا کے سامنے ایک سرگرم دُعا کے ذریعے فروتن بنائیں۔ جب کبھی حسد کی آزمایش سر اُٹھائے، اِقرار کریں،توبہ کریں اور اِسے ترک کریں۔

۲۔ محتاط رہیں۔حسد اور شکر گزاری کبھی بھی اِکٹھے نہیں ہو سکتے۔جب بھی آپ کے ذہن میں بُرے خیالات آئیں تو ذِمے داری سے اپنے دِل کو رُوح القدس کی رہنمائی کے سپر د کریں اور وہ سوچنا شروع کر دیں جو خدا آپ سے چاہتا ہے۔

۳۔ ہمیشہ اپنے وقت کو اچھی چیزوں کے بارے میں سوچنے پر صرف کریں۔ اپنے ذہن کو اچھی چیزوں سے پُر کریں اور اُن ہی کے بارے میں غوروفکر اور جدوجہد کریں۔ اگر آپ ہر روز بائبل کا مطالعہ کرتی ہیں تو آپ اِس قابل ہوں گی کہ آپ اُس سچائی پر توجہ دے سکیں جو رُوح القدس آپ کے ذہن نشین کرنا چاہتا ہے۔ یہی گناہ آلودہ دِل کی دوا ہے۔" غرض اَے بھائیو! جتنی باتیں شرافت کی ہیں اور جتنی باتیں واجب ہیں اور جتنی باتیں پاک ہیں اور جتنی باتیں پسندیدہ ہیں اور جتنی باتیں دِل کش ہیں غرض جو نیکی اور تعریف کی باتیں ہیں اُن پر غور کیا کرو" (فلپیوں ۴:۸)۔

اُن لوگوں سے ملنا جو آپ سے حسد کرتے ہیں

"غضب سخت بے رحمی اور قہر سیلاب ہے لیکن حسد کے سامنے کون کھڑا رہ

سکتا ہے؟'' (اَمثال ۲۷:۴) یہ آیت ہمیں بتاتی ہے کہ غضب سخت بے رحم ہے اور حسد سے بچنا بھی نہایت کٹھن ہے۔ جب کوئی شخص آپ سے حسد کرتا ہے تو بعض اوقات وہ آپ کو رنجیدہ کرنا اور دُوسروں کو متاثر کرنا چاہتا ہے۔ حاسد لوگ تب تک خوش نہیں ہوں گے جب تک وہ آپ کو پست نہ کردیں یا جب تک وہ یہ محسوس نہ کریں کہ وہ آپ پر بالادستی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اکثر لوگ آپ کے مرنے تک بھی مطمئن نہیں ہوتے اور پھر آپ کا جنازہ بھی اُنھیں پریشان کرسکتا ہے کیوں کہ یہ سب بھی تو آپ کا ہی ہے۔ ''غیرت پاتال سی بے مروت ہے'' (غزل الغزلات ۸:۵)۔

عورتیں ناقابل یقین حد تک کینہ پرور ہوسکتی ہیں۔ حسد کرنا سمجھ سے بالاتر ہے۔ میں نے بہت سی کامیاب اور طاقت ور عورتوں کو دیکھا ہے جو دُوسری عورتوں سے حسد کرتی ہیں، یہاں تک کہ وہ عورتیں کسی بھی لحاظ سے اُن کے برابر نہیں ہیں۔ وہ عورتیں صرف اِس بات پر نظر رکھتی ہیں کہ دوسرے بھی وہ چاہتے ہیں جو وہ چاہتی ہیں اور یہاں سے ہی حسد کا آغاز ہوتا ہے۔ اگر آپ محسوس کرتی ہیں کہ ہر کوئی آپ سے حسد کرتا ہے تو آپ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ آپ اُسے روکنے کے لیے کچھ بھی نہیں کرسکتی۔ آپ اُسے ختم کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں کرسکتی۔ میں بعض ایسی عورتوں کو جانتی ہوں جو مجھ سے حسد کرتی تھیں۔ وہ کہتی تھیں کہ یہ بہت خوب صورت، قابل اور ذہین عورت ہے۔ حسد کی وجہ سے وہ میری ہر بات کو نشانہ بناتیں اور ہر وہ کام کرتیں جو وہ کرسکتی تھیں اور اُنھوں نے میری گواہی، منسٹری اور میرے خاندان کو نقصان پہنچانے اور بدنام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ میں نے ہر ممکن طریقے سے کوشش کی کہ وہ ایسی سوچ سے باز رہیں۔ میں نے ہمیشہ اُن سے اچھی باتیں کیں اور اُن کی تعریف کی۔ میں نے مسلسل اُن کو یاد دِلایا کہ وہ جانیں کہ وہ مجھ سے بہتر ہیں۔ میں نے ہمیشہ اُن سے بات چیت کی اور ہر اُس چیز کو کیا جس سے مجھے اُمید تھی کہ ہمارے درمیان حائل دیوار ختم ہو جائے۔ لیکن کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔ میں نے محسوس کیا کہ میری ہر کوشش جس سے میں نے اِس خلا کو کم کرنے کی کوشش کی اُس سے وہ خلا اور زیادہ ہوتا گیا۔

آخر کار اپنے شوہر کی مدد سے میں نے یہ محسوس کیا کہ مجھے ایسے لوگوں اور اُن کی

پسندیدگی کو حاصل کرنے پر اپنے وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ میں نے یہ تمام حالات خداوند کے سپرد کر دیئے۔ خدا راست ہے، میں نے اپنے اُس گناہ کا اِقرار کیا جس سے میں اُس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کیوں کہ اِس سے میں اپنی زندگی میں بُری طرح اِضطراب کا شکار ہو چکی تھی اور جیسے ہی میں نے اپنی توجہ رُوح القدس کی طرف مرکوز کی جو کہ مجھے اِس بے رحم آزمایش میں سکھانے کی کوشش کر رہا تھا، میں نے اِیمان سے اِن حالات پر اُس کے اُصولوں کا اِطلاق کیا اور چیزیں میرے لیے بہتر ہونا شروع ہو گئی اور میں نے حقیقی طور پر اُس کی تسلی اور خوشی کو اپنے اندر محسوس کیا یہاں تک کہ مسائل ابھی بھی جاری تھے۔ حسد سے آپ آسانی سے جان نہیں چھوڑا سکتی، بلکہ گزرتے وقت کے ساتھ یہ شدید تر ہوتا جاتا ہے۔ میرے نام کو بدنام کرنے کی کوشش کی گئی اور مجھے اور میرے خاندان کو تکلیف دی گئی اور میرے دوست دُوسرے لوگوں کی طرح میرے خلاف ہوگئے ۔ مجھے دُکھ دیا گیا اور میں صرف، بھروسے، فرماں برداری اور اِنتظار کے سوا کچھ نہیں کرسکتی تھی۔ مجھے میری مسیحی زندگی میں بیس سال تک اِس کا سامنا کر نا پڑا۔ مجھے بہت سے مقابلوں، غداریوں، آنسوؤں اور تباہیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن خدا کا میرے لیے ایک مخصوص منصوبہ تھا اور اُس کا وقت او ر راہیں ہمیشہ کامل ہیں اور وہ ہر چیز کو اپنے وقت پر ظاہر کرتا ہے۔ اُس کا منصوبہ میرے لیے کام کا نہیں تھا بلکہ چر چ کی خدمت کا تھا۔ لیکن اُس کے اُصولوں کا اِطلاق ہر ایک حالت پر ہوتا ہے۔

آپ حسد کا مقابلہ نہیں کرسکتی، بلکہ اِس کی بجائے خدا کے سامنے کھڑی ہوں، اُس پر اِیمان لائیں اور اپنے نام کا تحفظ کریں۔ اُ س کے کلام پر توجہ دیں، اپنے دُشمنوں کے لیے دُعا کریں، اُن سے محبت کریں اور اُن کے ساتھ اچھائی کریں، مگر اُن کو کبھی بھی اِجازت نہ دیں کہ وہ آپ کے خیالات اور آپ کے مقصد حیات کو خراب کریں یا اُن پر حکم چلائیں۔ خداوند کو موقع دیں اور وہ آپ کی زندگی کے تمام حالات کو اپنے جلا ل کے لیے اِستعمال کرے گا۔ اگر دُوسرے ہماری زندگی میں ہمیں نقصان پہنچاتے ہیں تو یہ وہ وقت ہے جس میں ہم اِس بات کا دوبارہ جائزہ لیں کہ ہم کس کے لیے زندگی گزار رہی ہیں۔ خدا اُن تمام آزمایشوں کو میری زندگی میں کچھ مخصوص مقاصد کے لیے لایا۔ اُن آزمایشوں نے

مجھے سکھایا کہ میں مزید حلیم ہوجاؤں، غیر مشروط محبت کروں اور اُن آزمایشوں کو اِجازت نہ دوں کہ وہ مجھے میرے مقصد سے ہٹائیں، میں خُداوند پر اِیمان رکھوں اور بڑے مخلصانہ انداز میں اپنے دُشمنوں کے لیے دُعا کروں۔ اُن آزمایشوں نے مجھے کچھ اور بھی بہت بیش قیمت سبق سکھائے جو میری زندگی میں میرے بہت کام آئے۔ وہ صرف اُن آزمایشوں کو ہی ہماری زندگی میں آنے دیتا ہے جو ہمارے لیے بہتر ہیں اور جن سے ہم اُس کے نام کو عزت اور جلال دے سکیں۔ کیا آپ اُس پر اِیمان رکھتی ہیں؟

> ''اور ہم کو معلوم ہے کہ سب چیزیں مِل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لیے بھلائی پیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لیے جو خدا کے اِرادہ کے موافق بُلائے گئے''(رومیوں ۲۸:۸)۔

اگر ہمارے چرچ یا کام کی جگہ پر لوگ ہم سے حسد کریں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی توجہ خدا کی طرف لگائیں جو اِس کے وسیلے ہماری زندگیوں میں تبدیلی لانا چاہتا ہے۔ پس ہم بڑے تحمل سے اُس پر اِیمان رکھیں اور اپنی توجہ کو اپنی آزمایشوں کی بجائے اُس پر لگائے رکھیں۔ اگر ہم اپنی توجہ اپنی ذات کی طرف مرکوز رکھیں گی تو ہم عداوت اور خود ترسی کی غلاظت میں رہیں گی، جس کا نتیجہ مایوسی اور اِنتقام ہوگا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی توجہ یسوع مسیح کی طرف لگائیں اور اِس بات کو یاد رکھیں کہ ہم اپنی نہیں ہیں اور ہمیں اُس سب پر عمل کرنا چاہیے جو اُس کا کلام ہمیں سکھاتا ہے۔ کیوں کہ ہم اِیمان پر چلتی ہیں نہ کہ آنکھوں دیکھے پر۔

ذِمے داریاں

ایک دُوسری آزمایش جس کا سامنا ہمیں اپنے کام کی جگہ پر کرنا پڑتا ہے وہ ہے ذِمے داریاں۔ بعض اوقات ہمارے مالک اور وہ کمپنیاں جہاں پر ہم کام کرتی ہیں، وہ ہمیں کچھ ایسے کام کرنے کو کہتے ہیں جو کہ درُست اور قانونی طور پر جائز نہیں ہوتے۔ میں نے بہت سے ایسے مسیحیوں کو دیکھا ہے جو صرف اِس وجہ سے اپنی ملازمت سے نکال دیئے گئے کیوں کہ اُنہوں نے اُس بد دیانتی سے سمجھوتا نہ کیا۔ اگر کبھی آپ نے ماضی میں

اُن باتوں کے ساتھ سمجھوتا کیا تو اب اپنے آپ کو مستحکم کریں اور اِس بات کا اِرادہ کریں کہ آئندہ مستقبل میں کبھی اُن سے مغلوب نہیں ہوں گی۔ آپ بڑے عمدہ طریقے سے اپنے مالکوں اور اُن کمپنیوں سے کہیں کہ آپ قانون کے مطابق کام کریں گی اور آپ جھوٹ نہیں بولیں گی۔

آپ اِس بات کے لیے تیار رہیں کہ آپ اِس معاملے میں آزمائی جائیں گی اور آپ مضبوطی سے اپنی راستی پر قائم رہیں۔ اِیمان دارو! ہمیشہ اِس بات کو یاد رکھیں کہ خدا کو آپ کی زندگی میں ہمیشہ اوّل ہونا چاہیے، یہاں تک کہ آپ کی ملازمت میں بھی۔ آپ اپنے نہیں بلکہ خدا کے ہیں، کوشش کریں کہ آپ کی گواہی خدا اور آدمیوں کے سامنے خالص رہے۔

باب ۱۷

وہ کام کی راست اَخلاقیات ہے

(حصہ سوم)

''اور جس طرح ہم نے تم کو حکم دیا چپ چاپ رہنے اور اپنا کاروبار کرنے اور اپنے ہاتھوں سے محنت کرنے کی ہمت کرو۔ تا کہ باہر والوں کے ساتھ شایستگی سے برتاؤ کرو اور کسی چیز کے محتاج نہ ہو'' (۱۔تھسلنیکیوں ۴:۱۱-۱۲)۔

یہ باب ہمارے مسلسل مطالعہ کا آخری باب ہے، جس میں ہم مسیحی عورتوں کی اُن مخصوص مشکلات کا مطالعہ کر رہی ہیں، جن کا سامنا اُن کو اپنے کام کی جگہ پر کرنا پڑتا ہے۔

مادہ پرستی

مادہ پرستی سے میرا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی توجہ دُنیاوی چیزوں یعنی دولت اور سازوسامان پر مرکوز کرتی اور اُن کی قدر رُوحانی چیزوں سے زیادہ کرتی ہیں۔ جب ہم مسلسل اُن لوگوں کے درمیان رہیں گی جو مادہ پرست ہیں تو اُن کی اَقدار ہم پر اَثر انداز ہوں گی۔ یہی وجہ ہے کہ تشہیر ہی بہت پُر اَثر ہوتی ہے۔ اگر آپ چیزوں کو مسلسل لوگوں کے سامنے پیش کریں گے تو وہ اُن کی توجہ اپنی طرف کھینچیں گی اور لوگ اُن کو حاصل کرنے کی خواہش کریں گے کیوں کہ یہ اِنسانی فطرت ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ کیا ایسا ممکن ہے کہ ہزاروں لوگ اُٹھیں اور اِنفرادی طور پر یہ فیصلہ کر لیں کہ وہ ایسے لباس میں ملبوس ہوں جو جسم کے ساتھ چسپاں ہو۔ کیا ایسا ہوسکتا ہے؟ جی نہیں۔ ڈیزائنر اور میڈیا نے اِس کی تشہیر کی اور لوگوں کی توجہ کو اِس طرف مبذول کیا اور پھر لوگوں نے اِس کو حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ یقیناً چیزوں کو اِس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ لوگ اُن کی طرف توجہ دیں۔ تشہیر بہت بااثر ہوتی ہے ۔ شاید ایسے بھی ہو کہ آپ کے ہمسائے یا آپ کے کام کرنے کی جگہ پر کسی نے ایسے کپڑے پہنیں ہوں، جنہوں نے آپ کی توجہ کو اپنی طرف

مرکوز کیا اور آپ نے بھی اُن کو حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی ہو۔ کیا آپ کے ساتھ کبھی ایسا ہوا؟ کیا کبھی ایسا ہوا کہ آپ نے کسی کے گھر میں کوئی ایسی چیز دیکھی ہو، کسی کا اسکارف یا جیولری اور آپ کے دِل میں بھی بالکل ویسی ہی حاصل کرنے کی خواہش پیدا ہُوئی ہو۔ میرے ساتھ اکثر ایسا ہوا۔

اگر آپ اپنے اَنداز کو تبدیل کرتی، چیزوں کو جمع کرتی اور کسی کے اَنداز کی نقل کرتی یا نئی شرٹ خریدتی ہیں تو یہ بالکل گناہ نہیں ہے۔ اچھی چیزوں کا ہونا اور خوب صورت نظر آنا گناہ نہیں ہے۔ میں یہاں جس چیز کے بارے میں خبردار کرنا چاہتی ہوں وہ مادہ پرستی کی آزمایش ہے۔ ہماری اوّلین ذِمے داری یہ ہے کہ ہم اپنی ہر چیز میں خدا کی مرضی کو اوّل درجہ دیں۔ ہمیں اپنے پیسے کو سمجھ داری کے ساتھ خرچ کرنا چاہیے۔ اِن باتوں کی بنیادی کنجی یہ ہے کہ ہم کلامِ خدا کو جانیں اور اِس بات کو جانیں کہ ہماری زندگیوں میں کیا چیز بہتر ہے۔ اگر ہم اپنا بہت سا پیسہ غیر ضروری چیزوں پر خرچ کرتی ہیں اور ہماری توجہ اِس دُنیا کی چیزوں پر ہے تو یہ اِس حقیقت کی عکاسی ہے کہ ہماری ترجیحات دُرُست نہیں ہیں۔ اِن چیزوں کی تعداد بیان کرنا بہت مشکل ہے، پس ہمیں چاہیے کہ ہم رُوحانی طور پر سمجھ دار بنیں اور بہت زیادہ خرچ کرنے سے خبر دار رہیں۔

یہاں پر میں ایک نقطہ بیان کروں گی۔ جب میں کہتی ہوں "اگر ہم اپنی ذات پر بہت سا روپیہ خرچ کریں" میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم "بہت سے پیسے" کے معاملے میں دُوسروں کی عدالت کریں۔ اِس جملے کا بنیادی نقطہ اپنی ذات ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک خاندان کی آمدنی کم ہے، تو ایک سادہ سی شرٹ خریدنے کا مطلب ہے کہ وہ کچھ پیسے بچالیں گے اور سستے سٹوروں سے چیزوں کو خریدنا اُن کے لیے دانش مندی ہو گا۔ تاہم اگر آپ کی آمدنی کافی ہے اور آپ کے اخراجات کم ہیں تو مہنگے سٹور سے دس شرٹ خریدنا بھی آپ کے لیے کوئی معانی نہیں رکھے گا۔ یہ اچھا ہے کہ ہم کبھی بھی لوگوں کی عدالت نہ کریں، بالخصوص تب جب وہ مادہ پرستی کی طرف مائل ہوں۔ کیوں کہ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو اُن کا دِل اور اُن کی جیب اِجازت دیتی ہے کہ وہ کریں، جن سے ہم ناواقف ہیں۔ ہوسکتا ہے وہ لوگ اپنی آمدنی کے پہلے پھلوں کا ایک اچھا خاصا حصہ چرچ اور اُن

لوگوں کو دیتے ہوں جو ضرورت مند ہوں۔حقیقت یہ ہے کہ ہم نہیں جانتی۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم کبھی بھی اُس وقت لوگوں کی عدالت نہ کریں جب وہ اپنے روپے پیسے کو خرچ کرتے ہیں۔ ہمیں اِس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ دُوسروں کے بارے میں ہمارے خیالات محبت بھرے ہوں اور ہم کبھی بھی بدی کے خیالات سے اُن کی عدالت نہ کریں۔

اگر آپ کے پاس بہت زیادہ پیسہ نہیں ہے تو اِس آزمایش سے بچ کر رہیں کہ آپ دُوسروں کے مقابلے میں اپنے آپ کو بہت زیادہ راست باز نہ محسوس کریں۔ کلامِ مقدس میں بہت سے ایسے حوالہ جات جو اِس بارے میں خبردار کرتے ہیں کہ دولت سے محبت نہ کریں اور نہ ہی اُس کی خدمت کریں۔لیکن اِس سے یہ خیال مت کریں کہ اگر کسی کے پاس دولت ہے تو وہ اُس سے محبت اور اُس کی خدمت کرتا ہو گا۔ یہ غلط فہمی آپ کو غصے اور ناراضی کی آزمایش میں مبتلا کرسکتی اور خود ترسی اور تنقید کے روّیے کو اِختیار کرسکتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ دولت تمام بُرائیوں کی جڑ نہیں ہے مگر دولت سے محبت تمام بُرائیوں کی جڑ ہے۔ ایک لالچی دِل تمام بُرائیوں کی جڑ ہے اور یہی لوگوں کو ہر قسم کی بُرائی کی تحریک دیتا ہے ۔آپ لالچی تب بھی ہوسکتی ہیں جب آپ کے پاس دولت نہیں ہے۔

دُوسری طرف دولت مند بھی اِس آزمایش سے آزمائے جا سکتے ہیں کہ وہ دُوسروں سے زیادہ راست باز ہیں، کیوں کہ وہ محسوس کر سکتے ہیں کہ خدا دُوسروں کے مقابلے میں زیادہ اُن پر اعتماد کرتا ہے، اِس لیے اُس نے اُنھیں دُوسروں کے مقابلے میں زیادہ دولت دی ہے(جو شاید دُرست ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی)۔ اِس سے وہ یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ خدا نے دُوسروں کے مقابلے میں اُن کو زیادہ دولت سے نوازا ہے اِس لیے وہ اُن سے زیادہ رُوحانی ہیں جن کو خدا نے مالی برکت سے محروم رکھا ہے۔بعض اوقات وہ یہ بھی سوچتے ہیں کہ وہ دُوسروں سے زیادہ سمجھ دار اور منتظم ہیں، اِس لیے خدا نے اُن کو بہت زیادہ دولت دی ہے۔ بہت سے جھوٹے اُستاد بھی اِس چیز کی منادی کرتے ہیں کہ اگر آپ صحت مند، دولت مند اور خوش حال ہیں تو آپ دُوسروں سے زیادہ رُوحانی ہیں۔ اِس طرح کا روّیہ غرور پیدا کرتا ہے۔ہمیں اِس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اصل مسئلہ یہ نہیں

کہ امیر لوگ رُوحانی ہیں اور غریب لوگ رُوحانی نہیں ہیں۔ بلکہ اصل مسئلہ اِنسانی دِل کا ہے۔ ایسے امیر لوگ جو مغرور ہیں وہ رُوحانی نہیں ہوسکتے اور ایسے غریب لوگ جن کے اندر نفرت اور حسد ہو وہ بھی رُوحانی نہیں ہوسکتے۔ ہمیں کلام مقدس میں آگاہ کیا گیا ہے کہ ہمیں بہت محتاط رہنے کی ضرورت ہے کہ دولت ہم پر بُرے اَثرات مرتب نہ کرے یا وہ دولت اور لوگوں کے بارے میں ہمارے بائبلی نظریے کو اندھا نہ کرے۔ ہمیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر ہم لوگوں کا موازنہ اِس طرح سے کرتے ہیں تو ہم ناسمجھ ہیں (۲۔کرنتھیوں ۱۰:۱۲)۔

مادہ پرستی آپ کے کام کی جگہ پر آپ کو آزمایش میں مبتلا کرسکتی ہے جب آپ کے اِردگرد بہت سی اچھی چیزیں ہوں جو آپ کے افسرانِ بالا آپ کو مہیا کرتے ہیں۔ ایسے میں آپ آسانی سے دھوکا کھا سکتی ہیں۔ جب آپ اُن لوگوں کے گھر، فرنیچر، اِشیا اور طرزِ زندگی کے بارے میں سنتی ہیں تو آپ اُن چیزوں کے موازنے سے آزمائی جا سکتی ہیں جو آپ کے پاس نہیں ہیں اور جب آپ اُن چیزوں کے بارے میں سوچتی ہیں تو آپ لالچ اور حسد کا شکار ہوسکتی ہیں۔

لالچی دِل کے ساتھ زندگی گزارنا خودکشی کے مترادف ہے۔ جب ہم نئ چیزوں کو حاصل کرنے کی دوڑ میں لگ جاتی ہیں تو یہ ہمارے خاندانوں پر برے اَثرات مرتب کرتا ہے۔ یہ مکمل طور پر پیسے کا ضیاع ہے۔ اِس سے ہمارے شوہر دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں، ہمارے لیے اپنے بل ادا کرنے مشکل ہو جاتے ہیں اور یہ ہمارے بچوں کے لیے غلط مثال قائم کرتا ہے۔ یہ بُت پرستی ہے اور دِن کے اِختتام پر یہ کسی صورت بھی قابلِ اِطمینان نہیں ہوسکتا۔ یہ ناقابلِ تسخیر بلا ہے۔ اَمثال ۲۷:۲۰ ہمیں سکھاتی ہے کہ ''انسان کی آنکھیں سیر نہیں ہوتیں''۔ حقیقت یہ ہے کہ اِنسانی دِل فطری طور پر لالچی ہے اور یہ ہمیشہ اُن چیز کی آرزُو کرتا ہے جو اُس کے پاس نہیں ہے۔ ہم میں سے ہر کوئی کسی نہ کسی جگہ پر اِس کا شکار ہوا ہو گا۔ لوگ اِس طرح اپنے آپ کو قائل کرتے ہیں کہ اگر صرف ایک چیز اُن کے پاس ہو تو وہ زندگی میں خوش اور مطمئن ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہر وہ چیز جس کے بغیر آپ زندگی گزار رہی ہیں، جب وہ آپ کو حاصل ہو جائے گی تو کچھ ہی مہینوں کے

بعد آپ اُسے لاپرواہی سے ایک طرف پھینک دیں گی۔ لباس اور فیشن وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہو جاتے اور ہمیں احساس دِلاتے ہیں کہ وہ کسی صورت بھی اِنسانی دِل کو مطمئن نہیں کر سکتے ہیں۔

خدا چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ مطمئن رہیں،اپنی خواہشات پر قابو رکھیں اور اپنے روپے پیسے کو اِس طرح اِستعمال کریں کہ اِس سے خدا کے نام کو عزت اور جلال ملے۔ اگر آپ مادہ پرستی سے مسلسل آزمائی جائیں تو اِن چیزوں کے بارے میں خبردار رہیں۔ "مگر میں یہ کہتا ہوں کہ رُوح کے موافق چلو تو جسم کی خواہش کو ہرگز پورا نہ کرو گے۔ کیوں کہ جسم رُوح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور رُوح جسم کے خلاف خواہش کرتا ہے اور یہ ایک دُوسرے کے مخالف ہیں تاکہ جو تم چاہتے ہو وہ نہ کرو" (گلتیوں ۵:۱۶-۱۷)۔

اگر ہر روز دُنیاوی آزمایش آپ کو گھیرتی ہے تو آپ کو چاہیے کہ آپ زیادہ مستعدی اور لگن کے ساتھ اپنے دِل کو خدا کی طرف مائل کریں اور اپنی توجہ کو دُرست چیزوں کی طرف مبذول رکھیں۔ یہ غیر اِیمان داروں کے لیے کیسا حیرت انگیز موقع ہوگا کہ وہ آپ کی گواہی کو دیکھیں کہ کیسے آپ اپنی زندگی میں موجود چیزوں سے لطف اندوز ہوتی ہیں اور اُن جیسے طرزِ زندگی کو ردّ کرتی ہیں۔

جنسی آزمایش

کام کی جگہ پر اکثر لوگوں کو جن آزمایشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اُن میں سے ایک روزانہ جنسِ مخالف سے نبرد آزما ہونا ہے۔ مخالف جنس کے ساتھ کام کرنا اِتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے، اگر آپ متوازن اَنداز اور پاک دِل کے ساتھ رہتی ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مرد اور عورت ایک دُوسرے کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی خواہش کرتے ہیں۔ اگر دونوں میں سے کسی نے بھی اِس کا آغاز کر دیا تو سمجھیں وہاں سے ہی مسئلے کا آغاز ہو گیا۔

معزز خواتین! آپ کو اِس بات میں بہت محتاط رہنا ہے کہ آپ کیسا لباس پہنتی اور کیسے گفتگو کرتی ہیں۔ اِشاروں میں گفتگو کرنا اپنے آپ میں فتنہ انگیزی ہے۔اگر آپ شادی شدہ عورت ہیں تو آپ کو اپنے شوہر کے ساتھ وفادار رہنے کی ضرورت ہے اور اپنی

شادی کے عہد کو سوچ اور عمل میں مستحکم کرنا چاہیے۔ تاہم ایک اور وجہ بھی ہے کہ ہمیں جنسی آزمایشوں میں اپنے آپ کو پاکیزہ رکھنا ہے" چناں چہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ تم پاک بنو یعنی حرام کاری سے بچے رہو۔ اور ہر ایک تم میں سے پاکیزگی اور عزت سے ساتھ اپنے ظرف کو حاصل کرنا جانے۔ نہ شہوت کے جوش سے اُن قوموں کی مانند جو خدا کو نہیں جانتیں۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے ساتھ اِس اَمر میں زیادتی اور دغا نہ کرے کیوں کہ خداوند اِن سب کاموں کا بدلہ لینے والا ہے چناں چہ ہم نے پہلے بھی تم کو تنبیہ کر کے جتا دیا تھا۔اِس لیے کہ خدا نے ہم کو ناپاکی کے لیے نہیں بلکہ پاکیزگی کے لیے بلایا۔ پس جو نہیں مانتا وہ آدمی کو نہیں بلکہ خدا کو نہیں مانتا جو تم کو اپنا پاک رُوح دیتا ہے (اتھسلنیکیوں ۴:۳-۸)۔خدا چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ جنسی گناہ سے پاک رہیں۔شاید اِس سے ہم باز رہ سکیں لیکن ہمیں اپنے خیالات کو بھی پاک رکھنے کی ضرورت ہے۔

بعض اوقات غیر شادی شدہ لڑکیاں ایسا محسوس کرتی ہیں کہ وہ جنسی گناہ کے معاملے میں کم جواب دہ ہیں، کیوں کہ ابھی تک وہ اپنے شوہروں کی پابند نہیں ہیں۔ تاہم اکثر وہ اِس طرف راغب ہوسکتی ہیں کہ اپنی توجہ اِس طرف مرکوز کرسکتی ہیں، جس کے نتیجے میں مخالف جنس اُن کو اپنے جال میں پھنسا لیتے ہیں، یہ حد درجہ حیرت ناک ہے۔ جب عورتیں غیر شادی شدہ ہوتی ہیں تو وہ اِس بارے میں کیسے سوچتی ہیں؟ کنواری لڑکیاں تب اِس گناہ کا شکار ہوسکتی ہیں جب وہ اپنی ہم عمر غیر شادی شدہ لڑکیوں کو اِس گناہ میں ملوث دیکھتی ہیں۔ بہت سی خواتین سمجھتی ہیں کہ یہ جدیدیت (Modernism) ہے کہ وہ اپنے جسم کے کچھ حصوں کی برہنہ حالت میں نمایش کریں، لیکن ایک عورت اپنے پورے اور مکمل لباس میں بھی جدیدیت کو اپنے خیالات اور روّیے سے ظاہر کرسکتی ہے۔ سب سے بڑی جدیدیت روّیے اور سوچ کی ہوتی ہے، جسے ہمیں ظاہر کرنا چاہیے۔ ایک عورت اپنے روّیے کو کبھی بھی چھپا نہیں سکتی، چاہے وہ پاک دامن ہو یا نفسانی۔

ہم نے اکثر سنا ہے کہ خواتین کہتی ہیں کہ مرد نفس پرست ہیں اور اُن کو اپنے اُوپر قابو رکھنا چاہیے یا وہ خود اپنے ذِمے دار ہیں، اگر اُن کو مجھ سے کوئی مسئلہ ہے تو وہ مجھ سے دُور چلے جائیں۔ یہ سچ ہے کہ مرد اپنے خیالات، ذہن اور اپنے اَعمال کے خود ذِمے دار

ہیں۔ لیکن ہم بھی اِس چیز کی ذِمے دار ہیں کہ ہم کسی کو بھی گناہ کی آزمایش میں مبتلا نہ کریں۔ مرد بہ ظاہر اُکسانے والے اور عورتیں جذباتی طور پر تحریک دینے والی ہوتی ہیں۔ خدا نے مرد اور عورت کو ایک دُوسرے کے لیے تخلیق کیا ہے اور اِس حیرت انگیز منصوبے کی تکمیل اُس نے مرد اور عورت کے لیے شادی کے ذریعے کی۔ یہ خدا کا منصوبہ ہے کہ مرد اپنے پوشیدہ جسمانی اَعضا اپنی بیوی کے علاوہ کسی بھی دُوسری عورت کے سامنے ظاہر نہ کرے۔ بہت سی ایسی عورتیں ہیں جو کم کپڑے پہن کر اپنے جسمانی اَعضا کی عوامی مقامات پر نمایش کرتی ہیں اور یوں بہت سے مردوں کو پھسلاتی ہیں جو کہ اُن کے شوہر نہیں ہوتے اور جنسی خواہش کے لیے اُن کی طرف راغب ہوتی ہیں۔ جب عورتیں اِس طرح اپنے جسموں کی نمایش کرتی ہیں تو وہ جنسی طور پر دُوسرے مردوں کو پھسلاتی اور تحریک دیتی ہیں جو کہ سراسر گناہ ہے۔ چست، کھلے، سرسری یا غیر مناسب کپڑے پہننا، جس سے آپ کے جسم کے کچھ مخصوص حصے نمایاں ہو جائیں تو اِس کا مطلب ہے کہ آپ مرد کے ذہن کی پاکیزگی کو خطرے میں ڈال رہی ہیں۔ اِس طرح جب مرد اپنے جسم کی نمایش کرتے ہیں تو اِس سے وہ عورتوں کو جنسی خواہشات کی طرف مائل کرتے ہیں۔ جب آپ مردوں کو فریفتہ اَنداز میں گفتگو سے تحریک دیتی اور اِس طرح کا لباس پہنتی اور ایسی حرکات کرتی ہیں جو کہ اُن کو جنسی خواہشات کی طرف مائل کرے تو آپ اُن کے ذہن کو گناہ کی ترغیب دے رہی ہیں۔ یقیناً خدا اُن مردوں کو بھی اِس گناہ کا ذِمے دار ٹھہرائے گا جو اِس غیر محفوظ صورت حال میں آپ کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں، لیکن اگر آپ اُس کو اُکسا اور تحریک دے رہی ہیں تو آپ بھی اِس میں برابر کی جُرم دار ہیں۔ خدا اِس قسم کے گناہوں کو معمولی نہیں سمجھتا۔

> ''لیکن جو کوئی اِن چھوٹوں میں سے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں کسی کو ٹھوکر کھلاتا ہے اُس کے لیے یہ بہتر ہے کہ بڑی چکی کا پاٹ اُس کے گلے میں لٹکایا جائے اور وہ گہرے سمندر میں ڈبو دیا جائے۔ ٹھوکروں کے سبب سے دُنیا پر اَفسوس ہے کیوں کہ ٹھوکروں کا ہونا ضرور ہے لیکن اُس آدمی پر اَفسوس جس کے باعث سے ٹھوکر لگے'' (متی ۱۸: ۶)۔

''بیاہ کرنا سب میں عزت کی بات سمجھی جائے اور بستر بے داغ رہے کیوں کہ خدا حرام کاروں اور زانیوں کی عدالت کرے گا''(عبرانیوں ۱۳:۴)۔

بعض اوقات مرد بھی جرم دار ہو تے ہیں۔جنسی طور پر لبھانا، اُکسانا اورتحریک دینا ایک ایسا گناہ ہے جو ضروری نہیں کہ صرف ایک جنس سے منسوب ہو، بلکہ مرد اور عورت دونوں ہی اِس کا شکار ہو سکتے ہیں۔ بہت سے مرد صرف عورتوں کی بے حیا لباس پر ہی توجہ نہیں دیتے، بلکہ اُن کی آنکھوں اور خیالات میں اُن عورتوں کی تصویریں بھی ہوتی ہیں ۔ بہت سے مرد دُوسری عورتوں کے بارے میں سوچ کر، خواب دیکھ کر اور جنسی خیالات رکھ کر بہت خوشی محسوس کرتے ہیں جو کہ اُن کی بیویاں نہیں ہوتیں۔'' لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دِل میں اُس کے ساتھ زنا کر چکا''(متی ۵:۲۸)۔

اگر چہ یہ سب مناسب تو نہیں مگر اُمید کی جاتی ہے کہ آپ اِسے سمجھنے کی کوشش کریں گی۔ میں اِس معاملے میں مردوں کو قصووار نہیں ٹھہراؤں گی۔ میرے پاس اِس بات پر بحث کرنے کی کوئی وجہ نہیں کہ مرد اپنے ذہن میں عورتوں کے بارے میں کس قسم کے خیالات رکھتے ہیں۔ پس میں صرف عورتوں پر بات کروں گی۔ جی ہاں یہ بہت ہی اہم ہے کہ ہم اِس بات کو سمجھیں کہ ہم کون ہیں اور ہمارا برتاؤ کن لوگوں کے ساتھ ہے ۔ پس یہ جاننا ہمارے لیے فائدہ مند ہو گا کہ مرد ہمارے متعلق کیا سوچتے ہیں ۔ برائے مہربانی اِس بات کو یادرکھیں کہ میں مکمل طور سے اِس بات سے باخبر ہو ں کہ مرد عورتوں کو اُکسانے کے جرم دار ہو سکتے ہیں اور اِس بات کے بارے میں خدا اُن کو مکمل طور پر ذِمے دار ٹھہرائے گا۔

ہم ایک ایسے دَور سے گزر رہی ہیں جس میں بے حیائی ایک معمولی سی بات ہے اور جس جگہ ہم رہتی ہیں شیطان نے اُسے آلودہ کر دیا ہے اور ہم دُنیا کے کسی بھی خطے میں بھی چلی جائیں، وہاں جنسی بے حیائی سے بچنا بہت مشکل ہے۔ہمیں اِس بات کو سیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم ایک مسیحی عورت کے طور پر زندگی گزاریں اور اکیسویں صدی میں ایک

راست تبدیلی لانے کی کوشش کریں اور اپنی زندگیوں میں خدا کی مرضی کو اوّل درجہ دیں اور اِس بات کی پروا مت کریں کہ ہمارے اِردگرد دُنیا کیا کرتی ہے۔ اِس سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو ماضی میں گزاریں اور ہمیں کبھی بھی اپنا وقت اِس بات میں ضائع نہیں کرنا چاہیے کہ ہم ماضی میں زندگی گزارنے کی کوشش کریں، کیوں کہ سچ یہ ہے کہ ہم موجودہ دَور میں زندگی بسر کر رہی ہیں۔

اگر آپ محسوس کریں کہ کوئی شخص آپ میں کشش محسوس کرتا ہے اور آپ شادی شدہ ہیں، تو آپ کو نہایت احتیاط سے اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کہیں آپ اُس شخص کو خودتحریک تو نہیں دے رہی۔ اگر ایسا ہے تو آپ کو اپنے اَلفاظ، اَعمال اور اپنی عدم توجہ سے اُس آدمی پر ظاہر کرنا چاہیے کہ آپ اُسے لبھا نہیں رہی اور نہ ہی اُس کے ساتھ کوئی کھیل، کھیل رہی ہیں۔ اگر آپ اِس لبھانے کو ردّ کریں گی تو یہ عمل یہاں پر ہی ختم ہو جائے گا۔ یقیناً بہت سے مرد ''نہیں'' میں جواب سننا نہیں چاہتے اور وہ مسلسل آپ کو ورغلانے اور اُکسانے کی کوشش کریں گے۔ لیکن آپ کو صاف گوئی سے اُس مرد کو اِس بارے میں بتا دینا چاہیے ، شاید اِس سے اُسے لگے کہ آپ بد اَخلاق ہیں۔تاہم اکثر ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کو مسلسل اور مضبوط مقابلے کی ضرورت ہو گی۔ اگر آپ کسی بھی قسم کے مردوں کے ساتھ ناجائز تعلقات میں شریک ہیں تو آپ کو اِسے ختم کرنے اور اِس سے توبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ کو بڑی سنجیدگی سے اِس کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے جس طرح کہ یسوع لیتا تھا۔اِسی کی وجہ سے شادیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور گھر تباہ ہو رہے ہیں۔ آپ کو یسوع مسیح کے اُس اِنتباہ پر کان لگانے کی ضرورت ہے ''اِس لیے جسے خدا نے جوڑا ہے اُسے آدمی جدا نہ کرے'' (مرقس ۱۰:۹)۔ یہ نہایت ہی سنجیدہ معاملہ ہے یعنی کسی کو لبھانا، اوچھاپن، بے ہودہ عمل اور غیر اخلاقی مذاق کرنا، زنا کاری کی طرف مائل کرتے ہیں۔ دھوکا مت کھائیں۔ مرد اور عورت کے درمیان ناجائز تعلق بڑی معصومیت اورغیر اخلاقی مذاق سے شروع ہوتا ہے۔ کیا آپ چاہیں گی کہ آپ کے شوہر یا بیٹے اِس چیز کا شکار ہوں؟ خدا نے ہر چیز ہمارے سامنے رکھ دی ہے اور اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم اُس پر اِیمان رکھتی اور اُسے خوش کرتی ہیں کہ نہیں ۔ یہ گناہ شادیوں کو برباد اور خاندانوں کو

تباہ کر رہا ہے۔

اگر آپ غیر شادی شدہ ہیں اور آپ اپنے کام کی جگہ پر کسی کی طرف متوجہ ہو رہی ہیں تو آپ کو بڑی دیانت داری اور باریکی بینی سے اِس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ وہ آدمی مسیحی ہے یا نہیں۔ میں یہ ہرگز نہیں کہہ رہی کہ آپ اِس بات کا جائزہ لیں کہ اُس شخص میں ایک اچھا مسیحی بننے کی صلاحیت ہے، یہاں تک کہ اگر وہ شخص مسیحیت میں دِلچسپی لیتا، چرچ جاتا اور بائبلی باتوں میں دِلچسپی رکھتا ہے، تو یہ باتیں اُسے ایک اِیمان دار ظاہر نہیں کرتیں اور نہ ہی یہ یقین دِلاتی ہیں کہ وہ اِیمان دار بن جائے گا۔ یہ بہت اچھا ہو گا کہ آپ اُسے کسی دُوسرے مسیحی مرد کے پاس بھیجیں تاکہ وہ اُس کا شاگرد بنے۔ اگر اُس کا مقصد حقیقی طور پر مسیح کو تلاش کرنا ہوا تو وہ اُسے خوش آمدید کہے گا۔ اگر اُس کی نیت صرف ایک مسیحی دُلہن کو پھنسانا ہوئی تو وہ اُسے ملتوی کر دے گا اور اِس سے اُس کا باطن آپ پر ظاہر ہوجائے گا۔ مسیحیوں کو شادی صرف خداوند میں کرنی چاہیے (ا۔کرنتھیوں ۷:۳۹)۔ مطلب یہ ہے کہ اُن کو صرف مسیحیوں سے ہی شادی کرنی چاہیے جو خداوند کے ساتھ دِیانت داری کے ساتھ چلتے ہیں۔

دِیانت داری یہ ہے کہ عورتیں توجہ کو پسند کرتی ہیں۔ وہ اِس بات کو پسند کرتی ہیں کہ مخالف جنس اُن کی طرف متوجہ ہو۔ عورتیں اِس بات سے اچھا محسوس کرتی ہیں کہ کوئی اُن میں کشش محسوس کرتا ہے۔ ہمیں مٹھائی بہت پسند ہے لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم دوکان پر پڑی ہوئی ہر ایک مٹھائی کا نوالہ لیں گی۔ شادی شدہ خواتین کے مردوں کے ساتھ ناجائز تعلقات محض اِس بنا پر شروع ہوئے کہ دُوسرا مرد مجھے میرے شوہر سے زیادہ سمجھتا اور میری طرف ایسے متوجہ ہوتا ہے جس طرح کہ میرے شوہر کو ہونا چاہیے۔

اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ آپ کی شادی کس کے ساتھ ہوئی ہے، مگر دیانت داری کے ساتھ آپ اپنے آپ کو اُس کے لیے وقف کر دیں۔ اپنے اَزدواجی رشتے کو مضبوط کرنے کی کوشش کریں جو کہ خدا آپ سے چاہتا ہے۔ ہمیں اِس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ حقیقی زندگیوں میں ایسا ممکن نہیں کہ آپ ہر وقت خوش رہیں، کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ ایسا محسوس کر کے شکوک میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ ہم ایک گناہ گار دُنیا

میں رہ رہی ہیں اور ہر ایک بیوی گناہ گار ہے۔ یقیناً بہت سی عورتیں ایسی بھی ہیں جو اپنے رویّے اور کردار میں بہت غلط ہیں اور یہ اِس آزمایش کو اور زیادہ مشکل بنا دیتا ہے۔ خدا آپ کے حالات کو جانتا ہے اور وہ چاہتا کہ آپ ابھی اپنے شوہر کے ساتھ اپنے پورے دِل سے خدا کی مرضی کو پورا کریں۔

بعض اوقات عورتیں شک کرتی ہیں کہ اُن کے شوہر کسی دُوسری عورت کے ساتھ ناجائز تعلق میں مبتلا ہیں۔ پس وہ اُن سے بدلہ لینے کے لیے اپنے آپ کو بھی کسی غیر اَخلاقی معاملے کا شکار کرلیتی ہیں۔ اگر آپ کے شوہر اگر آپ کی ضروریات پوری نہیں کرتے اور آپ کا خیال نہیں رکھتے تو آپ کو اِس اہم بات کو سمجھنا ہے کہ یسوع اِن سب باتوں سے واقف ہے۔ اپنی فکریں اُس پر ڈال دو کیوں کہ اُس کو تمہاری بڑی فکر ہے۔ اگر آپ یسوع سے پیارکرتی ہیں تو اپنے شوہر سے محبت کریں اور رُوح القدس کی رہنمائی کو تسلیم کریں تاکہ آپ اُس کے کلام کی پیروی کر سکیں۔ لیکن کبھی بھی اپنے شوہر سے بدلہ لینے کے لیے کسی کے ساتھ ناجائزہ تعلق میں ملوث نہ ہوں۔ خدا کبھی بھی آپ کا ساتھ نہیں دے گا، اگر آپ نے گناہ کیا۔ اُس کے احکامات سنجیدہ ہیں اور وہ ہمارے لیے اچھے ہیں ۔ اگر آپ اپنے شوہر کی وجہ سے تکلیف میں ہیں اور آپ کو اُسے معاف کر نا مشکل محسوس ہوتا ہے تو میں آپ کی حوصلہ اَفزائی کروں گی کہ آپ ایک کتاب ''آزادی اور معا ف کرنے کی قدرت''(The Freedom and Power of Fogivness) کو پڑھیں جسے جان ایف میک آرتھر(John F.MacArthur) نے لکھا ہے۔ اَصل نکتہ یہ ہے کہ آپ اپنے شوہروں کی وفادار رہیں، چاہے آپ گھر میں ہیں یا گھر سے باہر۔ یہ اِس تاریک دُنیا میں راست بازعورتوں کے لیے بہت اچھا موقع ہے کہ وہ راست بازی اور مسیحیت کی ایک اچھی مثال قائم کریں۔ اپنے کام کی جگہ پر حقیقی نور کی طرح چمکیں اور اِسی طرح اپنے گھر میں بھی۔

ذہنی دباؤ

کام کی جگہ پر خواتین کو درپیش بہت سے ممکنہ مسائل میں سے ایک سنگین مسئلہ ذہنی

دباؤ ہے جس کا وہ ہر روز سامنا کرتی ہیں۔ عام طور پر لوگ ذہنی دباؤ کو سنجیدگی سے نہیں لیتے۔ تاہم دَور حاضر میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو بڑی سنجیدہ حد تک اِس مسئلے کا شکار ہیں۔ ذہنی دباؤ اُس وقت ہوتا ہے جب کوئی بھی شخص ذہنی، جذباتی، یا جسمانی کھچاؤ کا شکار ہو تا ہے۔کام کی زیادتی کے باعث ذہنی دباؤ بہت ہی شدت اِختیار کر سکتا ہے۔بعض اوقات عورتیں اپنے کام کے دباؤ کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر ہر روز وہ اپنے کام کی جگہ پر مختلف فون کالز، ملاقاتوں، انٹرویوز، ذِمہ داریوں اور کام کے بوجھ کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ جب آپ کے کندھوں پر کام کا بہت زیادہ دباؤ ہو تو آپ کھچاؤ محسوس کر سکتی ہیں۔ وہ عورتیں جن پر کام کا بہت زیادہ دباؤ ہوتاہے، جب وہ ایک کام کو ختم کرلیتی ہیں تو وہ اِس سے اِطمینان محسوس نہیں کرتیں، کیوں کہ وہ دیکھتی ہیں کہ دُوسری چیزیں ابھی اپنی جگہ پر قائم ہیں۔

بہت سی ایسی عورتیں ہیں جو اپنے کام کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار نہیں، مگر وہ اُن لوگوں کی وجہ سے ذہنی دباؤ کا شکار ہیں جن کے ساتھ وہ کام کرتی ہیں۔ وہ مسلسل دُوسرے لوگوں سے حسد، مقابلے، بے کار باتوں، اَفواہوں، کارپردازی اور جھوٹ کا سامنے کرتی ہیں۔ وہ کام پر آسانی کے ساتھ نہیں جا سکتیں، کیوں کہ اُن کو وہاں پر مسلسل اِن باتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ اپنے کام سے لطف اندوز ہوں وہ مسلسل پریشانی کا شکار رہتی ہیں جو کہ اُن کے ذہن کو کھا جاتی ہیں اور اُن کی روز مرہ زندگی میں رکاوٹوں کا سبب بنتی ہے۔ پریشانی، خوف، تشویش، کھچاؤ اور خیالات کا اُلجھاؤ اِنسانی صحت کے لیے بالکل بھی ٹھیک نہیں ہیں۔مسلسل ذہنی دباؤ اصل میں آپ کی زندگی کو کم کر دیتا ہے۔ اگر آپ کی اِس ملازمت کی وجہ سے کوئی چیز مسلسل آپ کے لیے پریشانی کا سبب بن رہی ہے تو آپ کے لیے یہ بہتر ہو گا کہ آپ اِس ملازمت کو چھوڑ کر کوئی دُوسری ملازمت تلاش کر لیں۔

اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ لوگ ایک دن میں اپنا کتنا کام ختم کرتے ہیں، کیوں کہ جب وہ ایک کام کو ختم کرلیتے ہیں تو پھر بھی کام کا ایک اَنبار اُن کے سامنے لگا ہوتا ہے۔ آپ اِس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ اپنے کام کو اچھے طریقے سے کریں اور آپ کام

کی دیانت دارانہ اَخلاقیات پرعمل کریں۔ کسی بھی صورت حال میں آپ کی راست بازی کے ساتھ سمجھوتا نہ ہو، لیکن آپ اپنے کام کو کبھی بھی اپنی زندگی میں اوّل درجہ نہ دیں اور نہ ہی آپ اپنی زندگی، گھر اور چھٹیوں میں مسلسل کام کرتی رہیں۔ جب آپ اپنی زندگی اپنی ملازمت کے لیے گزاریں گی تو آپ کامیاب ہوسکتی ہیں اور آپ کو اِس کا اجر بھی مل سکتا ہے۔ لیکن یہ آپ کی صحت، آپ کے خاندان اور آپ کے خدا کے ساتھ تعلق کے لیے بہتر نہیں ہے۔ آپ کو یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ آپ کی شادی آپ کی ملازمت کے لیے نہیں ہوئی۔ یہ بہت ہی بہتر ہو گا کہ آپ اپنی ملازمت سے بلا قدغن اور آزاد اپنے گھر جائیں، ہمیشہ اِس بات پر غور کریں کہ اگر آپ نے اپنے ہر روز کے کام کو ہر روز مکمل نہ کیا تو زندگی پھر بھی چلتی رہے گی۔

اگر آپ کے مالک (Boss) آپ سے زیادہ کام کی توقع کرتے ہیں جتنا کہ آپ کرتی ہیں تو آپ کو اُنھیں بتانے کی ضرورت ہے کہ آپ ایک حد میں رہ کر کام کریں گی۔ آپ بڑے عمدہ طریقے سے اُن کو بتائیں، اگر وہ آپ سے اُس سے زیادہ کام کی توقع کرتے ہیں، جتنا کہ بغیر کسی ذہنی دباؤ کے آپ کرتی ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کو ایک زائد مددگار دے دیں یا آپ کو اُس کام سے تبدیل کر دیں اور کسی دُوسرے کو اُس جگہ پر تعینات کر دیں۔

مشکلات ہر روز ہماری زندگیوں میں آتی ہیں۔ ہر روز ایک وقت میں صرف ایک مشکل کا حل کریں۔ آپ پریشان ہو کر مشکلات کو تبدیل نہیں کرسکتیں۔ کیا آپ نے کبھی اس بارے میں سوچا ہے؟ اگر آپ کام سے واپس گھر جا کر مسلسل کام کی فکر میں رہتی ہیں تو اِس سے سوائے آپ کی پریشانیوں میں اضافے کے اور کچھ نہیں ہو گا۔ دراصل پریشانی ایک ایسا گناہ ہے جو ہماری خوشی اور ہماری تسلی کو چرا لیتی ہے۔

> ”سارے دِل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔ اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری رہنمائی کرے گا۔ تو اپنی ہی نگاہ میں دانش مند نہ بن۔ خداوند سے ڈر اور بدی سے کنارہ کر“ (اَمثال ۳:۵-۷)۔

میں نے اِن آخری تین ابواب کو اُن عام پیش آنے والی مشکلات، پریشانیوں اور آزمایشوں پر بحث کرنے کے لیے مختص کیا، جن کا سامنا ملازمت کرنے والی مسیحی عورتوں کو اکثر کرنا پڑتا ہے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ کوئی حتمی اور تشریحی فہرست ہے، بلکہ یہ ہمیں پاک دامن عورت بننے میں مدد فراہم کریں گے قطعِ نظر خدا ہمیں کہاں پر رکھتا ہے۔

باب ۱۸

سگھڑپن عمر درازی پیدا کرتا ہے

موسمِ بہار (پیدائش۔جوانی)

''عزت اور حُرمت اُس کی پوشاک ہیں اور وہ آیندہ ایّام پر ہنستی ہے'' (امثال ۳۱:۲۵)۔

مناسب کپڑے ہمیں ہر موسم کے شدید اَثرات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اگر آپ نے اپنے کپڑے موسمی حالات کے مطابق پہنے ہیں تو آپ ہر آنے والے مہینے سے لطف اندوز ہوسکتی ہیں۔ تاہم اگر آپ نے ہر موسم کے مطابق مناسب تبدیلی نہیں کی تو آپ اپنے آپ کو لاچار اور بے یارومددگار محسوس کریں گی اور اِس طرح یہ بدلتے موسم آپ کے لیے خوشی کی بجائے پریشانی کا سبب بنیں گے۔ اگر آپ ہر موسم کی وقت سے پہلے تیاری کرلیتی ہیں تو اُن موسمی شدتوں کے باوجود آپ خوش رہیں گی۔ اِسی تناسب سے اُس پاک دامن عورت کا کردار ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر قسم کے حالات اور موسموں میں اپنے آپ کو رُوحانی طور پر تیار کرلیتی تھی۔

کیوں کہ وہ عورت باطنی طور پر اپنے آپ کو قوت اور شوکت سے آراستہ کرتی تھی۔ پس جب اُس کی زندگی میں ''خزاں'' کا موسم آتا تو وہ مسکرا سکتی تھی۔ ایّام کے لیے عبرانی لفظ Yome اِستعمال ہوا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایک دن سے دُوسرا دن، ایک موسم سے دُوسرا موسم اور ایک سال سے دُوسرا سال۔ اِس کا مطلب ہے کہ اپنی زندگی کے طلوع سے غروب تک وہ اپنے آپ کو ہر قسم کے حالات کے لیے تیار رکھتی تھی۔ ہم میں سے ہر کوئی عمر کے مختلف اَدوار سے گزرتا ہے۔ اِن میں پیش رُوی اور بڑھوتی کے مراحل بھی شامل ہیں۔ زندگی میں حالات، موسم اور وقت بدلتے رہتے ہیں، چاہے ہم اُن کے لیے تیار ہیں یا نہیں۔ یہ عورت اپنے کردار کو ہر قسم کے حالات سے نپٹنے کے لیے تیار کرتی

تھی۔

خدا اُس عورت کو راست زندگی کی مثال کے لیے بہ طور مشعل راہ اِستعمال کرتا جو کہ اُس نے عورت کے لیے مقرر کی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں اُسے تلاش کرے۔ وہ عورت اپنے خداوند پر بڑی دِلیری سے اعتماد کرتی، کیوں کہ وہ اپنی زندگی میں اُس پر اِیمان لاتی اور وہی اُسے عزت اور حرمت دیتا تھا۔ میں اور آپ بھی اِس لیے بلائی گئی ہیں کہ ہم اپنی تمام چیزوں میں اپنے آپ کو اپنے نجات دِہندہ خدا کی تعلیمات سے آراستہ کریں (ططس ۲:۱۰)۔ مسیحی عورتوں کو چاہیے کہ وہ حلم اور مِزاج کی غربت کی غیرفانی آرایش سے آراستہ رہیں کیوں کہ خدا کے نزدِیک اِس کی بڑی قدر ہے (۱۔ پطرس ۳:۴)۔

ایک عورت جس نے اپنے آپ کو عزت اور حرمت سے آراستہ کیا ہے وہ اپنی زندگی کے ہر دن کے فیصلوں میں خدا کے جوابات کو منعکس کرتی ہے۔ وہ عورت نہ صرف اپنے خاندان کو جسمانی طور پر شدید موسموں کے لیے تیار کرتی تھی (اَمثال ۳۱:۲۱) بلکہ وہ رُوحانی طور پر بھی اپنے خاندان کو بڑی سنجیدگی سے زندگی کی ہر قسم کی آزمایش کے لیے تیار کرتی تھی۔ اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا تھا کہ اُس کی زندگی یا اُس کے خاندان کی زندگی میں کیا واقع ہوتا ہے، وہ اپنے آپ کو خداوند کے سپرد کرتی تھی اور بڑے اعتماد کے ساتھ اُن چیزوں کا سامنا کرتی تھی۔

اگر آپ خدا کے ساتھ گہرے طور پر نہیں چلتی تو جب آزمائشیں آپ کی زندگی میں آئیں گی تو آپ تیار نہیں ہوں گی اور آپ اُن سے بُری طرح جکڑ جائیں گی۔زندگی کے حالات کئی طرح سے غیر متوقع ہو سکتے ہیں۔بعض اوقات آپ سمجھ نہیں سکتے کہ ایک دِن سے دوسرے دن آپ کو کس چیز کا سامنا کرنا پڑے گا۔ تاہم ہماری زندگیوں میں بہت سی ایسی چیزیں بھی آتی ہیں جن کے بارے میں ہمیں پہلے سے پتا ہوتا ہے اور ہمیں اُن چیزوں کے بارے میں وقت سے پہلے تیار ہونے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ صرف تب ہی اُس کی مرضی کو تلاش کرتی ہیں جب آزمایش آپ کی زندگی میں آتی ہے تو ہو سکتا ہے کہ جب آزمایش آپ کی زندگی میں آئے تو آپ تیار نہ ہوں۔ خدا رحیم ہے اور وہ اِن حالات میں اپنے لوگوں کی مدد کرتا ہے، لیکن اُس نے ہمیں اپنا کلام دیا ہے کہ ہم اُس کو

ہر روز پڑھیں اور اُن تمام جنگوں کے لیے پہلے سے اپنے آپ کو تیار کریں جن کا ہم کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ اُن راستوں میں سے ایک راہ ہے جس کی رُوح القدس ہماری زندگی میں رہنمائی کرتا ہے۔ ''پس غور سے دیکھو کہ کس طرح چلتے ہو۔ نادانوں کی طرح نہیں بلکہ داناؤں کی مانند چلو۔ اور وقت کو غنیمت جانو کیوں کہ دن بُرے ہیں۔ اِس سبب سے نادان نہ بنو بلکہ خداوند کی مرضی کو سمجھو کہ کیا ہے'' (افسیوں ۵:۱۵-۱۷)۔

صرف اچھی عادات اور باوقار کردار ہی پاک دامنی کو زندگی میں پیدا نہیں کر سکتا۔ اُس عورت نے اپنے آپ کو خدا کے دِل کی طرح بنایا تھا۔ وہ ہمیشہ وقت سے پہلے اپنے آپ کو رُوحانی طور پر اپنی زندگی میں آنے والی آزمایشوں کے لیے تیار کرتی تھی تا کہ وہ اُسے جکڑ نہ لیں۔ وہ کبھی بھی شیطان کے جلتے تیروں سے خوف زدہ، مایوس اور نااُمید نہیں ہوتی تھی، کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ اِیمان کی ڈھال اُس کی حفاظت کرتی ہے۔ آج لوگوں کو بالکل اُس عورت کی طرح خداوند کے ساتھ رُوحانی طور پر سنجیدگی سے چلنے کی ضرورت ہے اور اپنے آپ کو راست بازی کے ہتھیاروں سے لیس کرنے کی ضرورت ہے تا کہ وہ جنگ کے لیے تیار ہو سکیں۔

وہ عورت (۲۔تیمتھیس ۳:۶-۷) میں بیان کی گئی چھچھوری عورت سے بالکل مختلف ہے۔ '' اُن چھچھوری عورتوں کو قابو میں کر لیتے ہیں جو گناہوں میں دبی ہوئی ہیں اور طرح طرح کی خواہشوں کے بس میں ہیں۔ اور ہمیشہ تعلیم پاتی رہتی ہیں مگر حق کی پہچان تک کبھی نہیں پہنچتیں''۔ یہ عورتیں غلط تعلیم سے اَثر پذیر تھیں اور جھوٹے اُستاد اُن کو گمراہ کر رہے تھے۔ کس چیز نے اُن عورتوں کو جھوٹے اُستادوں کے چنگل میں پھنسا دیا اور اُنھیں سچائی کی تعلیم سے دُور رکھا؟ کیوں کہ وہ کمزور تھیں اور اپنی گناہ آلودہ خواہشوں اور جذبات سے مغلوب ہوئیں۔ اُنھوں نے اپنی زندگیوں میں گناہ کے بوجھ کا اِنتخاب کیا، بجائے اِس کے کہ وہ اُس پاک دامن عورت کی طرح اپنی زندگیوں میں راست بازی کو تلاش کریں۔

''تا کہ ہم آگے کو بچے نہ رہیں اور آدمیوں کی بازی گری اور مکاری کے
سبب سے اُن کے گمراہ کرنے والے منصوبوں کی طرف سے ہر ایک
تعلیم کے جھوکے سے موجوں کی طرح اُچھلتے بہتے نہ پھریں''

(افسیوں ۴:۱۴)۔

''مگر اِیمان سے مانگے اور کچھ شک نہ کرے کیوں کہ شک کرنے والا سمندر کی لہر کی مانند ہوتا ہے جو ہوا سے بہتی اور اُچھلتی ہے۔ ایسا آدمی یہ نہ سمجھے کہ مجھے خداوند سے کچھ ملے گا۔ وہ شخص دو دِلا ہے اور اپنی سب باتوں میں بے قیام'' (یعقوب ۱:۶-۸)۔

خدا نے ہمیں اِس لیے نہیں بلایا کہ ہم بے وقوف عورتیں بنیں اور اپنے گناہ اور جذبات سے مغلوب ہوں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم راست باز بنیں اور اپنے آپ کو اُس کے لیے الگ کریں۔ ''جان رکھو کہ خداوند نے دین دار کو اپنے لیے الگ کر رکھا ہے'' (زبور ۴:۳-۴)۔

وہ عورت اپنے آپ کو خداوند کے سپرد کرتی تھی۔ پس وہ اُس کے کلام اور اُس کے رُوح القدس سے خوش ہوسکتی تھی اور وہ اپنے آپ کو ہر ایک محاذ کے لیے تیار کر لیتی تھی۔ زندگی مکمل طور پر عارضی حالات اور آزمایشوں سے پُر ہے۔ اُن میں سے کچھ دائمی برکات اور کچھ مستقل مشکلات لے کر آتی ہیں۔ وقت زندگی میں آنے والے کسی بھی موسم کا نقیب ہے، ہر ایک موسم کی اپنی خوشیاں اور برکات ہوتی ہیں اور اِسی طرح اپنی مشکلات اور محاذ ہوتے ہیں۔

کردار کو آراستہ کرنے کی یہ مماثلت ظاہر کرتی ہے کہ وہ پاک دامن عورت اپنی زندگی کے ہر لمحے کے لیے اپنے آپ کو رُوحانی طور پر تیار کر لیتی تھی۔ وہ پہلے سے ہی بھانپ لیتی تھی کہ اُسے اپنی زندگی کے حالات کے لیے کن چیزوں کی ضرورت ہے، وہ بدلتے وقت کے ساتھ ہمیشہ اپنے آپ کو تبدیل کرلیتی تھی۔ وہ کبھی بھی آزمایشوں سے مغلوب نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ اُس کے پاس ہر قسم کے حالات کے لیے ٹھوس جوابات ہوتے تھے۔ وہ خداوند پر اِیمان رکھتی تھی اور بڑے احتیاط کے ساتھ اُس کے جوابات کا اِطلاق اپنی اور اپنے خاندان کی زندگی پر کرتی تھی۔ یہ باتیں اُسے خوش حال اور کامیاب بناتی تھیں۔

'' شریعت کی یہ کتاب تیرے منہ سے نہ ہٹے بلکہ تجھے دِن اور رات اِسی کا دھیان ہو تا کہ جو کچھ اِس میں لکھا ہے اُس سب پر تو اِحتیاط

کر کے عمل کر سکے کیوں کہ تب ہی تجھے اِقبال مندی کی راہ نصیب ہو
گی اور تو خوب کامیاب ہوگا'' (یشوع ۱:۸)۔

یقیناً یہی وہ بات ہے جو خدا ہم میں سے ہر ایک سے چاہتا ہے کہ ہم یہ کریں۔ وہ بڑی احتیاط سے اپنے مستقبل پر نظر کرتی تھی، اِس لیے نہیں کہ وہ ساز باز کرے، فرار حاصل کرے یا اُسے قابو میں کرنے کی کوشش کرے، بلکہ اِس لیے کہ وہ کسی کے اِختیار میں ہے۔ وہ عورت کچھ تاسف کے ساتھ زندگی گزارتی تھی، پس جب وہ صبح سویرے اُٹھتی وہ بھی وہی کر سکتی تھی جو آج ہم کرتی ہیں۔ وہ بھی اپنی زندگی سے لطف اندوز ہونے کے لیے آزاد تھی۔ اگر چہ وہ کامل نہیں تھی، وہ اپنے آپ کو خداوند کے سپرد کرتی تھی اور وہ ہمیشہ اُس کے ساتھ رہتا تھا۔ وہ اِس پُر سکون بھروسے سے لطف اندوز ہوسکتی تھی جو خداوند پر اِیمان رکھنے کے وسیلہ سے اُس کی زندگی میں آتا تھا، مگر وہ خدا کو موقع دیتی تھی کہ وہ اُس کی زندگی کے ہر قسم کے حالات کو ترتیب دے۔

ہم جو آج یسوع مسیح پر ایمان رکھتی ہیں رُوح القدس کا مقدس ہیں اور وہ ہماری زندگی کی ہر مشکل میں ہماری مدد اور رہنمائی کرتا ہے۔ خدا کا کلام ہمارے قدموں کے لیے چراغ اور ہماری راہ کے لیے روشنی ہے۔ ہمیں ہر روز رُوح القدس کی رہنمائی میں چلنا چاہیے(زبور ۱۱۹:۱۰۵)۔ وہ عورت باہمت تھی، کیوں کہ وہ خداوند سے ڈرتی تھی۔ پس وہ اِس قابل تھی کہ وہ اپنی زندگی کو اِعتماد سے آراستہ کر سکے (اَمثال ۳۱:۳۰)۔ اُس عورت کا ذہن اور روّیہ دونوں بہت مضبوط تھے۔ یہ اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں کیسے اِنتخابات کرتی تھی اور وہ اِنتخابات اُسے اُس کی زندگی میں رُوحانی اور جسمانی طور پر مضبوط کرتے تھے۔

چار مختلف موسم ہیں جو علامتی طور پر ہماری زندگی کے سالوں سے مماثلت رکھتے ہیں۔ ہماری پیش کی گئی پاک دامن عورت ہر ایک موسم میں خوش ہوتی تھی۔ یہاں پر ہم اُن باتوں کا جائزہ لیں گے جو ہر ایک موسم کے ساتھ اُسے درپیش ہوتی تھیں ''ہر ایک چیز کا ایک موقع اور ہر کام کا جو آسمان کے نیچے ہوتا ہے ایک وقت ہے'' (واعظ ۳:۱)۔

میں چاروں موسموں کو الگ الگ باب میں پیش کروں گی۔ یہاں پر میں بہار کے

بارے میں بات کروں گی۔

بہار (پیدایش ۔ جوانی)

بہار کا موسم آغاز، پھوٹنے، نشوونما اور ترقی کا بیان کرتا ہے۔

یہ زندگی کا وہ وقت ہوتا ہے جب سب چیزوں کا آغاز ہوتا ہے۔ ہم اِس دُنیا میں نومولود بچے کی صورت میں آتی ہیں، جو بعد میں بچپن، لڑکپن اور جوانی کے سفر کو طے کر کے بلوغت کی طرف آتی ہیں۔ ہم پیدا ہونے کا فیصلہ نہیں کر سکتیں اور نہ ہی ہم اُس خاندان کا فیصلہ کر سکتیں ہیں جس میں ہم نے پیدا ہونا ہوتا ہے۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جن کا فیصلہ اور ترتیب صرف اور صرف خدا کے پاس ہے۔ ایک چھوٹا پیدا شدہ بچہ شہزادہ جارج بھی ہو سکتا ہے جو برطانیہ کے تخت کا وارث ہو اور وہی بچہ ایک غریب اور ترقی پذیر ملک میں بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ ہر ایک رُوح خدا کے اِختیار میں ہے کہ وہ اُسے کہاں پر بھیجتا ہے (زبور ۱۲۷:۳؛ ۱۳۹:۱۳)۔

ہم زندگی کا یہ حصہ زیادہ تر اپنے والدین کے اختیار میں گزارتی ہیں۔خدا نے کلام مقدس میں بڑی وضاحت کے ساتھ اِس کی اہمیت کو اُجاگر کیا ہے کہ بچے اپنے والدین کی عزت کریں اور اُن کی فرماں برداری کریں(خروج ۲۰:۱۲؛احبار۱۹:۳؛اَمثال۱:۸، ۶:۲۰-۲۲، ۱۳:۱، ۲۳:۲۲؛ اِفسیوں۶:۱؛ کلسیوں ۳:۲۰)۔والدین کامل نہیں ہیں لیکن آپ فکر نہ کریں جب خُدا نے خاندان کے اِختیار کو ترتیب دیاوہ اِس بات سے باخبر تھا۔ اگر آپ کے والدین راست باز ہیں تو آپ اُن سے محبت کریں اور خدا کا شکر کریں اور کوشش کریں کہ آپ اُن کی عزت اور فرماں برداری کریں۔ خدا نے والدین کو بچوں کے تشکیلی سالوں کے لیے اُن پر مقرر کیا ہے اور یہ ایک بہت اچھا منصوبہ ہے۔ یہ خدا کی مرضی ہے کہ آپ اپنے والدین کی عزت کریں اور اپنے اُوپر اُن کے اِختیار کو تسلیم کریں اگرچہ وہ آپ کو قانون شکنی کے لیے نہ کہیں۔ بچوں کو چاہیے کہ وہ اپنی توجہ خدا کو خوش کرنے کی طرف رکھیں اور کوشش کریں کہ اپنی زندگی کے تمام حالات میں اچھا روّیہ رکھیں اور خداوند پر یقین کریں۔ اَفسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے والدین اپنی ذِمے داریوں کو

سنجیدگی کے ساتھ سر انجام نہیں دیتے اور اپنے والدین کے کر دار کا غلط اِستعمال کر تے ہیں۔ خدا نے تمام والدین کو اپنے خاندان کی ذِمہ داریوں کے لیے مختار بنایا ہے۔

ہم ایک ایسی دُنیا میں رہتی ہیں جہاں پر خدا کے منصوبے اور مقصد کو ہمیشہ سامنے نہیں رکھا جاتا۔ بہت سے بچے ایسے حالات میں پیدا ہوتے ہیں جہاں اُن سے بدسلوکی، غفلت، نکتہ چینی، بے توجہی اور بے وفائی کی جاتی ہے اور بعض اوقات وہ موت کا بھی شکار ہو جاتے ہیں۔ بیشتر ایسے بچے جن کو والدین کی طرف سے اچھی تربیت نہیں ملی ہوتی وہ بیزار، تلخ، رنجیدہ، اِنتقام خو، اُداس اور غصہ ور ہو تے ہیں۔ تاہم یہ روّیے اور جذبات سطحی ردِعمل سے شروع ہوتے ہیں، مگر یہ خاندانوں کو غیر طبعی بنا دیتے ہیں۔ جب بچے اپنے والدین کی عزت نہیں کریں گے تو وہ کبھی بھی خدا کے کلام اور اُس کے خاندانی اختیار کی ترتیب کو بھی تسلیم نہیں کریں گے۔ اِس سے وہ گناہ اور بغاوت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

یسوع بچوں سے پیار کرتا ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ بچوں کے ساتھ بدسلوکی کی جائے یا اُن کو نظر انداز کیا جائے۔ اُس نے بچوں کی مماثلت سے بچوں جیسے اِیمان کے بارے میں ایک اُصول سکھایا کہ راست بازوں کو اپنے باپ کی کیسے تابع فرمانی کرنے کی ضرورت ہے۔ اِس حوالے پر غور کریں کہ اُس نے ہر ایک شخص پر ایک سنجیدہ ذِمے داری عائد کی ہے جو بچوں سے بدسلوکی کرتے ہیں۔ یہ مماثلت بچوں کو بہ طور راست باز بیان کرتی ہے۔ لیکن ہمیں کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اِس سچ کی جڑیں اِس بات سے نکلتی ہیں جو خدا محسوس کرتا ہے کہ اُن معصوموں کو کبھی بھی تکلیف نہ دی جائے۔ یہی وجہ تھی کہ اُس نے اِس مثال کو یہاں پر بیان کیا۔

> ''اور جو کوئی ایسے بچے کو میرے نام پر قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے۔ لیکن جو کوئی اِن چھوٹوں میں سے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں کسی کو ٹھوکر کھلاتا ہے اُس کے لیے یہ بہتر ہے کہ بڑی چکی کا پاٹ اُس کے گلے میں لٹکایا جائے اور وہ گہرے سمندر میں ڈبو دیا جائے'' (متی ۱۸:۵-۶)۔

بچے فطری طور پر سادہ لوح، معصوم، غیر محفوظ، بے کس اور محتاج اور تابع ہوتے ہیں، اِسی لیے خدا نے والدین کو اُن پر مقرر کیا ہے کہ وہ اُن کی تربیت کریں، اُن سے محبت کریں اور اُن کی حفاظت کریں۔ جب والدین اپنے اختیار کو نظر انداز کرتے ہیں تو خدا اُن کو بے گناہ نہیں رہنے دے گا۔ ''ٹھوکروں کے سبب سے دُنیا پر اَفسوس ہے کیوں کہ ٹھوکروں کا ہونا ضرور ہے لیکن اُس آدمی پر اَفسوس ہے جس کے باعث سے ٹھوکر لگے'' (متی ۱۸:۷)۔ بدسلوکی کی کوئی معافی نہیں، اِس لیے یہ آپ کے لیے حکمت کا موقع ہو گا جب آپ کو جسمانی طور پر آپ کو نقصان پہنچایا جائے تو آپ کسی کی مدد حاصل کریں۔

یسوع نے گناہ گار لوگوں کے ہاتھوں دُکھ اُٹھایا اور یہ دُکھ اور رنج کی مثال ہے ''وہ آدمیوں میں حقیر و مردود۔ مرد ِغم ناک اور رنج کا آشنا تھا۔ لوگ اُس سے گویا روپوش تھے۔ اُس کی تحقیر کی گئی اور ہم نے اُس کی کچھ قدر نہ جانی'' (یسعیاہ ۵۳:۳)۔

''کیوں کہ ہمارا ایسا سردار کاہن نہیں جو ہماری کمزرویوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ وہ سب باتوں میں ہماری طرح آزمایا گیا تو بھی بے گناہ رہا۔ پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دِلیری سے چلیں تا کہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے'' (عبرانیوں ۴:۱۵-۱۶)۔

تمام خاندان گناہ گار افراد پر مشتمل ہیں اور ہر ایک خاندان میں گناہ موجود ہے۔ گناہ ہمیشہ آپ کے اِردگرد موجود ہوتا ہے اور آپ اُس کی گرفت میں ہوتی ہیں بعض اوقات آپ کے ساتھ جسمانی بدسلوکی بھی کی جاتی ہے اور آپ کو خدا کے خلاف گناہ کرنے کی طرف مائل کیا جاتا ہے۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ آپ ایسے والدین کے سپرد ہوں جو خدا سے پیار نہ کرتے ہوں۔ ''اَے فرزندو! خداوند میں اپنے ماں باپ کے فرماں بردار رہو کیوں کہ یہ واجب ہے۔ اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کر (یہ پہلا حکم ہے جس کے ساتھ وعدہ بھی ہے) تا کہ تیرا بھلا ہو اور تیری عمر زمین پر دراز ہو'' (افسیوں ۶:۱-۳)۔ یہ حکم خدا کی نظر میں بہت اہم تھا اِس لیے اُس نے اُسے دس حکموں میں شامل کیا۔ '' تو اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا تا کہ تیری عمر اُس ملک میں جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے دراز ہو'' (خروج ۲۰:۱۲)۔

اپنی زندگی کے موسمِ بہار میں سب سے اچھی چیز جو آپ کر سکتی ہیں وہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو خدا کے منصوبے کے سپرد کر دیں، چاہے آپ کا تعلق کسی بھی خاندان سے ہے، کیوں کہ یہی دُرست ہے۔ ایک دانش مند بچہ والدین کی ہدایت کو سنتا اور اُس پر عمل کرتا، خدا کے فرماں برداری سے متعلق احکام کا احترام کرتا اور اپنے حالات سے قطعِ نظر اپنے خدا کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے، چاہے اُس کے حالات کیسے بھی ہوں۔ ہمیں اِس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا اپنے لوگوں کی زندگی کے ہر قسم کے حالات کو دیکھتا، جانتا اور اُن کا خیال رکھتا ہے، اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ آپ کی عمر کیا ہے۔ اگر آپ کے والدین راست باز نہیں ہیں تو آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی توجہ یسوع مسیح کو خوش کرنے پر مبذول کریں، بجائے اِس کے کہ آپ اِس ناواجب اختیار پر توجہ دیں۔ جب آپ اپنی آزمایشوں کی طرف توجہ دیں گی تو آپ کو زندگی حددرجہ بھاری محسوس ہو گی کیوں کہ آپ اِس پر قابو نہیں پا سکتیں۔ مگر ہر ایک چیز کا ہماری زندگی ایک خاص مقصد ہے (رومیوں ۲۸:۸)۔ یادرکھیں اگرچہ اِس دُنیا میں گناہ کی بہتات ہے، مگر پھر بھی خدا کا منصوبہ اور مقصد کام کرتا ہے۔ یہ خدا کی مرضی ہے کہ آپ اپنے والدین کی عزت کریں اور فرماں برداری جن کو خدا نے آپ کے اُوپر مقرر کیا ہے۔

صرف اکیلے والدین ہی بچوں کی بغاوت کے ذمہ دار نہیں، بلکہ بچے بھی گناہ گار ہیں۔ خدا بڑے بچوں کو اُن کے غلط روّیے اور کردار پر ذِمہ دار ٹھہراتا ہے۔ بیشتر اوقات بچے ایسی جگہ پر پہنچ جاتے ہیں جہاں وہ سوچتے ہیں کہ وہ اپنے والدین سے زیادہ جانتے ہیں، پس اب اُن کو والدین کے اِختیار کو تسلیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر بچے اپنے اس باغی روّیے کو تبدیل نہیں کرتے تو وہ خاندانوں پر بہت بُرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں پر محبت سے لبریز اور بائبلی اِختیار رکھیں، مگر اَفسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے والدین ایسا نہیں کرتے۔ اگر آپ ایک بڑے بچے، نوجوان یا بالغ ہیں تو آپ بائبل کا مطالعہ کر سکتے ہیں اور آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے آپ کو خُداوند اور اپنے والدین کے سپرد کریں بجائے کہ آپ اپنے والدین کی کوتاہیوں پر نظر کریں۔ کوئی بھی ایسا راستہ نہیں جس سے والدین کی ذِمے داریاں کم ہو جائیں۔ ہر فرد

اپنے گناہ کا خود ذِمے دار ہے، کیوں کہ خدا ہر ایک والدین کو خاندان میں اُن کے اختیار کی ناکامی کا ذِمے دار ٹھہرائے گا، اِسی طرح وہ بڑے بچوں کو بھی اُن کی بغاوت کا ذِمے دار ٹھہرائے گا جو خدا کے منصوبے اور مقصد کی ترتیب میں اپنے آپ کو والدین کے اختیار کے سپرد نہیں کرتے ۔''بچہ بھی اپنی حرکات سے پہچانا جاتا ہے کہ اُس کے کام نیک و راست ہیں کہ نہیں'' (امثال ۲۰:۱۱)۔

اِس کے علاوہ بھی بہت سے ایسے حوالہ جات ہیں جو خاص طور پر بچوں کی بغاوت کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ذیل میں چند ایک درج ہیں:

''لعنت اُس پر جو اپنے باپ یا ماں کو حقیر جانے'' (استثنا ۲۷:۱۶)۔

حقیر جاننے کے لیے عبرانی لفظ **kaw-law** اِستعمال ہوا ہے جس کا مطلب، ذلت، حقارت، بےعزتی یا کم قدری ہے۔

''جو تربیت کو دوست رکھتا ہے وہ علم کو دوست رکھتا ہے لیکن جو تنبیہ سے نفرت رکھتا ہے وہ حیوان ہے'' (اَمثال ۱۲:۱)۔

ایسے بچے باغی روّیہ رکھتے اور اِختیار کو حقیر جانتے اور اُس سے نفرت کرتے ہیں۔

'' جو اپنے ماں یا باپ پر لعنت کرتا ہے اُس کا چراغ گہری تاریکی میں بجھایا جائے گا'' (اَمثال ۲۰:۲۰)۔

جوان عورتو! جب تم کلام مقدس کا مطالعہ کرتی ہو تو اپنا جائزہ لو کہ تمہارے دِل میں ایسی علامت تو نہیں جو تم کو بغاوت کی طرف مائل کرتی ہے''لیکن یہ جان رکھ کہ اخیر زمانہ میں بُرے دن آئیں گے۔ کیوں کہ آدمی خود غرض۔ زرّ دوست۔ شیخی باز۔ مغرور۔ بد گو۔ ماں باپ کے نا فرمان۔ نا شکر۔ ناپاک۔ طبعی محبت سے خالی۔ سنگ دِل۔ تہمت لگانے والے۔ بے ضبط۔ تُند مزاج۔ نیکی کے دُشمن۔ دغا باز۔ ڈھیٹھ ۔ گھمنڈ کرنے والے۔ خدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہوں گے (۲۔تیمتھیس ۳:۱-۲)۔ایسے لوگ والدین کی کسی بھی قسم کی نصیحت اور مشاورت پر عمل نہیں کریں گے۔

لڑکیو! اپنی زندگی میں بہار کے موسم کی قدر کرو۔ یہ ایسا وقت ہے جب آپ نے اپنے نام اور شہرت کو پیدا کرنا ہے۔اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بے وقوف نوجوان اِس دَور

میں اپنے آپ کو نا قابل تسخیر سمجھتے ہیں۔ اُن میں طاقت اور قوت بہت زیادہ ہوتی ہے مگر اُن میں حکمت کی کمی ہے۔ بہت سے نوجوان یہ خیال کرتے ہیں کہ اُن کے پاس ابھی بہت سے سال باقی ہیں، پس وہ جوانی کی خواہشوں سے آزمائے جاتے ہیں اور اپنی زندگی میں بے احتیاطی کے فیصلے کرتے ہیں۔جب آپ اپنی جوانی کو خودغرضی اور بے احتیاطی سے برباد کر دیتی ہیں تو آپ اپنی عظمت کو داؤ پر لگا دیتی ہیں، یہاں تک کہ آپ اپنی پاکیزگی کو بھی کھو دیتی ہیں۔اور اُسے آپ کبھی بھی دوبارہ حاصل نہیں کر سکتی اور اِس طرح آپ اپنے آپ کو خدا کی عدالت میں بھی کھڑا کر دیتی ہیں۔نوجوان نسل اپنی ضرر پذیری، حکمت کی کمی اور حددرجہ خود اعتمادی کی وجہ سے اکثر اپنی زندگیوں میں بے وقوفی اور بے سمجھی کے فیصلے کر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اَمثال کی کتاب خاص طور پر نوجوانوں سے مخاطب ہے کہ وہ سمجھ دار بن جائیں۔ یہ بہت ہی اچھا ہو گا کہ آپ اِس کتاب کا مطالعہ کریں اور اِس قابلِ قدر کتاب کا اِطلاق اپنی زندگیوں پر کریں۔

بزرگ سلیمان سے زیادہ عقل مند کون ہوسکتا ہے؟ وہ نوجوانوں کو بڑی سنجیدگی سے تنبیہ کرتا ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کو ضائع نہ کریں۔ جب رُوح القدس نے سلیمان کوتحریک دی کہ وہ واعظ کی کتاب کو لکھے تو وہ اِس طرح لکھتا ہے'' اَے جوان تو اپنی جوانی میں خوش ہو اور اُس کے ایّام میں اپنا جی بہلا اور اپنے دِل کی راہوں میں اور اپنی آنکھوں کی منظوری میں چل،لیکن یاد رکھ کہ اِن سب باتوں کے لیے خدا تجھ کو عدالت میں لائے گا ۔ پس غم کو اپنے دِل سے دُور کر اور بدی اپنے جسم سے نکال ڈال کیوں کہ لڑکپن اور جوانی دونوں باطل ہیں۔ اور اپنی جوانی کے دنوں میں اپنے خالق کو یاد کر جبکہ بُرے دن ہنوز نہیں آئے اور وہ برس نزدیک نہیں ہوئے جن میں تو کہے گا کہ اِن سے مجھے کچھ خوشی نہیں ''(واعظ ۱۱:۹-۱۲:۱)۔نوجوان اپنی جوانی کے دنوں کو دُنیاوی غلط حرکات میں ضائع کر دیتے ہیں، اِس لیے مسلسل اُن کی حوصلہ اَفزائی کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے کو یاد رکھیں۔ اِسی طرح اُس آنے والی عدالت کو بھی جو غلط فیصلوں کی وجہ سے اُن کی زندگی میں آتی ہے ۔بہت تھوڑے وقت میں نا قابل تلافی نقصان ہوسکتا ہے۔

بعض اوقات نوجوان تذبذب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اکثر وہ سوچتے ہیں کہ وہ کوئی

چھوٹے بچے نہیں ہیں یا وہ ابھی بالغ نہیں ہوئے، وہ بے چینی کی حالت میں رہتے ہیں۔ آپ کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ آپ جسمانی، ذہنی، معاشرتی اور رُوحانی طور پر بالغ ہو رہی ہیں اور بہت سی تبدیلیاں آپ کے بدن میں واقع ہوں گی۔ جب آپ کے بدن بلوغت کی طرف سفر کریں گے تو آپ کے ہارمونزز (Hormones) میں تبدیلی واقع ہو گی اور بعض اوقات یہ تبدیلی جذباتی طور پر عدم توازن کا سبب بنتی ہے۔ اِن تبدیلیوں میں صبر کریں اور خداوند کو اپنی زندگیوں میں محسوس کریں وہ کبھی بھی آپ کو نہیں چھوڑے گا۔

بہار آغاز کا زمانہ ہے۔ بعض اوقات یہ سال غیر مطلوب شوخی کو لاتے ہیں، لیکن یاد رکھیں آپ کا ماضی یہ ظاہر نہیں کرے گا کہ آپ کیا تھیں یا آپ کیا ہوں گی۔ کیوں کہ جو چیزیں آپ کی زندگی میں واقع ہو رہی ہیں وہ حقیقی ہیں لیکن آپ کبھی بھی اپنے ذہن کو اِس طرف جانے نہ دیں اور کبھی بھی ماضی میں زندگی نہ گزاریں۔ اگر آپ سے گناہ ہو جاتا ہے تو اُس کا اِقرار کریں اور اُس سے توبہ کریں اور یہ یقین رکھیں کہ" اگر اپنے گناہوں کا اِقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادِل ہے (ا۔یوحنا ۱:۹)۔ اگر کوئی آپ کے خلاف گناہ کرے تو اُسے معاف کریں"اِس لیے کہ اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تم کو معاف کرے گا۔ اور اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا" (متی ۶:۱۴-۱۵)۔

اگر آپ کی زندگی میں کچھ بدسلوکیوں، بُرے خوابوں، تکلیف دہ یادوں اور جذباتی زخموں کی بازگشت ہے تو کبھی بھی اُن کو اجازت نہ دیں کہ وہ آپ کو اُن خیالوں میں قید رکھیں۔ شاید پہلی دفعہ یہ کچھ مشکل ہو لیکن جتنا زیادہ آپ اپنے ذہن کو اُن سے دُور رکھیں گی اُتنا زیادہ ہی آپ کے لیے اِن خیالات سے نکلنا آسان ہو گا۔ اپنے خیالات کو کلام مقدس سے معمور کریں اور خداوند سے دُعا کریں کہ وہ آپ کو قوت دے کہ جب آپ اُن خیالات سے آزمائی جائیں تو اُن کو اِن باتوں سے بدل دیں۔

"غرض اَے بھائیو! جتنی باتیں سچ ہیں اور جتنی باتیں شرافت کی ہیں اور جتنی باتیں واجب ہیں اور جتنی باتیں پاک ہیں اور جتنی باتیں پسندیدہ ہیں اور جتنی باتیں دِل کش ہیں

غرض جو نیکی اورتعریف کی باتیں ہیں اُن پر غور کیا کرو‘‘(فلپیوں۴:۸)۔
اِن سالوں کو اپنی زندگی کا مرکز بنائیں اور راستی کی مثالیں قائم کریں۔ اپنی جوانی سے خوش ہوں، مگر گناہ آلودہ طریقہ سے نہیں۔ جائیں اور اپنی جوانی کے سالوں سے لطف اندوز ہوں، خواب دیکھیں، کھوج لگائیں، ہنسیں، منصوبے بنائیں اور خوش ہوں۔ مگر جب آپ یہ سب کریں تو ہمیشہ رُوح القدس کی رہنمائی کو تسلیم کریں اور اُسے خوش کریں’’ جوانی کی خواہشوں سے بھاگ اور جو پاک دِل کے ساتھ خداوند سے دُعا کرتے ہیں اُن کے ساتھ راست بازی اور اِیمان اور محبت اور صلح کا طالب ہو‘‘(۲۔ تیمتھیس ۲:۲۲)۔

باب ۱۹

سگھڑپن عمر درازی پیدا کرتا ہے

موسمِ گرما

(بن بیاہتا پن، نو بیاہتا پن اور اِبتدائی امومت)

''تا کہ جوان عورتوں کو سکھائیں کہ اپنے شوہروں کو پیار کریں۔ بچوں کو پیار کریں۔ اور متقی اور پاک دامن اور گھر کا کاروبار کرنے والی اور مہربان ہوں اور اپنے اپنے شوہر کے تابع رہیں تا کہ خدا کا کلام بدنام نہ ہو''(ططس۲:۴-۵)۔

گرمی کا موسم جوش اور گرم مزاجی کو ظاہر کرتا ہے، اکثر یہ غیر معمولی خوشیوں ،کامیابیوں اور تکمیل کا موسم ہوتا ہے۔ یہ زندگی کا وہ وقت ہوتا ہے جب لوگ محسوس کرتے ہیں کہ اصل میں اُنھیں اِس وقت اپنے اُن خوابوں، خواہشوں اور مقاصد کا آغاز کرنا چاہیے جو اُنھوں نے اپنی جوانی میں دیکھے ہوتے ہیں۔ گرمی کے زیادہ تر مہینے تعمیری، بھرپور، فراواں، خوش حال اور پھل دار ہوتے ہیں۔ پس گرمی کے موسم کی ہماری زندگیوں کے ساتھ مماثلت بھی تقریباً ایسی ہی ہے۔اِسی طرح ہماری زندگیوں کا موسمِ گرما بھی اِن ہی چیزوں کی عکاسی کرتا ہے۔

زندگی کا یہ وقت بلوغت اور خود مختاری کا نقیب ہوتا ہے۔ اِس وقت میں آپ اپنی آیندہ زندگی کے لیے فیصلے کرتی ہیں۔ بہت سے لوگ اِس دَور میں اپنی زندگی کے مقاصد کا تعین کرتے اور پھر اُن کو حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ یہ دَور زندگی کے کسی بھی دَور سے زیادہ اہم ہے، خاص طور پر جب فیصلوں کا تعین کیا جاتا ہے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ پورے دِل سے خداوند پر توکل کریں اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کریں اور اپنی سب

راہوں میں اُس کو پہچانیں تو وہ آپ کی رہنمائی کرے گا (اَمثال ۳:۵-۶)۔
عورتوں کی زندگیوں میں گرمی کا موسم اُس وقت آتا ہے جب اُن کی شادی ہوتی ہے اور وہ نئی زندگی کا آغاز کرتی ہیں۔ تاہم، اب حقوقِ نسواں کی حامی تحریکوں کی وجہ سے زیادہ تر نوجوان عورتیں اپنے مستقبل کو سنوارنے کے لیے کنواری رہنے کا فیصلہ کر رہی ہیں ۔ اگر کنواری رہنا آپ کے لیے خدا کی مرضی ہے تو اِس میں کوئی بُرائی نہیں ۔لیکن اگر آپ خدا سے محبت کرتی ہیں تو اِس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ اپنی زندگیوں میں اُس کی مرضی کو تلاش کریں اور کسی بھی قِسم کے اِنسانی فلسفے یا خودغرضانہ خواہشات کو موقع نہ دیں کہ وہ آپ کے اِیمان اور فیصلوں پر اَثر اَنداز ہو۔ہم یہاں پر ایک عورت کی زندگی کے موسم گرما کے تین مراحل کے بارے میں بات کریں گی اور وہ تین مراحل: بن بیاہتا پن، نو بیاہتا پن اور اِبتدائی امومت ہیں۔

بن بیاہتا پن

ہماری زندگی کے موسم گرما کا آغاز بن بیاہتے پن سے ہوتا ہے۔لڑکپن اور جوانی کے دوران بہت بڑی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ اِس دَور سے کچھ سال پہلے لڑکیاں خواب دیکھتی ہیں کہ وہ جوان ہوں، لیکن جب وہ جوان ہوتی ہیں تو وہ محسوس کرتی ہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس کی وہ پیش بینی کر رہی تھیں۔ یہ آزادی اچانک اپنے ساتھ بہت سی ذِمہ داریوں کو بھی لے کر آتی ہے اور یہ آزادی ویسی نہیں ہوتی جیسا اکثر لڑکیوں نے سوچا ہوتا ہے۔ لیکن تمام چیزوں کے باوجود یہ دور زندگی میں خوشیاں اور آزادی لے کر آتا ہے۔
زندگی میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن کو کنواری لڑکیاں سر اَنجام دے سکتی ہیں، جب کہ اگر وہ شادی شدہ ہوں تو اُن کے لیے وہ چیزیں کرنا بہت مشکل ہوسکتا ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جن کو خدا کی طرف سے خاص نعمت ملی ہے کہ وہ کنوارے رہیں۔ تاہم "اُس نے اُن سے کہا کہ سب اِس بات کو قبول نہیں کر سکتے مگر وہی جن کو یہ قدرت دی گئی ہے"(متی ۱۹:۱۱)۔متی ۱۹:۱۲ میں خوجوں کے بارے میں بھی بیان کیا گیا ہے، مگر یہ مردوں کے تعلق سے بات کی گئی ہے نہ کہ عورتوں کے بارے میں۔ تاہم کچھ دُوسرے حوالہ

جات اِس بارے میں تعلیم دیتے ہیں کہ کچھ خاص حالات میں یہ روا ہے کہ آپ کنواری رہیں۔

پولس اِس بارے میں بیان کرتا ہے ''پس میں چاہتا ہوں کہ تم بے فکر رہو۔ بے بیاہا شخص خداوند کی فکر میں رہتا ہے کہ کس طرح خداوند کو راضی کرے۔ مگر بیاہا ہوا شخص دُنیا کی فکر میں رہتا ہے کہ کس طرح اپنی بیوی کو راضی کرے۔ بیاہی اور بے بیاہی میں بھی فرق ہے۔ بے بیاہی خداوند کی فکر میں رہتی ہے تا کہ اُس کا جسم اور رُوح دونوں پاک ہوں مگر بیاہی ہوئی عورت دُنیا کی فکر میں رہتی ہے کہ کس طرح اپنے شوہر کو راضی کرے'' (ا۔کرنتھیوں ۷:۳۲-۳۴)۔ یہ آیات اِس بات کو ظاہر نہیں کرتیں کہ بے بیاہا رہنا ایک اُتم درجہ کی بلاہٹ ہے، لیکن یہ بات یقینی ہے کہ شادی شدہ ہونا آپ کی بہت سی آزادیوں کو محدود کر دیتا ہے۔ لیکن اگر آپ محسوس کرتی ہیں کہ خدا نے آپ کو بلایا ہے کہ آپ اپنے آپ کو اُس کے لیے الگ کر لیں تو شاید آپ کو بے بیاہی رہنا چاہیے۔

ایسا نہیں کہ شادی شدہ ہونا آپ کو غیر رُوحانی بنا دے گا یا کنواری رہنا آپ کو زیادہ رُوحانی بنا دے گا۔ شادی ہمیں خداوند کی خدمت سے نہیں روکتی، مگر یہ ہماری زندگیوں میں متعدد ذِمہ داریاں لے آتی ہے۔ شادی شدہ عورت اپنے وقت، مہربانیوں اور محبت کو رُوحانی اور گھریلو ذِمہ داریوں میں تقسیم کرتی ہے اور یہی خدا کا مقصد اور منصوبہ ہے کہ ہم ایسا کریں۔ درحقیقت جب شادی شدہ عورتیں اپنے شوہر، خاندان اور اپنے گھر کا خیال نہیں رکھتیں تو وہ خدا کے کلام کے لیے بدنامی کا باعث بنتی ہے ''تا کہ جوان عورتوں کو سکھائیں کہ اپنے شوہروں کو پیار کریں۔ بچوں کو پیار کریں۔ اور متقی اور پاک دامن اور گھر کا کاروبار کرنے والی اور مہربان ہوں اور اپنے اپنے شوہر کے تابع رہیں تا کہ خدا کا کلام بد نام نہ ہو'' (ططس ۲:۴-۵)۔

بے بیاہا ہونا ایک توفیق ہے جو رُوح القدس کچھ مخصوص لوگوں کو اپنا کام سرانجام دینے کے لیے عطا کرتا ہے۔ تاہم شادی بھی ایک توفیق ہے اور رُوح القدس کچھ شادی شدہ عورتوں کو بھی اپنے کام کے لیے اِستعمال کر رہا ہے۔ بے بیاہے ہونے کی توفیق ایسی نہیں کہ آپ اِس کا اِرادہ کریں اور اِس پر عمل کرنا شروع کر دیں، بلکہ اِس کی بجائے یہ

خدا کی طرف سے عطا کردہ رُوحانی بلاہٹ ہے۔ پولس رسول کو خدا نے یہ توفیق بخشی اور وہ بیان کرتا ہے ”اور میں تو یہ چاہتا ہوں کہ جیسا میں ہوں ویسے ہی سب آدمی ہوں لیکن ہر ایک کو خدا کی طرف سے خاص توفیق ملی ہے۔ کسی کو کسی طرح کی۔ کسی کو کسی طرح کی۔ پس میں بے بیاہوں اور بیواؤں کے حق میں یہ کہتا ہوں کہ اُن کے لیے ایسا ہی رہنا اچھا ہے جیسا میں ہوں۔ لیکن اگر ضبط نہ کر سکیں تو بیاہ کر لیں کیوں کہ بیاہ کرنا مست ہونے سے بہتر ہے“ (۱۔کرنتھیوں ۷:۷-۹)۔

بے بیاہی رہنا صرف اُن کے لیے موزوں ہے جو اِس کا عزم کر چکی ہیں۔ سب سے ضروری عمل جو کسی بھی عورت کو کرنے کی ضرورت ہے، وہ خداوند کی مرضی تلاش کرنا ہے۔ چاہے آپ کنواری ہیں یا شادی شدہ آپ خوشی اور اِیمان کے ساتھ اُس کی مرضی پر چلیں۔ اگر آپ جنسی آزمایشوں سے مغلوب نہیں اور مادرانہ جذبات اور تنہائی بھی آپ کو نہیں ستاتی اور آپ یہ اِیمان رکھتی ہیں کہ خدا آپ کی رہنمائی کر رہا ہے کہ آپ مکمل طور پر اپنے آپ کو اُس کی خدمت کے لیے وقف کریں تو شاید آپ کو کنواری رہنے کی توفیق ملی ہے۔ لیکن ہمیں اِس بات کو بائبل کی حکمت اور دُعا کے ذریعے جاننے کی ضرورت ہے۔ ہر چیز میں بہت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنی خود غرضی کی وجہ سے کنوارہ رہنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں اور ہم اِس بات کو جانتی ہیں کہ خود غرضی بہت سے دُوسرے گناہوں کو دعوت دیتی ہے۔ اگر آپ کو بے بیاہی رہنے کی توفیق نہیں ملی تو یہ بہتر ہے کہ آپ خدا کی مرضی اور وقت کے مطابق اپنے لیے راست باز مسیحی مرد کو ڈھونڈیں اور اُس سے شادی کر لیں۔ لیکن اگر آپ محسوس کرتی ہیں کہ آپ کو کنواری رہنے کی توفیق ملی ہے لیکن آپ کی شادی ہو چکی ہے تو یہ خدا کی مرضی ہے کہ آپ اپنی شادی سے مطمئن رہیں اور بڑی خوشی سے اپنے شوہر کی فرماں برداری کریں اور اپنے ازدواجی رشتے کو مضبوط اور بہتر بنائیں (۱۔کرنتھیوں ۷:۲۷؛ متی ۵:۳۲)۔

بے بیاہی رہنا آپ کے لیے پُرلطف اور خود مختارانہ ہوسکتا ہے، مگر یہ بہت سی غیر معمولی آزمایشوں کا بھی سبب بنتا ہے۔ یہ آپ کے اندر تنہائی کا احساس پیدا کر سکتا ہے، خاص طور پر جب پوری زندگی کا محورِ نگاہ اپنے شریکِ حیات اور خاندان محسوس ہوں۔ اِس

دَور کی سب سے بڑی آزمایش یہ ہے کہ اگرچہ آپ کنواری رہنا چاہتی ہیں لیکن موجودہ زمانے میں یہ خواہش بامِ عروج پر ہوتی ہے کہ آپ بھی رشتہ اَزدواج میں منسلک ہوں۔ آپ کا زندگی میں بہت سے اَیسے مواقعوں اور حالات سے سامنا ہو گا جب آپ بڑی شدت سے محسوس کریں گی کہ آپ تنہا ہیں، مثال کے طور پر ویلنٹائن ڈے، مختلف طرح کی چھٹیاں، شادیاں، تقریبات، شادی شدہ دوستوں کے ساتھ پارٹیاں اور چرچ اور گھر میں اکیلے رہنا۔ یہ تمام چیزیں آپ کو مسلسل یاد دِلاتی رہیں گی کہ آپ بے بیاہی ہیں۔ دُوسرے لوگوں کی طرف سے ہونی والی نئی نئی باتوں اور کاموں کو سننا اکثر بہت مشکل لگتا ہے، جب آپ کی زندگی میں ہفتے اور مہینے گزرنے کے باوجود بھی کوئی نئی بات نہ ہو۔

یہ سننا بہت ہی تکلیف دہ ہوسکتا ہے جب دُوسرے لوگ آپ کو نصیحت کریں کہ آپ دُوسرے بے بیاہے لوگوں کے ساتھ اپنا وقت گزاریں۔لیکن میں جانتی ہوں کہ یہ بہت ہی بابرکت ہو گا اگر آپ ایسا کرتی ہیں، میں مکمل طور پر اِس بات پر راضی ہوں کہ آپ ایسا کریں۔ شاید آپ کچھ دُوسری بے بیاہی لڑکیوں کو ڈھونڈسکتی ہیں۔ آپ اُن کے ساتھ ہر روز ملیں اور بائبل کا مطالعہ کریں، بیواؤں کے پاس جائیں اور دُوسرے لوگوں کی ضروریات میں مدد کریں۔ صرف اِس بات کو یقینی بنائیں کہ جب آپ دُوسرے لوگوں سے ملیں تو آپ کی گفتگو پاکیزہ ہو اور اِس سے آپ کو رُوحانی فائدہ ہو۔ شاید آپ کچھ کھانا بنا کر دُوسروں کو دے سکتی ہیں، اپنے چرچ کی ملازمت کرنے والی ماؤں کے بچوں کو سنبھال سکتی ہیں، آپ نرسنگ ہوم منسٹری کا آغاز کرسکتی ہیں یا اپنی تعلیم کو آگے جاری رکھ سکتی ہیں۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ آپ اپنے فارغ وقت کو محدود تر کریں، اپنے خیالات کو رُوح القدس کے تابع کریں اور اپنے آپ کو اچھے کاموں میں مصروف رکھیں۔ یہ بہت قابل تعریف ہوسکتا ہے اگر آپ کچھ مخصوص مقاصد کا اِنتخاب کرتی اور اُن کو حاصل کرتی ہیں اور اگر آپ مختلف پروجیکٹ کا آغاز کرتی ، اُنھیں ختم کرتی، دُوسروں کی خدمت کرتی اور اپنے پیسے بچا کر خدا کی خدمت پر صرف کرتی ہیں۔ یہ ہماری زندگیوں میں کامیابی کا شعور پیدا کرتا ہے، جب ہم کچھ اچھی چیزیں حاصل کرنے کو اپنی زندگیوں کا مقصد بناتی ہیں۔

کوئی نہیں جانتا کہ کون سی چیز آپ کے مستقبل کو مایوس کن کرسکتی ہیں۔ میرے خیال

سے جب آپ محسوس کریں کہ آپ کی زندگی ایک قید خانہ کی مانند ہے تو آپ پریشان ہو سکتی ہیں۔اِس لیے آپ اپنی زندگی میں جو بھی فیصلے کرتی ہیں وہ آپ کے مستقبل پر اَثر انداز ہوں گے اور وہ فیصلے آپ کے مستقبل کو غیر مستحکم اور یکسر تبدیل کردیں گے۔ اِس لیے یہ ازحد ضروری ہے کہ آپ اپنے یہ غیر شادی شدہ سال خداوند کی مرضی تلاش کرنے میں صرف کریں، بجائے اِس کے کہ آپ اپنے مستقبل کی بہت زیادہ فکر کریں۔ اکثر شادی کی خواہش مند غیر شادی شدہ عورتیں آزمائی جاتی ہیں وہ اپنے موجودہ بے مثال مواقعوں کو ضائع کر دیتی ہیں اور وہ بے قراری سے ایک ایسے مسیحی کو تلاش کرتی ہیں جو اُن کے روشن مستقبل کا ضامن ہو۔ یہ باتیں آپ کے شوہر پر اور زیادہ بوجھ کا سبب بنیں گی اور شاید ہی کچھ شوہر اِن باتوں پر پورے اُتر سکیں۔ خدا نے ہمارے لیے منصوبہ بنایا ہے کہ ہم اُس میں رہتے ہوئے اُسے پورا کریں اور ہماری اَزدوجی حیثیت اِس پر کسی صورت میں بھی اِس پر اَثر انداز نہیں ہوتی۔ بجائے اِس کے کہ ایک اچھے شوہر کی تلاش میں اپنے وقت کو ضائع کیا جائے، آپ اپنی زندگی کو خداوند کے لیے وقف کریں اور ایک پاک دامن عورت بننے کی کوشش کریں اور اُس کے مقررہ وقت کا انتظار کریں۔ وہ آپ کی تمام ضرورتوں کو پورا کرے گا اور جو آپ کے لیے بہتر ہے، وہ آپ کے لیے کرے گا۔

جب آپ بے بیاہی ہوں گی تو بہت سی جنسی اور جذباتی آزمائشیں آپ پر حملہ کریں گی، اُن سے محفوظ رہنے کے لیے آپ کو مسلسل ضرورت ہو گی کہ آپ اپنے آپ کو رُوح القدس کے سپرد کریں۔ یاد رکھیں! رُوح القدس پولس رسول کے وسیلہ سے بے بیاہیوں کو خبردار کرتا ہے "لیکن اگر ضبط نہ کرسکیں تو بیاہ کر لیں کیوں کہ بیاہ کرنا مست ہونے سے بہتر ہے" (۱۔کرنتھیوں ۷:۹)۔ اگر خدا نے آپ کو ابھی تک شادی کے لیے ایک راست باز مرد مہیا نہیں کیا، تو مناسب ہو گا کہ آپ جنسی آزمایشوں پر غالب آئیں اور اپنے آپ کو رُوح القدس کے سپرد کریں۔ یہ کسی صورت بھی سمجھ داری نہیں کہ آپ اپنے ذہن کو اُن چیزوں سے بھریں جو آپ کی جنسی خواہشات کو تحریک دیں۔ خبردار اور رُوحانی طور پر عاقل بنیں کہ آپ کیا پسند کرتی، کن لوگوں سے ملتی، کون سی کتابیں پڑھتی، کون سی فلمیں دیکھتی، کن خیالات سے لطف اندوز ہوتی اور کس قسم کی ویب سائٹ کو کھولتی ہیں۔

''چناں چہ خدا کی مرضی یہ ہے کہ تم پاک بنو یعنی حرام کاری سے بچے رہو۔ اور ہر ایک تم میں سے پاکیزگی اور عزت کے ساتھ اپنے ظرف کو حاصل کرنا جانے۔ نہ شہوت کے جوش سے اُن قوموں کی مانند جو خدا کو نہیں جانتیں۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے ساتھ اِس اَمر میں زیادتی اور دغا نہ کرے۔ کیوں کہ خداوند اِن سب کاموں کا بدلہ لینے والا ہے چناں چہ ہم نے پہلے بھی تم کو تنبیہ کر کے جتا دیا تھا۔ اِس لیے کہ خدا نے ہم کو ناپاکی کے لیے نہیں بلکہ پاکیزگی کے لئے بلایا۔ پس جو نہیں مانتا وہ آدمی کو نہیں بلکہ خدا کو نہیں مانتا جو تم کو اپنا پاک رُوح دیتا ہے'' (۱۔تھسلنیکیوں۴:۳-۸)۔

ہمیشہ محتاط رہیں اور کبھی بھی مایوسی کو اپنے دِل میں نہ آنے دیں۔ یہ آپ کے لیے فائدہ مند ہوسکتا ہے کہ آپ ایک راست باز عورت کو تلاش کریں اور اُس کی رفاقت میں رہیں اور اُس کی مدد سے اپنے بائبلی مقاصد کو حاصل کریں۔ یہ بالکل بھی مناسب نہیں کہ آپ دُنیاوی لوگوں کی طرح کسی سے وقت گزارنے کے لیے دِل لگی کریں، دُوسروں کو لبھائیں یا وعدہِ ملاقات کریں۔ اپنے آپ کو اُس شخص کے لیے پاکیزہ (جنسی اور جذباتی لحاظ) رکھیں جسے خدا نے مقررہ وقت کے لیے آپ کے لیے رکھا ہے۔ جب آپ کسی مرد کے ساتھ ناجائز تعلق میں مبتلا ہوتی ہیں تو آپ دونوں کا ذہن ہی جنسی آزمایش کا شکار ہو گا۔ بائبل اِسے دھوکا بازی کہتی ہے۔

اکثر یہ آزمایش حددرجہ شدید ہوتی ہے،عورتیں خدا کے وقت سے پہلے عجلت کا مظاہرہ کرتی ہیں اور خود سے شوہر ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہیں، لیکن اگر آپ رشتوں کو اپنی کوشش سے مضبوط بنانے کی کوشش کریں گی تو اِس کا اَنجام ہمیشہ تباہی ہو گا۔ جب ہم زندگی کے حالات کو خود سے سلجھانے کی کوشش کرتی ہیں تو ہم خدا سے دست بردار ہو جاتی ہیں۔ سارہ کی خدا کے مقررہ وقت سے بے صبری ہمارے لیے سنجیدہ یاد دِہانی ہے۔ جیسا ہم جانتی ہیں وہ بانجھ تھی اور بہت سالوں تک اُس کے کوئی اولاد نہ ہوئی تو وہ خدا کے وعدہ سے مایوس ہو گئی کہ وہ بچہ نہیں جن سکے گی۔ آخرکار اُس کی نااُمیدی اُس پر غالب آ گئی اور اُس

نے چیزوں کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اپنی لونڈی ہاجرہ کے لیے منصوبہ بنایا کہ وہ اُس کے شوہر اَبرہام سے اُس کے لیے بچہ پیدا کرے۔ وہ لڑکا اسمٰعیل جو سارہ کی بے صبری اور اِیمان کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوا اُس نے بہت سے مسائل کو جنم دیا۔ اَصل میں اُس کا یہ منصوبہ اُس کی اپنی زندگی کے لیے بھی بڑا پریشان کن ثابت ہوا۔ (پیدایش ۱۶:۱-۱۶)۔

جب آپ کسی کام کو کرنے میں حد درجہ بے چینی محسوس کریں اور اُسی کیفیت میں اُس کام کو سرانجام دے دیں تو آپ ناعاقبت اندیشی اور فریب پر مبنی فیصلوں کا شکار ہو سکتی ہیں، جیسے سارہ ہوئی۔ کوئی سمجھ دار عورت کبھی بھی یہ منصوبہ نہیں بنائے گی کہ وہ کسی دُوسری عورت کو اپنے شوہر کے سامنے پیش کرے تاکہ وہ حاملہ ہو۔ جب آپ اپنی توجہ اُن چیزوں کی طرف مرکوز کریں گی جو آپ کے پاس موجود نہیں تو آپ اپنے دِل کو رنجیدہ کریں گی اور اِس سے آپ نااُمید اور مایوس ہو جائیں گی۔ مگر جب آپ اپنی توجہ خدا اور اُس کی راست بازی کی طرف مبذول کریں گی تو آپ اپنے بے بیاہتا ایّام میں بھی تسلی میں رہیں گی اور خدا کو عزت دیں گی۔

''خداوند کی آس رکھ۔
مضبوط ہو اور تیرا دِل قوی ہو۔
ہاں خداوند ہی کی آس رکھ'' (زبور ۲۷:۱۴)۔

''میں نے صبر سے خداوند پر آس رکھی۔
اُس نے میری طرف مائل ہو کر میری فریاد سنی'' (زبور ۴۰:۱)۔

''بلکہ تم پہلے اُس کی بادشاہی اور اُس کی راست بازی کی تلاش کرو تو
یہ سب چیزیں بھی تم کو مل جائیں گی'' (متی ۶:۳۳-۳۴)۔

نوبیاہتا پن

اگر آپ شادی کر رہی ہیں تو آپ کی زندگی کا موسمِ گرما شروع ہو رہا ہے۔ یہ بہت پُرمسرت اور مفید ہو گا جب ایک راست شخص آپ کی زندگی میں آتا ہے اور اُس سے شادی کر کے آپ اپنی زندگی کا آغاز کرتی ہیں۔

یاد رکھیں! کہ بے بیاہوں کے پاس بہت سا وقت ہوتا ہے کہ وہ اُسے خداوند کے لیے وقف کریں، لیکن اِس حالت میں رہنا سب کے لیے خدا کا منصوبہ نہیں ہے۔''اور خداوند خدا نے کہا کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں۔ میں اُس کے لیے ایک مددگار اُس کی مانند بناؤں گا''(پیدایش۲:۱۸)۔

''جس کو بیوی ملی اُس نے تحفہ پایا اور اُس پر خداوند کا فضل ہوا'' (اَمثال ۱۸:۲۲)۔

''دانش مند بیوی خداوند سے ملتی ہے'' (اَمثال ۱۹:۱۴)۔

اگر آپ اِیمان رکھتی ہیں کہ خدا نے آپ کی زندگی میں ایک راست باز مرد کو بھیجا ہے اور اُس سے شادی بھی کی جا سکتی ہے۔ اگرآپ اُس کے ساتھ وعدہِ ملاقات کے بارے میں سوچ رہی ہیں تو آپ خداوند کے نزدیک آئیں اور اپنے ہر فیصلے کو کلام کی روشنی میں کریں۔ جب دو لوگ ایک دُوسرے کو راغب کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اکثر اُن کے حد درجہ جذبات اُنھیں چیزوں کو اِتنی وضاحت سے نہیں دیکھنے دیتے جتنا کہ ہونا چاہیے۔ ایک ضرب المثل ہے''محبت اندھی ہوتی ہے''۔ یہ دانش مندی ہوسکتاہے، اگر آپ اپنے وعدہِ ملاقات کو کسی بالغ اِیمان دار عورت کی موجودگی میں کرتی ہیں تاکہ وہ عورت دُرُست فیصلہ کرنے میں آپ کی مدد کرے۔ اپنے تمام فیصلوں پر نظر ثانی کے لیے وقت نکالیں اور اُنھیں دُعا اور کلام مقدس کی روشنی میں کریں۔ بہت سی غیر شادی شدہ عورتیں جب اپنے جیون ساتھی کی تلاش کر رہی ہوتی ہیں تو وہ خدا کے حضور بہت سا وقت گزارتی ہیں لیکن ایک دفعہ جب وہ اُن کو مِل جاتا ہے تو وہ اپنی توجہ خداوند سے پھیر لیتی ہیں۔

اگر آپ ایک مسیحی شخص کو تلاش کر لیتی ہیں تو خداوند کی تعریف کریں اور کوشش کریں کہ آپ کے وعدہِ ملاقات کے دوران آپ کے رشتہ کا مرکز خداوند یسوع مسیح ہو۔ وعدہِ ملاقات بہت نازک مرحلہ ہوتا ہے، کیوں کہ اِس میں بہت سی آزمایشوں کا خدشہ ہوتا ہے۔اِس لیے اِس دوران آپ کا مقصد اپنے فیصلوں کو صحت مند بنانا اور اِس سارے عمل میں اپنے آپ کو خداوند کے لیے پاکیزہ بنانا ہو۔ اُس وقت کو ایک دُوسرے کو سمجھنے کے لیے اِستعمال کریں۔ مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اُس سے وعدہِ ملاقات کریں:

اُس کی مسیحی گواہی کیا ہے؟

اُس کا اپنے والدین کے ساتھ رویہ کیسا ہے؟
وہ بائبل کے بنیادی عقائد کے بارے میں کیا اِیمان رکھتا ہے؟
بچوں کی پرورش کے متعلق میں اُس کا کیا نظریہ ہے؟
جب آپ اُس کے ساتھ ہوں تو اُس کا آزمایشوں کے بارے میں کیا ردِعمل ہوتا ہے؟
وہ کس بارے میں زیادہ بات چیت کرتا ہے اور اُس کے لیے کیا چیزیں بہت اہم ہیں؟
کیا وہ کلام کے بارے میں کچھ جانتا ہے؟
کیا وہ متحمل مزاج ہے؟
وہ کن باتوں میں کمزور اور کن میں مضبوط ہے؟
اُس کا اپنی زندگی کے لیے کیا مقصد ہے؟
وہ آپ کی پاکیزگی کی اہمیت کا کتنا لحاظ رکھتا ہے؟
اِس بارے میں اُس کا کیا خیال ہے اگر آپ بہ طور ماں گھر میں رہتی ہیں؟
اُس کی آمدنی کا ذریعہ کیا ہے؟
اُس کی خدمت کیا ہے اور وہ اُس کے ساتھ کتنا وفادار ہے؟
کیا وہ اپنی زندگی سے رُوح کے پھلوں کا اِظہار کرتا ہے؟
کیا وہ گھر میں بہ طور رہنما اپنی ذِمہ داری کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے؟
کیا وہ کام کی ایک اچھی اَخلاقیات (work ethics) کا حامل ہے؟
بچوں کے ساتھ اُس کا روّیہ کیسا ہے؟
کیا وہ گھر کے عام کاموں کو سلیقہ سے کرسکتا ہے؟

یاد رکھیں! خدا چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ صرف دُوسرے اِیمان داروں سے شادی کریں۔ خدا کا کلام اِس بارے میں خاص طور پر بیان کرتا ہے۔ ''مگر صرف خداوند میں'' اور ''کسی مسیحی بہن کو'' (ا۔کرنتھیوں۷:۳۹، ۹:۵)۔جب آپ کسی غیر اِیمان دار کے ساتھ شادی کریں گی تو آپ ساری زندگی اپنے اَزدواجی رشتے میں مشکلات کو دعوت دیں گی۔ یہ

آپ کے بچوں کی زندگی میں بہت سی مشکلات اور تذبذب کو لائے گا جسے آپ بالکل برداشت نہیں کرسکیں گی۔ آپ کو اِس فیصلے کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑے گی جس کے بارے میں آپ تصور بھی نہیں کر سکتی ۔ ''بے اِیمانوں کے ساتھ ناہموار جوئے ہیں نہ جُتو کیوں کہ راست بازی اور بے دینی میں کیا میل جول؟ یا روشنی اور تاریکی میں کیا شراکت؟ مسیح کو بلیعال کے ساتھ کیا موافقت؟ یا اِیما ن دار کا بے اِیمان سے کیا واسطہ؟ اور خدا کے مقدس کو بتوں سے کیا مناسبت ہے؟ کیوں کہ ہم زندہ خدا کا مقدس ہیں۔ چناں چہ خدا نے فرمایا ہے کہ میں اُن میں بسوں گا اور اُن میں چلوں پھروں گا'' (۲۔کرنتھیوں ۶:۱۴-۱۶)۔

اگر کوئی شخص آپ سے بہت زیادہ پیار کرتا ہے اور آپ سے شادی سے پہلے ہی جنسی خواہشات کو پورا کرنا چاہتا ہے تو یاد رکھیں کہ حددرجہ پیار اور جسمانی ربط، جنسی خواہشات اور ذہنی ناپاکی دھوکے کا سبب بنتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ محسوس کریں کہ وہ شخص شادی سے پہلے ہی آپ سے اپنی جنسی خواہشات کو پورا کرنا چاہتاہے تو یہ اِس بات کو ظاہر کرتاہے کہ وہ شخص اپنے بدن کا غلام ہے۔ ایک ایسا شخص جو کمزور شعور کا مالک ہے اور اپنی جنسی خواہشات کو پورا کرنا چاہتا ہے، جب کہ آپ ابھی وعدہ ملاقات ہی کر رہی ہیں تو وہ شخص شادی کے بعد بھی بالکل ایسا ہی رہے گا۔ ایسا شخص اپنے جسم کی خواہشات کا غلام ہے۔

اُن سچائیوں کو دیکھنا اور اُن سے چھٹکارا حاصل کرنا بہت مشکل ہے، جب آپ اپنی اُمیدیں اور اپنے جذبات کسی مخصوص شخص کے ساتھ وابستہ کرچکی ہوں۔ اِس لیے یہ بہت اہم اور مددگار ہو گا کہ آپ راست باز لوگوں سے اپنی زندگی کے اِس فیصلہ کن وقت کے بارے میں مشاورت کریں۔ اگر آپ اُس شخص کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار ہیں، جس سے آپ وعدہِ ملاقات کر رہی ہیں یا آپ اُس سے منگنی کر چکی ہیں تو اِس سے پہلے کہ آپ کوئی مستقل فیصلہ کریں آپ اُن شکوک کو دُور کریں۔ اِس سے بالکل خوف زدہ نہ ہوں کہ لوگ کیا کہیں گے یا وہ شخص کیا سوچے گا، جب آپ محسوس کریں کہ خدا نہیں چاہتا کہ یہ رشتہ قائم ہو۔ یہ بہت ہی بہتر ہو گا کہ آپ معذرت کرلیں۔ ایک مرتبہ اگر آپ

اِس جوئے میں جُت گئی تو پھر واپس آنا بہت مشکل ہو گا۔ یاد رکھیں آپ جس شخص کے ساتھ وعدہ ملاقات کر رہی ہیں وہ آپ سے شادی کرے گا اور جس سے آپ شادی کریں گی وہ آپ کے بچوں کا باپ ہو گا۔

> ''سارے دِل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔ اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری رہنمائی کرے گا۔ تو اپنی ہی نگاہ میں دانش مند نہ بن۔ خداوند سے ڈر اور بدی سے کنارہ کر۔''(اَمثال ۳:۵-۷)۔

اِس بات کو ذہن میں رکھیں کہ جب کوئی شخص آپ سے وعدہِ ملاقات کر رہا ہے تو وہ آپ کو متاثر کرنے اور آپ کا دِل جیتنے کی کوشش کرے گا۔ عام طور پر وہ شخص جب آپ سے وعدہِ ملاقات کر رہا ہوگا تو وہ بہت اچھے روّیے کا مظاہرہ کرے گا۔ پس اگر وہ شخص ہر معاملے میں وعدہِ ملاقات کے ایک اچھے نمونے کا مظاہرہ کرتا ہے اور اپنی زندگی کو خدا کے کلام کے مطابق گزارنا چاہتا ہے تو آپ اُس سے شادی کرلیں۔ کیوں کہ جب آپ اپنے ساتھی کا اِنتخاب کریں تو کردار کی پاکیزگی بہت ہی ضروری ہے۔ یہ بہت ہی ضروری ہے کہ آپ رُوحانی اَقدار کو ایک دُوسرے کے ساتھ شیئر کریں، کیوں کہ شادی پوری زندگی کے لیے ہوتی ہے چاہے اچھی ہو یا بُری اور یہ خداوند میں بہت اہم ہے کہ دونوں طلاق سے دُور رہیں۔ یہ سب کے لیے ہے کہ اگر خداوند نے آپ کو ایک مرد بہ طور شوہر دیا ہے تو یہ بہت اچھی بات ہے اور اپنی زندگی کے موسم گرما سے خوب لطف اندوز ہوں۔

تاہم زندگی کے ہر موسم کی طرح اِس موسم میں بھی بہت سی آزمائشیں آتی ہیں۔ بہت سے لوگ آپ کو اِس بارے میں بتائیں گے اور طلاق کی حددرجہ شرح اِس حقیقت کو بیان کرتی ہے۔ شادی کے پہلے دو سال بہت ہی مشکل ہو سکتے ہیں۔ یہ بہت ہی مشکل ہوسکتا ہے کہ دو گناہ گار شخص ایک اکائی میں ہم آہنگ ہوں۔ مگر جب آپ اپنے آپ کو رُوح القدس کی رہنمائی کے سپرد کرتی ہیں اور عاجزی سے زندگی گزارتی ہیں اور اپنے شوہر کو اپنے آپ سے بہتر سمجھتی ہیں تو خدا آپ کو برکت دے گا۔

اَزدواجی رشتے میں مختلف قِسم کی آزمائشیں، مشکلات اور گناہ حائل ہو سکتے ہیں۔ کچھ

عام سی باتیں یہ ہوسکتی ہیں کہ آپ اُس کی ماں کی طرح کھانا نہیں پکاتی یا وہ آپ کے باپ کی طرح ہمیشہ آپ کی ہر ضرورت پوری نہیں کرتا۔ یہ عام طور پر بہت ضروری نہیں اگر آپ کا شوہر گھر کے مختلف کام سلیقے سے نہیں کر سکتا۔ اِس کے علاوہ بھی بہت سے کرداری اِختلافات ہوتے ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ سر اُٹھائیں گے۔ بعض اوقات اختلاف پریشانی کا سبب بنتے ہیں، لیکن اگر ایک شخص حلم مزاجی کے ساتھ اُن اختلافات کو برداشت کرنے پر راضی ہو جائے تو وہ ایک دُوسرے کی خدمت کر سکتے ہیں۔لیکن اگر کوئی بھی اپنی باتوں کو مطالبہ کرتا ہے تو اِس سے میاں بیوی کے اتحاد کو نقصان ہو گا۔

کچھ شادیاں بہت مشکل حالات اور سنجیدہ گناہوں کا شکار ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر، فحش نگاری، مادہ پرستی، خود غرضی، دھوکا دہی، بے وفائی، غیر متعلقہ جنسی روابط اور بے سمجھی کے فیصلے، یہ تمام چیزیں نہ صرف آپ کے اَزدواجی رشتے کو تباہ کریں گی بلکہ آپ کے خدا کے ساتھ تعلق کو بھی تباہ و برباد کر دیں گی۔ یہ مشکلات مایوسی، غصے، اُداسی، خفگی، تنہائی، عداوت، بے اعتمادی، حسد، دِل شکستگی، نفرت اور دُوسرے بہت سے گناہوں کو دعوت دیتی ہیں اور آپ کی گھریلو اور اَزدواجی زندگی کو تباہ و برباد کردیں گی۔پاک دامن عورت اپنی زندگی کے مشکل حالات میں بھی اِس طرح چلے گی کہ خدا وند کے نام کو عزت اور جلال ملے اور وہ اپنی زندگی کے تمام ایّام میں اپنے شوہر سے ہمیشہ نیکی ہی کرے گی۔ (اَمثال ۳۱:۲۱)۔

یہ بہت اچھا ہوسکتا ہے کہ شوہر اور بیوی دونوں سسرال کی طرف سے پیدا ہونے والے مسائل کو برداشت کریں اور اُن کو بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ یہ بہت ہی خطرناک ہوسکتا ہے جب لوگ خیال کرتے ہیں کہ اُن کے سسرال والوں کے ساتھ اُن کا مقابلہ ہے اور یہ نہ ختم ہونے والا ہے۔ شادی کے آغاز کے ساتھ ہی اپنے شوہر کے والدین کے بارے میں منفی خیالات رکھنا اور شوہر اپنی بیوی کے والدین کے تعلق سے اگر ایسا سوچتا ہے تو یہ نہ ہی خدا کا مقصد ہے اور نہ ہی اُس کا منصوبہ۔

ایک پاک دامن دُلہن کوشش کرتی ہے کہ اُس کے اور اُس کے شوہر کے والدین اِس نئے رشتے میں ہم آہنگ ہو جائیں۔بعض اوقات یہ بہت ہی مشکل ہوتا ہے کہ آپ اپنے

بچوں کو کہیں کہ وہ کسی اور جگہ چلے جائیں جن کو آپ سالوں سے پال رہے ہیں، اگرچہ یہ خدا کا منصوبہ ہے'' اِس لیے مرد اپنے باپ سے اور ماں سے جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا اور وہ اور اُس کی بیوی دونوں ایک جسم ہوں گے۔ پس وہ دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں'' (مرقس ۱۰:۷-۸)۔

یاد رکھیں نئی شادی شدہ زندگی صرف آپ اور آپ کے شوہر کی تبدیلی نہیں بلکہ یہ آپ دونوں کے خاندانوں کی بھی تبدیلی ہے۔ یہ ایک فطری بات ہے کہ کسی بھی نئے فرد یا خاندان سے مانوس ہونے کے لیے کچھ وقت درکار ہوتا ہے اور بعض اوقات نامعلوم ہونے کا خوف لاحق ہوتا ہے، لیکن وقت کے ساتھ ساتھ آپ نئے لوگوں سے مانوس ہو جاتے ہیں۔ یہ بہت اہم ہے کہ آپ رُوح القدس کی رہنمائی کو تسلیم کریں اور وہ آپ کے ذریعے اپنی کامل مرضی کو پورا کرے گا۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ سسرال والے مختلف طریقوں سے مداخلت کرتے ہیں اور ایک اچھے رشتے کو قائم ہونے میں ناممکن بنا دیتے ہیں۔ میں نے بہت سے نوبیاہتا جوڑوں کو دیکھا ہے جو سالوں سے اِن جھگڑوں پر قابو پانے کی کوشش کر رہے ہیں جو کہ اَفسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اُن کے والدین کی وجہ سے اُن کی زندگی میں آئے۔ یہ بھی سچائی ہے کہ اکثر اوقات داماد یا بہو کی وجہ سے ماں باپ کے اپنے بیٹے اور بیٹیاں بھی اُن کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ کی ماں آپ کے سسرال والوں سے حسد کرتی ہے تو وہ آپ کو اُن سے الگ کرنے کا سبب بن سکتی ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مائیں بہت سی خواہشات رکھتی ہیں، جیسا کہ اپنے آپ کو ترجیح دینا یا مسابقت پر اُتر آنا۔ اگر آپ نے اپنی شادی میں اِس قسم کی خواہشات کو مداخلت کی اِجازت دے دی تو آپ نااِتفاقی کو جنم دیں گی۔ جتنا زیادہ آپ اپنی ماں کی اُن خواہشات سے دُور رہیں گی تو آپ اُتنا ہی اپنے شوہر کے والدین کو منفی آزمایشوں سے محفوظ رکھیں گی۔ اِن باتوں کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ دونوں ہی والدین سے پہلے جیسے تعلق میں رہیں اور یہ نیا رشتہ کسی بھی صورت میں آپ میں اور اُن میں فاصلے کا سبب نہ بنے اور بڑی حلم مزاجی سے اُن کو عزت دیں جیسا کہ خدا آپ سے چاہتا ہے۔(خروج ۲۰:۱۲؛ استثنا ۵:۱۶؛امثال ۱۹:۲۶؛ متی

۴:۱۵؛ اِفسیوں ۶:۲)۔

''دانا بیٹا باپ کو خوش رکھتا ہے پر احمق اپنی ماں کی تحقیر کرتا ہے۔(اَمثال ۱۵:۲۰)

''اپنے باپ کا جس سے تُو پیدا ہوا شنوا ہو اور اپنی ماں کو اُس کے بڑھاپے میں حقیر نہ جان''(اَمثال۲۳:۲۲)۔

''ایک پشت ایسی ہے جو اپنے باپ پر لعنت کرتی ہے اور اپنی ماں کو مبارک نہیں کہتی ''(اَمثال ۳۰:۱۱)۔

آپ نے یہ مشہورِ زمانہ بات سنی ہو گی کہ''بیٹا تب تک بیٹا رہتا ہے جب تک اُس کی شادی نہیں ہوتی'' لیکن بیٹیاں پوری زندگی بیٹیاں رہتی ہیں۔ بیٹیوں کے پاس وقت ہوتا ہے اور وہ مسلسل اپنے خاندان کے ساتھ رابطے میں رہتی ہیں، جبکہ بیٹے کام کرنے میں بہت مصروف ہوتے ہیں۔ عام طور پر عورتیں مردوں کے مقابلے میں رشتوں کا زیادہ خیال رکھتی ہیں۔ پس آپ کے شوہر کی ماں بھی عورت ہے، اِس لیے وہ بھی رشتوں اور روابط کو مضبوط بنانے کی کوشش کرے گی اور آپ اِس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ مائیں اپنے بیٹوں سے بہت پیار کرتی ہیں۔ ایک سمجھ دار اور خیر خواہ بہو اِس بات کو اپنے ذہن میں رکھتی ہے کہ وہ اپنی ساس کو اِس بات کا احساس دِلائے کہ وہ اُس سے پیار کرتی ہے اور وہ اُن کی زندگیوں کا حصہ ہے۔ انگوٹھے کا اُصول ایک سنہرا اصول ہے جس کا اِطلاق ہم اپنی زندگیوں پر کرسکتی ہیں۔ جیسا کہ آپ چاہتی ہیں کہ آپ کی بیٹی آپ کے ساتھ اپنی شادی کے بعد کرے ویسا ہی آپ اپنی ماں کے ساتھ کریں۔ جیسا آپ چاہتی ہیں کہ آپ کی بہو آپ کے ساتھ کرے ویسا ہی آپ اپنی ساس کے ساتھ کریں۔

یاد رکھیں! ہماری دُنیا خاندان، اَقدار اور بندھنوں کو کمزور کر رہی ہے جس کے نتیجے میں خاندان تباہ وبرباد ہو رہے ہیں۔ خدا نے خاندانوں کے لیے ایک اچھا منصوبہ اور مقصد بنایا ہے اور شیطان اُسے تباہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہ اُس کا منصوبہ ہے کہ خاندان کا ہر فرد اپنی زندگی سے آنے والی نسل پر موثر اَثرات مرتب کرے۔ کبھی بھی گناہ اور غیر ضروری تفرقوں کو اجازت نہ دیں کہ وہ آپ کو خدا کے منصوبے سے دُور لے جائیں۔ ہر خاندان کے کچھ اپنے مخصوص مسائل اور مشکلات ہوتی ہیں۔ ایک راست باز بیٹی اور بہو

اِس بات کی کوشش کرے گی کہ وہ اپنے خاندان کے وسیلہ سے خداوند کو خوش کرے۔ اگر آپ پاک دامن، خیر خواہ اور صلح جُو بننے کے لیے تیار ہیں تو آپ کا شوہر، آپ کے بچے اور آپ کے سسرال والے اِس سے بابرکت ہوں گے۔

بعض خواتین ایسی ہوتی ہیں جو اپنی شادی شدہ زندگی میں بہت آزمایشوں اور دُکھوں کا شکار ہوتی ہیں۔ بعض اوقات جب عورتیں حددرجہ آزمایشوں کا شکار ہو جاتی ہیں تو وہ ایسی جگہ تلاش کرتی ہیں جہاں وہ اپنی شادی کے رشتے سے راہِ فرار حاصل کرسکیں، بجائے اِس کے کہ وہ بائبل کی طرف رجوع کریں۔ یہاں پر اُن کو اِیمان رکھنے، اپنی خودی سے انکار کرنے اور رُوح القدس کی رہنمائی کو تسلیم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض اوقات خدا کے قوانین کے مطابق زندگی گزارنا ہمارے بدنوں کو تسکین نہیں دیتا اور ہم اِس چیز سے آزمائی جاسکتی ہیں کہ ہم چیزوں کو اپنے ہاتھ میں لینے اور اپنی زندگی کو بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ ہم ایک ایسے معاشرے میں رہتی ہیں جہاں پر تنہا رہنا بہت آسان ہے۔ ہمیں ضرور اُن آزمایشوں کا مقابلہ کرنا چاہیے اور خدا کے کلام پر اِیمان لانا چاہیے۔ ہم میں سے ہر ایک کو اِس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا ہم میں سے ہر ایک سے مختلف حالات میں کیسے ردِعمل کی توقع کرتا ہے۔

ہمیں اِس بات کو نہیں بھولنا چاہیے کہ مرد مشکلات اور آزمایشوں سے آزاد نہیں ہیں۔ جیسے عورتوں کے لیے مشکلات ہیں بالکل ویسے ہی مردوں کے لیے بھی ہیں۔ اُن پر کام کا دباؤ، گھر میں ذِمہ داریوں کا دباؤ، رشتوں کے ساتھ جدوجہد اور مختلف آزمایشوں کا سامنا ہوتا ہے جو اُن کو مختلف قسم کے صحت کے مسائل سے دوچار کرتے ہیں اور وہ اپنے شخصی گناہوں کی وجہ سے اُن سے ناکام ہو جاتے ہیں۔ یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ اُن کے لیے جنسی آزمائشیں ختم ہوگئی ہیں یا اُن کے ذہن اِس کا شکار نہیں ہوں گے۔ اُن کو چاہیے کہ وہ اپنے ذہن کو جاگتا رکھیں اور جہاں کہیں وہ جاتے ہیں محتاط رہیں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ بہت سے مرد ایسے ہیں جو اِن چیزوں کی تلاش نہیں کرتے اور نہ ہی خداوند کو خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے مردوں اور عورتوں پر اَفسوس جو اپنے آپ کو جنسی خواہشات کے لیے پیش کرتے ہیں۔ وہ سزا سے نہیں بچ سکتے۔ میرا دِل اُن مردوں اور

عورتوں کے لیے پریشان ہے جو اپنے آپ کو پاکیزہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیوں کہ ہم ایک بُری اور جنسی طور پر مخلوط دُنیا کے باسی ہیں۔ یہ بہت ہی مشکل ہوتا ہے کہ وہ مرد راست باز بنیں اور اُن خیالات اور باتوں سے بچے رہیں جو جنسی طور پر اُکساتے ہیں۔

شاید آپ میں سے کچھ لوگ اپنے وزن کی وجہ سے پریشان ہوں اور کسی حد تک یہ مردوں کی اُن مشکلات کا بھی سبب بنتا ہے جن کی وجہ سے وہ جنسی آزمایشوں کا شکار ہوتے ہیں۔ آپ اِس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے کچھ مخصوص قسم کی خوراک کھائیں گے اور آپ اپنے کھانے کا ایک پورا منصوبہ بنائیں گے اور اپنے گھر سے ہر اُس چیز کو دُور رکھیں گے جو آپ کے مقاصد میں حائل ہو۔ لیکن صرف ایک لمحہ کی بے اعتدالی پورے ہفتے کے حاصل اور ضبطِ نفس کو تباہ و برباد کر دے گی۔ آپ ہر روز صحت بخش خوراک کھاتی ہیں لیکن ذرا سی بے احتیاطی آپ کو واپس لے جائے گی اور جتنا وزن آپ نے تین ہفتوں میں کم کیا وہ پھر اُس جگہ پر واپس آ جائے گا۔ آپ کبھی بھی بُری اور غیر صحت بخش خوارک کھانا پسند نہیں کریں گی۔ آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ بسیار خوری گناہ ہے ۔ لیکن بعض اوقات آپ محسوس کرتی ہیں کہ آپ اُس سے بچ نہیں سکتی اور آپ مسلسل اُن پر غالب نہیں آ سکتی، خاص طور پر جب کوئی آپ کی موجودگی میں بے اعتدالی سے کھا رہا ہو۔ کھانا ہمیں ہر جگہ سے مِل سکتا ہے اگر ہم کھانا چاہیں اور آپ کبھی بھی اس سے پرہیز نہیں کر سکتی، جب کھانا آپ کے اِردگرد موجود ہو۔ ایسے مرد جو جنسی خواہشات سے نبرد آزما ہیں ہر روز اُس سے حالت جنگ میں ہیں۔ یقیناً میں یہاں یہ کوشش نہیں کر رہی کہ کسی کے گناہ کو ہلکا کروں، بلکہ میں کوشش کر رہی ہوں کہ سمجھنے والے دِل کو تر و تازہ کروں۔

رُوح القدس پولس رسول کے وسیلہ سے ہمارے شوہروں کو ہدایات دیتا ہے اور اُن کی مدد کرتا ہے کہ وہ جنسی آزمایشوں کا مقابلہ کریں ''جو باتیں تم نے لکھی تھیں اُن کی بابت یہ ہے۔ مرد کے لیے اچھا ہے کہ عورت کو نہ چھوئے۔ لیکن حرام کاری کے اندیشہ سے ہر مرد اپنی بیوی اور ہر عورت اپنا شوہر رکھے ۔ شوہر بیوی کا حق ادا کرے اور ویسا ہی بیوی شوہر کا۔ بیوی اپنے بدن کی مختار نہیں بلکہ شوہر ہے۔ اِسی طرح شوہر بھی اپنے بدن کا مختار نہیں بلکہ بیوی۔ تم ایک دُوسرے سے جدا نہ رہو مگر تھوڑی مدت تک آپس کی رضامندی سے

تا کہ دُعا کے واسطے فرصت ملے اور پھر اکٹھے ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ غلبہ نفس کے سبب سے شیطان تم کو آزمائے'' (ا۔کرنتھیوں ۷:۱-۵)۔

یقیناً گھر میں کسی کی جنسی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے اُس کی بیوی کافی ہوتی ہے اور ایسا کرنے سے بہت سی جنسی آزمایشوں سے بچا جا سکتا ہے اور یہ بہت ہی اچھا ہوتا ہے اگر آپ گھر میں اپنے شوہر کی جنسی خواہشات کو پورا کرتی ہیں۔شاید آپ کے شوہر راست باز نہ ہوں۔ خدا اپنے مخصوص حفاظتی ہاتھ سے ناہموار جوؤں میں پھنسے گھرانوں اور خاندانوں کی حفاظت کرتا ہے (ا۔کرنتھیوں ۷:۱۳-۱۷)۔آپ اِیمان سے بائبلی طرز زندگی گزار سکتی ہیں جب آپ کا خاندان خدا کے منصوبے اور مقصد پر عمل نہ کر رہا ہو۔ اصل میں کوئی بھی خاندان پورے طور پر خدا کے منصوبے اور مقصد پر عمل نہیں کر رہا، کیوں کہ ہم سب گناہ گار ہیں اور ہم اِس کے اَثرات اپنے خاندانوں اور اپنے اَزدواجی رشتوں میں دیکھ سکتی ہیں۔ یہ بہت ہی اچھا ہو گا کہ ہم اپنی توجہ کو یسوع مسیح کی طرف لگائے رکھیں، بجائے اِس کے کہ اپنی مشکلات اور آزمایشوں کی طرف۔ آپ کے حالات حددرجہ مشکل ہو سکتے ہیں اور اگر آپ نے اُن پر توجہ مرکوز کی تو آپ فطری طور پر دباؤ اور نااُمیدی کا شکار ہو جائیں گی۔ تاہم اگر آپ نے اپنی توجہ یسوع مسیح اور اُس کی مرضی پر مرکوز کی تو رُوح القدس آپ کی رہنمائی کرے گا اور آپ کسی بھی قسم کے دباؤ کا شکار نہیں ہوں گی۔

ایک مضبوط اَزدواجی رشتہ ایسا ہوتا ہے جس میں شوہر اور بیوی دونوں مِل کر اُسے مضبوط بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن آپ کو اپنے آپ سے ہی یہ سوچ نہیں بنا لینی چاہیے کہ دو گنا گار ایک چھت کے نیچے نہیں رہ سکتے۔ مضبوط ازدواجی رشتہ ایک مقصد ہے۔ تاہم اگر شوہر اور بیوی میں سے کوئی ایک بھی اِسے بائبلی اُصولوں سے مضبوط بنانا چاہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ اگر دونوں ہی غلط ہوں تو پھر وہ ایسا نہیں کر سکتے اور اگر ایک اُسے مضبوط کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور دُوسرا اُس کی مدد کرنے کی بجائے اُس کی تردِید کرتا ہے تو پھر بھی مضبوط رشتہ قائم کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ ایسے میں خدا اُس کی مدد کرے گا اور اُسے برکت دے گا جو اُس کی مرضی کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا ہے (ا۔کرنتھیوں ۷:۱۴)۔

''اَے بیویو !تم بھی اپنے اپنے شوہر کے تابع رہو۔ اِس لیے کہ اگر بعض اُن میں سے کلام کو نہ مانتے ہوں تو بھی تمہارے پاکیزہ چال چلن اور خوف کو دیکھ کر بغیر کلام کے اپنی اپنی بیوی کے چال چلن سے خدا کی طرف کھنچ جائیں۔ اور تمہار اسنگار ظاہری نہ ہو یعنی سر گوندھنا اور سونے کے زیور اور طرح طرح کے کپڑے پہننا۔ بلکہ تمہاری باطنی اور پوشیدہ اِنسانیت حلم اور مزاج کی غربت کی غیر فانی آرایش سے آراستہ رہے کیوں کہ خدا کے نزدیک اِس کی بڑی قدر ہے''(ا۔پطرس ۳:۱-۴)

اگر آپ کا شوہر جسمانی طور پر آپ سے زیادتی کرتا ہے اور آپ اور آپ کے بچے گھر میں محفوظ نہیں تو آپ عارضی طور پر اُس سے الگ ہو جائیں اور جب تک آپ اِس بات کا یقین نہیں کر لیتی کہ آپ اور آپ کے بچے محفوظ ہیں آپ واپس نہ آئیں۔ لیکن ہمیشہ یار رکھیں کہ اگر آپ کا گھر میں واپس جانا محفوظ نہیں تو بھی طلاق آپ صرف اُس صورت میں دے سکتی ہیں جب حرام کاری کی جائے اور آپ کا غیر ایمان دار شوہر اِس کا مرتکب ہو (متی ۵:۳۲؛ ا۔کرنتھیوں ۷:۱۵)۔

ماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی خیروعافیت سے باخبر رہیں۔ کیوں کہ اصل میں وہ اِس کی ذِمہ دار ہیں۔ اگر آپ محسوس کریں کہ آپ غیر یقینی حالات میں رہتی ہیں تو آپ کو چاہیے کہ آپ بڑی مُستعدی سے اپنے بچوں کی حفاظت کریں اپنے بچوں سے اکثر و بیشتر گفتگو کریں اور اِس بات کو یقینی بنائیں کہ کہیں وہ کسی خوف کا شکار تو نہیں اور اگر ایسی بات ہے تو اُن کو اُس بُرائی اور خوف سے بچائیں۔ اگر آپ محسوس کریں کہ آپ کے گھر کا ماحول ناقابل اعتبار ہے اور دُوسرے لوگوں کے بُرے اَثرات آپ کے بچوں پر پڑ سکتے ہیں تو کبھی بھی اُن کی حفاظت سے لاپرواہی نہ برتیں اور یہ بالکل بھی دانش مندی نہیں کہ آپ اُن کو ایسے حالات میں چھوڑیں جہاں آپ کو شک ہو۔ جب کبھی آپ کے بچوں کی حفاظت کا معاملہ ہو تو کسی بھی قِسم کا خوف یا دہشت کبھی بھی آپ کی آنکھوں کو اندھا نہ کرے۔ اُنھیں بدسلوکی کے حوالے کرنے میں صرف چند غیر دانش مندانہ لمحات لگیں

گے۔ اِس لیے اُس مدد اور سمجھ داری کا مظاہرہ کریں جس کی آپ کو ضرورت ہے۔

جوان مائیں

تمام والدین جب اُن کے بچے دُنیا میں قدم رکھتے ہیں تو وہ اُن سے اچھی توقعات رکھتے ہیں۔ جب وہ دُنیا میں قدم رکھتے ہیں۔ ہم جانتی ہیں کہ جب اُن کے بچے اُن کی توقعات پر پورا اُترتے ہیں تو وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ بہت سے والدین جن کے بچے چھوٹے ہوتے ہیں وہ اپنی پوری کوشش کرتے ہیں کہ اُن کے بچے اُن تمام ایسی غلطیوں سے بچیں جو اُن کے لیے شرمندگی کا سبب بن سکتی ہیں اور یقیناً کوئی والدین بھی یہ نہیں چاہیں گے کہ اُس کے بچے آئندہ زندگی میں اُن کے لیے ندامت اور شرمندگی کا باعث بنیں۔ بچوں کی تربیت ایک بہت ہی سنجیدہ ذِمہ داری ہے ۔اکثر والدین ہمت ہار جاتے ہیں، جب بچوں کی پرورش کے دوران اُن کو مختلف قِسم کی آزمایشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اَفسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم راست بازی، محبت، اچھے نمونے، سمجھ اور بائبلی معیار کی کمی دیکھتی ہیں اور اِس کی وجہ سے والدین کے اختیار پر بُرے اَثرات مرتب ہوتے ہیں جس کی وجہ سے بچے، بغاوت، خود سری، اعتماد کی کمی اور عزت نہ کرنے کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

موجودہ دَور میں والدین کی مدد کے بہت سے ذرائع میسر ہیں جو شاید تاریخ کے کسی بھی دَور میں میسر نہ تھے۔مگر اِس کے باوجود پھر بھی بچوں کی تربیت خراب سے خراب تر ہو رہی ہے۔عصرِ حاضر میں بہت سی کتابیں، سی ڈیز، ڈی وی ڈیز، میگزین، سیمینار، مشیر، پمفلٹ اور دُوسری بہت سی معلومات میسر ہیں جو صرف بچوں سے متعلق ہیں جن میں سے کچھ کی بنیاد خدا کا کلام ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ آپ کے پاس بچوں کی تربیت کرنے کا صرف ایک موقع ہی آئے گا۔ اگر آپ نے کسی غلط طریقہ کار کا اِنتخاب کر لیا تو آپ کبھی بھی واپس جا کر اُسے دوبارہ سے شروع نہیں کر سکیں گی۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ بہت رحیم اور مہربان ہے اور آپ اِس منجدھار کو تبدیل کر سکتی ہیں اور وہ آپ کے ساتھ چلے گا اور آپ کی رہنمائی کرے گا، جب آپ اپنے بچوں کی پرورش کر رہی ہوں گی۔ یہ بہت ہی ضروری

ہے کہ ہم بچوں کی تربیت میں خدا کے اُصولوں پر اعتماد کریں۔ خدا نے ہمیں بنایا ہے اور اُسی نے ہمارے بچوں کی رُوح کو تخلیق کیا اور وہ بہتر طور پر جانتا ہے کہ ہم کیسے ٹھیک طور پر اُن کی پرورش کر سکتی ہیں۔ اُس کے فیصلے راست ہیں اور وہ کبھی بھی فرسودہ نہیں ہوتے۔

دُنیا بچوں کی پرورش ایسے انداز سے کر رہی ہے جو اُن کے والدین کے لیے دُکھ کا باعث بن رہا ہے۔ میں نے بہت سے لوگوں سے سنا ہے کہ جب وہ والدین بنتے ہیں تو وہ مایوسی اور نااُمیدی کے خیالات کا اِظہار کرتے ہیں کیوں کہ وہ پیش بینی کرتے ہیں کہ اب اُن کی مشکلات کا آغاز ہونے جارہا ہے۔ بہت سے لوگ اِس بات کا یقین کرتے ہیں کہ یہ بات اٹل ہے کہ اُن کے بچے، بے اَدب، قابل نفرت، لالچی، دُنیاوی، باغی اور ناراست باز ہوں گے۔ ایسا کیوں ہے؟ کیوں کہ آج کل اِسی طرح کا معمول چل رہا ہے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ چھوٹا بچہ ایڈولف ہٹلر (Adolf Hitler) جب پیدا ہوا تو وہ پیارا اور معصوم تھا۔ پھر ایسی کون سی بات ہوئی جس نے اُسے اِنتہائی سفاک بنا دیا اور اُس نے بہت سے لوگوں کی جان لے لی۔ لیکن آپ کے بچوں کو اِس بے وقوفی کا شکار نہیں ہونا چاہیے اور وہ شخص بے وقوف ہے جو یہ خیال کرتا ہے کہ کوئی خدا نہیں ہے (زبور ۵۳:۱)۔ بہت مرتبہ ایسے بھی ہوتا ہے کہ بچوں کی تربیت مسیحی گھرانوں میں ہوتی ہے مگر پھر بھی جب وہ بڑے ہوتے ہیں تو اپنی زندگی میں نااُمیدی، بغاوت اور ناراستی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اَفسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے بچے اپنی گھریلو زندگیوں میں ایسے حالات کا تجربہ نہیں کرتے جو کہ خدا کا منصوبہ او رمقصد ہوتا ہے اور نتیجاً وہ خاندانی اکائی جس کا منصوبہ خدا نے بنایا ہے تباہ و برباد ہو رہی ہے۔ بعض اوقات خدا کے قائم کردہ اُصول جو اُس نے خاندان کے لیے مقرر کیے ہیں جیسا کہ بے تکلفی، فطری محبت، ہمدردی، قربانی، ساتھ دینا، پیار کرنا اور ایک دُوسرے کا خیال رکھنا وغیرہ خاندانوں سے ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ شرارت کا ایسا سلسلہ ہے جو بہت سخت ہے مگر اِسے روکنا ناممکن نہیں ہے۔ رُوح القدس زندگیوں اور خاندانوں کو بدلتا ہے جب وہ یسوع مسیح پر اِیمان لاتے ہیں اور اُس

کے راستوں کی پیروی کرتے ہیں۔ اِس بات کو کبھی بھی نہ بھولیں کہ جب ہم اپنے آپ کو خدا کے منصوبے کے سپرد کرتی ہیں تو اُس کا فضل ہماری خامیوں میں بھی کام کرتا ہے۔

شاید سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ نوجوان مائیں خدا کی خاندانی ترتیب کو بہتر طور پر سمجھ نہیں رہیں اور وہ اِس معاملے میں اپنے آپ کو خدا کے سپرد بھی نہیں کر رہیں۔ بعض اوقات نوجوان شادی شدہ جوڑے جن کو اُن کے بچپن میں ایک اچھا وقت اور پیار دیا گیا تھا، جب وہ بالغ ہوتے ہیں تو مادہ پرست ہو جاتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ وہ بنیادی چیزوں کے بغیر اپنی زندگی کو شروع نہیں کر سکتے۔ یہ بات اُن میں نااُمیدی کو پیدا کرتی ہے جب وہ سوچتے ہیں کہ اُن کو نئے گھر، دو کاروں کے گیراج، موٹر سائیکل، نئی کار، ڈش واشر، سوئمنگ پول، نئے کپڑے، نیا فرنیچر، قیمتی زیور اور اُن لوگو ں جیسی شان و شوکت کی ضرورت ہے جو کچھ وقت سخت محنت کرتے اور باقی کی زندگی آرام سے گزارتے ہیں۔ اِن تمام مہنگی چیزوں کو حاصل کرنے کے لیے والدین کو ضرورت ہو گی کہ وہ سخت محنت کریں۔ جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو ایک ماں کو یہ سخت فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ وہ اُس بچے کی پرورش کرنے کے لیے کل وقتی قربانی دے۔ اَعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ زیادہ تر مائیں یہ سخت فیصلہ کرتی ہیں۔

میں دوبارہ کہوں گی کہ یہ سچ ہے کہ آپ گھر سے باہر کام کر کے بھی ایک راست زندگی گزار سکتی ہیں۔ بہت سے ایسے حالات بھی پیدا ہو جاتے ہیں جب اکیلی ماؤں کو گھر سے باہر کام کے لیے جانا پڑتا ہے، جب وہ بیوہ ہو جائیں یا اُن کے شوہر اُن سے زیادتی کریں۔ تاہم یہ خدا کا منصوبہ اور مقصد ہے کہ مائیں گھروں میں رہیں اور بچوں کی دیکھ بھال کریں۔ اگرچہ وہ بچوں کے لیے باہر کام بھی کریں پھر بھی وہ اپنے والدین ہونے کے اختیار کا نمونہ اُن کو دیں۔ جب کبھی آپ نے یہ فیصلہ کر لیا ہو کہ آپ اپنے بچوں کو گھر میں اکیلا چھوڑیں اور کچھ دُوسری چیزوں کو حاصل کرنے کی کوشش کریں تو میں آپ سے کہوں گی کہ آپ بائبلی نقطہ نظر سے اپنی ترجیحات کا دوبارہ سے جائزہ لیں۔

وہ پاک دامن عورت اپنی زندگی میں اپنے بچوں کی تربیت کے موسم کو خدا کے منصوبے کے مطابق سر اَنجام دیتی اور پھر اُس کا پھل حاصل کرتی۔ ''اُس کے بیٹے اُٹھتے

ہیں اور اُسے مبارک کہتے ہیں'' (اَمثال ۳۱:۲۸)۔اگرچہ مسیحی والدین میں یہ قوت نہیں کہ وہ اِس بات کو یقینی بنائیں کہ اُن کے بچے اپنی زندگیاں خداوند یسوع مسیح کو دیں، لیکن اُن کے پاس رُوح القدس کی قوت ہے جو اُن کی مدد کرتی ہے کہ وہ اپنے گھر میں خدا کے منصوبے اور مقصد پر عمل کریں۔ میں یہ نہیں کہتی کہ آپ بچوں کی تربیت کے کورس میں داخلہ لیں، لیکن میں چاہتی ہوں کہ آپ والدین کی ذِمے داریوں کو سمجھنے کے لیے کچھ وقت نکالیں اور اپنے رشتے کو اپنے بچوں کے ساتھ مضبوط بنائیں تاکہ آپ کے بچے آپ کی عزت کریں۔

وہ کون سی بات ہے جس کی وجہ سے بچے اپنے والدین کی بات سنتے ہیں؟ یہ بالکل وہی بات ہے جو مجھے اور آپ کو دُوسروں کی بات سننے پر مجبور کرتی ہے۔ جب یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ کوئی شخص باعزت زندگی گزار رہا ہے تو یہ آپ کی توجہ کے دروازوں کو کھول دے گی۔ جب آپ محسوس کریں کہ کوئی شخص دِیانت داری کے ساتھ آپ کا خیال رکھتا ہے ، آپ سے محبت کرتا اور آپ کی جگہ اُس کے دِل میں ہے تو یہ اعتماد کے بہت سے دروازوں کو کھول دے گا۔ جب وہ شخص آپ کے بارے میں کچھ بُری باتوں کو سنتا ہے اور آپ کو معاف کر دیتا ، آپ کے بارے میں پر اُمید ہوتااور کبھی بھی آپ کے ماضی کو آپ کو یاد نہیں دِلاتا، بلکہ ایک بہتر مستقبل کے لیے آپ کی مدد کرتا ہے تو یہ باتیں اُسے آپ کے دِل میں خوش آمدید کہیں گی۔ بچے فطری طور پر اپنے والدین سے اِس معیار کی توقع کرتے ہیں کہ وہ راست زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔ اگرچہ کوئی بھی والدین کامل نہیں، تو یہ اِس بات کو مشکل بنادیتا ہے کہ آپ کے بچے آپ کی عزت اور آپ کی پیروی کریں۔جب والدین حسب معمول غیر وابستگی، ریاکاری اور غرور کا مظاہرہ کرتے ہیں اور مسیح کی محبت کو ظاہر نہیں کرتے تو اکثر وہ بچوں کی نگاہ میں اپنی عزت کھو دیتے ہیں۔ بائبل اولاد کو حکم دیتی ہے کہ وہ اپنے والدین کی عزت کریں اور اُن کی فرمانبرداری کریں۔لیکن کچھ ذِمے داری والدین پر بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ اُن کو غصہ نہ دِلائیں ۔

اگر آپ اپنی زندگی میں بہ طورماں ناکام ہو چکی ہیں تو پھر بھی آپ کے پاس اُمید ہے۔ جب آپ بچوں کے معاملے میں ناکام ہو جاتی ہیں تو اکثر گناہ اور غلطیاں آپ اور

آپ کے بچوں کے رشتے کے درمیان دیوار حائل کر دیتے ہیں اور لازم ہے کہ آپ اُس دیوار کوختم کریں۔ آپ کیسے اُس دیوار کوختم کرسکتی ہیں؟ ایک وقت میں ایک اینٹ کو ہٹا کر۔ یہ بہت اہم ہے کہ جب ہم ناکام ہو جائیں تو ہم سب سے پہلے خداوند کے پاس آئیں اور اپنے گناہوں اور اپنی ناکامیوں کا اِقرار کریں۔ صرف اِس لیے اُس کے پاس مت آئیں کہ آپ ایک اچھی ماں بننا چاہتی ہیں بلکہ حقیقت میں اِس خواہش کو لے کر اُس کے پاس آئیں کہ آپ اُسے خوش کرنا چاہتی ہیں اور اُس کی مدد سے چیزوں کو بدلنا چاہتی ہیں۔

بسااوقات ایسے بھی ہوسکتا ہے کہ آپ پہلے سے ہی اپنی غلطیوں کی معافی مانگ چکی ہیں تو آپ اِس بات سے آزمائی جاسکتی ہیں کہ آپ اِس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کریں کہ آپ اب اپنے اَعمال میں راست ہیں۔درحقیقت یہ بہت اچھاہے کہ آپ اپنے بچوں سے دوبارہ معافی مانگیں، کیوں کہ رشتوں کو بچانے کا یہ خدائی راستہ ہے (متی ۵:۲۳-۲۴)۔آپ اپنے بچوں کو اِس مثال کے ذریعے سکھارہی ہیں کہ جب آپ غلطی کرتی ہیں تو آپ اُس کا اقرار کرکے اُسے دُرُست کرتی ہیں۔

حلم مزاجی سے اپنے بچوں کے پاس جائیں اور اپنی غلطی کا اِقرار کریں۔ اِس بات کا ردِعمل بہت اچھا ہوتاہے جب ہم اپنی غلطیوں کا اِقرار بڑے واضح انداز میں کرتی ہیں بجائے اِس کے کہ صرف یہ کہا جائے ''مجھے معاف کرنا'' مثال کے طور پر آپ کہہ سکتی ہیں کہ میں نے بہت سا وقت دُوسری چیزوں پر صرف کیا، میں نے اپنی ترجیحات خدا کے کلام کے مطابق ترتیب نہیں دی تھیں اور میں جانتی ہو ں اِس سے آپ کا بہت سا وقت ضائع ہوا، میں نے دُعا کے ذریعے اُنھیں دُرُست کرلیا ہے اور میں تمھیں بتانا چاہتی ہوں کہ میں نہایت شرمندہ ہوں اور میری اِس غلطی نے تمھیں بہت دُکھ دیا۔ میں اُن تمام بُری باتوں کے لیے بھی تم سے شرمندہ ہوں جو میں نے تم سے کہیں، میں ناکام ہوگئی، میں نے اپنی محبت کوتم پر ظاہر نہ کیا جو مجھے کرنی چاہیے تھی۔ مجھے چاہیے تھا کہ میں اُس وقت تمھاری مدد کرتی لیکن میں شرمندہ ہوں کہ میں اُس وقت تم سے دُور ہوگئی۔ میرا روّیہ تمھارے ساتھ دُرُست نہیں تھا۔ میں تم سے پیار کرتی ہوں اورتم سے معافی مانگتی ہوں۔ یہ ایسا وقت نہیں

کہ تم میری غلطیوں کو یاد کرو۔ میں تم سے معافی مانگتی ہوں۔ اگر آپ اپنے اِظہار میں مخلص نہیں ہیں تو سب سے پہلے خداوند سے بات چیت کریں اور اُس سے سچے دِل کے لیے درخواست کریں اور پھر اپنے بچوں کے پاس جائیں۔ اگر آپ محسوس کرتی ہیں کہ آپ کے بچوں کو اُن کی زندگی کے بارے میں کچھ سیکھنے کی ضرورت ہے تو بہتر ہو گا کہ کسی دُوسرے وقت کا اِنتخاب کریں۔

یہ صرف ایک اینٹ ہے لیکن آپ کو ضرور اِسی سے شروع کرنا ہو گا۔ یہ بہت ہی قابل ستایش ہوتا ہے جب کوئی بالغ اپنی غلطی اور اپنی کمزوری کو قبول کرتا اور معافی کے لیے درخواست کرتا ہے۔ یہ عاجزی کو ظاہر کرتا ہے۔جب حقیقت میں آپ کا دِل کسی بات کے لیے شرمندہ ہوتا ہے۔ بچوں کو اِس بات کو جاننے کی ضرورت ہے کہ وہ ہمارے غرور سے کہیں زیادہ اہم ہیں۔ یہ بہت ہی اہم ہے کہ وہ نہ صرف اِس بات کو سنیں کہ ہم بہت شرمندہ ہیں، بلکہ اِس بات کو بھی جانیں کہ ہم تمام چیزوں کو درُست کرنے کے لیے رُوح القدس کی رہنمائی کو تسلیم کر رہی ہیں۔ یہ اچھا نہیں ہے کہ والدین جب ناکام ہو جائیں تو وہ بیزاری، شکستہ دِلی اور دباؤ کو محسوس کریں، بلکہ اُن کو ضرورت ہے کہ وہ خدا کے کلام پر اِیمان رکھیں اور حقیقی طور پر اپنے گناہوں کا اِقرار کریں اور فرماں برداری، خوشی، شکرگزاری اور مسیحی زندگی کا نمونہ پیش کریں۔

''جو اپنے گناہوں کو چھپاتا ہے کامیاب نہ ہو گا لیکن جو اُن کا اِقرار کر کے اُن کو ترک کرتا ہے اُس پر رحمت ہو گی'' (اَمثال ۲۸:۱۳)۔

'' اگر اپنے گناہوں کا اِقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کے معاف کرنے اور ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرنے میں سچا اور عادِل ہے'' (ا۔یوحنا ۱:۹)۔جب ہم سے کوئی غلطی ہو جائے تو ہمارے بچے ہماری زندگیوں میں کلامِ مقدس کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ یہ اُن کے اِیمان کو مضبوط کرے گا اور اُن کی نظروں میں ہماری عزت مزید بڑھ جائے گی، کیوں کہ اُن کو ایک راست رہنمائی کی ضرورت ہے۔

کچھ دُوسری اِینٹوں کو بھی ہٹانے کی ضرورت ہے۔بسا اوقات والدین ہونا مشکل ہو سکتا ہے۔ صرف ہمارے بچے ہی گناہ گار نہیں ہیں، بلکہ ہم خود بھی گناہ گار ہیں۔ مائیں

اپنی زندگیوں میں بہت کوشش کرتی ہیں اور بچوں کی پرورش کرنے کی ذِمے داری اُن پر ایک سنجیدہ دباؤ ڈالتی ہے۔ خدا یہ سب باتیں جانتا ہے اور وہ اپنے رُوح سے ہماری زندگیوں میں ہماری رہنمائی کرتا اور وہ جانتا ہے کہ ہم اپنے بدنوں میں کمزور ہیں۔ اگر آپ نااُمیدی اور پریشانی محسوس کریں تو ہمیشہ اِس بات کو یاد رکھیں۔

''خداوند رحیم اور کریم ہے۔
قہر کرنے میں دھیما اور شفقت میں غنی۔
وہ سدا جھڑکتا نہ رہے گا۔
وہ ہمیشہ غضب ناک نہ رہے گا۔
اُس نے ہمارے گناہوں کے موافق ہم سے سلوک نہیں کیا۔
اور ہماری بدکاریوں کے مطابق ہم کو بدلہ نہیں دیا۔
کیوں کہ جس قدر آسمان زمین سے بلند ہے
اُسی قدر اُس کی شفقت اُن پر ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں۔
جیسے پورب پچھّم سے دُور ہے۔
ویسے ہی اُس نے ہماری خطائیں ہم سے دُور کر دیں۔
جیسے باپ اپنے بیٹوں پر ترس کھاتا ہے ویسے ہی خداوند اُن پر جو اُس سے ڈرتے ہیں ترس کھاتا ہے۔
کیوں کہ وہ ہماری سرشت سے واقف ہے۔
اُسے یاد ہے کہ ہم خاک ہیں'' (زبور۱۰۳:۸-۱۴)۔

جب آپ مسلسل اپنے آپ کو اُس کے رُوح القدس کے کنٹرول میں دیتی ہیں تو پھر خدا چاہتا ہے کہ وہ بہ طور والدین آپ کو تبدیل کرے اور آپ کو کامیاب کرے۔ یہ بہت ہی اہم ہے کہ مائیں اپنے آپ کو سرگرم دُعا اور کلام کے مطالعہ کے لیے وقف کریں اور اپنے ذہنوں کو تر و تازہ کریں تاکہ وہ زندگی کے جوابات کو یقینی طور پر حاصل کر سکیں۔ آپ اپنی پوری کوشش کریں کہ آپ ناکام نہ ہوں، لیکن اگر آپ ناکام ہو جائیں تو اپنی غلطی کا اِقرار کریں اور اسے چھوڑ دیں۔ جب بچے آپ کو دیکھتے ہیں کہ آپ اچھے کام کرنے کے

لیے بہت کوشش کر رہی ہیں اور جب وہ اِس بات کو جانتے ہیں کہ آپ اچھی باتوں کے لیے حددرجہ کوشش کرتی ہیں تو یہ بات اُن کو اُمید دِلاتی اور ٹوٹے ہوئے رشتے کو بحال کرتی اور اُن کی نظر میں آپ کی عزت کو بڑھاتی ہے۔ اگرچہ اکثر بچے اختیار کی مخالفت کرتے ہیں اِس لیے اُن کو راست رہنمائی سے سمجھائیں۔

بچوں کو بہت سی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن سب سے زیادہ اُن کو اِس بات کو دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ اُن کے والدین اپنے پورے دِل سے یسوع سے محبت کرتے ہیں۔ جب ہم خداوند کو خوش کرنے کی کوشش کریں گی تو وہ ہم کو ایسے والدین بنائے گا جیسا کہ وہ چاہتا ہے۔ ہمارے بچے ہمارے ساتھ گھر میں ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ یہ موسم گرما بہت تیزی سے گزر جائے گا۔ یہ دانش مندی ہو گا کہ مائیں بچوں کی پرورش خداکے کلام کے مطابق کریں۔ ذیل میں چند کتابوں کے نام مندرج ہیں جو اُن کی مدد گار ثابت ہوسکتی ہیں:

جوان بچوں کی تربیت کی رہنمائی کے لیے:

Shepherding a Child's Heart by Tedd Tripp Shepherd Press,1998

بڑے بچوں کی تربیت کی رہنمائی کے لیے:

Instructing a Child' Heart by Teddand Margy Tripp Shepherd Press Wapwall open PA, 2010

عنفوان شباب کی عمر کے بچوں کی رہنمائی کے لیے:

Age of Opportunity by Paul David Tripp P&R Publishing, Phippshing, NJ 1997

تمام بچوں کی تربیت کی رہنمائی کے لیے:

Successful Christain Parenting by John Mac Arthur Word Publishing Nashuille 1998

تمام بچوں کی تربیت کی رہنمائی کے لیے:

The Heart of Anger by Lou Priolo Calvary Press, 1997

اپنے وقت میں سے ایک دن ایسا نکالیں جس میں آپ دُعا کے ذریعے خدا کے کلام کے جوابات اور اصولوں کو تلاش کر سکیں، جن کا اِطلاق آپ اپنے بچوں کی تربیت کے دوران کر سکیں۔ آج ہی اِس بات کی کوشش کریں کہ وہ کریں جو دُرست ہے اور اِسی طرح کل بھی وہی کریں۔ اپنے ہر دن کا آغاز خداوند میں کریں۔ اگر آج آپ ناکام ہو گئی ہیں تو مایوس نہ ہوں، بہت سا وقت ابھی آپ کے پاس ہے۔ اپنی غلطیوں کا اِقرار کریں اور اُن تمام چیزوں کو اپنی زندگی سے دُور پھینک دیں۔ جب آپ رُوح القدس کی رہنمائی میں چلیں گی تو آپ اُس کے کاموں کو اپنی زندگی میں دیکھ سکیں گی۔ اپنے شخصی مقاصد کا اِنتخاب کریں اور خاص طور پر اُن کے لیے دُعا کریں اور اِس بات کو دیکھنے کی کوشش کریں کہ خدا اُن کے بارے میں کیا کہتا ہے اور ہر روز اُن کو خدا کے سامنے پیش کریں اور اُس کا شکر کریں۔ ایک مسیحی ماں جو اپنے آپ کو خدا کے کلام کے مطالعہ کے لیے وقف کرنے کے لیے تیار ہے وہ اپنے بچوں کی اچھی پرورش، تربیت، تبدیلی، حفاظت ، مشاورت، نصیحت، محبت اور اُن کے لیے دُعا کر سکتی ہے۔ ایسی ماؤں کو خدا برکت دیتا ہے اور اُن کو اِستعمال کرتا ہے۔

باب ۲۰

سگھڑپن عمر درازی پیدا کرتا ہے

موسمِ خزاں (پختگی۔ بلوغت)

''اِسی طرح بوڑھی عورتوں کی بھی وضع مقدسوں کی سی ہو''(ططس ۲:۳)۔

موسمِ خزاں بلوغت اور پائیداری کے وقت کو ظاہر کرتا ہے۔ موسمِ خزاں موسمِ گرما میں لگائی گئی فصل کو کاٹنے اور اُس سے لطف اندوز ہونے کا موسم ہوتا ہےاور اِسی طرح موسمِ سرما کی تیاری کا بھی زمانہ ہوتا ہے۔ موسم خزاں ایسا موسم ہوتا ہے جب آپ گرمی کے موسم میں کی گئی سخت محنت سے فائدہ اُٹھاتی ہیں اور اپنے اُن فیصلوں کو یاد کرتی ہیں جو آپ نے اُس موسم میں کیے ہوتے ہیں۔

یہ زندگی کا وہ وقت ہوتا ہے جب زیادہ تر عورتیں اپنے آپ کو قائم اور بحال سمجھتی ہیں اور اپنے مرتبے اور اپنی زندگی کے حاصلات کے بارے میں پُر اعتماد ہوتی ہیں۔ یہ شاید اِس لیے ہوتا ہے کہ انہوں نے وقت کے ساتھ ساتھ بہت سے تجربات کیے ہوتے ہیں اور وہ بہت تجربہ کار ہوجاتی ہیں۔ اُن تجربات سے اُن کی زندگی میں حکمت اور بلوغت کا درجہ بلند ہوجاتا ہے۔ زندگی کا موسمِ خزاں بھی باقی موسموں کی طرح ہے اور اِس کی بھی کچھ مخصوص مشکلات ہوتی ہیں جن کے لیے ہمیں پہلے سے تیار ہونا چاہیے۔ یہ صرف موسمِ گرما کی فصل سے لطف اندوز ہونے کا موسم نہیں ہے، بلکہ مردہ پودوں کو اُکھاڑنے اور صاف کرنے کا موسم بھی ہوتا ہے۔ آئیں بڑی وضاحت کے ساتھ اُن آزمایشوں کا جائزہ لینے کی کوشش کریں جو زندگی کے موسمِ خزاں میں غالب ہوتی ہیں، تاکہ ہم اُن کا سامنا بڑے لطیف انداز سے کرسکیں۔

نوجوانوں کی ماں بننا

نوجوانی کے سال والدین اور بچوں دونوں کے لیے بڑے سخت ہوتے ہیں۔بعض اوقات مشکلات اِس لیے آتی ہیں کہ بچے جوانی کی حدود کو چھو رہے ہوتے ہیں۔نوجوانوں کے نقطہ نظر سے وہ بہت بے چینی محسوس کرتے ہیں، جب وہ یہ نہیں جان پاتے کہ زندگی میں وہ کہاں کے لیے موزوں ہوں گے۔ کیوں کہ اب وہ بچے نہیں ہوتے، لیکن زیادہ تر لوگ اُن کو بالغ بھی تسلیم نہیں کرتے۔ وہ بڑی شدت سے خواہش کرتے ہیں کہ دُوسرے، خاص طور پر اُن کے والدین اُن کی عزت کریں اور اُن پر اعتماد کریں۔ وہ یہ بات نہیں جانتے کہ عزت اور اعتماد وقت اور مسلسل قابل اعتبار رہنے سے آتے ہے۔ والدین کے نقطہ نظر سے یہ جاننا مشکل ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کی سن بلوغت میں کیسے بہتر طور سے تربیت کریں۔ یہ بہت ہی مشکل ہوتا ہے کہ جب آپ ایک قیمتی رُوح کو جنم دیں اور اپنی پوری زندگی اُس کی پرورش اور تربیت پر صرف کریں اور زندگی کے کسی ایک مقام پر پہنچ کر وہ اپنی زندگی میں اپنے فیصلے کرنے کے لیے آپ سے آزادی چاہیں۔بسا اوقات یہ حددرجہ خوف ناک اور تباہ کن ہوتا ہے جب آپ محسوس کریں کہ آپ کے نوجوان بچے اِس قابل نہیں ہیں کہ وہ خدا کے بغیر اپنی زندگی کے فیصلے کر سکیں۔

یہ دَور انسانی زندگی کا عبوری دَور ہوتا ہے جہاں سے نسلی فرق کا آغاز ہوتا ہے۔ اصل میں یہ دونسلوں کے درمیان فرق ہوتا ہے، یہ کہاں سے آتا ہے؟ اگر ہم اِس فرق کو جان جائیں تو ہوسکتا ہے کہ ہم اِس کے اُوپر پل بنا سکیں اور اِسے ختم کر سکیں یا اِسے شروع میں ہی پیدا نہ ہونے دیں ۔آپ دیکھ سکتی ہیں کہ نسلی فرق اِس لیے پیدا ہوتے ہیں،کیوں کہ مختلف زمانوں میں مختلف چیزوں کا نقطہ نظر مختلف ہوتا ہے۔ ہر شخص اپنی زندگی کا آغاز ایک جیسا ہی کرتا ہے، لیکن عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ چیزیں تبدیل ہوتی جاتی ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ جب آپ اُن تبدیلیوں سے مانوس ہو جاتی ہیں تو آپ کے بچے اپنے خود مختاری کے سالوں تک پہنچ جاتے ہیں اگر بچے اور والدین متفق نہیں ہوتے تو اُن کے درمیان ایک خلیج واقع ہو جاتی ہے اور وہ ایک دُوسرے کو جُدا جُدا کر دیتی ہے۔ لوگوں کے درمیان منفی خلیج اصل میں اُن کے رشتوں اور اچھے اَثر میں رکاوٹ کا سبب بنتی ہے اور خدا

اِس کی اِجازت نہیں دیتا۔ دراصل خدا نے اِس طرح کی ترتیب بنائی ہے کہ ہر نسل آنے والی نسل کو سکھائے اور اُس کے کاموں کے بارے میں اپنے بچوں کو اور وہ اپنے بچوں کو بتائیں۔(استثنا ۹:۴)۔جب بالغ اور نوجوان رُوح القدس کی رہنمائی کو تسلیم کرتے ہیں تو نسلی فرق کو ردّ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی ۔

والدین

پرانی نسل کو زندگی میں کچھ قیمتی سبق سیکھنے کا وقت اور موقع مِلا۔اُن کے پیچھے برسوں کا تجربہ ہے جو حکمت اور پختگی پیدا کرتا ہے۔ تاہم بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ والدین اپنے روّیوں میں سخت ہوجاتے ہیں اور صرف اپنے نقطہ نظر سے چیزوں کو سوچتے ہیں، بجائے اِس کے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت رُوح القدس کی رہنمائی میں کریں۔ہمیں اِس بات کو کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ اگر ہمارے بچے نوجوان اور اِیمان دار ہیں تو رُوح القدس چاہتاہے کہ وہ اُن کی رہنمائی کرے اور اُن کو تبدیل کرے، بالکل جیسے اُس نے ہمیں کیا۔بسااوقات والدین اپنے ذاتی رجحانات کو ترجیح دیتے، اپنے نقطہ نظر کو اوّلین گردانتے اور اپنے بچوں کو اُسی تناظر میں دیکھتے ہیں بجائے اِس کے کہ وہ اُن کے بارے میں خدا کے منصوبے پر غور کریں۔ اِس قسم کے سخت روّیے ہمیں مختلف جگہوں پر دیکھنے کو میں ملیں گے۔ مثال کے طور پر چرچ میں صرف پرانے گیت ہی گانے چاہئیں، مصنوعی کرسمس ٹری کو اِستعمال نہیں کرنا چاہیے اور کسی بھی قسم کا میک اپ اور فیشن بھی نہیں کرنا چاہیے ۔ہمیں اِس بات میں نہایت احتیاط کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم صرف اپنے بچوں کی لکھے ہوئے کلام کے مطابق تربیت کریں اور اُن کو اِس بات میں آزادی دیں کہ وہ اپنی ترجیحات کو قائم کریں اور اپنے مطابق کلام میں ترقی کریں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کو غیر ضروری چیزوں میں نہ اُلجھائیں بلکہ اُن کو سچائی پر چلنا سکھائیں اور اُس وقت اُن کو کچھ آزادی بھی دیں جو وہ مسیح میں رکھتے ہیں۔ ’’ہر ایک اپنے دِل میں پورا اعتقاد رکھے‘‘(رومیوں ۵:۱۴)۔اگر آپ کے بچے کچھ ایسی چیزوں کا انتخاب کرتے ہیں جو کہ آپ پسند نہیں کرتی تو اِس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ آپ کو پسند نہیں کرتے یا وہ آپ کو بے وقوف

سمجھتے ہیں۔ جب والدین بچوں کی زندگی میں اُن کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو اُن کو چاہیے کہ وہ اِس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ خدا پر اِیمان لائیں۔

یہ خدا کا منصوبہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کی تربیت کریں اور اپنے گھروں میں اپنی زندگیاں خدا کے کلام کے مطابق گزاریں اور اُن کو بائبلی اُصولوں کے بارے میں سکھائیں تاکہ وہ اپنی آئندہ زندگی میں اُن اُصولوں کا اِطلاق اپنی زندگیوں پر کریں۔ یقیناً خداوند چاہتا ہے کہ ہمارے بچے اُس کی پیروی کریں اور اُس سے محبت رکھیں، صرف اِس وجہ سے نہیں کیوں کہ اُن کے والدین اُن کو کہتے ہیں کہ وہ اُن کے نقش قدم پر چلیں۔ بچے خود مختار ہونا چاہتے ہیں، اگر آپ نے اُن سے محبت رکھی اور اُن سے اِس طرح کا سلوک کیا جیسا کہ بڑوں سے کیا جاتا ہے، تو یہ اُن کی زندگیوں میں بہت اچھے اثرات مرتب کرے گا۔ بجائے اِس کے کہ اگر آپ نے اُن پر غیر ضروری سختی کی ''اَے اولاد والو! تم اپنے فرزندوں کو غصہ نہ دِلاؤ بلکہ خداوند کی طرف سے تربیت اور نصیحت دے دے کر اُن کی پرورش کرو'' (افسیوں ۶:۴)۔

اگر والدین اپنے بچوں کی تبدیلی، خدا اور اُس کے منصوبے سے محبت، خود مختاری اور پختگی کے معاملے میں حددرجہ حساس ہیں تو شاید اُن کے بچے اشتعال انگیز ہو سکتے ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ اِس بات کو یاد رکھیں کہ جب وہ جوانی میں تھے تو وہ بھی اِسی طرح کی آزادی اور خود مختاری کی خواہش کرتے تھے۔ شاید کچھ ایسی گناہ آلودہ اور بے وقوفی کی باتیں ہوں جو والدین نے اپنی جوانی میں کی ہوں اور وہ ڈرتے ہوں کہ کہیں وہی باتیں اُن کے بچوں کی زندگی میں آ کر اُن کو تباہ وبرباد نہ کر دیں۔ اگرچہ یہ اچھا ہے کہ ہم اپنے ماضی کی ناکامیوں سے سبق حاصل کریں، تاکہ ہم اپنے نوجوانوں کو محفوظ رکھ سکیں اور اُن کو تحریک دے سکیں۔ یہ غیر واجب اور اشتعال انگیز ہے، اگر ہم اپنے بچوں کی اُن غلطیوں پر حددرجہ ناراضی کا اِظہار کرتی یا اُن کو سزا دیتی ہیں، جو ہم نے برسوں پہلے کیں جب ہم اُن کی عمر میں تھیں ۔

نوجوانی کے سال گھر میں ایک بہت اچھا موقع فراہم کرتے ہیں کہ اُن کی دُرست سمت میں رہنمائی کی جائے۔ اُن کی حوصلہ اَفزائی کریں کہ وہ ہر ایک فیصلہ خدا کے کلام کی

روشنی میں کریں تاکہ وہ اپنے فیصلوں سے حکمت کو سیکھ سکیں۔ اُن کو یہ بات بھی سکھانی چاہیے کہ اگر وہ کبھی ناکام ہوجائیں تو وہ کبھی بھی نااُمید نہ ہوں۔ اُن کو سکھایا جائے کہ اُن کی ناکامیاں اِس بات کا موقع ہیں کہ اُن کو سکھائیں کہ اُنھوں نے کیسے دوبارہ اُٹھنا اور خدا کی مرضی کو تلاش کرنا ہے، جیسا کہ آپ اور میں نے کیا۔ جب وہ اچھے فیصلے کریں اور اُس میں کامیاب ہوں تو اُن کو بتائیں کہ آپ کو اُن پر اور اُن کے اِس سمجھ داری کے فیصلے پر فخر ہے۔اُس وقت کو اُن کی حوصلہ اَفزائی اور اُن کے اِعتماد کو بڑھانے کے لیے اِستعمال کریں۔ جب وہ ناکام ہوں تو اُن کی مدد کریں اور اُن کو خدا کا فضل یاد دِلائیں اور آگے بڑھنے میں اُن کی حوصلہ افزائی کریں۔ یہ بات آپ کے بچوں پر بہت اچھے اَثرات مرتب کرے گی کہ آپ حوصلہ اَفزاکے اَلفاظ سے اُن کی ڈھارس بندھائیں، بجائے اِس کے کہ آپ اُن پر تنقید کریں۔ ہمارے بچے چاہتے ہیں کہ ہم اُن پر اعتماد کریں، اُن کی حوصلہ اَفزائی کریں اور اُن پر اُمید رکھیں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ اُن کو یہ باتیں بتائیں۔

ہر ایک اچھے والدین فطری طور پر چاہیں گے کہ وہ اپنے بچوں کی اُن غلطیوں میں مدد کریں جو اُنھوں نے اپنی جوانی میں کی ہوتی ہیں اور اُن کے بُرے اَثرات کے بارے میں اُن کو خبردار کریں۔ یہ خدا کا منصوبہ ہے کہ والدین اِس طرح اپنے بچوں کی تربیت کریں۔مگر اِس میں فرق یہ ہے کہ وہ ابھی بڑے ہو چکے ہیں۔ جب آپ کے بچے جوانی میں قدم رکھتے ہیں تو آپ پہلے سے ہی اُن پر اپنی زندگی کے وسیلہ سے مسیحی زندگی کے نمونے کو ظاہر کرتی ہیں تو آپ اُن سے عزت کو حاصل کریں گی اور وہ آپ کو خوش آمدید کہیں گے۔ جب بالغ راست باز نہیں ہوتے تو وہ اگلی نسل سے عزت کو حاصل نہیں کرتے۔ یہ اُن میں اور اُن کے بچوں میں خلیج کو حائل کرتا ہے اور اُن کے بچوں کی زندگیاں اُن سے متاثر نہیں ہوتیں۔ اگر پرانی نسل اپنے آپ کو رُوح القدس کی رہنمائی کے سپرد کرے گی تو اُن کے پاس بہت فہم و اَدراک ہو گا جو وہ آنے والی نسل کو دے سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر وہ کچھ چیزوں میں ناکام بھی ہو جائیں تو اِس سے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔

نوجوان

نوجوانی کے سال بہت تندوتیز اور سرگرم ہوتے ہیں اور اِس میں ہر ایک کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ کچھ بنے، کچھ کرے اور اپنی زندگی میں اپنے لیے راستے بنائے۔یہ خدا کا منصوبہ ہے کہ نوجوان اپنے آپ کو رُوح القدس کی رہنمائی کے سپرد کریں۔تاہم اکثراوقات وہ خدا کی مرضی سے آزاد زندگی گزارتے اور اپنی جوانی خودغرضی میں ضائع کردیتے ہیں۔ نوجوان نسل کا آغاز غیر تجربہ کاری، صاف دلی اور سادہ مزاجی سے ہوتا ہے اور اگر وہ مغرور ہوگئے اور اُن کی تربیت نہ کی گئی تو آپ اُن میں بغاوت، بے وقوفی اور بدمزاجی کو شامل کر دیں گی۔ جب نوجوانوں کی تربیت نہیں کی جاتی اور وہ اِسی طرح اپنی زندگی کا آغاز کرتے ہیں تو وہ دُنیاوی اور احمقانہ فیصلے کرتے ہیں، جس کا اَنجام یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کی عزت بھی نہیں کرتے۔ یہ چیز اُن میں اور بزرگوں کے درمیان خلیج کو اور زیادہ بڑھا دے گی ''مشورت کوسن اور تربیت پذیر ہوتا کہ تو آخر کار دانا ہوجائے'' (اَمثال ۱۹:۲۰)۔

ایک اَفسوس ناک بات جو نوجوانوں کو طیش میں لے آتی ہے وہ یہ ہے کہ اُن کی زندگیوں میں راست باز والدین کے نمونے کی کمی ہوتی ہے۔ جب والدین خود اپنی زندگیوں کو راست بازی، اِیمان، ضبطِ نفس اور بائبلی ترجیحات کے مطابق نہیں گزارتے تو یہ بات نوجوانوں کو اشتعال انگیز کر دیتی ہے۔ بسااوقات ایسے ہوتا ہے کہ نوجوان بڑے ہونے کا اِنتظار بھی نہیں کرتے اور اپنے والدین کو چھوڑ جاتے ہیں، کیوں کہ وہ یہ نہیں چاہتے کہ وہ اپنے والدین کی غیر راست زندگی کو زیادہ دیر برداشت کریں۔ میں اُن بچوں کے بارے میں بہت معیوب محسوس کرتی ہوں جن کے ساتھ زیادتی اور بُرا سلوک کیا جاتا اور اُن کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ کچھ بچے ایسے بھی ہیں جو راست باز گھروں میں رہتے ہیں اور اُن کے والدین محبت سے اُن کو اپنے چال چلن سے مسیحیت کا نمونہ دیتے ہیں، مگر پھر بھی وہ اپنی راست بازی سے مُڑ جاتے ہیں اور گناہ کی طرف مائل ہو جاتے ہیں ۔ یقیناً یہ راست باز والدین کے لیے دِل دُکھانے والی بات ہوتی ہے۔

اگر نوجوان اپنے والدین کے حددرجہ حساس روّیے کا شکار ہیں اور اُن کے والدین اُن سے بے اِنتہا عزت اور فرماں برداری کا تقاضا کرتے ہیں تو وہ غصیلے اور جذباتی ہو

جائیں گے۔ بچے چاہتے ہیں کہ اُن کے والدین اُن کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ تاہم یہ بھی اچھا ہو گا کہ اگر بچے بڑی حلم مزاجی سے اپنے والدین کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن سے والدین اِس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ وہ کون سی تبدیلیاں ہیں جو اُن کے بچوں میں ابھی وقوع پذیر ہورہی ہیں۔ بچے اِس بات کو نہیں سمجھتے کہ اُن کے والدین اُن سے پیار کرتے ہیں اور وہ اُن کی ذِمے داریوں کے بارے میں بڑے محتاط ہوتے ہیں۔ یہ والدین کے لیے بہت تکلیف دہ ہوتا ہے، خاص طور پر جب اُن کے بچے اُن کے اِختیار کو نہیں مانتے اور غلط فیصلے کرتے ہیں۔بعض اوقات والدین تلخ بھی ہو سکتے ہیں، لیکن موجودہ دَور میں زیادہ مسئلہ والدین کے اُس پیار کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے جو وہ اپنے بچوں سے کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ خدا کا منصوبہ ہے کہ بچے بڑے ہوں اور اپنے والدین سے الگ ہو جائیں (پیدائش ۲:۲۴؛ متی ۱۹:۵)۔ مائیں خاص طور پر دَورِ حاضرہ میں اپنے بچوں پر کنٹرول حاصل کرنا چاہتی ہیں۔ یہ بہت اچھا ہے کہ نوجوان حلم مزاجی سے خدا کی طرف رجوع لائیں کہ وہ اُن کی کیسے رہنمائی کرتا اور اُن کو اِستعمال کرتا ہے۔ اگر نوجوان نسل رُوح القدس کی رہنمائی میں اپنی زندگی بسر کرتی ہے تو اُن کے پاس اگلی نسل کو دینے کے لیے بہت کچھ ہو گا، یہاں تک کہ اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا اگر وہ چند باتوں میں ناکام ہو بھی جائیں۔ (زبور ۱۲۷:۳-۵؛ اَمثال ۲:۱-۵؛ ۲۷:۱۱)۔

ایّام حیض کا سامنا

سن یاس عورت کی زندگی کا وہ وقت ہوتا ہے جب اُسے حیض آنا بند ہو جاتی ہے۔ سنِ یاس کا دَور تب شروع ہوتا ہے جب عورت زیادہ عمر کی ہوجاتی ہے اور اُس کی بیضہ دانی بند ہوجاتی ہے۔ یہ دَور عورتوں میں تب شروع ہوتا ہے، جب اُن کی بیضہ دانیاں ایسٹروجن (Estrogen) اور دُوسرے ہارمونز بنانا بند کر دیتی ہیں اور اِسی دَور کو سن یاس کہا جاتا ہے۔ عورتوں کی زندگی کا یہ دَور عام طور پر چالیس اور پینتالیس سال سے شروع ہوتا ہے۔ سنِ یاس کی مندرجہ ذیل علامات ہیں۔

ایام حیض میں تبدیلیاں

ہاٹ فلیشز (جسمانی حرارت)
اَندام نہانی کا خشک ہونا
پیشاب کا کثرت سے آنا
پیشاب کی نالی کا انفیکشن
باتوں کو بھول جانا
جِلداور بالوں میں تبدیلی
جنسی جبلت میں کمی
بے خوابی

ایسٹروجن (Estrogen) اور دُوسرے ہارمونز کے پیداہونے میں تبدیلی کی وجہ سے عورتیں چڑ چڑے پن اور مایوسی کا شکار ہو جاتی ہیں۔

جب عورتیں اِس بات کی خواہش کریں کہ وہ حاملہ ہوں تو اُن کو ضرور اِس بارے میں مطالعہ کرنا چاہیے کہ اِس سے اُن کے بدن میں کیا تبدیلیاں آئیں گی تاکہ وہ اُن تبدیلیوں کے بارے میں پہلے سے ہی تیار ہوں۔ یہ بات مجھے ابھی تک حیران کرتی ہے کہ جب عورتیں سن یاس کو پہنچتی ہیں تو بہت کم خواتین ایسی ہوتی ہیں جو یہ معلومات حاصل کرتی ہیں کہ اُن کے جسموں میں کیا تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں تاکہ وہ اُن تبدیلیوں کا سامنا کرسکیں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ آپ اِس بارے میں معلومات حاصل کریں کیوں کہ اگر آپ بہتر طور پر جان جائیں گی کہ آپ کے جسم میں کیا تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں تو آپ اِن تبدیلیوں کے دوران اپنی صحت کو بحال رکھ سکتی ہیں۔ آپ سمجھ داری کے فیصلے کر کے سنِ یاس کی تبدیلیوں کے اَثرات کو کم سے کم کرسکتی ہیں اور اِسی طرح آپ غلط فیصلوں سے اُن کی شدت کو زیادہ بھی کرسکتی ہیں۔ ہمارے اِردگرد معلومات کے بہت سے ذرائع موجود ہیں۔ پس یہ بہت ضروری ہے کہ آپ کچھ وقت نکال کر اُن معلومات کا مطالعہ کریں۔ کیوں کہ آخر کار اپنی اچھی صحت کی آپ خود ذِمے دار ہیں۔

اگر آپ کا وزن زیادہ ہے اور آپ غیر صحت مندانہ طرز زندگی گزار رہی ہیں تو یہ وقت ہے کہ آپ اپنی صحت کے بارے میں سنجیدگی سے سوچیں۔ ہم میں سے ہر ایک کی

خواہش ہوتی ہے کہ وہ صرف ڈاکٹر کو کال کریں اور اپنی علامات اُس کو بتائیں اور وہ ہماری اچھی صحت کے لیے کوئی نسخہ تجویز کرے اور ہماری وہ تمام مشکلات دُرُست ہو جائیں جو ہمیں پریشان کرتی ہیں۔ یقیناً یہ بہت سمجھ داری ہے کہ ہم اپنی صحت کے بارے میں اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کریں اِس طرح ہم جان سکتی ہیں کہ اصل میں ہمارا مسئلہ کیا ہے اور اِس طرح ہم صحت مند طرز زندگی اپنا سکتی ہیں۔ کسی اچھے ڈاکٹر کو تلاش کرنا بہت ہی فائدہ مند ہے جو آپ کی صحت کا جائزہ لے اور آپ کو صحت بخش زندگی گزارنے کے لیے مفید مشورے دے۔ یہ بہت ہی اچھا ہے کہ کوئی آپ کے ساتھ ہو اور ایک صحت مند زندگی گزارنے میں آپ کی مدد کرے۔ اگر آپ منشیات اور نشہ کرتی ہیں تو آپ کو اِس بارے میں مکمل طور پر خبردار ہونے کی ضرورت ہے کہ یہ آنے والے سالوں میں آپ کی صحت پر بہت بُرے اَثرات مرتب کریں گے۔ اگر ڈاکٹر کی تجویز وقتی طور پر آپ کو افاقہ دے رہی ہے، لیکن کچھ دُوسری جگہوں پر آپ کی صحت کو خراب کر رہی ہے تو آپ کو ضرورت ہے کہ آپ اِس کا متبادِل تلاش کریں۔

میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ بہت زیادہ تحقیق کے بعد میں ذاتی طور پر مصنوعی ہارمونز کو لینے کی مخالفت کرتی ہوں۔ میں یقین کرتی ہوں کہ اِس کے لیے بہت سے محفوظ اور قدرتی متبادل موجود ہیں۔ میں اِس بات کو سمجھتی ہوں کہ مصنوعی ہارمونز وقتی طور پر تو فائدہ دے سکتے ہیں مگر اُن سے موٹاپا اور بہت سے دُوسرے صحت کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ اگر آپ قدرتی متبادِل کا انتخاب کرتی ہیں تو آپ کو اُن کے دُرُست اِستعمال کے بارے میں سیکھنا چاہیے تاکہ آپ اُن سے بہتر سے بہتر فوائد حاصل کر سکیں۔ اگر آپ کو فوری طور پر افاقہ حاصل نہیں ہوتا تو آپ مایوس نہ ہوں، کیوں کہ زیادہ تر قدرتی متبادل کو اپنے بہتر نتائج دینے کے لیے وقت کی ضرورت ہوتی ہے، لیکن میں یہ نہیں کہوں گی کہ آپ ضرور ہی میری اِس رائے کو قبول کریں۔ اپنے لیے مختلف متبادل کی تحقیق کریں اور پھر اپنی حاصل کی گئی معلومات کی بنیاد پر اپنے لیے وہ فیصلہ کریں جو آپ سمجھتی ہیں کہ دُرست ہے۔ دَورِ حاضر میں یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اُس کے پاس معلومات نہیں ہیں، کیوں کہ دُنیا معلومات سے بھری پڑی ہے اور اگر ہم اُن معلومات سے بے بہرہ رہتی ہیں تو اِس

میں ہماری غلطی ہے۔ میں پیشے کے لحاظ سے ڈاکٹر نہیں ہوں۔ پس آپ اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کریں اور اُس سے مدد اور رہنمائی حاصل کریں ۔ بہت سی عورتیں اِس بات کو نہیں جانتیں کہ اگر اُنھوں نے اپنے آپ کو ایامِ حیض کے دوران صحت مند رکھ لیا تو وہ بہت سی غیر ضروری بیماریوں سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ عورتیں اپنی زندگی میں اِس بات کو نظر انداز نہ کریں او ر اپنی سرد مہری سے اپنے مستقبل اور اپنی صحت کو داؤ پر نہ لگائیں۔ احتیاط سب سے اچھی دوا ہے ۔ ایک صحت مند جسم بیمار ی اور تکلیف کے اَثر کو بہت زیادہ قبول نہیں کرتا۔ یہ لازمی ہے کہ آپ اپنے آپ کو اپنی صحت کے بارے میں باخبر رکھیں اور ذِمے داری کا مظاہرہ کریں تا کہ آپ اپنی صحت کو بہتر حالت میں رکھ سکیں۔ یہاں پر کچھ باتیں بیان کی گئی ہیں، آپ اُن کی مدد سے اپنی زندگی میں ضروری تبدیلیاں لاسکتی ہیں۔

صحت بخش غذا

وٹامنز

وزن کو کم کرنے کا منصوبہ

مناسب آرام

مصنوعی دواؤں کی بجائے قدرتی متبادل

ورزش

غیر ضروری دباؤ سے پرہیز

بُری عادات کو ترک کرنا (سگریٹ نوشی، شراب نوشی، کافین اور حد درجہ شکر کا اِستعمال وغیرہ)۔

جب جذباتی پیچیدگیاں پیدا ہوتی ہیں تو اُن کی وجہ سے ہارمونل بے ترتیبی بھی پیدا ہوسکتی ہے۔یہ آپ کے لیے مددگار ثابت ہوسکتا ہے کہ آپ اپنے لعابِ دہن (**Salvia**) ہارمون کو چیک کروائیں۔ اِس سے اِس بات کی شناخت ہوسکے گی کہ اَصل میں آپ کے جسم کو کس چیز کی ضرورت ہے، لیکن میں پھر دوبارہ اِس بات کو ترجیح دُوں گی کہ آپ قدرتی متبادل کی طرف رُجوع کریں۔

جب آپ چڑچڑے پن، بے ترتیب روّیے اور مایوسی کا شکار ہوں تو یہ بہت ہی اچھا ہے کہ آپ سرگرم دُعا کے ذریعے اِس بوجھ کو خداوند پر ڈال دیں اور اپنے آپ کو اُس کے کلام کی سچائیوں سے مسلسل معمور کرتے رہیں۔ اپنے آپ کو ہر روز رُوحانی خوراک سے سیر کریں۔ یہ بھی اچھا ہے کہ آپ ہر روز اپنی کسی پسندیدہ آیت کو پڑھیں یا آپ بغیر ترتیب کے بھی کلام کا مطالعہ کر سکتی ہیں۔ تاہم یہ بہت ہی اچھا ہے کہ آپ کلامِ مقدس کو ایک ترتیب سے پڑھنا شروع کریں اور تفسیری انداز میں پڑھیں۔ اِس سے مراد یہ ہے کہ آپ بائبل کی کسی ایک کتاب کا اِنتخاب کریں اور اُسے پہلی آیت سے لے کر آخری آیت تک مکمل طور پر پڑھیں۔ یہ بہت ہی اچھا ہو گا کہ آپ بائبل مقدس کی کچھ اچھی تفسیروں اور دُوسری کتابوں کو حاصل کریں تاکہ آپ کلام مقدس کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔ میں آپ کو مشورہ دُوں گی کہ آپ میک آرتھر سٹڈی بائبل (MacArthur Study Bible) جسے ڈاکٹر جان میک آرتھر نے لکھا ہے اُسے ضرور پڑھیں۔ کیوں کہ اُس میں سٹڈی نوٹ نہ صرف سمجھنے میں آسان ہیں، بلکہ وہ بائبلی نقطہ نظر سے دُرست بھی ہیں۔ بائبل مقدس کے گہرے مطالعہ کے لیے وقت اور نہایت ذِمے داری کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیوں کہ خداوند ہمیں فرماتا ہے ''اپنے آپ کو خدا کے سامنے مقبول اور ایسے کام کرنے والے کی طرح پیش کرنے کی کوشش کر جس کو شرمندہ ہونا نہ پڑے اور جو حق کے کلام کو دُرستی سے کام میں لاتا ہو'' (۲۔تیمتھیس ۲:۱۵)۔ دُعا میں ہم خدا سے باتیں کرتی ہیں اور کلام کے مطالعہ میں وہ کلام کے وسیلے ہم سے باتیں کرتا ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم اِن دونوں میں سرگرم ہوں۔

آپ کے جسم میں ہارمونل تبدیلیاں یقینی طور پر آپ کے جذبات اور آپ کے ذہن پر اَثرانداز ہوں گی۔ البتہ ہمیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ''تم کسی ایسی آزمایش میں نہیں پڑے جو انسان کی برداشت سے باہر ہو اور خدا سچا ہے۔ وہ تم کو تمہاری طاقت سے زیادہ آزمایش میں نہ پڑنے دے گا بلکہ آزمایش کے ساتھ نکلنے کی راہ بھی پیدا کر دے گا تاکہ تم برداشت کو سکو'' (۱۔کرنتھیوں ۱۰:۱۳)۔ ہم اُن آزمایشوں سے کیسے بچ سکتی ہیں؟ ہم اُن تمام آزمایشوں سے صرف رُوح القدس کو اپنی زندگی میں تسلیم کرنے سے ہی بچ سکتی ہیں۔ جب ہم اُس پر اِیمان لاتی اور اُس کی فرماں برداری کرتی ہیں تو وہ ہمیں اُن مشکلات کو

برداشت کرنے کی قوت دیتا ہے۔ اِس سے خدا کے نام کو عزت اور جلال ملتا ہے اور اِسی لیے اُس نے ہمیں تخلیق کیا ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ذہنوں کی تربیت کریں اور اپنی توجہ کو خدا ترسی او رسچائی پر مرکوز رکھیں۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو ہمارے خیالات آزمائے جائیں گے اور جنون کا شکار ہو جائیں گے۔ یہ بالکل بھی اچھا نہیں کہ ہم منفی خیالات پر غوروفکر کریں، چاہے وہ درُست ہی کیوں نہ ہوں۔ اپنے ذہن کو گناہ آلودہ خیالات سے لطف اندوز ہونے کی اِجازت دینا تباہی اور بربادی کے مترادف ہے۔ یہ مایوسی اور نااُمیدی کو پیدا کرتے ہیں۔ جذبات اچھے ہوتے ہیں۔ خدانے اُن کو ہماری زندگی میں اچھے مقاصد کے لیے پیدا کیا ہے ناکہ وہ ہماری زندگیوں کو تباہ و برباد کریں۔ جب بعد وضع حمل یا ایّام حیض ہارمونز کی زیادتی کی وجہ سے آپ کا ذہن، جذبات او ر روّیے گناہ کی طرف مائل ہوں تو آپ کو ضرورت ہے کہ آپ ذِمے دار بنیں اور وہی کریں جو خداوند کی نظر میں درُست ہے۔ بجائے اس کے کہ آپ وہ کریں جو آپ محسوس کرتی ہیں'' مگر میں یہ کہتا ہوں کہ رُوح کے موافق چلو تو جسم کی خواہش کو ہرگز پورا نہ کرو گے'' (گلتیوں ۵:۱۶)۔

خداوند مکمل طور پر اُن تمام تبدیلیوں سے واقف ہے جو ہمارے جسموں میں ہوتی ہیں اور وہ اِس بات کا متمنی ہے کہ وہ ہماری زندگی کے ہر دن اور ہر لمحے میں ہمارے ساتھ چلے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اُس کی طرف دیکھتی رہیں اور رُوح القدس کی رہنمائی کا یقین کریں۔ جب آپ محسوس کریں کہ آپ کی آزمایش اور آپ کے حالات نہایت کٹھن ہیں اور اُن کو برداشت کرنا ناممکن ہے تو ہمیشہ اِس بات کو یاد رکھیں کہ اصل میں یہ ہارمونز کی بے ترتیبی اور مداخلت کی وجہ سے ہے۔ دریں اثنا اِس ذِمہ داری کو قبول کریں اور اِسے بہتر کریں، قطع نظر کہ آپ اِس کے بارے میں کیا سوچتی ہیں۔ کبھی بھی اپنے دوستوں اور اپنے خاندان کو اُن تبدیلیوں کی وجہ سے پریشان مت کریں۔ بجائے اِس کے یسوع کی طرف دیکھتی رہیں کہ وہ آپ کو برکت دے، کیوں کہ یہ زندگی کا سخت ترین وقت ہوتا ہے۔

شوہر

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب شادی شدہ جوڑوں کی شادی کو کافی سال گزر جاتے ہیں تو وہ ایک دُوسرے سے لاپرواہی برتنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب عورتیں اپنے شوہروں سے اِس قِسم کا رویّہ رکھتی ہیں تو وہ اُن کی ضروریات اور خواہشات کا خیال رکھنا ختم کر دیتی ہیں، خاص طور پر جب وہ اصل راستے سے بھٹک جاتی ہیں۔ ایک چیز جو عورتیں اکثر نہیں سمجھتیں کہ مرد بھی اپنی زندگی میں مختلف تبدیلیوں سے گزرتے ہیں، اُسے عام طور پر ''ادھیڑ عمری'' کہا جاتا ہے۔ اُن میں عورتوں جیسی علامات نہیں ہوتیں، مگر وہ بھی مختلف چیزوں کے ساتھ نبرد آزما ہوتے ہیں۔ یہ کوئی مکمل تشریحی فہرست نہیں لیکن کوشش کی گئی ہے کہ اُن مشکلات کو بیان کیا جائے جو مرد محسوس کرتے ہیں یا جن کا اُن کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اپنی پرانی زندگی کے بارے میں سوچنا
اُدھورا محسوس کرنا
کچھ چیزوں کو بے احتیاطی سے کرنے کی خواہش
کچھ چیزوں کو واپس لانے کی خواہش
بے بسی محسوس کرنا
مشکوک اور خفا ہونا
خود اعتمادی کی کمی
کچھ چیزوں کو زائد قیمت میں خرید لینا
اپنی جسمانی حالت کے بارے میں غیر محفوظ محسوس کرنا
اچانک تمام ذِمے داریوں کو ختم کر دینا
اپنی جوان مردی کو ثابت کرنے کی خواہش
روپے پیسے میں بہت محتاط ہو جانا

کچھ مرد اِس عمر میں اپنی صحت کے معاملے میں جدوجہد کرتے ہیں یا وہ نفس پرستی کا سامنا کرتے ہیں، شاید کچھ دُوسری چیزوں میں بھی میں قطعی طور پر اُن کو دق نہیں کرتی

اصل نکتہ یہ ہے کہ زندگی کا یہ موسم ہمارے شوہروں کے لیے بھی اُتنا ہی مشکل ہوسکتا ہے جتنا کہ ہمارے لیے۔ وہ ایک مثالی شادی ہوسکتی ہے جس میں شوہر اور بیوی باہمی طور پر اُن تمام مشکلات میں ایک دُوسرے کا ساتھ دیتے ہیں جن کا اُن کو سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا۔ ہمیں اِس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا ہماری تمام ضروریات کو پورا کرے گا اور ہمیں اپنی زندگیوں میں اپنے شوہروں کی ضروریات اور خدا کی مرضی کو پورا کرنے پر توجہ دینی چاہیے۔ پورے چھے دنوں کی تخلیق میں خدا نے جتنی بھی چیزیں بنائیں اُن کے لیے کہا کہ وہ اچھی ہیں سوائے ایک چیز کے''اور خداوند خدا نے کہا کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں ۔میں اُس کے لیے ایک مددگار اُس کی مانند بناؤں گا''(پیدائش ۲:۱۸)۔حوا کو آدم کی مدد کرنے کے لیے بنایا گیا اور اُسی طرح ہمیں بھی اپنے شوہروں کی مدد اور اُن سے پیار کرنا چاہیے۔

یہ بہت اچھا ہے کہ ہم اپنے شوہروں کی زندگی کے اِس موسم کی مشکلات سے باخبر ہوں، تاکہ ہم اُن کی مدد کرسکیں اور اِسی طرح اُن کو یہ یقین بھی دِلاسکیں کہ ہم اُن سے غیر مشروط محبت کرتی اور اُن کی عزت کرتی ہیں۔ مرد ہمیشہ اِس بات کو قبول نہیں کرتے کہ وہ اُن مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں کیوں کہ اِس طرح وہ کمزور نظر آئیں گے۔ کئی مرتبہ وہ اپنی مشکلات ظاہر کرنے سے اِجتناب کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اُن کی اِس خواہش کا لحاظ رکھیں اور اِس معاملے میں بہت حساس ہو جائیں اور اکثر وبیشتر اُن کو یاد دِلاتی رہیں کہ یہ چیزیں عمر کے ساتھ واقع ہوتی رہتی ہیں اس سے اُن کی مردانگی پر کچھ فرق نہیں پڑتا۔

میری ایک بہت ہی اچھی دوست ہے جو وائمنگ(Wyoming) میں رہتی ہے، جو اپنے شوہر کے ساتھ ازدواجی رشتے کی ہم آہنگی اورقربانی کی زندہ مثال ہے، کیوں کہ اُس کا شوہر صحت کے معاملے میں بہت سے مسائل کا شکار ہے۔ وہ اپنے شوہر کی جسمانی ، جذباتی اور رُوحانی لحاظ سے مدد اور حوصلہ افزائی کرتی ہے اور وہ یہ سب چیزیں بغیر کسی گلے شکوے سے سرانجام دے رہی ہے۔ اُس نے اپنی زندگی میں بہت سی قربانیاں دیں اور اپنا طرزِ زندگی اور ضروریات سب کچھ تبدیل کردیا۔ وہ اِس بات سے خوشی اور استحقاق محسوس

کرتی تھی کہ وہ اُس کی خدمت کرتی ہے۔ اُن کی شادی کو سینتالیس سال ہو چکے ہیں اور وہ اَزدواجی رشتے میں حقیقی ہم آہنگی اور غیر مشروط محبت کی زندہ مثال ہیں اور خدا بھی اِسی طرح کے ازدواجی رشتے کو دیکھنا چاہتا ہے''جس کو بیوی ملی اُس نے تحفہ پایا اور اُس پر خداوند کا فضل ہوا'' (اَمثال ۱۸:۲۲)۔

شاید یہ اچھا وقت ہے کہ ہم اپنے اَزدواجی رشتوں کو بحال کریں۔ہمیں اِس بات کو اپنا مقصد بنانا چاہیے کہ ہمارے شوہر یہ محسوس کریں کہ وہ ہم سے شادی کر کے خوش، بابرکت اور مکمل ہیں۔ اگر آپ محسوس کریں کہ آپ کے ازدواجی رشتے میں دڑار آرہی ہے تو آپ کو چاہیے کہ اپنی پہلی محبت کو بحال کریں۔ اِس بات کو سوچیں جب آپ پہلی دفعہ اپنے شوہر سے ملی تھی۔آپ اپنے ظاہر کو دیدازیب بنائیں، خاص طور پر جب آپ کا شوہر آپ کے پاس ہو،کیوں کہ اِس طرح آپ اُس کی توجہ اپنی طرف مرکوز کرسکتی ہیں۔آپ کو اِس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ جب آپ اپنے شوہر کے پاس ہیں تو آپ کا روّیہ کیسا ہے، اس طرح یقیناً آپ اس کی پسندیدگی کو حاصل کرسکتی ہیں۔ آپ ہر وہ چیز کریں جس سے آپ اُس کی محبت کو حاصل کرسکیں۔آپ ہمیشہ اُس کی غلطیوں کو سرسری انداز سے دیکھیں اور ہر روز گھنٹوں اس بات پر دھیان دیں کہ اُس کی کون سی اچھی چیزیں آپ کو بہت پسند ہیں اور اگر آپ راست باز ہیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ اُس کے لیے سرگرم دُعا کریں گی۔ اپنے شوہر سے اپنے پورے دِل سے محبت کریں۔ یاد رکھیں کہ ایک صحت مند ازدواجی رشتے کے لیے جنسی ملاپ بہت ضروری ہے ۔آپ شادی شدہ ہیں اس لیے اپنے شوہر سے عشق کریں۔

بوڑھے والدین کی تیمارداری کرنا

وقت کے ساتھ ساتھ بہت سی چیزیں تبدیل ہو چکی ہیں اور بوڑھے والدین کی تیمارداری کرنا بھی اُن میں سے ایک ہے۔ ہمیشہ سے ایسے ہوتا آیا ہے کہ جب لوگ کچھ بڑے ہوتے ہیں اور والدین بنتے ہیں تو اُن کو اپنے خاندان کے لیے بہت سی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ باپ باہر کام کے لیے جاتا ہے اور اپنے خاندان کی کفالت کرتا ہے اور

مائیں گھروں میں رہ کر اپنے بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔ پھر جب والدین بوڑھے ہو جاتے اور اُن کے بچے بڑے ہوجاتے ہیں تو وہ ذِمے داریوں کو اُٹھا لیتے ہیں اور اُن کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ خدا نے اِسی طرح اِس نظام کو قائم کیا ہوا ہے اور خدا کی یہ ترتیب بہت اچھی چل رہی ہے۔ تاہم بہت سے لوگ اپنے گھروں میں خدا کے قوانین کے مطابق زندگی نہیں گزارتے اوراِس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ خاندانوں میں بوڑھوں کا خیال نہیں رکھا جا رہا۔ آج کل زیادہ تر جوان والدین اپنے بچوں کی ذِمے داری ڈے کیئر (Day care) سنٹر کو سونپ دیتے ہیں اور جب یہ بچے بڑے ہوتے ہیں تو وہ اپنے والدین کی تیمارداری کی ذِمے داری نرسنگ ہوم(Nursing home) کوسونپ دیتے ہیں۔

بسااوقات کچھ جائز وجوہات ہوتی ہیں کہ بچے شخصی طور پر اپنے والدین کی ذِمے داری کو پورا نہیں کر سکتے۔کئی مرتبہ کچھ لوگ اپنے والدین کی ذِمے داریوں کو نرسنگ ہوم کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اِس کی وجہ شاید وہ جسمانی اور مالی طور پر اِس اہل نہیں یا اُن کی ملازمت، جس کی وجہ سے وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ اِن حالات میں والدین کا نرسنگ ہوم میں جانا فائدہ مند ہوتاہے۔ ہر شخص کو دیانت داری کے ساتھ خداوند کے سامنے اپنے حالات کا جائزہ لینا چاہیے اور اُن کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیے۔ والدین کی تیمارداری خود نہ کر کے یقیناً آپ اُن کوقربان کر رہے ہیں۔آپ اُن کو اِس طرح قربان کر رہے ہیں کہ آپ اپنی خواہشات کو پورا کرنا چاہتے ہیں اور اپنے والدین کی ذِمے داری سے آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بالکل اُسی طرح جیسے اُنھوں نے آپ کے ساتھ کیا جب آپ چھوٹے تھے۔

یسوع نے اِسی مسئلے پر فقیہوں اور فریسیوں کو مجرم ٹھہرایا کہ اُنھوں نے والدین کی عزت کرنے والے حوالہ جات کو توڑمروڑ دیا ہے اور اِس سے وہ اپنے آپ کو والدین کی ضروریات کو پورا کرنے سے بری الذمہ قرار دیتے تھے۔

> ”اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ تم اپنی روایت سے خدا کا حُکم کیوں ٹال دیتے ہو؟ کیوں کہ خدا نے فرمایا ہے تو اپنے باپ کی اور اپنی ماں کی عزت کرنا اور جو باپ یاماں کو بُرا کہے وہ ضرور جان سے

> مارا جائے ۔مگرتم کہتے ہو کہ جو کوئی باپ یا ماں سے کہے کہ جس چیز کا تجھے مجھ سے فائدہ پہنچ سکتا تھا وہ خدا کی نذر ہو چکی ہے۔تو وہ اپنے باپ کی عزت نہ کرے۔پس تم نے اپنی روایت سے خدا کا کلام باطل کر دیا ۔ اَے ریاکارو یسعیاہ نے تمہارے حق میں کیا خوب نبوت کی کہ یہ اُمت زُبان سے تو میری عزت کرتی ہے ۔مگر اِن کا دِل مجھ سے دُور ہے ۔ اور یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں کیوں کہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں''(متی ۱۵:۳-۹)۔

یہاں پر یہ بات واضح ہے کہ فقیہی اور فریسی اپنے والدین کی ضروریات کو پورا نہیں کرتے تھے اور یوں وہ اُن کی عزت نہیں کرتے تھے۔ پس اُنھوں نے یہ روایت بنا لی تھی کہ جب اُن کے والدین اُن سے اپنی ضرورت کا تقاضا کرتے تو وہ اپنی ساری ذِمے داریوں سے اِس لفظ korban کے ذریعے چھٹکارا حاصل کر لیتے، جس کے معنی ''خدا کے لیے قربان ہو جانا'' یا ''نذر ہو جانا'' ہیں۔ وہ یہ خیال کرتے تھے، کیوں کہ یہ چیز خدا کی نظر ہو گئی ہے اِس لیے اب اُنھیں اپنے والدین کی ضروریات میں اُن کی مدد نہیں کرنی چاہیے ۔ عام طور پر korban کی روایت اُنھوں نے خود بنائی تھی اور اِس کو وہ اپنے مقاصد کے لیے بار بار اِستعمال کرتے تھے۔ وہ اِس روایت سے اپنے والدین کو تو مطمئن کر سکتے تھے کہ وہ اُن کی ضروریات پوری نہیں کر سکتے، مگر یقیناً وہ اِس سے یسوع کو مطمئن نہیں کر سکتے تھے۔ اُن کی یہ روایت مکمل طور پر خود غرضی اور خدا کے حکم کے خلاف تھی۔ اِسی لیے یسوع نے اُن کو ریاکار کہا اور اُن کے محرکات کو ظاہر کیا۔

سمجھ دار لوگ نہ صرف وہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اُن کے لیے اچھا ہے، بلکہ وہ اُن کے بچوں اور والدین کے لیے بھی اچھا ہو۔ یسوع نے والدین کا خیال رکھنے کی ایک زندہ مثال ہمارے سامنے اُس وقت پیش کی جب وہ صلیب پر ہمارے گناہوں کے لیے جان دے رہا تھا۔''یسوع نے اپنی ماں اور اُس شاگرد کو جس سے محبت رکھتا تھا پاس کھڑے دیکھ کر ماں سے کہا کہ اَے عورت !دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے ۔ پھر شاگرد سے کہا دیکھ تیری ماں یہ ہے اور اُسی وقت سے وہ شاگرد اُسے اپنے گھر لے گیا''(یوحنا ۱۹:۲۶-۲۷)۔

یسوع نے اِس بات کو یقینی بنایا کہ اُس کے جانے کے بعد اُس کی ماں کا خیال رکھا جائے

اچھے والدین ہمیشہ اپنے بچوں سے پیار کرتے اور اُن کا خیال رکھتے ہیں، اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اُن کی عمر کیا ہے۔ بچے اپنے والدین کے دِلوں کی گانٹھ ہوتے ہیں، اِس لیے وہ حقیقت میں اُن سے پیار کرتے ہیں۔ یہ صرف بچوں کی ذِمے داری ہی نہیں کہ وہ اپنے والدین کی عزت، تیمارداری اور ضروریات میں اُن کا خیال رکھیں، بلکہ اِس سے وہ خاندان کے لیے خدا کے حقیقی مقصد کو بھی پورا کرتے ہیں۔ جب بچے بڑے ہو جائیں تو اُن کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کے دِل کو خوش کریں اور اُن پر بوجھ نہ بنیں۔ والدین کی عزت کرنے والی اولاد خدا کے حکم کی پیروی کر کے بہت برکت پاتی ہے۔ رُوح القدس پولس کی وساطت سے بچوں سے ہم کلام ہوتا ہے کہ'' اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کر (یہ پہلا حکم ہے جس کے ساتھ وعدہ بھی ہے) تا کہ تیرا بھلا ہو اور تیری عمر زمین پر دراز ہو'' (افسیوں ۶:۲-۳)۔''عزت'' کے لیے یونانی زُبان کا لفظ **timao** مستعمل ہے جس کے معنی ''قیمت، مقررہ تخمینہ، قدر اور قیمت کا احترام کرنا'' کے ہیں۔ خدا ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اپنے والدین کی عزت کریں ۔ یہ بھی سچ ہے کہ بہت سے والدین اپنے کردار کی وجہ سے اپنے بچوں سے عزت حاصل نہیں کر پاتے۔ اَفسوس کی بات ہے کہ کچھ ایسے بھی ہیں جو ویسے والدین نہیں رہے جیسا کہ خدا نے اُنھیں بنایا تھا۔ تاہم بچوں کے لئے اپنے والدین کی عزت کرنے کے لیے کوئی شرط عائد نہیں ہے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بچے ہر طرح کی صورت حال میں اپنے والدین کی عزت کریں اور اُن کی اُن خواہشات کا احترام کریں جن کا تعلق براہِ راست گناہ کے ساتھ ہے۔ آسان اَلفاظ میں ہم کہہ سکتی ہیں کہ بچوں کو والدین کی عزت اور اُن سے محبت کرنی چاہیے، قطع نظر اِس کے کہ وہ اِس کے حق دار ہیں یا نہیں۔

> ''اور جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تم بھی اُن کے ساتھ ویسا ہی کرو۔ اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں ہی سے محبت رکھو تو تمہارا کیا احسان ہے؟ کیوں کہ گناہ گار بھی اپنے محبت رکھنے والوں سے محبت رکھتے ہیں۔ اور اگر تم اُن ہی کا بھلا کرو جو تمہارا بھلا کریں تو

تمہارا کیا احسان ہے؟ کیوں کہ گناہ گار بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ اور اگر تم اُن ہی کو قرض دو جن سے وصول ہونے کی اُمید رکھتے ہو تو تمہارا کیا احسان ہے؟ گناہ گار بھی گناہ گاروں کو قرض دیتے ہیں تاکہ پورا وصول کرلیں۔مگر تم اپنے دُشمنوں سے محبت رکھو اور بھلا کرو اور بغیر نااُمید ہوئے قرض دو تو تمہارا اجر بڑا ہوگا اور تم خدا تعالیٰ کے بیٹے ٹھہرو گے کیوں کہ وہ ناشکروں اور بدوں پر بھی مہربان ہے۔ جیسا تمہارا باپ رحیم ہے تم بھی رحم دِل ہو"(لوقا ۶:۳۱-۳۶)۔

ہم تب والدین کی عزت کرتے ہیں جب ہم اُن کے قول و فعل کو بڑا مانتے ہیں، چاہے وہ موجود ہوں یا نہ ہوں یا وہ قابل یا کمزور ہو چکے ہوں۔ہمیں چاہیے کہ ہم اُن کی خدمت کے مواقع ڈھونڈتے رہیں اور اُن کی عزت کریں یہ بہت ہی اچھا ہے کہ مسلسل اُن کی روزمرہ ضروریات کا خیال رکھیں اور اِس طرح اُن کے بوجھ کو کم کریں۔ ہم اُن کے کمرے اور گھر کو صاف کرسکتی ہیں۔اُن کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جاسکتی ہیں۔ اُن کے لیے کھانا تیار کرسکتی ہیں، اُن کے ساتھ وقت گزار سکتی ہیں اور اِسی طرح اُن کی روزمرہ ضروریات میں اُن کی مدد کرسکتی ہیں۔ اگر ہم اُن کو اکیلا چھوڑ دیتی ہیں تو یہ اُن کی بے عزتی کرنے کے مترادف ہوگا۔" جو اپنے باپ سے بدسلوکی کرتا اور ماں کو نکال دیتا ہے خجالت کا باعث اور رسوائی لانے والا بیٹا ہے" (اَمثال ۱۹:۲۶)۔

"لیکن یہ جان رکھ کہ اخیر زمانہ میں بُرے دن آئیں گے ۔ کیوں کہ آدمی خود غرض۔ زرّ دوست۔ شیخی باز۔ مغرور۔ بدگو۔ ماں باپ کے نافرمان۔ ناشکر۔ ناپاک۔ طبعی محبت سے خالی۔ سنگ دِل۔ تہمت لگانے والے۔ بے ضبط۔ تند مزاج۔ نیکی کے دُشمن۔ دغاباز۔ ڈھیٹھ ۔ گھمنڈ کرنے والے۔ خدا کی نسبت عیش وعشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہوں گے۔ وہ دین داری کی وضع تو رکھیں گے مگر اُس کے اَثر کو قبول نہ کریں گے۔ ایسوں سے بھی کنارہ کرنا" (۲۔ تیمتھیس ۳:۱-۵)۔

"اپنے باپ کا جس سے تو پیدا ہوا شنوا ہو اور اپنی ماں کو اُس کے بڑھاپے میں حقیر نہ جان"(اَمثال ۲۳:۲۲)۔

''صادق کا باپ نہایت خوش ہو گا اور دانش مند کا باپ اُس سے شادمانی کرے گا۔اپنے ماں باپ کو خوش کر۔ اپنی والدہ کو شادمان رکھ'' (اَمثال ۲۳:۲۴-۲۵)۔

پچھتاوے کے ساتھ جینا

اب آپ زندگی کے موسمِ خزاں میں آچکی ہیں او ر آپ محسوس کریں گی کہ آپ پچھلی باتوں سے پچھتارہی ہیں۔ کیا آپ محسوس کرتی ہیں کہ آپ نے زندگی کو بے ترتیبی میں گزار دیا؟ شاید وہ فیصلے جو آپ نے اپنی زندگی کے موسمِ بہار اور موسمِ گرما میں کیے، اُن کی فصل کاٹنے کا وقت آ پہنچا ہے اور جس فصل کا آپ سامنا کر رہی ہیں وہ دُکھوں اور غموں سے بھرپور ہے۔شاید وہ چیزیں جو آپ کے ساتھ پیش آرہی ہیں وہ اب آپ کے کنٹرول میں نہیں، یا وہ فیصلے جو آپ نے کیے اُن کے نتائج کو برداشت کرنا بہت مشکل ہے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کو طلاق ہو جائے اور آپ خود کو تنہا اور ردّ کی ہوئی محسوس کریں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ خالی گھونسلے میں تنہائی محسوس کریں اور آپ کے بچے بھی آپ کو ردّ کر دیں۔

ہمیں اپنی زندگی میں اُن فیصلوں کو یاد کر کے بہت دُکھ ہوتا ہے جب ہم نے زندگی میں بے سمجھی کے فیصلے کیے ہوں۔ ہم سب کو کسی نہ کسی درجے پر پچھتاوا ہوتا ہے۔ میں یہ کہہ سکتی ہوں کہ زندگی کے اِس موسمِ خزاں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس نے زندگی میں غلط فیصلے نہ کیے ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ میری اپنی زندگی میں بھی کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کے بارے میں میری خواہش ہے کہ میں واپس جاؤں اور اُن کو بہتر کروں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارا نجات دِہندہ بہت رحم دِل اور معاف کرنے والا ہے جو ہماری زندگی کے سخت موسموں میں بھی ہماری مدد کرتا اور ہمارے حال اور مستقبل کو بہتر بناتا ہے، قطعِ نظر اِس کے کہ ہمارا ماضی کیسا تھا ''صادق چلائے اور خداوند نے سنا اور اُن کو اُن کے سب دُکھوں سے چھڑایا۔خداوند شکستہ دِلوں کے نزدیک ہے اور خستہ جانوں کو بچاتا ہے۔ صادِق کی مصیبتیں بہت ہیں۔ لیکن خداوند اُس کو اُن سب سے رہائی بخشتا ہے''(زبور ۳۴:۱۷-۱۹)۔

یہ بالکل سچ ہے کہ اِس کی گارنٹی نہیں کہ آپ کے تلون مزاج بچے واپس آئیں گے۔ اَفسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ اپنے ماضی کو دوبارہ شروع نہیں کرسکتی اور آپ اُس

وقت کو کبھی بھی دوبارہ واپس نہیں لاسکتی جو گزر چکا ہے۔لیکن آپ اپنی زندگی کو اچھے فیصلوں سے دوبارہ شروع کرنے کی کوشش کرسکتی ہیں۔ اگر آپ نے اپنی زندگی میں گناہ کیے اور اُن کی وجہ سے آپ ناکام ہوئیں تو آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی غلطیوں کو جتنا درُست کرسکتیں ہیں اُن کو ضرور کریں۔ تاہم آپ اپنی غلطیوں کے اَثرات پر مکمل طور پر قابو نہیں پا سکتیں۔ اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ ماضی میں آپ کے ساتھ کیا ہوا۔لیکن اِسے اپنے مستقبل کو کبھی بھی تباہ نہ کرنے دیں۔ اگر آپ نے اپنی تمام غلطیوں کا اِقرار کیا جو آپ سے سرزد ہوئیں اور آپ نے اُن تمام لوگوں کو بھی معاف کر دیا جنہوں نے آپ کے خلاف کچھ غلطیاں کیں، تو اصل میں صرف یہی وہ بات ہے جو آپ کرسکتی ہیں اور اِس سے زیادہ آپ کچھ نہیں کرسکتی کہ اپنی زندگی خداوند کو دے دیں۔بعض اوقات وہ جن سے لوگ جن سے غلطیاں سرزد ہوئی ہوتی ہیں اُن پر دوبارہ اعتماد کرنے کے لیے اُن میں مسلسل تبدیلی دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لوگوں کو وقت دیں کہ وہ آپ میں تبدیلی کو دیکھیں۔ لیکن آپ کا اِنحصار اُن کی قبولیت یاردّ کرنے پر نہیں، کیوں کہ آپ زندگی میں اچھے فیصلے کر کے اُن کو جیت سکتی ہیں، اگر آپ اپنی زندگی خداوند اور اُس کے نام کو عزت اور جلال دینے کے لیے اِستعمال کرتی ہیں۔ اِس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کا آج کل کا ماضی ہو گا۔ اگر آپ اچھی اور راست گواہی اور میراث چھوڑنا چاہتی ہیں تو آج ہی سے مثبت بائبلی فیصلے کرنا شروع کر دیں۔

اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ آپ کا ماضی کتنا خراب تھا، یہ بالکل بھی اچھا نہیں کہ وہ آپ کے خیالات کو منفی کرے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم واپس نہیں جاسکتی اور نہ ہی چیزوں کو پھر سے درُست کرسکتی ہیں۔لیکن اپنی زندگیوں میں اب ہم اچھے فیصلے کرسکتی ہیں۔ جب آپ ماضی کی ناکامیوں کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں گی تو یہ آپ کی آگے بڑھنے کی صلاحیت کو کمزور کر دیں گی۔ اگر آپ اپنی توجہ کو اپنی طلاق، مُسرف بچوں، صحت کی کمزوری اور اُس پیسے پر رکھیں گی جو آپ نے ضائع کیا یا اُن گناہوں اور تکلیفوں پر رکھیں گی جو دُوسرے آپ کی زندگی میں لے کر آئے تو آپ پریشانی اور مایوسی کا شکار ہو جائیں گی۔

اگرچہ کوئی دُوسرا ہمیں معاف نہیں بھی کرتا تو بھی یہ بہت ہی اہم ہے کہ ہم مسیح کی معافی کو قبول کریں۔ ٹوٹے ہوئے رشتوں کو برداشت کرنا بہت مشکل ہے، لیکن لوگوں کو یہ

جاننے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی زندگی اُن کے ساتھ یا پھر اُن کے بغیر رُوح کے مطابق گزارنے والے ہیں۔ ہم ایک رحیم خدا کی خدمت کرتی ہیں جو نہ صرف ہمیں معاف کرتا ہے بلکہ وہ ہمیں آگے بڑھنے کے لیے اپنے رُوح القدس کی مدد بھی فراہم کرتا ہے۔''یہ خداوند کی شفقت ہے کہ ہم فنا نہیں ہوئے کیوں کہ اُس کی رحمت لازوال ہے۔وہ ہر صبح تازہ ہے۔ تیری وفاداری عظیم ہے'' (نوحہ۳:۲۲-۲۳)۔

خداوند کے ساتھ اپنے رشتے پر توجہ کرنا ہی ہر اُس مسئلے کی کنجی ہے جس کا ہم سامنا کرتی ہیں۔ اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ آپ کتنی دفعہ گری ہیں، آپ کے حالات کتنے ناممکن نظر آتے ہیں، آپ کا دِل کتنی سنسانی محسوس کرتا ہے، آپ کے کتنے آنسو بہے، آپ کی زندگی کتنی رُوکھی ہے اور کوئی آپ کی مشکلات میں آپ کا ساتھ نہیں دیتا۔ یسوع یہ سب جانتا ہے وہ آپ سے محبت کرتا ہے اور آپ کے بارے میں اچھا منصوبہ رکھتا ہے ۔

باب ۲۱

سگھڑپن عمر درازی پیدا کرتا ہے

موسمِ سرما

اے خُدا !جب میں بُڑھا اور سر سفید ہو جاؤں تو مجھے ترک نہ کرنا جب تک کہ میں تیری قدرت آیندہ پشت پر اور تیرا زور ہر آنے والے پر ظاہر نہ کر دُوں'' (زبور ۷۱:۱۸)۔

موسمِ سرما سال کا ٹھنڈا ترین موسم ہوتا ہے۔ یہ موسم اپنے شدید اور سرد موسمی حالات کے لیے جانا جاتا ہے جو ہماری بہت سی ایسی سرگرمیوں کو محدود کر دیتا ہے جن سے ہم موسمِ گرما میں لطف اندوز ہوسکتی ہیں۔ کچھ علاقوں میں یہ موسم لوگوں کو مجبور کر دیتا ہے کہ وہ طویل مدت اپنے گھروں میں رہیں۔ یہ موسم بے عملی کا موسم ہوتا ہے اور اِس میں بہت سی سرگرمیاں رُک جاتی اور لوگ محدود ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اِس موسم کی تیاری ہمیں وقت سے پہلے کرنی پڑتی ہے۔ ہم چار مختلف موسموں کے تسلسل کو دیکھتی ہیں۔ اگرچہ موسمِ سرما زندگی کے اِختتام اور تاریکی کی تصویر کشی کرتا ہے، تاہم یہ وقت زوال پذیری، رسیدگی، بے عملی اور بالآخر موت کو بھی ظاہر کرتا ہے، لیکن اِس کے ساتھ ساتھ یہ وقت دانش مندی، پختگی، تجربے اور ذِمہ داری کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

اگر آپ اپنی زندگی کے موسمِ سرما میں نہیں ہیں تو یہ باب آپ کے لیے اِنتباہ ہے کہ آپ اِن باتوں کو سیکھیں۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنی زندگی کے اِن سالوں کے وسیلہ سے بھی اُس کے نام کو عزت اور جلال دیں۔ ہمیں اُس موسم کی مشکلات اور آزمایشوں کے بارے میں سیکھنے کی ضرورت ہے، تاکہ اُن کو سیکھ کر ہم اُس موسم کی ضروریات کو ترتیب دے سکیں اور اُن سے آپ کی مدد ہو سکے ''جن کے سر کے بال سفید ہیں تو اُن کے سامنے اُٹھ کھڑے ہونا اور بڑے بوڑھے کا اَدب کرنا اور اپنے خدا سے ڈرنا۔ میں خداوند

ہوں‘‘(احبار ۱۹:۳۲)۔ہمیں چاہیے کہ ہم بوڑھے لوگوں سے نہایت نرمی سے پیش آئیں، صرف اِس لیے نہیں کہ ایک دن خداوند کی مرضی سے ہم نے بھی بوڑھی ہو جانا ہے، بلکہ اِس سے بڑھ کر کہ خداوند چاہتا ہے کہ ہم اُن کی عزت کریں۔اُن کی عزت کرنے میں اُن کا خیال رکھنا،عزت کرنا، معاف کرنا اور اُن کی زندگی کو خوش گوار بنانا شامل ہے ۔

بڑھاپا(موسمِ سرما) زمینی زندگی کا آخری موسم ہے۔ اِس کے علاوہ کوئی بھی پانچواں موسم نہیں ہے۔ ’’ہر چیز کا ایک موقع اور ہر کام کا جو آسمان کے نیچے ہوتا ہے ایک وقت ہے۔ پیدا ہونے کا ایک وقت ہے اور مرجانے کا ایک وقت ہے‘‘(واعظ۳:۱-۲)۔ اگرچہ یہ موسم یقینی طور پر کچھ مشکلات لاتا ہے، لیکن ہمیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ بہت سے لوگ اپنی زندگیوں میں اِس موسم کو دیکھ نہیں سکتے۔ بہت سے لوگ ہمارے ساتھ ایک مختصر وقت کے لیے ہیں اور اُن کو زندگی کے چوتھے موسم کا تجربہ کرنے کا اِستحقاق حاصل نہیں ہوتا۔ بہت سے ایسے تجربات اور دانش مندی کے فیصلے ہیں جن کو ہم بوڑھے لوگوں سے حاصل کرسکتی ہیں۔

میں نہیں چاہتی کہ یہ باب رنج،غم اور اُداسی سے بھرا ہو، کیوں کہ میں اِیمان رکھتی ہوں کہ موسمِ سرما بھی باقی موسموں کی طرح ہونا چاہیے کہ ہم اپنی زندگی کے ہر موسم میں خداوند کوخوش کریں۔ یقیناً چرچ کو چاہیے کہ وہ اچھائی اور اِطمینان کی اور زیادہ مثالیں قائم کرے کہ لوگ موسمِ سرما میں بھی اچھے اور بابرکت ہوتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ اِس کتاب کے ۱۸-۲۱ ابواب میں زندگی کے موسموں کے بارے میں تعلیم کی بنیاد اَمثال ۳۱:۲۵ (عزت اورحرمت اُس کی پوشاک ہیں اور وہ آیندہ ایّام پر ہنستی ہے) پر ہے۔ اِس بات کو کبھی بھی نہ بھولیں کہ وہ پاک دامن عورت زندگی کے ہر موسم میں پہلے سے تیار ہوتی تھی۔ پس اِس لیے وہ زندگی کے آنے والے موسموں پر ہنس سکتی تھی۔ یہاں تک کہ سردیوں کے سخت ترین موسم میں بھی اُس کی حکمت آمیز تیاری اُس کو اِس قابل بناتی تھی کہ وہ سخت ترین موسم میں بھی خوش ہو سکے۔ اپنے کردار کی آرایش کرنے کی یہ مناسبت ظاہر کرتی ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو اپنی زندگی کے حالات اورمختلف موسموں کے لیے رُوحانی طور پربھی تیار کرنا چاہیے۔

کیوں کہ اُس عورت نے باطنی طور پر اپنے آپ کو قوت اور عظمت سے آراستہ کیا ہوتا تھا، اِس لیے وہ اپنی زندگی کے موسمِ سرما میں بھی مسکرا سکتی تھی۔ یاد رکھیں کہ وقت کے لیے عبرانی لفظ یوم(yome)اِستعمال ہوا ہے جو پورے وقت کو ظاہر کرتا ہے، جیسا کہ ایک دن سے دُوسرا دن ایک موسم سے دُوسرا موسم اور ایک سال سے دُوسرا سال، جس کا مطلب ہے کہ اُس کی زندگی کے طلوعِ آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک۔ وہ اپنی زندگی کی ہر ایک مشکل کے لیے پہلے سے تیار رہتی تھی۔ زندگی میں واقعات اور موسم آجاتے ہیں، چاہے ہم اُن کے لیے تیار ہوں یا نہ ہوں۔ وہ عورت اپنے کردار کو اِس طرح کا بنا لیتی تھی کہ وہ اپنی زندگی میں ہر قِسم کے حالات کا بڑے اعتماد کے ساتھ سامنا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ اپنی زندگی کے موسمِ سرما اور زمین پر اپنی زندگی کے آخری موسم کے لیے بھی۔

آئیں موسمِ سرما کی کُچھ مشکلات کے بارے میں جاننے کی کوشش کریں جن کا سامنا بیشتر اوقات عورتوں کو کرنا پڑتا ہے تا کہ ہم اُن کے متعلق پہلے سے تیاری کر لیں۔

صحت کی زوال پذیری

یقیناً بوڑھے لوگوں کی سب سے مشکل ترین پریشانی اُن کی صحت کی زوال پذیری اور چستی کی کمی ہے۔ یہ بہت ہی حوصلہ شکنی کی بات ہے کہ جب ہمارے ذہن زوال پذیر ہونا شروع ہو جاتے اور ہمارے جسم مختلف قسم کے صحت کے مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ کچھ لوگ اِس درجے تک پہنچ جاتے ہیں کہ روزمرہ کے کاموں کے لیے بھی وہ دُوسرے لوگوں پر اِنحصار کرتے ہیں۔ ایسے حالات کو برداشت کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ اپنے ذہن اور اپنی جسمانی مشکلات کی وجہ سے حقارت کا سامنا کرتے اور بہت سالوں سے دُوسرے لوگوں پر انحصار کر رہے ہیں۔ کلام مقدس میں بہت سے مقامات پر خدا صحت کی زوال پذیری اور بڑھاپے کے بارے میں بتا چکا ہے۔

''بڑھاپے کے وقت مجھے ترک نہ کر۔میری ضعیفی میں مجھے چھوڑ نہ دے''(زبور ۹:۷۱)۔

یہاں سلیمان اِنسانی زندگی کے زوال کے بارے میں بیان کرتا ہے'' اور اپنی جوانی

کے دِنوں میں اپنے خالق کو یاد کر جبکہ بُرے دن ہنوز نہیں آئے اور وہ برس نزدیک نہیں ہوئے جن میں تو کہے گا کہ اِن سے مجھے کچھ خوشی نہیں۔ جب کہ ہنوز سورج اور روشنی اور چاند اور ستارے تاریک نہیں ہوئے اور بادِل بارش کے بعد پھر جمع نہیں ہوئے۔جس روز گھر کے نگہبان تھر تھرانے لگیں اور زور آور لوگ کبڑے ہو جائیں اور پیسنے والیاں رُک جائیں اِس لئے کہ وہ تھوڑی سی ہیں اور وہ جو کھڑکیوں سے جھانکتی ہیں دُھندِلا جائیں۔ اور گلی کے کواڑے بند ہو جائیں۔ جب چکی کی آواز دھیمی ہو جائے اور اِنسان چڑیا کی آواز سے چونک اُٹھے اور نغمہ کی سب بیٹیاں ضعیف ہو جائیں۔ ہاں جب وہ چڑھائی سے بھی ڈر جائیں اور دہشت راہ میں ہو اور بادام کے پھول نکلیں اور ٹڈی ایک بوجھ معلوم ہو اور خواہش مٹ جائے کیوں کہ انسان اپنے ابدی مکان میں چلا جائے گا اور ماتم کرنے والے گلی گلی پھریں گے۔ پیشتر اِس سے کہ چاندی کی ڈوری کھولی جائے اور سونے کی کٹوری توڑی جائے اور گھڑا چشمہ پر پھوڑا جائے اور حوض کا چرخ ٹوٹ جائے اور خاک خاک سے جا ملے جس طرح آگے ملی ہوئی تھی اور رُوح خدا کے پاس جس نے اُسے دیا تھا واپس جائے'' (واعظ ۱۲:۱-۷)۔

جب آپ ذہنی اور جسمانی آزمایشوں کو اُس طرح سے برداشت نہیں کر پاتیں جیسا کہ آپ جوانی کے ایّام میں کرتی تھی تو یہ آپ کے بوجھ میں ایک نمایاں اِضافہ کرتا ہے۔ اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ زندگی کے کسی بھی مرحلے پر آپ کی جسمانی حالت کیسی ہے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی زندگی کے ہر قسم کے حالات میں خداوند پر اِیمان رکھیں۔ خداوند پر توجہ کرنا ہی ہر قسم کی آزمایش کا سامنا کرنے کی صحت مند کلید ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خدا کے کلام سے اپنے آپ کو تروتازہ کریں اور اپنی تمام مشکلات اُس پر ڈال دیں اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو ہم اُن سے آزمائی جائیں گی۔

> ''اِس لیے ہم ہمت نہیں ہارتے بلکہ گو ہماری ظاہری اِنسانیت زائل ہوتی جاتی ہے پھر بھی ہماری باطنی اِنسانیت روز بروز نئ ہوتی جاتی ہے۔ کیوں کہ ہماری دم بھر کی ہلکی سی مصیبت ہمارے لیے ازحد بھاری اور اَبدی جلال پیدا کرتی جاتی ہے'' (۲۔کرنتھیوں ۴:۱۶-۱۸)۔

یہ بہت ہی ضروری ہے کہ آپ اپنے ڈاکٹر کی مدد سے جتنا زیادہ اپنے آپ کو صحت

مند کر سکتی ہیں کریں۔ آپ اپنی صحت اور فٹنس کے لیے روزانہ کا منصوبہ بنا سکتی ہیں۔ یہ بہت ہی اہم ہے کہ آپ اُن تمام معلومات کو حاصل کریں جس کی آپ کو ضرورت ہے تاکہ آپ جان سکیں کہ آپ کے لیے کیا بہتر ہے۔ میں کسی بھی قسم کی ڈاکٹر یا صحت کے متعلق پیشہ ور نہیں ہوں، میں صرف وہ عام سی معلومات آپ کے ساتھ شیئر کروں گی جن کا اِطلاق آپ اپنے معالج کے مشورے کے ساتھ کر سکتی ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو اِن معاملات کے بارے میں تربیت یافتہ ہوتے ہیں اور ہم اُن کی مدد اور رہنمائی سے بہت کچھ کر سکتی ہیں۔

میں کبھی بھی نہیں چاہوں گی کہ میں اُن بے شمار بیماریوں تکلیفوں اور جسمانی کمزوریوں کا شکار ہوں جس کا سامنا دُوسرے لوگ اپنی زندگی میں کرتے ہیں۔ ہمیں ضرور یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے جسم وقت کے ساتھ فطری طور پر کمزور ہو جائیں گے اور آخر کار ہم مر جائیں گی۔ یہ بہت ہی اچھا ہے کہ ہم خوش اسلوبی کے ساتھ ہر اُس آزمائش کا سامنا کرنے کی کوشش کریں جو ہمیں زندگی کے اِس موسم میں درپیش ہوتی ہیں۔ قطعِ نظر اِس کے عمر کے ساتھ ساتھ مشکلات پیدا ہوں گی، مگر پھر بھی آپ بہت بوڑھی نہیں ہوئیں۔

رُوح القدس کی رہنمائی میں چلیں۔
اچھی عادات کو اپنائیں اور بُری عادات کو ترک کریں۔
جو آپ کے اِردگرد ہیں اُن کی زندگیوں میں تبدیلی لائیں۔
خدا کا شکر اور اُس کی تعریف کریں۔
دُوسروں کے لیے مسلسل دُعا کریں۔
خداوند کے قریب آئیں۔
کلام خدا کے بارے میں سیکھیں۔
اپنے گناہ کا اِقرار کریں اور اُن سے توبہ کریں۔
صحت مندانہ فیصلے کریں۔
مثبت اور اچھا روّیہ اپنائیں۔
خداوند کے لیے کام کریں اور اُس سے برکت کو حاصل کریں۔

راستی کے ساتھ اپنے وقت کو بچائیں۔
خدا کے کلام پر بھروسا رکھیں۔

پیاروں کی موت

مجھے یاد ہے کہ میری دادی کہا کرتی تھی کہ جب اُس کی عمر کے لوگ مرتے تھے تو یہ اُس کے لیے ایک واضح یاد دہانی تھی کہ وہ بھی مرنے کے قریب ہے۔ یہ بہت ہی کٹھن ہوتا ہے جب آپ محسوس کریں کہ آپ کی نسل کے لوگ ختم ہو رہے ہیں۔ یہ باتیں آپ کو احساس دِلاتی ہیں کہ آپ کی موت قریب ہے اور وہ آپ کے دروازے کی قدم بوسی کر رہی ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ وہ پہلے سے کہیں زیادہ آپ کے قریب ہے۔

اپنے دوستوں اور خاندان کے لوگوں کو کھونا بہت ہی تکلیف دہ ہوتا ہے۔ یہ بہت ہی دُکھ بھری بات ہوتی ہے جب آپ اپنے بچوں کو اپنے ہاتھوں سے دفن کریں اور اُس کے بعد زندگی گزاریں۔ جب آپ کے شوہر کی موت ہو جاتی ہے تو یہ احساس آپ کو پریشان اور تنہا کر دیتا ہے۔ اپنی شادی کے موقع پر آپ اور آپ کا شوہر ایک بدن ہوئے تھے، لیکن جس دن آپ بیوہ ہوگئیں اور شادی کے بندھن کی یگانگت آدھی ٹوٹ گئی تو یہ احساس بہت ہی مشکل ہوتا ہے کہ آپ اُس کے بغیر مکمل ہیں۔

میں نے اپنی کچھ بیوہ دوستوں سے پوچھا کہ بیوہ ہوتے ہوئے زندگی کے موسم سرما کی کیا کیا مشکلات اور آزمائشیں ہوتی ہیں اور سب نے تقریباً ایک جیسے ہی دُکھ کا اِظہار کیا جن میں مالی مشکلات، خوف، رہنمائی کی کمی، تنہائی اور معاشرتی ناکارہ پن شامل ہیں۔ یہ بہت ہی مشکل امر ہے کہ آپ دوبارہ تنہائی کا شکار ہوں جب کہ آپ شادی کی واحدانیت سے لطف اندوز ہو چکی ہوں اور یہ احساس بہت ہی مشکل ہوتا ہے کہ آپ اب کبھی بھی دوبارہ اُس کے ساتھ ایک نہیں ہو سکیں گی جس کے ساتھ آپ نے اپنی شادی کے بہت سے سال اکٹھے گزارے۔ یہ احساس بہت ہی مشکل ہو سکتا ہے کہ اب آپ تنہا زندگی گزاریں گی اور آپ اپنی زندگی کے تمام کام اکیلی ہی کریں گی۔ آپ کی زندگی میں ہر بات، ہر چیز، ہر جگہ، ہر موسم اور ہر چھٹی مسلسل آپ کو اُس کی یاد دِلائیں گے اور یہ آپ کو

یاد دِلاتی رہیں گی کہ آپ اُس کے بغیر ہیں۔

اَمثال ۳۱ باب کی پاک دامن عورت اپنے آپ کو باطنی طور پر قوت اور شوکت سے آراستہ کرتی تھی۔ پس کیا وہ اپنی زندگی کے موسم سرما میں بھی مسکرا سکتی تھی؟ بالکل جیسے وہ عام موسموں میں مسکراتی تھی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو بائبلی طرز سے آراستہ کریں تاکہ ہم زندگی کے ہر ایک درجے کی مشکلات کا سامنا کر سکیں۔ اگر ہم خدا کے منصوبے پر اِیمان رکھیں گی تو ہم دیکھیں گی کہ ہم اُس میں سب کچھ کر سکتی ہیں۔ اور وہ ہمیں قوت دے گا اور اُس کی مرضی ہماری زندگیوں میں پوری ہو گی۔ اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ ہماری عمر کتنی ہے اور ہم کتنی مشکلات کا سامنا کرتی ہیں۔

یہ ایک فطری بات ہے کہ جب ہمارے دوست یا ہمارے رشتے دار ہمیں چھوڑ جاتے ہیں تو اُن کی موت پر ہم دُکھی ہو جاتی ہیں۔ لیکن ہمیں اپنی زندگیاں، دُکھ، پریشانی اور نااُمیدی میں نہیں گزارنی چاہئیں، جب کہ خداوند ہماری قوت ہے۔ اِیمان داروں کی زندگیوں میں رُوح کا ایک پھل خوشی ہے۔ ہم اِس وجہ سے خوش نہیں ہوتی کہ ہمارے پیاروں کی موت ہوئی بلکہ ہم اِس وجہ سے خوش ہوتی ہیں کہ خدا جو بھی کرتا ہے اچھے کے لیے کرتا ہے اور ہر چیز اُس کے کنٹرول میں ہے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم خدا کی اچھائی پر شک نہ کریں اور نہ ہی اُس کی قوت پر سوال اُٹھائیں، بالخصوص جب ہم ایک ایسی زندگی کا سامنا کر رہی ہوں جس سے ہم خوش نہ ہوں اور یہ ایک پُر اُمید مقصد ہے کہ ہم اپنی زندگی کی مشکلات میں اِس بات کو یاد رکھیں کہ خدا ہمارے لیے ایک مخصوص منصوبہ رکھتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس پر اعتماد کریں۔ کیا ہمارے دِلوں اور روّیوں میں ایوب کے خدا کی تعریف کے وہ لفظ گونج سکتے ہیں جب اُس کا گھر، دولت، نوکر اور بچے سب تباہ و برباد ہو گئے۔

> ''اور کہا ننگا میں اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا اور ننگا ہی واپس جاؤں گا۔ خداوند نے دیا اور خدا نے لے لیا۔ خداوند کا نام مبارک ہو۔ ان سب باتوں میں ایوب نے نہ تو گناہ کیا اور نہ خدا پر بیجا کام کا عیب لگایا''(ایوب ۱:۲۱-۲۲)۔

کیا آپ اپنی زندگی کے ہر قسم کے حالات میں اُس پر اِیمان رکھیں گی؟ آ ئیں خدا پر اِیمان رکھیں۔ تب ہی ہم کہہ سکتی ہیں'' دیکھو وہ مجھے قتل کرے گا۔ میں اِنتظار نہیں کروں گا؟ ''(ایوب ۱۳:۱۵)۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدا پر دیسوں، یتیموں اور بیواؤں کے لیے درد رکھتا ہے۔

''خداوند پر دیسوں کی حفاظت کرتا ہے''(زبور۱۴۶:۹)۔

''خداوند مغروروں کا گھر ڈھا دیتا ہے پر وہ بیوہ کے سوانے کو قائم کرتا ہے''(امثال ۱۵:۲۵)۔

''نیکوکاری سیکھو۔ اِنصاف کے طالب ہو۔ مظلوموں کی مدد کرو۔ یتیموں کی فریاد رسی کرو۔ بیواؤں کے حامی ہو''(یسعیاہ ۱:۱۷)۔

یسوع نے اپنی بیوہ ماں مریم کی فکر کی، یہاں تک کہ وہ دُنیا کے گناہوں کے لیے صلیب پر دُکھ اُٹھا رہا تھا ''یسوع نے اپنی ماں اور اُس شاگرد کو جس سے محبت رکھتا تھا پاس کھڑے دیکھ کر ماں سے کہا کہ اَے عورت! دیکھ تیرا بیٹا یہ ہے۔ پھر شاگرد سے کہا دیکھ تیری ماں یہ ہے اور اُسی وقت سے وہ شاگرد اُسے اپنے گھر لے گیا''(یوحنا ۱۹:۲۶-۲۷)۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اُس کے اِس نیک نمونے کی پیروی کریں اور اِس بات کو یقینی بنائیں کہ ہمارے چرچ اور معاشرے میں جتنے بھی یتیم، بیوہ، ضرورت مند اور بزرگ ہوں اُن کا خیال رکھیں۔

خدا پولس رسول کے وسیلہ سے خاندانوں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں بیواؤں کا خیال رکھیں۔ ''اُن بیواؤں کی جو واقعی بیوہ ہیں عزت کر۔ اور اگر کسی بیوہ کے بیٹے یا پوتے ہوں تو وہ پہلے اپنے ہی گھرانے کے ساتھ دین داری کا برتاؤ کرنا اور ماں باپ کا حق ادا کرنا سیکھیں کیوں کہ یہ خدا کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ جو واقعی بیوہ ہے اور اُس کا کوئی نہیں وہ خدا پر اُمید رکھتی ہے اور رات دن مناجات اور دُعاؤں میں مشغول رہتی ہے۔ مگر جو عیش و عشرت میں پڑگئی ہے وہ جیتے جی مر گئی ہے''(۱۔تیمتھیس ۵:۳-۶)۔ ہمیں خاص طور پر ہدایت دی گئی ہے کہ ہم چرچ میں ایمان داروں اور بیواؤں کا خیال رکھیں۔ ''وہی بیوہ فرد میں لکھی جائے جو ساٹھ برس سے کم کی نہ ہو اور ایک شوہر کی بیوی

ہوئی ہو‘‘(۱۔تیمتھیس ۵:۹)۔

(یہاں پر اُن عورتوں کو شامل نہیں کیا گیا جو ایک سے زیادہ دفعہ شادی شدہ ہیں)
یہاں جوان عورتوں کو رائے دی گئی ہے کہ وہ شادی کر لیں۔ یہ بالکل غلط نہیں (۱۔کرنتھیوں ۷:۳۹)۔ اور نیک کاموں میں مشہور ہو ۔ بچوں کی تربیت کی ہو۔ پردیسیوں کے ساتھ مہمان نوازی کی ہو۔ مقدسوں کے پاؤں دھوئے ہوں۔ مصیبت زدوں کی مدد کی ہو او رہر نیک کام کرنے کے در پے رہی ہو ۔مگر جوان بیواؤں کے نام درج نہ کر کیوں کہ جب وہ مسیح کے خلاف نفس کے تابع ہو جاتی ہیں تو بیاہ کرنا چاہتی ہیں ۔اور سزا کے لائق ٹھہرتی ہیں اس لیے کہ اُنھوں نے اپنے پہلے اِیمان کو چھوڑ دیا۔ اور اِس کے ساتھ ہی وہ گھر گھر پھر کر بیکار رہنا سیکھتی ہیں اور صرف بیکار ہی نہیں رہتیں بلکہ بک بک کر تی رہتی ہیں اور اَوروں کے کام میں دخل بھی دیتی ہیں اور ناشایستہ باتیں کہتی ہیں۔ پس میں یہ چاہتا ہوں جوان بیوائیں بیاہ کریں۔ اُن کے اولاد ہو۔ گھر کا اِنتظام کریں اور کسی مخالف کو بد گوئی کا موقع نہ دیں۔ کیوں کہ بعض گمراہ ہو کر شیطان کی پیرو ہو چکی ہیں۔ اگر کسی ایمان دار عورت کے ہاں بیوائیں ہوں تو وہی اُن کی مدد کرے اور کلیسیا پر بوجھ نہ ڈالا جائے تا کہ وہ اُن کی مدد کر سکے جو واقعی بیوہ ہیں(۱۔تیمتھیس ۵:۹-۱۴)۔

آزُردہ اور بیزار ہونا

زندگی کے موسمِ سرما کی ایک ایسی آزمایش جو کچھ لوگوں پر غالب آجاتی ہے وہ آزُردہ اور بیزارہونا ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے زندگی کے موسم سرما کی بہت سی مشکلات ہیں، جیسا کہ یاداشت کا کم ہونا، جسمانی حدبندی، صحت کی کمی، تنہائی کی زندگی، مایوسی، درد، دُکھ ، چستی کی کمی، دُوسروں پر انحصار کرنا، خوف اور اُن لوگوں سے نفرت اور تکلیف کا سامنا جن سے آپ پیار کرتی تھیں۔ جب لوگ بہت سی مشکلات سے گھرے ہوتے ہیں تو یہ فطری بات ہو گی کہ وہ جسمانی میلانات سے مغلوب ہوں گے اور وہ دُوسروں سے ناراض ہو جائیں گے۔ البتہ ہمیں اِس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے نہیں ہیں بلکہ ہمیں قیمت سے خریدا گیا ہے۔ پس ہمیں اپنے بدنوں اور ہر ایک آزمایش سے جس کا ہم سامنا

کرتی ہیں خدا کے نام کو عزت اور جلال دینا چاہیے (۱۔کرنتھیوں ۶:۱۹-۲۰)۔ اگر ہم اپنے بدنوں کو خوش کریں گی تو یہ بہت ہی تباہی کا سبب ہو گا۔اپنے ذہن کو منفی خیالات کی اِجازت دینا اور اپنی آزمایشوں پر توجہ دینا بہت ہی تباہ کن ہے۔منفی خیالات ہمارے دِلوں میں غصہ ، عداوت، مایوسی، ناراضی، معافی اور شکر گزاری کی کمی، خود ترسی، افسردگی، حسد، دھوکا دِہی اور دُوسرے بہت سے گناہوں کو جنم دیں گے اور ہم اُن تمام چیزوں کے باوجود بھی اپنے آپ کو دُرست سمجھیں گی۔ہمیں کلام مقدس میں حُکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنے فطری میلانات اور گناہ آلود خیالات کا مقابلہ کرنے کی بجائے اپنے ذہنوں کو اُس کے کلام سے تربتر کریں، اپنی تربیت کریں اور صرف اچھی چیزوں کے بارے میں سوچیں۔

> ''غرض اَے بھائیو! جتنی باتیں سچ ہیں اور جتنی باتیں شرافت کی ہیں اور جتنی باتیں واجب ہیں اور جتنی باتیں پاک ہیں اور جتنی باتیں پسندیدہ ہیں اور جتنی باتیں دِل کش ہیں غرض جو نیکی اور تعریف کی باتیں ہیں اُن پر غور کیا کرو'' (فلپیوں ۴:۸)۔

یہ بہت ہی اہم ہے کہ ہم اپنی درپیش آزمایشوں کو صرف برداشت ہی نہ کریں، بلکہ اُن سے خدا کی مرضی کو تلاش کرنے کی کوشش کریں اور آگے بڑھیں۔ آزمائشیں ہماری زندگی میں اِس لیے آتی ہیں تاکہ ہماری نشوونما ہو سکے اور ہم خدا کے قریب آسکیں ۔ نشوونما خدا پر ہمارے اِیمان رکھنے کا براہِ راست نتیجہ ہو گا، جیسے ہی ہم اُس کی سچائیوں پر اِیمان رکھیں گی اور اپنے درپیش حالات پر اُس کے رُوح القدس کا اِطلاق کریں گی۔ اگر ہم اپنی آزمائشوں میں اپنے آپ کو رُوح القدس کے سپرد نہیں کریں گی تو ہم اپنی زندگیوں میں اُس کے کام کو معدوم کر دیں گی (۱۔تھسلنیکیوں ۵:۱۹؛ اِفسیوں ۴:۳۰)۔

ہمیں ایک ایسی عورت کی مثال دی گئی ہے جو اپنی زندگی کے موسمِ سرما میں بہت دُکھ اور تلخی سے گزری۔نعومی کو اپنی زندگی کے اِبتدائی سالوں میں ہی بہت تلخ آزمایشوں سے گزرنا پڑا۔ اُسے، اُس کے شوہر اور اُس کے دو بیٹوں کو بیت لحم کی سرزمین پر کال کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ اور اُس کا شوہر عارضی طور پر اُس کال سے بچنے کے لیے غیر قوم کے ملک موآب میں آ گئے۔ جب وہ اُس ملک میں ہی تھے تو نعومی کا شوہر الیملک اُسے بیوہ اور اُس

کے دو بیٹوں کو یتیم کر گیا۔ بالآخر اُس کے دونوں بیٹوں نے دو موآبی عورتوں سے شادی کر لی۔ اگر آپ موآبی لوگوں کے عقیدے اور اُن کی رسومات پر غور کریں (الیملک اور نعومی اُن سے بہ خوبی آگاہ تھے) تو اُن کے بیٹوں کا موآبی عورتوں سے شادی کرنا بالکل بھی سمجھ داری نہیں تھا (خروج ۳۴:۱۵-۱۶؛ استثنا ۷:۱-۳)۔ اُن کے اِن غلط فیصلوں کے باوجود خدا کا ایک بہت بڑا منصوبہ تھا اور اُس نے بوعز اور رُوت کے ذریعے ایک بچے کو پیدا کیا جس کا نام داوَد تھا اور اُسے یسوع کے نسب نامے میں بہت اہمیت حاصل ہے۔

ہماری مشکلات اُتنی نہیں جتنی کہ نعومی کی تھیں، لیکن ہم جانتی ہیں کہ اُس کی آزمائشیں بہت درد بھری تھی۔ اپنے بیٹوں کی وفات کے بعد نعومی نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے گھر واپس جائے گی ''سو وہ اُس جگہ سے جہاں وہ تھی دونوں بہوؤں کو ساتھ لے کر چل نکلی اور وہ سب یہوداہ کی سرزمین کو لوٹنے کے لیے راستہ پر ہولیں'' (رُوت ۱:۷)۔ ہم جانتی ہیں کہ نعومی کی دونوں بہوئیں شروع میں اُس کے ساتھ گئیں، لیکن عرفہ واپس موآب کو چلی گئی، مگر رُوت نے نعومی کے خدا پر اِیمان رکھا اور اُس کے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا اور یہوداہ کو بہ طور اپنا نیا گھر گلے لگایا۔ عام طور پر ہم اِس کہانی میں رُوت کی اَیمان داری، وفاداری اور اُس پر آنے والی خدا کی برکات پر نظر رکھتی ہیں، لیکن اب میں چاہوں گی کہ آپ نعومی پر توجہ کریں، ہم اُس کی آزمایشوں میں اُس کے منفی ردِعمل سے بہت سے قابل قدر اسباق کو سیکھ سکتی ہیں۔

یہاں پر ہم دیکھتی ہیں کہ رُوت اُس کے ساتھ رہنے پر راضی ہے لیکن وہ اُسے کہتی ہے کہ وہ بھی عرفہ کے ساتھ چلی جائے۔ ہم دیکھتی ہیں کہ نعومی نے اُسے بڑی عجیب بات کہی ''تب اُس نے کہا دیکھ تیری جٹھانی اپنے کنبے اور اپنے دیوتا کے پاس لوٹ گئی۔ تو بھی اپنی جٹھانی کے پیچھے چلی جا'' (رُوت ۱:۱۵)۔ نعومی اِس بات کو بڑی اچھی طرح جانتی تھی کہ موآبیوں کے دیوتا کموس (۱۔سلاطین ۱۱:۷،۳۳:۳؛ یرمیاہ ۴۸:۴۶) کی پیروی نہ صرف اُن عورتوں کے لیے نقصان دہ ہوگی، بلکہ یہ براہ راست واحد سچے خدا کی مخالفت بھی ہو گی۔ کیا اُس کی یہ خواہش تھی کہ اُس کی بہوئیں تکلیف میں جائیں؟ نہیں میرا نہیں خیال کہ وہ ایسا چاہتی تھی؟ میں یقین سے کہتی ہوں کہ نعومی کی زندگی میں خوف ناک آزمایشوں کی

وجہ سے وہ اپنی رُوحانی توجہ کو کھو چکی تھی۔ پس وہ اپنی ثابت قدمی سے ِگر گئی۔ یاد رکھیں کہ نعومی کو نہ صرف اپنے شوہر اور اپنے بیٹوں کا دُکھ تھا، بلکہ وہ ایک غیر قوم کی سرزمین پر تھی جہاں پر اُس کا کوئی بھی رُوحانی دوست نہیں تھا جو اُس کی مدد کرتا اور اُسے اُن آزمایشوں میں چلنا سکھاتا، لیکن خداوند اُس کے ساتھ تھا جو رحیم اور صاحب فہم ہے۔ ہمیں اِس بات کو کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ وہ اپنی اُن آزمائشوں میں خداوند پر بھروسے اور اُس کے نام کو عزت اور جلال دینے کا انتخاب کر سکتی تھی۔ جب لوگ خداوند کی بجائے اپنی آزمایشوں اور اپنے دُکھوں پر نظر کرتے اور اِیمان سے خداوند کے قریب نہیں آتے تو وہ اپنی زندگی میں صرف ایک جسمانی وجود کے علاوہ کچھ نہیں رکھتے جیسا کہ نعومی تھی۔

جب ہم آزمایشوں کا ردِعمل اپنے طریقے سے دیتی ہیں تو ہم آسانی کے ساتھ کمزور اور بے بس ہوسکتی ہیں۔ جب آپ اپنی آزمایشوں میں خداوند پر بھروسا نہیں رکھیں گی تو آپ کا بدن آپ پر غلبہ حاصل کرے گا اور آپ کو خود ترسی اور غُصے کا شکار کر دے گا۔ بہت کم لوگ اِس بارے میں سوچتے ہیں اور آزمایشوں کے یہ منفی ردِعمل خدا کی کارسازی کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں۔ جب آپ جسمانی طور پر زندگی بسر کریں گی تو آپ کا تکبر آپ کو آزمائے گا اور آپ کو قائل کرے گا کہ آپ خدا کی بھلائی پر سوال اُٹھائیں۔ اگر آپ اپنے دِلوں کو بدی کے خیالات سے لطف اندوز کریں گی، خدا کے کام پر سوال اُٹھائیں گی، اُس کی بھلائی پر شک کریں گی تو یہ آپ کو مایوسی اور تلخی کا شکار کر دے گا۔ مایوسی اور تلخی دونوں گناہ ہیں اگر آپ نے اُن کو اپنی زندگی میں آنے کی اجازت دی تو یہ آپ کو دھوکے، وہم اور خود ساختہ راست بازی کا شکار کر دیں گے۔ ایک مرتبہ جب آپ اِس بات کی قائل ہو گئیں کہ آپ معصوم ہیں، آپ کو تکلیف دی جارہی ہے اور خدا غیر منصفانہ طور پر آپ کی زندگی میں یہ واقعات لاتا ہے تو آپ تلخی، متکبر، ناراضی اور مایوسی کو اپنے اندر جگہ دے دیں گی۔ جب لوگ اِس طرح کی ذہنیت کو اپنی زندگیوں میں اجازت دے دیں گے تو وہ رُوحانی طور پر پستی اور شکستہ دلی محسوس کریں گے۔

نومی اِیمان میں کمزور ہوچکی تھی اور اس نے اپنی آزمایشوں کے منفی ردِعمل کی وجہ سے زندگی کے بارے میں ایک اُداس نقطہ نظر کا سہارا لیا اور اُس نے اس کی تاثیر کو متاثر کیا اور

بالآخر خدا کی بھلائی کے متعلق اُس کے ایمان کو موقوف کر دیا۔ وہ اس جگہ پہنچ گئی جہاں اسے اب اہم چیزوں کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ جب لوگ نعومی کی طرح مشکلات کا سامنا کرتے ہیں تو وہ بڑی آسانی کے ساتھ اُن آزمایشوں کے سامنے ہمت ہار جاتے اور اپنی توجہ اپنے نقصان کی طرف لگاتے ہیں، بجائے اِس کے کہ وہ اپنی توجہ خدا کی طرف لگائیں جو اِس کے وسیلہ سے اُن کو کچھ سکھانا چاہتا ہے۔ جب لوگ اپنے آپ کو منفی خیالات اور بُری چیزوں کا شکار کر لیتے ہیں اور اپنی آزمایشوں میں خدا کے کلام پر بھروسا نہیں کرتے اور اُس کے قریب نہیں آتے تو اُن کی آزمایشوں میں اُن کا ردِعمل دُنیاوی ہوتا ہے اور اُن کے ذہن فطری طور پر نفرت اور نااُمیدی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

نفسیاتی دباؤ کا شکار ہونے کی علامات میں سے ایک علامت سستی کا شکار ہونا ہے۔ جب کوئی شخص ہمت ہار جاتا ہے تو وہ کبھی بھی نہیں چاہے گا کہ وہ کسی بھی چیز کے لیے پریشان ہو چاہے وہ بہت اہم ہی کیوں نہ ہو۔ نعومی اپنے گھر واپس جانا چاہتی تھی لیکن اُس نے اپنی بہوؤں پر اچھا اور راست اَثر نہیں ڈالا تھا۔ ہمیں کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ نعومی کی بہوئیں بھی اپنے شوہروں کو کھو چکی تھیں اور ایک خوف ناک آزمایش کا سامنا کر رہی تھیں۔ بسااوقات جب لوگ اپنے نقصانات سے مغلوب ہو جاتے ہیں تو وہ بے حس ہو سکتے ہیں اور دُوسروں کو بھی دُکھ دے سکتے ہیں۔ نعومی کو خدا کی طرف سے کچھ جوابات ملے، اُسے چاہیے تھا کہ وہ ضرور راست اَثرات مرتب کرتی، کیوں کہ رُوت نعومی کے خدا کی قائل ہو چکی تھی اور اُس کی پیروی کرنے اور اُس کے لیے سب کچھ چھوڑنے کو تیار تھی اور اُس نے کہا ''تیرے لوگ میرے لوگ اور تیرا خدا میرا خدا ہو گا'' (رُوت ۱:۱۶)۔

رُوت کی کتاب یقیناً ایک مردِعزیز بوعز کی کہانی بھی ہے، جس میں ہم دیکھتے ہیں کہ کیسے رُوت اور بوعز کے اکٹھے ہونے سے مسیح اِس دُنیا میں آتا ہے۔ لیکن یہ کتاب خدا کے فضل کی بھی حیرت انگیز یاد دہانی ہے کہ کیسے وہ ایک شکستہ دِل بیوہ کا خیال رکھتا ہے۔ یہ کتاب یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ جب ہمارے بدن نعومی کی طرح لاغر اور نحیف ہو جاتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی توجہ اپنے خداوند کی طرف مبذول کریں تو وہ ہمیں سنبھالے گا اور واپس ہمیں کھڑا کر دے گا۔ کیوں کہ یقیناً خدا ''شکستہ دِلوں کو شفا دیتا ہے اور اُن کے

زخم باندھتا ہے'' (زبور ۱۴۷: ۳)۔

بعض اوقات جب لوگ بہت سی آزمایشوں کو برداشت کرتے ہیں، خاص طور پر جب وہ اُن آزمایشوں کو نعومی کی طرح بہت سالوں سے برداشت کر رہے ہوں تو اُن کے لیے یہ بہت مشکل ہو گا کہ وہ اپنی اِلتفات خدا کی جانب کر سکیں۔ پس اُن کے ایمان کی کمی خدا کے منصوبے اور اُس کے اچھے اِرادوں کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ جب اِیمان جاتا رہتا ہے تو وہ ذہنی خوشی اور تسلی کو بھی لے جاتا ہے۔ نعومی اپنے شوہر کو کھو چکی تھی جو کہ اُس کا رُوحانی رہنما تھا۔ الیملک کے نام کے معنی ''خدا میرا بادشاہ'' کے ہیں۔ شاید اُس کے نام کا مطلب اُس کے خداوند کے ساتھ رشتے کو ظاہر کرتا ہے۔ یہاں پر وہ اپنے شوہر اور اپنے دونوں بیٹوں کو کھو چکی تھی اور ایک غیر قوم کے ملک میں رہتی تھی ۔ وہ بہت دُکھی، مایوس اور تلخ تھی اور اُس کا اِیمان جا چکا تھا۔ نعومی اپنی بہوؤں کو کہتی ہے۔ ''خداوند کا ہاتھ میرے خلاف بڑھا ہوا ہے'' (رُوت ۱: ۱۳)۔ اُس نے اُن سے کہا ''مجھ کو نعومی نہیں بلکہ مارا کہو اِس لیے کہ قادرِ مطلق میرے ساتھ نہایت تلخی سے پیش آیا ہے۔ میں بھری پوری گئی اور خداوند مجھ کو خالی پھیر لایا۔ پس تم کیوں مجھے نعومی کہتی ہو حالاں کہ خداوند میرے خلاف مدعی ہوا اور قادرِ مطلق نے مجھے دُکھ دیا'' (روت ۱: ۲۰-۲۱) نعومی نے خدا کی بھلائی اور اِقتدار پر توجہ کرنے کی بجائے اپنی مشکلات اور آزمایشوں پر توجہ کی، جس نے اُس کی زندگی میں بہت سی رکاوٹیں پیدا کر دیں۔ اُس نے اپنے نقصانات پر اتنی زیادہ توجہ دی کہ وہ خدا کی برکات کو نہ دیکھ سکی۔

نعومی اور رُوت دونوں بہت سی آزمایشوں کو برداشت کر رہی تھیں۔ رُوت خدا پر اور اُس کے منصوبے پر اِیمان رکھتی تھی اور یہ اُس کی ساس کے لیے کس قدر موثر تھا۔ شاید آپ بھی نعومی کی طرح اپنی زندگی میں کچھ مشکل حالات سے گزر رہی ہوں اور اگر آپ نے اپنی توجہ اپنی زندگی کے ہر دن میں خداوند کی طرف نہ کی تو اِس کے نتیجے میں آپ تلخی، شکوے اور تکرار کا شکار ہو جائیں گی۔ شاید خدا آپ کو تیار کر رہا ہے کہ آپ اُن باتوں سے توبہ کریں اور اُن کی معافی مانگیں اور اُس کے فضل سے لپٹی رہیں۔ اِس بات کو کبھی بھی نہ بھولیں کہ اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ راست باز اپنی زندگی میں کن کن مشکلات کا

سامنا کرتے ہیں، کیوں کہ خدا اُن کو کبھی بھی تنہا نہیں چھوڑتا۔ جب ہم اُس پر اِیمان رکھتی اور اپنی زندگیوں کو اُس کے سپرد کرتی ہیں، چاہے کچھ بھی ہو جائے تو اِس سے خدا کے نام کو عزت اور جلال ملتا ہے۔

اِس بات کو کبھی بھی نہ بھولیں کہ مشکلات اور آزمائشیں اِیمان داروں کی زندگی میں خدا کی طرف سے مقرر ہوتی ہیں۔ خدا ہمیں نظم و ضبط، پاکیزگی اور قوت کے بارے میں سکھانے کے لیے مشکلات کو اِستعمال کرتا اور مشکلات کے وسیلہ سے ہی ہم اُس پر اِیمان لانا سیکھتی ہیں۔ اگرچہ اگر ہم یہ نہیں بھی جانتی کہ خدا نے کیوں ہماری زندگیوں میں آزمائشیں بھیجی، تو بھی ہمیں خدا پر اِیمان رکھنا چاہیے کہ وہ پاک اور اچھا ہے۔ ہم خدا پر اِیمان رکھ سکتی ہیں کہ ''وہی چٹان ہے۔ اُس کی صنعت کامل ہے کیوں کہ اُس کی سب راہیں اِنصاف کی ہیں۔ وہ وفادار خدا اور بدی سے مبرّا ہے۔ وہ منصف اور برحق ہے'' (استثنا ۳۲:۴)۔ ہم اُس پر اِیما ن رکھ سکتی ہیں، کیوں کہ اُس کا کلام ہمیں یہ یقین دہانی کراتا ہے کہ سب چیزیں مِل کر خدا سے محبت رکھنے والوں کے لیے بھلائی پیدا کرتی ہیں یعنی اُن کے لیے جو خدا کے اِرادہ کے موافق بلائے گئے (رومیوں ۸:۲۸)۔ جب کبھی ہم نہ سمجھ سکیں کہ ہماری زندگیوں میں کیا ہو رہا ہے تو ہمیں چاہیے کہ ہم عاجزی کے ساتھ خدا پر اِیمان لائیں اور اُس کی پیروی کریں۔

''کیوں کہ خداوند ہمیشہ کے لیے ردّ نہ کرے گا۔ کیوں کہ اگرچہ وہ دُکھ دے تو بھی اپنی شفقت کی فراوانی سے رحم کرے گا'' (نوحہ ۳:۳۱)۔

اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اب تک آپ کن مشکلات سے گزر چکی ہیں یا آپ اپنے ماضی میں کتنی دفعہ ناکام ہوئیں۔ اگر آپ اپنے ماضی کو اپنے حال پر غالب کریں گی تو آپ اپنے آپ کو مفلوج کر لیں گی، جس سے ہمارے مستقبل میں بہت سی رکاوٹیں پیدا ہو جائیں گی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی غلطیوں کا اقرار کریں اور اُس کی معافی پر اِیمان رکھیں۔ لوگ کہتے ہیں ''ماضی کے زخم مستقبل کی ایڑیاں ہوتے ہیں'' اور یہ کچھ پہلوؤں سے بالکل سچ ہے۔ یقیناً ہم نے اپنے ماضی میں کچھ ایسے فیصلے کیے جو ابھی بھی ہماری زندگیوں پر اَثرانداز ہو رہے ہیں اور آخر تک ہوتے رہیں گے۔ لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اُن

کی وجہ سے اپنی پوری زندگی مایوسی اور نااُمیدی میں گزار دیں۔ خدا توبہ کرنے والے گناہ گاروں کو مستقبل اور اُمید فراہم کرتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے موجودہ وقت کو بچائیں اور اِس حیرت انگیز تبدیلی سے جو شکر گزار دِل کے وسیلہ سے رونما ہوئی خدا کے نام کو عزت اور جلال دیں۔

باب ۲۲

وہ خیر اندیش ہے

''اُس کے مُنہ سے حکمت کی باتیں نکلتی ہیں۔اُس کی زُبان پر شفقت کی تعلیم ہے'' (اَمثال ۳۱:۲۶)۔

کیا کبھی ایسے ہوا کہ آپ نے اپنے مُنہ سے کچھ ایسی باتیں کہہ دِیں جن کو آپ نہیں کہنا چاہتی تھیں؟ یا کبھی ایسے ہوا کہ آپ کسی ایسی گفتگو میں مصروف ہوئی ہوں، جس میں آپ نے اپنے خیالات اور اَلفاظ سے بُری باتیں کہی ہوں؟ کیا کبھی ایسا ہوا کہ آپ نے حد درجہ بد کلامی کی ہو یا کچھ ایسی باتیں کہی ہوں جنہیں آپ چاہتی ہوں کہ وہ واپس آجائیں مگر بہت دیر ہو چکی ہو؟ میرے ساتھ ایسا ہوا۔ کیا یہ بہت اچھا نہیں ہو گا کہ آپ اپنے دِل کے لیے کچھ اُصول مقرر کریں اور آپ کسی بھی خیال یا بات کو کرنے سے پہلے سوچیں۔ راست بازوں کے پاس یہ قابلیت ہے، جب وہ رُوح القدس کی رہنمائی میں زندگی گزارتے ہیں۔ جب ہم اپنے دِلوں کو خدا کے کلام کی سچائی سے تر بتر کرتی ہیں اور پُر جوش دُعا کے ذریعے اُس کے پاس آنا چاہتی ہیں تو رُوح القدس ہمارے دِلوں کو مسیح کی صورت پر ڈھالتا جاتا ہے۔

ہمیں مسلسل اُس کے کلام کی فرماں برداری سے اپنے ذہنوں کو نیا اور تازہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ جب ہم درُست راستے پر چل رہی ہوں گی تو ہمارا جسم کمزور ہوسکتا ہے کہ وہ ہمیں دوبارہ پرانی اِنسانیت کی طرف مائل کرے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم دُعا میں خداوند کے ساتھ وقت گزاریں اور اُس کے کلام کا مطالعہ کریں اور اپنی زندگیوں سے اُس کے نام کو عزت اور جلال دیں۔ اِس طرح سے وہ ہمارے دِلوں کو تبدیل کرے گا اور ہم اپنی سوچ سے کم اور اُس کی سوچ سے زیادہ سوچیں گی، اِسی طرح سے مسیح کلیسیا کو پاک صاف کرتا ہے ''تا کہ اُس کو کلام کے ساتھ پانی سے غسل دے کر اور صاف کر کے مقدس بنائے'' (اِفسیوں ۵:۲۶)۔

جب ہم اُس کے رُوح القدس کے مطابق زندگی گزارتی ہیں تو وہ ہم میں اَثر پیدا کرتا ہے کہ ہم اُس کی عزت کریں، اُسے خوش کریں اور دُوسروں سے محبت کریں ۔ ہر ایک اِیمان دار میں رُوح القدس بستا ہے۔''ایک ہی رُوح کے وسیلہ سے ایک بدن ہونے کے لیے بپتسمہ لیا ''(۱۔کرنتھیوں ۱۲:۱۳)۔ ''مگر جس میں مسیح کا رُوح نہیں وہ اُس کا نہیں'' (رومیوں ۸:۹)۔ روح القدس سے معمور ہونے کا سادہ مطلب یہ ہے کہ اپنے جسم کی خواہشات پر قابو پانے اور اُن کے تابع ہونے کی بجائے روح القدس کے تابع ہونا۔ اِفسیوں ۵:۱۸ میں بیان کیا گیا ہے کہ'' شراب میں متوالے نہ بنو کیوں کہ اِس سے بد چلنی واقع ہوتی ہے بلکہ رُوح سے معمور ہوتے جاؤ''۔ جب ہم رُوح سے معمور ہوتی ہیں تو مسیح کی موجودگی کا گہرا احساس ہم میں پیدا ہو جاتا ہے اور ہم چاہتی ہیں کہ اپنی پرانی اِنسانیت کو ختم کر کے مسیح کے مطابق زندگی گزاریں۔ ہم رُوح القدس میں تب چلیں گی جب ہم ''مسیح کے کلام کو اپنے دِلوں میں کثرت سے بسنے دیں گی'' (کلسیوں ۳:۱۶)۔

اَمثال کی کتاب میں ہم اُس پاک دامن عورت کے باطن کو دیکھتی ہیں کہ وہ اپنے دِل کے لیے کچھ رہنما اُصول رکھتی تھی۔ اَمثال کی کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ اُس کا مُنہ اور اُس کی زُبان فہم اور بھلائی سے پُر تھی، ہماری گفتگو ہمارے کردار کو ظاہر کرتی ہے۔'' کیوں کہ جو دِل میں بھرا ہے وہی مُنہ پر آتا ہے''(متی ۱۲:۳۴)۔ وہ عورت جو چاہتی ہے کہ وہ راست بازی کی زندگی بسر کرے اُسے ضرور اپنے وقت کو خداوند کے ساتھ گزارنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے دِل کا کردار ہماری گفتگو سے ظاہر ہو گا۔ لوگ شاید کچھ دیر کے لیے بناوٹی روّیہ اِختیار کر لیں، مگر حقیقی طور پر اُن کے دِل کا کردار اُن کے روّیوں، گفتگو اور اَعمال سے ظاہر ہو جائے گا۔ وہ پاک دامن عورت حکمت اور بھلائی سے اپنے مُنہ پر قابو رکھتی اور بڑی سختی سے اُسے راست عقل اور بھلائی کے تابع رکھتی تھی۔

''میں نے ٹھان لیا ہے کہ میرا مُنہ خطا نہ کرے'' (زبور ۱۷:۳)۔

''میرے مُنہ کا کلام اور میرے دِل کا خیال تیرے حضور مقبول ٹھہرے۔

اَے خداوند! اَے میری چٹان اور میرے فدیہ دینے والے!'' (زبور ۱۹:۱۴)۔

خدا کے لوگ ہوتے ہوئے اِس سے پہلے کہ ہم کچھ بھی بولیں ہمیں بڑی احتیاط کے

ساتھ ہر اُس صورت حال کا جائزہ لینا چاہیے، جس کا ہم سامنا کر رہی ہیں۔ یہ دانش مندی ہے کہ جب ہم بولنے کے لیے منہ کو کھولیں تو اپنے خیالات، خواہشات اور اپنے محرکات کا کلام مقدس کی سچائیوں سے موزانہ کریں، اِس سے ہم فہم اور بھلائی کے اَلفاظ ادا کریں گی۔ بالکل اُس عورت کی طرح جس کی مثال ہمیں اَمثال ۳۱ باب میں دی گئی ہے۔ جب ہم مسلسل خدا کی حضوری سے آگاہ رہیں گی اور ہمارا دِل اُسے خوش کرے گا تو اِس سے ہماری زُبان کا توازن قائم رہے گا اور ہم خدا کی سچائی اور اُس کی بھلائی کو ظاہر کریں گے۔ جب ہم اپنی نگاہیں خداوند پر مرکوز کریں گی اور اُس کی محبت میں چلیں گی تو یہ بات ہمیں اِس قابل بنائے گی کہ ہم اپنی گفتگو کو سنوار سکیں، بولنے سے پہلے سوچیں اور اپنی گفتگو کو راست بنائیں۔

''صادق کے منہ سے دانائی نکلتی ہے
اور اُس کی زُبان سے اِنصاف کی باتیں۔
اُس کے خدا کی شریعت اُس کے دِل میں ہے۔
وہ اپنی روِش میں پھسلے گا نہیں'' (زبور ۳۷:۳۰-۳۱)۔
''باموقع باتیں رُوپہلی ٹوکریوں میں سونے کے سیب ہیں''(اَمثال ۲۵:۱۱)۔
''دانش مند کا دِل موقع اور اِنصاف کو سمجھتا ہے''(واعظ ۸:۵)۔

جو لوگ راست بازی کی زندگی گزارتے ہیں، وہ مسلسل کلامِ مقدس کے مطالعہ سے اپنے دِلوں کو راست عقل سے آراستہ کرتے ہیں اور اُن کے دِل اِس زندگی، اِس دُنیا کے گناہوں سے میل نہیں کھاتے اور اُن گناہوں سے روکتے ہیں۔ اُن گناہوں کا نتیجہ غرور اور فلسفہ اِنسانیت نکلتا ہے۔ کون سی چیز مسیحیوں کو دانش مند بناتی ہے؟ ''سارے دِل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔ اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری رہنمائی کرے گا۔ تو اپنی ہی نگاہ میں دانش مند نہ بن خداوند سے ڈر اور بدی سے کنارہ کر'' (اَمثال ۳:۵-۷)۔

ایک سمجھ دار عورت اپنے دِل میں آنے والے تمام خیالات کو پاک بناتی ہے، کیوں کہ وہ جانتی ہے کہ اُس کے یہ فیصلے اُس کے خدا اور اِنسانوں کے ساتھ تعلقات کو مضبوط

کر سکتے ہیں یا اُس کے لیے مشکلات کا سبب بن سکتے ہیں۔ میں پھر کہوں گی کہ ہمیں چاہیے کہ ہم اِس بات کو سمجھیں کہ ہمارے دِل کے خیالات او ر اَعمال خداوند کے سامنے کیسے ہیں۔اگر آپ نے بُرے خیالات کو اپنے اندر جگہ دی یا پھر آ پ نے اپنے ذہنوں کو کلام اور دُعا سے تر بتر نہ کیا تو آپ کے اَلفاظ آپ کے دِل کی بُری خواہشات کو ظاہر کریں گے۔

بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ اپنے گناہ آلودہ محرکات کو چھپا سکتے اور اپنے رُوپ کو بدل سکتے ہیں۔ شاید وہ کچھ دیر کے لیے ایسا کرسکیں، مگر وہ خدا سے کسی بھی چیز کو چھپا نہیں سکتے۔ وقتاً فوقتاً جو کچھ لوگ کہیں گے اُن سے اُن کی خواہشات اور دِل کی فطرت ظاہر ہو جائے گی۔ اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اگر لوگ اپنے گناہوں کو چھپاتے ہیں، کیوں کہ وقت کے ساتھ اُن کے اَلفاظ اُن کے دِل کو ظاہر کر دیتے ہیں۔

''صادق کے مُنہ سے حکمت نکلتی ہے لیکن کج گو زُبان کاٹ ڈالی جائے گی''(اَمثال ۱۰:۳۱)۔

''داناؤں کی زُبان علم کا دُرست بیان کرتی ہے۔ پر احمقوں کا مُنہ حماقت اُگلتا ہے''(امثال ۱۵:۲)۔

''مگر جو باتیں منہ سے نکلتی ہیں وہ دِل سے نکلتی ہیں اور وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں''(متی ۱۵:۱۸)۔

اکثر مواقعوں پر لوگ اِس بات کو سیکھ جاتے ہیں کہ وہ اپنے احساسات کو کیسے دبائیں۔ مگر وقت کے ساتھ ساتھ جب اُن میں کچھ باتیں پختہ ہو جاتی ہیں تو اُن کے خیالات اُن کی گفتگو سے ظاہر ہو جاتے ہیں اور اِس طرح اُن کے دِل کے بارے میں پتا چل جاتا ہے۔ہمیں کبھی بھی اِس بات کو نہیں بھولنا چاہیے کہ گناہ آلودہ خیالات سے لطف اَندوز ہونا اپنے آپ کو اندھا کرنا اور دھوکا دینا ہے۔ شروع شروع میں شاید کوئی شخص کسی دُوسرے کے خلاف گناہ آلودہ خیالات کا مجرم ہو۔لیکن وقت کے ساتھ ساتھ جب اُن گناہوں سے توبہ نہیں کی جاتی تو وہ بہت سی مشکلات کو پیدا کر دیں گے اور پھر لوگ اِس بات کو سمجھنا شروع کر دیں گے کہ جو کچھ وہ دُوسروں کے بارے میں سوچ رہے ہیں وہ بالکل دُرست

ہے۔ کئی مرتبہ یہ گھٹیا احساسات ہلکے پھلکے مذاق سے شروع ہوں گے اور پھر یہ طنزیہ طرز اِختیار کر لیں گے اور اِس کے بعد یہ جذبات اور احساسات اِتنے شدید ہو جاتے ہیں کہ وہ مکمل کنٹرول حاصل کر لیں گی اور اُن کی وجہ سے آپ کے اَلفاظ سخت، جارحانہ، اِلزام لگانے والے، گنوار، منہ پھٹ، جھوٹے، جھتی اور مخالفانہ ہوجائیں گے

رُوح القدس نے یعقوب کوتحریک دی کہ وہ لکھے۔''اِس لیے کہ ہم سب کے سب اکثر خطا کرتے ہیں ۔کامل شخص وہ ہے جو باتوں میں خطا نہ کرے۔ وہ سارے بدن کوبھی قابو میں رکھ سکتا ہے''(یعقوب ۳:۲)۔مگر زُبان کوکوئی آدمی قابو میں نہیں کرسکتا وہ ایک بلا ہے جوکبھی رُکتی نہیں۔ زہر قاتل سے بھری ہوئی ہے'' (یعقوب ۳:۸)۔یہ آیات مسلسل ہمیں یاد دِہانی کراتی ہیں کہ ہمیں اپنی توجہ خداوند کی طرف مرکوز کرنی چاہیے اور رُوح القدس کی رہنمائی میں چلنا چاہیے کیوں کہ ہم اُس کے بغیر کبھی بھی اپنی گفتگو کو لگام نہیں ڈال سکتی اور نہ ہی اُسے سدھار سکتی ہیں۔ اَمثال ۳۱ باب کی پاک دامن عورت بھی اپنی زُبان پر قابونہیں پاسکتی تھی۔ وہ بھی بالکل میرے اور آپ جیسی تھی اُسے بھی مسلسل بڑی عاجزی کے ساتھ اپنے دِل کو خدا کی راست بازی کے سپرد کرنے کی ضرورت تھی اور خدا کا کلام ہی اُس کے ذہن کو درُست کرتا تھا۔

کلامِ مقدس میں بہت سے ایسے حوالہ جات ہیں جن کا تعلق ہماری گفتگو سے ہے۔ اَمثال کی کِتاب اِس موضوع پر قابلِ اِدراک طریقے سے بیان کرتی ہے۔مگر میں اِفسیوں ۴:۲۹-۳۲ کی روشنی میں راست گفتگو کے بارے میں جائزہ لینے کی کوشش کروں گی۔ ''کوئی گندی بات تمہارے مُنہ سے نہ نکلے بلکہ وہی جو ضرورت کے موافق ترقی کے لیے اچھی ہو تا کہ اُس سے سننے والوں پر فضل ہو۔ اور خدا کے پاک رُوح کو رنجیدہ نہ کرو جس سے تم پر مخلصی کے دِن کے لئے مُہر ہوئی۔ ہر طرح کی تلخ مزاجی اور قہر اور غصہ اور شوروغل اور بدگوئی ہر قسم کی بدخواہی سمیت تم سے دُور کی جائیں اور ایک دُوسرے پر مہربان اور نرم دِل ہو اور جس طرح خدا نے مسیح میں تمہارے قصور معاف کیے ہیں تم بھی ایک دُوسرے کے قصور معاف کرو''۔

کلام کا یہ حصہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم جب بولیں تو ہمارے اَلفاظ اور ہمارے روّیوں

کو مسیحی لگنا چاہیے ۔ جیسے جیسے رُوح القدس ہمیں مسیح کی صورت پر ڈھالتا جائے ہم رُوحانی طور پر ترقی کریں اور اُس کا کلام ہمارے دِلوں کو تر بتر کرے اور ہم اپنی گفتگو اور اپنے روّیے میں رُوحانی ترقی کریں۔ رُوح القدس نے پولس رسول کو ہمیں یہ بات سکھانے کے لیے تحریک دی۔ پس آئیں اِفسیوں میں بیان کئے گئے گفتگو کے اُن اُصولوں پر بڑی گہرائی سے غور کریں۔

ہماری گفتگو معیوب نہیں ہوئی چاہیے

معیوب کے لیے یونانی لفظ Sapros اِستعمال ہوا ہے جس کے معنی ''سڑا ہوا، نکما، ناقص اور بُرا'' کے ہیں۔ یہاں پر اِس بات کو اِس طرح بیان کیا گیا ہے کہ بد اَخلاق اور غیر اَخلاقی گفتگو ایسی نفرت انگیز ہے جیسا کہ راست باز کے منہ میں گلا سڑا کھانا۔ بہت سے لوگ ایسے گھروں میں پیدا ہوتے اور پرورش پاتے ہیں جہاں قسم اُٹھانا اور غیر مہذب اور گندی گفتگو کرنا معمول کی بات ہوتی ہے۔ بہت سے اِیمان دار بھی ایسے ہیں جن کا تعلق ایسے ماضی سے ہے جہاں وہ بُری عادات، اوچھا پن اور اشتعال انگیز گفتگو کا شکار رہے۔ بہت سے لوگوں کی پرورش اِس انداز میں ہوتی ہے کہ وہ دُوسرں سے گفتگو کے دوران غیر مہذب، بداَخلاق اور تلخ الفاظ کا اِستعمال کرتے ہیں۔ جب آپ یسوع کے پاس آئیں تو آپ کو چاہیے کہ آپ اُسے کہیں کہ وہ آپ کے دِل کو نیا بنا دے ۔ ہمیشہ اِس بات کو یاد رکھیں ''کیوں کہ تم پہلے تاریکی تھے مگر اب خداوند میں نور ہو۔ پس نور کے فرزندوں کی طرح چلو (اِس لیے کہ نور کا پھل ہر طرح کی نیکی اور راست بازی اور سچائی ہے) اور تجربہ سے معلوم کرتے رہو کہ خداوند کو کیا پسند ہے۔ اور تاریکی کے بے پھل کاموں میں شریک نہ ہو بلکہ اُن پر ملامت ہی کیا کرو۔ کیوں کہ اُن کے پوشیدہ کاموں کا ذِکر بھی کرنا شرم کی بات ہے۔ اور جن چیزوں پر ملامت ہوتی ہے وہ سب نور سے ظاہر ہوتی ہیں کیوں کہ جو کچھ ظاہر کیا جاتا ہے وہ روشن ہو جاتا ہے''(اِفسیوں ۵:۸-۱۳)۔ جب خدا کے لوگ معیوب گفتگو کرتے ہیں تو اِس سے خدا کی بے عزتی ہوتی ہے ۔ ہمارے اَلفاظ براہِ راست ہمارے دِل کی عکاسی کرتے ہیں۔

اپنی زُبانوں کو قابو میں رکھنا بہت مشکل ہے کیوں کہ ہمارے برگشتہ دِلوں کے لیے یہ کام بہت ہی کٹھن ہے کہ وہ مسلسل خدا کی فرماں برداری میں رہیں۔ یہاں تک کہ بہت اچھے مسیحی بھی اِس بات کے لیے بہت سخت جدوجہد کرتے ہیں کہ وہ اپنے دِلوں کو پاک رکھیں۔ اپنے دِلوں کو پاک رکھنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ مسلسل اُس کے کلام کی سچائیوں کو سُنا جائے اور اُن کی پیروی کی جائے۔

''جوان اپنی روِش کس طرح پاک رکھے؟ تیرے کلام کے مطابق اُس پر نگاہ رکھنے سے'' (زبور ۱۱۹:۹)۔

''اور نہ بے شرمی اور بے ہودہ گوئی اور ٹھٹھا بازی کا کیوں کہ یہ لائق نہیں بلکہ برعکس اِس کے شکرگزاری ہو۔ کیوں کہ تم یہ خوب جانتے ہو کہ کسی حرام کار یا ناپاک یا لالچی کی جو بُت پرست کے برابر ہے مسیح اور خدا کی بادشاہی میں کچھ میراث نہیں'' (افسیوں ۵:۴-۵)۔

''لیکن اب تم بھی اِن سب کو یعنی غصہ اور قہر اور بدخواہی اور بدگوئی اور منہ سے گالی بکنا چھوڑ دو۔ ایک دُوسرے سے جھوٹ نہ بولو کیوں کہ تم نے پُرانی اِنسانیت کو اُس کے کاموں سمیت اُتار ڈالا۔ اور نئی اِنسانیت کو پہن لیا ہے جو معرفت حاصل کرنے کے لیے اپنے خالق کی صورت پر نئی بنتی جاتی ہے'' (کلُسّیوں ۳:۸-۱۰)۔

ہماری گفتگو راست اور عمدہ ہونی چاہیے

جب راست باز بولیں تو اُن کی گفتگو کو ایسا ہونا چاہیے کہ سننے والے ترقی کریں۔ مطلب کہ سننے والے اُن کے کہے ہوئے اَلفاظ کو سن کر خوش ہوں نہ کہ اُن کی گفتگو سے اُن کے دِل بیزار ہوں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے منہ کو رُوح القدس کی رہنمائی میں دیں اور بہ طور راست بازی کے آلہ کار ایسی گفتگو کریں جو فائدہ مند، تعمیری، سودمند، حوصلہ مند اور باترتیب ہو۔ پاک دامن عورت اپنے مُنہ کو حکمت سے کھولتی تھی اور اُس کی زُبان بھلائی کی تعلیم دیتی تھی۔ وہ صرف سچ ہی نہیں بولتی تھی بلکہ اُس کے اَلفاظ خیر اندیش، محبت آمیز

اور عاجزی سے بھرپور اور نیک تھے۔ ''دانا دِل ہوشیار کہلائے گا اور شیرین زُبانی سے علم کی فراوانی ہوتی ہے'' (اَمثال ۲۱:۱۶)۔

جب دُوسرے لوگوں کو اِس بات کا یقین ہوجاتا ہے کہ آپ اُن کی فکر کرتے ہیں اور اُن کا خیال رکھتے ہیں تو وہ زیادہ توجہ سے آپ کی بات سنیں گے۔ یہ بات چاپلوسی یا خوش آمد کے لیےنہیں کہی گئی۔ چاپلوسی اور خوش آمد گناہ ہے اور لوگ صرف اِس کو اپنے مقاصد اور فوائد کے لیے اِستعمال کرتے ہیں، اِس میں صرف وہ باتیں کہی جاتی ہیں جو اگلے فرد کو پسند ہوتی ہیں یا جن کو وہ سننا پسند کرتے ہیں۔ اپنے اَلفاظ اپنے روّیے سے مہربانی، نرم دِلی اور شفقت کو ظاہر کرنے سے ہم اُن لوگوں پر جن سے ہم بات چیت کرتی ہیں یہ ظاہر کرتی ہیں کہ ہم اُن سے محبت کرتی ہیں اور اُن کا خیال رکھتی ہیں۔ دُوسروں سے اچھے اور نرم لہجے میں بات کرنے سے ہم اپنے اچھے روّیے کو اُن پر منعکس کرتی ہیں۔

مہربانی اور نوازش کے اَلفاظ کا یہ مطلب نہیں کہ ہم خوش خبری کے پیغام سے سمجھوتا کر لیں اور اُن کو اِس طرح کا بنانے کی کوشش کریں کہ دُوسرے لوگ اُس کو مان سکیں۔ ہماری یہ کوشش بالکل بھی فائدہ مند نہیں ہو گی، اگر ہم دُنیا کو فلسفہ اِنسانیت کے طریقے سے جاننے کی کوشش کریں تو اِس صورت میں خدا کے کلام کو مرغوب بنانا پاک دامنی نہیں ہے۔ تاہم یہ بہت ہی ضروری ہے کہ ہم اپنی کمزوری کی وجہ سے لوگوں کو سچائی سے بہت دُور نہ لے جائیں۔ بجائے اِس کہ ہمیں بائبل مقدس کا مطالعہ کرنا چاہیے اور دُعا کرنی چاہیے کہ خداہمیں اپنی سچائی کی وسعت کے لیے اِستعمال کرے اور رُوح القدس ہماری رہنمائی کرے اور ہمیں اُن لوگوں پر جو ہمارے دائرہ اَثر میں ہیں بڑی وضاحت، حلم مزاجی اور خیر اَندیشی سے ظاہر کرے۔

ہمیں اِس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہمیں صرف لوگوں سے خدا کی سچائی کو بیان کرنا چاہیے کیوں کہ اُن کی رُوحوں کو اُس سچائی سے تبدیل کرنے کا کام رُوح القدس کا ہے ۔ ہم نے صرف پودا لگانا اور اُسے پانی دینا ہے اُسے بڑھانے کا کام خدا کا ہے۔ (۱۔کرنتھیوں ۳:۷) ''اُسی طرح میرا کلام جو میرے منہ سے نکلتا ہے پورا ہو گا۔ وہ بے اَنجام میرے پاس واپس نہ آئے گا بلکہ جو کچھ میری خواہش ہو گی وہ اُسے پورا کرے گا

اور اُس کام میں جس کے لیے میں نے اُسے بھیجا موثر ہو گا'' (یسعیاہ ۵۵:۱۱)۔ہمارا کام صرف لگانا اور پانی دینا ہے نہ کہ اُکھاڑنا اور تباہ کرنا۔ہمیں اِس بارے میں نہایت اِحتیاط کی ضرورت ہے کہ ہمارے بدن اور ہمارے فطری میلانات کبھی بھی ہماری شخصیت اور میلانات کو منفی نہ بنائیں بلکہ وہ اِس طرح کے بنیں کہ جن کو خدا اِستعمال کرنا چاہتا ہے۔

ایک دُوسری بہت ہی اہم بات جو ہمیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اکثر خدا ہمیں دُوسروں کی ترقی، تربیت، دُرُستی اور تنبیہ کے لیے اِستعمال کرتا ہے۔''اَے بھائیو! اگر کوئی آدمی کسی قصور میں پکڑا بھی جائے تو تُم جو رُوحانی ہو اُس کو حلم مزاجی سے بحال کرو اور اپنا بھی خیال رکھ۔کہیں تو بھی آزمایش میں نہ پڑ جائے'' (گلتیوں ۶:۱)۔ کچھ لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ یہ بات کر کے کہ ہم کامل نہیں ہیں اِس ذِمے داری سے جان چھڑا سکتے ہیں۔ وہ ایسا محسوس نہیں کرتے کہ چرچ میں گناہ کے متعلق لوگوں سے بات کرنے کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ خدا کی اِس دی گئی ذِمے داری سے جی چراتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ چرچ میں گناہ کے متعلق بات چیت کرنا صرف پاسٹر اور ایلڈر کی ذِمے داری ہے۔تاہم خدا کا کلام ہمیں اِس تصادم کے بارے میں بڑے موثر طریقے سے سکھاتا ہے۔

پس ہم گناہ کے معاملے میں اپنے بھائی کے ساتھ بات چیت کر سکتے ہیں یہاں تک کہ اگر ہم کامل نہ بھی ہوں۔متی ۷:۱-۶ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ اگر تمہاری آنکھ (زندگی) میں شہتیر (گناہ) ہے تو پہلے اُسے نکال تاکہ تم اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو دیکھ سکے۔ متی ۱۸:۱۵-۲۰ میں ہمیں بڑے واضح انداز میں سکھایا گیا ہے اگر ہمارا بھائی گناہ کرتا ہے تو ہم نے اُسے کیسے سمجھانا ہے۔ہمیں خدا کے طریقوں پر اِیمان رکھنے اور اُن کی پیروی کرنے کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ شرافت کی رُوح کبھی بھی سچ اور پاکیزگی سے سمجھوتا نہیں کرتی۔

یہ کسی صورت بھی محبت اور حلم مزاجی نہیں ہو گا، اگر ہم اپنی ذِمے داریوں سے جی چراتے اور مسیح کی کلیسیا کو گناہ سے پاک نہیں رکھتے۔حقیقت میں یہ کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ تاہم جب ہمیں کسی بھائی یا بہن کے خفیہ گناہ کے بارے میں علم ہوتا ہے تو ہمیں

چاہیے کہ ہم اُس کی مدد کریں اور اُس کی خدا کے ساتھ صلح کرائیں۔ یہی سچی صلح جوئی ہے۔ پولس کسی مسئلہ کے بارے میں کرنتھس کی کلیسیا کو لکھتا ہے" تمہارا فخر کرنا خوب نہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تھوڑا سا خمیر سارے گندھے ہوئے آٹے کو خمیر کر دیتا ہے؟" (۱۔کرنتھیوں ۶:۵)۔ ہمیں اِس بات کے بارے میں جاننے کی ضرورت ہے کہ جب ہم کلیسیا میں گناہ کے بارے میں بات نہیں کریں گے تو اِس کے اَثرات پورے چرچ پر پڑیں گے۔ "تو اپنے دِل میں اپنے بھائی سے بُغض نہ رکھنا اور اپنے ہمسایہ کو ضرور ڈانٹتے بھی رہنا تا کہ اُس کے سبب سے تیرے سر گناہ نہ لگے" (احبار ۱۹:۱۷)۔

ہماری گفتگو باموقع ہونی چاہیے

یہ دانش مندی ہو گا کہ ہم بولنے سے پہلے اپنے اَلفاظ پر غور کریں اور یہ بھی سمجھ داری ہو گا کہ ہم اپنے اِردگرد کا بھی جائزہ لیں کہ جہاں پر ہم موجود ہیں کیا ہمارے اَلفاظ اِس موقع کے مطابق دُرُست ہیں۔ یہ ہماری حکمت اور بھلائی کو ظاہر کرے گا۔ جب ہم اپنے اِردگرد اور حالات کے مطابق بات کرتی ہیں اور بات پر غور کرتی ہیں کہ اِس موقع کے لیے کون سی باتیں، اَلفاظ اور موضوعات درُست ہوں گے۔ "آدمی اپنے منہ کے جواب سے مسرور ہوتا ہے اور باموقع بات کیا خوب ہے" (اَمثال ۱۵:۲۳)۔ "باموقع باتیں رُو پہلی ٹوکریوں میں سونے کے سیب ہیں" (اَمثال ۲۵:۱۱)۔

یقیناً یہ مناسب نہیں ہو گا کہ آپ گناہ آلود اَلفاظ اپنے منہ سے نکالیں۔ پس جب آپ کا دِل بدی کے خیالات سے آزمایا جائے تو یہ بہت ہی اچھا ہو گا کہ آپ خاموش رہیں اور خداوند کے سامنے اپنے اِس گناہ کا اِقرار کریں۔ بسااوقات جب ہم لوگوں سے گفتگو کرتی ہیں تو اکثر کچھ ایسے موضوعات ہوتے ہیں جن کے بارے میں ہم بہت پُرجوش ہوتی ہیں اور اُن پر اپنی رائے دے کر خوشی محسوس کرتی ہیں۔ جب ہم محسوس کریں کہ ہم نامناسب گفتگو کی طرف مائل ہو رہی ہیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اُس آزمایش کا مقابلہ کریں اور اُسے بدلنے کی کوشش کریں۔ اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ دُوسرے کیا کہتے یا کیا کرتے ہیں۔ مگر ہمیں ضرور اپنے آپ کو منفی خیالات اور جذبات سے دُور رکھنا چاہیے

''بدی سے مغلوب نہ ہو بلکہ نیکی کے ذریعہ سے بدی پر غالب آؤ''(رومیوں ۱۲:۲۱)۔ ہماری مثال یسوع مسیح ہے ۔ نہ وہ گالیاں کھا کر گالی دیتا تھا اور نہ دُکھ پا کر کسی کو دھمکاتا تھا بلکہ اپنے آپ کو سچے اِنصاف کرنے والے کے سپرد کرتا تھا''(۱۔پطرس ۲:۲۳)۔ ہماری زندگی میں کچھ مواقع ایسے آتے ہیں جب ہمارا خاموش رہنا ہمارے بولنے سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ پس یہ عقل مندی ہوگا کہ ہم وہاں خاموش رہیں۔

''اَے خداوند! میرے منہ پر پہرا بٹھا۔ میرے لبوں کے دروازہ کی نگہبانی کر۔ میرے دِل کو کسی بُری بات کی طرف مائل نہ ہونے دے کہ بدکاروں کے ساتھ مِل کر شرارت کے کاموں میں مصروف ہو جائے اور مجھے اُن کے نفیس کھانے سے باز رکھ'' (زبور ۱۴۱:۳-۵)۔

''جو اپنے منہ اور اپنی زُبان کی نگہبانی کرتا ہے اپنی جان کو مصیبتوں سے محفوظ رکھتا ہے''(اَمثال ۲۱:۲۳)۔

اگر آپ سمجھتی ہیں کہ آپ کچھ دُوسرے لوگوں کے بیچ میں رہیں گی تو کچھ دیر کے لیے دُعا کریں، تاکہ خدا آپ کو دُوسرے لوگوں پر راست اَثرات ڈالنے کے لیے اِستعمال کرے۔ یہ بہت اچھا ہے کہ ہم اپنی کمیوں اور کمزوریوں کو یاد رکھیں، اِس سے پہلے کہ ہم ایسے حالات کا سامنا کریں کہ جن سے بعد میں ہمیں پچھتاوا ہو۔ جب ہم دُوسروں کے ساتھ ہوتی ہیں تو غفلت میں ایسے ہوسکتا ہے کہ ہماری توجہ اُس بات سے ہٹ جائے جس کے لیے خداوند ہمیں اِستعمال کرنا چاہتا ہے۔ ہم ہمیشہ دُوسروں کی ضروریات، مشکلات اور پریشانیوں سے باخبر نہیں ہوسکتی اور نہ ہی ہم ہمیشہ اِس بات کو جان سکتی ہیں کہ ہم دُوسرے لوگوں کے لیے کتنی اہم ہوسکتی ہیں۔ اِس سے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، کیوں کہ ہمیں اِن چیزوں کو ہمیشہ جاننے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم دانش مندی اور شرافت کے ساتھ چلیں اور رُوح القدس کو موقع دیں کہ جیسا وہ ہمیں اور ہماری گواہی کو دُوسروں کے لیے اِستعمال کرنا چاہتا ہے۔ اگر ہم مسلسل سمجھ داری اور رُوح القدس کی رہنمائی میں نہیں چلیں گی تو ہم اپنی ہی سوچوں میں محو خیال رہیں گی اور یوں ہم خدا کے لیے اِستعمال نہیں ہوسکیں گی۔

اگر آپ کسی شادی، پکنک، چرچ کے پروگرام، کرسمس پارٹی یا ہمسائیوں کے ہاں دعوت پر جارہی ہیں تو سب سے پہلے تنہائی میں خداوند سے دُعا کریں تا کہ وہ آپ کو وہاں پر اپنے نام کو عزت اور جلال دینے کے لیے اِستعمال کرے۔ وہاں جانے کے دوران بڑی سختی سے اپنے آپ کو یہ بات یاد دِلاتی رہیں۔ ''محبت بے ریا ہو۔ بدی سے نفرت رکھو۔نیکی سے لپٹے رہو۔ برادرانہ محبت سے آپس میں ایک دُوسرے کو پیار کرو۔عزت کے رُو سے ایک دُوسرے کو بہتر سمجھو'' (رومیوں ۱۲:۹-۱۰)۔ یہ بہت اچھا ہو گا کہ ہم وہ وقت دُوسروں کی بھلائی، بہتری اور اچھی گفتگو کے لیے اِستعمال کریں۔ اچھی اور باموقع باتوں کا اِستعمال آپ کی دانش مندی ثابت ہو گا جس کے لیے لازم ہے کہ آپ اچھی گفتگو کو سننے کی مشق کریں۔ یہ اچھا ہو گا کہ اگر آپ صرف اپنی ذات پر توجہ کرنے کی آزمائش کا مقابلہ کریں۔ یہ بہت ہی بُرا ہوتا ہے جب لوگ مسلسل اپنی گفتگو کا مرکز صرف اپنی ذات کو رکھتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم فطری طور پر اپنی ذات کو زیادہ توجہ دیتی ہیں، میں اور آپ اِس کی زندہ مثال ہیں۔ یہ دانش مندانہ ہو گا کہ ہم اُن لمحات میں دُوسروں کی زندگیوں پر بھی توجہ دیں نہ کہ صرف اپنی خواہشات کی تکمیل چاہیں ۔ اِس سے ہمارے تعلقات دُوسروں سے مضبوط ہوں گے اور ہم اُن پر ظاہر کریں گے کہ ہم حقیقت میں اُن کا خیال رکھتی ہیں۔

''تفرقے اور بے فخر کے باعث کچھ نہ کرو بلکہ فروتنی سے ایک دُوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھے۔ ہر ایک اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دُوسرں کے احوال پر بھی نظر رکھے'' (فلپیوں ۲:۳-۴)۔

ہماری گفتگو سننے والوں کے لیے فائدہ مند ہو

ہم میں سے ہر کوئی اِس بات کو ترجیح دے گا کہ وہ خوش طبع لوگوں کے درمیان رہے۔ اِس سے ہم یہ محسوس کرتی ہیں کہ وہ حقیقت میں ہم سے پیار کرتے اور ہمارا خیال رکھتے ہیں۔ جب وہ ہمارے ساتھ اچھا روّیہ رکھتے ہیں تو لوگ اُن سے اچھی طرح سیکھتے ہیں جو اُن سے پیار اور عزت سے پیش آتے ہیں۔ تاہم یہ بہت ہی مشکل ہو گا کہ آپ

اُن لوگوں کے لیے محبت کو ظاہر کریں جو اشتعال انگیز، ریاکار، فریبی، طنز کرنے والے،تنقید کرنے والے، ناراض اور جارحانہ سوچ رکھتے ہوں۔

اچھی گفتگو سے ہم دُوسرں کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کر سکتی ہیں۔ جب ہم گفتگو کریں تو ہمارے اَلفاظ کو ہمارے دِل کی محبت، رحم، اچھی سوچ، معافی، خوشی، سچائی، خدا پرستی اور مسیح کی وفاداری کو ظاہر کرنا چاہیے۔ جب ہم اپنے دِلوں اور اپنے اَلفاظ کو رُوح القدس کی تابع فرمانی میں دیتی ہیں تو وہ اپنے پھل کو ہم میں پیدا کرتا ہے اور اِس سے ہم اُن لوگوں پر مسیح کی خیر خواہی کو ظاہر کریں گی جن سے ہم بات چیت کرتی ہیں۔''مگر رُوح کا پھل محبت۔ خوشی۔ اِطمینان۔ تحمل۔مہربانی۔ نیکی۔ اِیمان داری۔حلم۔ پرہیز گاری ہے۔ ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں۔ اور جو مسیح یسوع کے ہیں اُنھوں نے جسم کو اُس کی رغبتوں اور خواہشوں سمیت صلیب پر کھینچ دیا ہے۔ اگر ہم رُوح کے سبب سے زندہ ہیں تو رُوح کے موافق چلنا بھی چاہیے۔ ہم بے جا فخر کر کے نہ ایک دُوسرے کو چڑائیں نہ ایک دُوسرے سے جلیں'' (گلتیوں ۵:۲۲-۲۶)۔

جب خدا کا کام کرتے ہوئے ہمیں گناہ کا سامنا کرنا پڑے تو ہمیں حلم مزاجی اور بحالی کی تحریک میں چلنا چاہیے نہ کہ ملامت آمیز روّیے سے۔ جب ہم کسی دُوسرے سے اُس کے گناہ کے بارے میں بات چیت کریں گی تو اِس سے ہماری مدد ہو گی۔ ملامت اور زیادہ شدید ہوجاتی ہے جب ہمارے اَلفاظ ہماری جسمانی حرکات اور ہمارے روّیے اِس میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اِس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم ڈرانے دھمکانے اور اپنے منفی روّیوں سے گریز کریں۔ اِسی وجہ سے ہمیں گلتیوں ۶:۱ میں یاد دِہانی کرائی گئی ہے کہ ہم حلم مزاجی کی رُوح میں چلیں۔ اِس سے پہلے کہ ہم کسی بھی قسم کے حالات کا سامنا کریں تو یہ بہت اچھا ہو گا کہ آپ دُعا کریں اور اُن حالات کے لیے اپنے آپ کو تیار کریں۔ جب آپ لوگوں کے گناہ کا مقابلہ کریں گی تو نہ صرف اُن کے جذبات بہت شدید قسم کے ہوں گے۔ بلکہ آپ بھی چاہیں گی کہ آپ اُن کے ساتھ شدید جذبات کا اِظہار کریں ۔ خاص طور پر جب اُن کا گناہ آپ اور آپ کے کسی قریبی دوست پر اَثر انداز ہو گا۔

اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ آپ کیسے حالات میں ہیں۔ یہ اچھا ہے کہ ''تمہارا کلام

ہمیشہ ایسا پُرفضل اور نمکین ہو کہ تمہیں ہر شخص کو مناسب جواب دینا آجائے'' کلسیوں ۴:۶)۔ نمک دو طرح سے اِستعمال ہوتا ہے، ایک تو اِس سے ہمارا کھانا لذید ہو جاتا ہے اور دُوسرا اِس سے اُسے خراب ہونے سے بھی بچایا جا سکتا ہے۔ مسیحیوں کو چاہیے کہ وہ بھلائی اور شفقت سے اپنے اَلفاظ کو پُرلطف اور اِس بات کو یقینی بنائیں کہ اُن کی گفتگو پاک اور موثر ہو، تاکہ وہ سننے والوں کے لئے دِل کش ہو۔ ہم سمجھ، راست بازی اور عاجزی سے اِس بات کو جان سکتی ہیں کہ دُوسروں کو ہم نے کیا جواب دینا ہے۔

سخت، گنوار، پریشان کن اور ٹھنڈی گفتگو غرور پیدا کرتی اور لوگوں کے درمیان دِیوار کھڑی کرتی ہے، اِس طرح سے موثر روابط میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے چاہے آپ کی بات سچ پر ہی مبنی کیوں نہ ہو۔ پولس لکھتا ہے'' اگر میں آدمیوں اور فرشتوں کی زُبانیں بولوں اور محبت نہ رکھوں تو میں ٹھنٹھناتا پیتل یا جھنجھناتی جھانجھ ہوں'' (ا۔ کرنتھیوں ۱:۱۳)۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص رُوحانی نعمتوں کی زُبان یا فرشتوں کی زُبان میں بات کرتا ہے، اگر وہ محبت نہیں رکھتا تو اُس سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر وہ بات سچ بھی ہو۔ اگر اُس میں محبت شامل نہیں تو آپ لوگوں کے غصے کو بھڑکائیں گی، جیسا کہ وہ ٹھنٹھناتے پیتل اور جھنجھناتی جھانجھ کو سنتے ہیں۔ یہ فطری ردِعمل ہے کہ جب لوگ قابلِ اعتراض اور ناخوش گوار آواز سنتے ہیں وہ اپنے کانوں کو بند کر لیتے ہیں۔

جب وہ پاک دامن عورت بولتی تھی تو لوگ اُس کے پیار او رمحبت کو محسوس کر سکتے تھے جو اُس کے دِل میں تھا۔ محبت ایک لازمی جزو ہے اور اِس کی وجہ سے ہی لوگ ہماری سنتے ہیں جب ہم بولتی ہیں۔ جب آپ کی گفتگو میں اُس عورت کی طرح محبت اور عقل مندی شامل ہوں گے تو یہ آپ کے اَلفاظ میں تحریک پیدا کر دیں گے۔'' دانا کا دِل اُس کے مُنہ کی تربیت کرتا ہے اور اُس کے لبوں کو علم بخشتا ہے۔ دِل پسند باتیں شہد کا چھتا ہیں وہ جی کو میٹھی لگتی ہیں اور ہڈیوں کے لیے شفا ہیں'' (اَمثال ۱۶:۲۳-۲۴)۔

یہ بہت اچھی گواہی ہے کہ اگر کوئی اپنے اچھے اَلفاظ اور ملنسار مزاج کے ذریعے لوگوں کی حوصلہ اَفزائی کے لیے خدا کے نام کو عزت اور جلال دینے کے لیے اِستعمال ہوتا ہے۔ ہمیں بہت اِحتیاط کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم غیر ضروری طور پر لوگوں کو دِق نہ کریں اور

اُن کے ساتھ تعصب اور بے پرواہی کا روّیہ اِختیار نہ کریں۔مختلف مزاج کے لوگ مختلف قسم کی خوبیاں اور خامیاں رکھتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض اوقات ہماری خوبیاں ہماری کمزوریاں ہوسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص جو مضبوط کردار کا مالک ہے اور فطری طور پر خوش اَخلاق اورملن سار ہے کئی مرتبہ وہ غلطیوں کے خلاف کھڑا ہونے یا گناہ کا مقابلہ کرنے میں کمزور ہوتا ہے۔ حالاں کہ ایک شخص جو مضبوط کردار کا مالک ہے وہ سچائی پر قائم رہنے میں مستحکم ہوتا ہے اورمشکل اور غیر آرام دہ کام بھی کرسکتا ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے وہ بھلائی اور رحم کے اِظہار میں کمزور ہو۔ یہ بہت ہی اہم ہے کہ ہم اپنا جائزہ لیں اور اِس بات کو یقینی بنائیں کہ ہم بڑی اِحتیاط اور محبت کے ساتھ لوگوں سے پیش آئیں۔ جب ہم اپنے آپ کو رُوح القدس کی رہنمائی کے سپرد کریں گی تو اِس سے کچھ فرق نہیں پڑے گا کہ ہمارے فطری میلانات اور کمزوریاں کیا ہیں کیوں کہ رُوح ہمیں قوت دے گا۔

ہماری گفتگو رُوح القدس کو رنجیدہ نہ کرے

جب ہم اپنی زندگی میں اُس کے کلام پر بہ طور رہنما اِعتماد نہیں کرتی تو ہم اُس کے رُوح کو رنجیدہ کرتی ہیں اور جب ہم اُس کے رُوح سے متفق ہوتی ہیں اور اُس کی مرضی کی تابع فرمانی کرتی ہیں تو اِس سے اُس کے نام کو عزت اور جلال ملتا ہے ۔ گناہ کا اِختیار یہ ہے کہ جب ہم وہ کام کرتی ہیں جس کے بارے میں ہم خیال نہیں کرتی تو یہ گناہ ہے۔ بھول چوک کا گناہ یہ ہے کہ جب ہم اُس چیز کو نظر انداز کرتی ہیں جس کے بارے میں ہم خیال کرتی ہیں کہ وہ گناہ ہے۔ ہر قسم کی ناراستی اُسے رنجیدہ کرتی ہے۔

''رُوح کو نہ بجھاؤ'' (۱۔تھسلنیکیوں ۵:۱۹)۔

'' پس گناہ تمہارے فانی بدن میں بادشاہی نہ کرے کہ تم اُس کی خواہشوں کے تابع رہو'' (رومیوں ۶:۱۲)۔

کیوں کہ ہم اپنی ذات سے بہت زیادہ پیار کرتی ہیں، اِس لیے ہم فطری طور پر اپنی شخصیت کے عیب اور گناہ کے میلانات سے آنکھیں بند رکھتی ہیں۔ یہ اِنسانی فطرت ہے

کہ وہ ہمیشہ اپنی غلطیوں سے چشم پوشی کرتا ہے۔ بسااوقات لوگ یہ کہتے فخر محسوس کرتے ہیں کہ وہ '' بروں بین'' (Extrovert) ہیں یا '' باطن پسند''(Introvert) ہیں اور اگر لوگ یہ پسند نہیں کرتے کہ خدا نے اُن کو کیسا بنایا ہے تو یہ اُن کا مسئلہ ہے یہ میرا ذاتی خیال ہے ۔آپ کو حیران ہونے کی ضرورت نہیں کہ آپ میرے ساتھ کیسے کھڑی ہیں کیوں کہ اگر میں کچھ پسند نہیں کروں گی میں کہہ دُوں گی۔کئی مرتبہ لوگوں کو قائل کیا جاتا ہے کہ غیر مہذب گفتگو سے بچنا ہی پاک دامنی ہے۔لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ جو آپ کے ذہن میں ہے اُسے بیان کرنا پاک دامنی نہیں ہے۔ برعکس اِس کے اصل میں یہ بے وقوفی ہے ۔

''احمق فہم سے خوش نہیں ہوتا لیکن صرف اِس سے کہ اپنے دِل کا حال ظاہر کرے'' (اَمثال ۱۸:۲)۔

''نرم جواب قہر کو دُور کر دیتا ہے پر کرخت باتیں غضب انگیز ہیں۔ داناؤں کی زُبان علم کا درُست بیان کرتی ہے۔ پر احمق کا مُنہ حماقت اُگلتا ہے''(اَمثال ۱۵:۱-۲)۔

''صاحب علم کم گو ہے اور صاحب فہم متین ہے۔''(اَمثال ۱۷:۲۷)

''احمق بھی جب تک خاموش ہے عقل مند گنا جاتا ہے۔ جو اپنے لب بند رکھتا ہے ہوشیار ہے''(اَمثال ۱۷:۱۸)۔

میں آپ کی حوصلہ اَفزائی کروں گی کہ آپ اَمثال کی پوری کتاب کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گی کی کیسے مناسب اور نامناسب گفتگو کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ یہ بات رُوح القدس کو رنجیدہ کرتی ہے کہ جب ہم اُن چیزوں کے بارے میں محتاط نہیں ہوتی جن کا تعلق اُس کے ساتھ ہے۔

''مگر میں یہ کہتا ہوں کہ رُوح کے موافق چلو تو جسم کی خواہش کو ہرگز پورا نہ کرو گے۔ کیوں کہ جسم رُوح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور رُوح جسم کے خلاف اور یہ ایک دُوسرے کے مخالف ہیں تاکہ جو تم چاہتے ہو وہ نہ کرو'' (گلتیوں ۵:۱۶-۱۷)۔

'' اگر ہم رُوح کے سبب سے زندہ ہیں تو رُوح کے موافق چلنا بھی چاہیے۔ ہم بے جا فخر کر کے نہ ایک دُوسرے کو چڑائیں نہ ایک دُوسرے سے جلیں'' (گلتیوں ۵:۲۵-۲۶)۔

یہ بات رُوح القدس کو رنجیدہ کرتی ہے کہ جب ہم اُس کی مرضی کا مقابلہ کرتی ہیں جب وہ ہمیں مسیح کی صورت پر بدلتا جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کی پیروی کریں۔ پس وہ ہمارے باطن کو اپنے رُوح کی قدرت سے زور آور بنا سکتا ہے۔''تاکہ ایمان کے وسیلہ سے مسیح ہمارے دِلوں میں سکونت کرے''(اِفسیوں۳:۱۷)۔

ہماری گفتگو کو عداوت، قہر، غصے، تکرار، بدگوئی اور کینہ سے پاک ہونا چاہیے۔ اِس فہرست میں بیان کیے گئے پہلے تین گناہوں (عداوت، قہر اور غصہ) اُن کا تعلق دِل کے ساتھ ہے اور اگر یہ دِل پر اَثرانداز ہوں گے تو ظاہری طور پر تکرار، بدگوئی اور کینہ کا سبب بنیں گے۔ میں دوبارہ کہوں گی کہ اگر دِل میں (عداوت، قہر اور غصہ) کی کثرت ہے تو زُبان (تکرار، بدگوئی اور کینہ) کا اِظہار کرے گی۔ آئیں اِن میں سے ہر ایک کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتی ہیں۔

عداوت(Pikria)

یونانی زُبان کے اِس لفظ کے معنی ''جوش دِلانا، ناراضی، دُشمنی، ناقابل برداشت، سخت نفرت یا کسی کے بارے میں نفرت رکھنا'' کے ہیں۔ عداوت کی کیا وجوہات ہوتی ہیں اور لوگ کیسے اِس نقطے تک پہنچ جاتے ہیں؟ اِس کا آغاز اِس اِحساس سے ہوتا ہے کہ کسی نے آپ کے خلاف گناہ کیا ہے، آپ کسی سے خوف زدہ ہیں، شاید آپ کسی سے حسد کریں یا آپ محسوس کریں کہ کوئی آپ کی عیب جوئی کرتا ہے۔ ایسا بھی ممکن ہوسکتا ہے کہ اِس کی کوئی معقول وجوہات نہ ہوں مگر پھر بھی منفی خیالات آپ کے دِل میں جنم لیں گے اور آپ اُن کے خلاف ہو جائیں گی۔

قہر(Thumos)

یونانی زُبان کے اِس لفظ کے معنی ''جذبہ، تندی، خون خواری، غضب اور طیش'' کے ہیں۔ اکثر قہر میں بدلے، اِنتقام اور سزا کی خواہش شامل ہو جاتی ہے۔ یہ تب ہوتا ہے جب آپ ناراضی محسوس کرتی اور آپ کے دِل میں کسی کے خلاف غیظ و غضب کے

جذبات جنم لے لیتے ہیں۔

غصہ (Orge)

یونانی زُبان کا یہ لفظ قہر سے بہت ملتا جلتا ہے۔ یہ ذہن کا جوش و جذبہ ہوتا ہے۔ جب آپ غصے میں ہوں گی تو ناراضی اور ناخوشی کے جذبات شدید ہوں گے اور اگر کوئی آپ کے اُن شدید جذبات کا سامنا کرے گا تو غصے کی آزمایش بھڑک اُٹھے گی اور اِس سے ناراضی، طیش، ہیجان اور نفرت کے جذبات پیدا ہوں گے۔

تکرار (Krauge)

یونانی میں اِس لفظ کے معنی ''ناراضی کا اِظہار کرنا'' کے ہیں۔ جب کوئی شخص خفگی کا شکار ہو جاتا ہے تو اُس کے دِل کی تلخی، قہر اور غصہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے غصے سے مغلوب ہو جاتا ہے تو یہ گناہ آلودہ خیالات اُس کے اَلفاظ اور اَعمال کے ذریعے ظاہر ہوتے ہیں۔

بدگوئی (Blasphemia)

یونانی زُبان کے اِس لفظ کا مطلب ''دُوسروں کے متعلق بُری باتیں یا گستاخی کرنا'' ہے۔ جب آپ کسی کی بدگوئی کرتی ہیں تو آپ اُس کے نام، شہرت اور گواہی کو خراب کرنے کے لیے جھوٹی اور حاسدانہ باتیں کریں گی۔ ہماری گناہ آلودہ فطرت اکثر دُوسروں پر کیچڑ اُچھالتی ہے اور ہم سمجھتی ہیں کہ ہم پاک صاف ہیں۔ لیکن حقیقت میں جب ہم دُوسروں پر کیچڑ اُچھالیں گی تو ہمارے اپنے ہاتھ گندے ہو جائیں گے۔

کینہ (kakia)

یونانی کے اِس لفظ کا مطلب ''ہر قسم کی بُرائی، بد چلنی، گناہ، شرارت اور بدکاری'' ہے۔ کینہ رکھنے سے مراد ہر وہ عمل ہے جس سے ہم کسی بھی فرد کو نقصان یا

درد پہنچانا چاہتی ہیں۔ اُن گناہوں کی وجہ سے کلیسیاؤں میں تفرقے، اَزدواجی رشتوں کی تباہی، لوگوں میں پھوٹ اور دوستوں اور خاندان میں جدائیاں ہو رہی ہیں۔ کتنی شرم کی بات ہے کہ دُنیا میں یہ چیزیں واقع ہو رہی ہیں، لیکن اِس سے بھی بُری بات یہ ہے کہ یہ خدا کے اپنے خاندان میں بھی واقع ہو رہی ہیں۔ پطرس اپنے خط میں اُن تمام گناہوں کا خلاصہ پیش کرتا ہے جو اِس فہرست میں شامل ہو سکتے ہیں اور وہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں اُن سے دُور رہنا چاہیے۔

> ''غرض سب کے سب یک دِل اور ہمدرد رہو۔ برادرانہ محبت رکھو۔ نرم دِل اور فروتن بنو۔ بدی کے عوض بدی نہ کرو اور گالی کے بدلے گالی نہ دو بلکہ اِس کے برعکس برکت چاہو کیوں کہ تم برکت کے وارث ہونے کے لیے بلائے گئے ہو۔ چناں چہ جو کوئی زندگی سے خوش ہونا اور اچھے دن دیکھنا چاہے وہ زُبان کو بدی سے اور ہونٹوں کو مکر کی بات کہنے سے باز رکھے۔ بدی سے کنارہ کرے اور نیکی کو عمل میں لائے۔ صلح کا طالب ہو اور اُس کی کوشش میں رہے ۔ کیوں کہ خداوند کی نظر راستبازوں کی طرف ہے اور اُس کے کان اُن کی دُعا پر لگے ہیں۔ مگر بدکار خداوند کی نگاہ میں ہیں۔'' (۱۔ پطرس۳:۸-۱۲)۔

اِس آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ رُوح القدس پولس کے ذریعے ہمیں سکھاتا ہے کہ ''اور ایک دُوسرے پر مہربان اور نرم دِل ہو اور جس طرح خدا نے مسیح میں تمہارے قصور معاف کیے تم بھی ایک دُوسرے کے قصور معاف کرو'' (اِفسیوں۴:۳۲)۔ اِس آیت کا اِطلاق ہماری ہر ایک بات پر ہوسکتا ہے جب ہم اِس سچائی کو اپنی زندگی میں لیں گی تو رُوح القدس ہمیں اس قابل کرے گا کہ ہم خلوص دِل سے دُوسروں کے گناہوں کو معاف کریں جیسا کہ خدا نے مسیح میں ہمارے گناہوں کو معاف کیا ۔ ہمیں چاہیے کہ ہم دُوسروں کے گناہ معاف کریں جب بھی کبھی اُن سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے۔ ہمیں اِس حقیقت کو ضرور یاد رکھنا چاہیے کہ کسی نے ہمارے خلاف اِتنے گناہ نہیں کیے جتنے کہ ہم نے خدا کے خلاف کیے ہیں۔

'' اِس لئے کہ اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تم کو معاف کرے گا۔ اور اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کر و گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کر ے گا (متی ۶:۱۴-۱۵)۔ معافی کے بارے میں مزید تعلیمات کے لیے آپ اِن حوالہ جات کو دیکھ سکتی ہیں (متی ۱۸:۲۱-۳۵؛ کلسیوں۳:۱-۱۷)۔ وہ پاک دامن عورت اپنے مُنہ کو دانائی اور اپنی زُبان کو بھلائی کے لیے کھولتی تھی۔ خدا کرے وہ نیک گواہی میری اور آپ کی زندگی میں بھی صادق ہو۔

باب ۲۳

وہ ذِمہ دار ہے

''وہ اپنے گھرانے پر بہ خوبی نگاہ رکھتی ہے اور کاہلی کی روٹی نہیں کھاتی'' (اَمثال ۳۱:۲۷)۔

یہ آیت پہلی ہی نظر میں اُس پاک دامن عورت کے بارے میں پہلے سے کہیں زیادہ چیزوں کا اِنکشاف کرتی ہے۔ پہلی نظر میں کوئی سوچ سکتا ہے کہ وہ عورت محض اپنے گھر کا خیال رکھتی ہے اِس لیے وہ سست نہیں ہے؟ عبرانی زُبان کے لفظ **tsaphah** پر غور کریں جس کا مطلب ''دُور سے دیکھ لینا، مشاہدہ کرنا، غور سے دیکھنا، راہ دیکھنا، جاسوسی کرنا اور پہرے دار کی طرح جاگنا'' ہے۔ یہ اَلفاظ ہمیں سکھاتے ہیں کہ وہ اپنے خاندان اور گھریلو زندگی سے متعلق ہر چھوٹی سے چھوٹی بات سے منسلک اور واقف تھی۔ اُس کی یہ خوبی ہماری حوصلہ اَفزائی کرتی ہے کہ ہم اپنے خاندان میں ہونے والے واقعات کا باریک بینی سے مشاہدہ کریں اور پھر مسلسل اپنے خاندان کے افراد کے حالات اور اُن کی زندگیوں پر غور کریں، پہرے دار کی طرح جاگیں اور اُن کی ترقی کے لیے کوشاں رہیں۔ اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنے خاندان کی ضروریات کا اِنتظام کرنے کی وجہ سے اُن پر نکتہ چینی کر کے اُن کو غصہ دِلاتی تھی۔ یہاں لفظ ''جاسوس'' کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنے گھر والوں پر چوری یا چھپ کر نظر رکھتی تھی، بلکہ یہ بچوں کی جاسوسی کی کتابوں کی مانند ہے۔ آسان لفظوں میں ہم کہہ سکتی ہیں کہ وہ اپنے خاندان کے افراد کی زندگی کے ہر ایک صفحے سے واقف تھی۔ وہ اپنے گھرانے کے سارے انتظام کی ذِمہ داری کو قبول کرتی تھی۔

یقیناً وہ ططس ۲:۴-۵ میں بیان کی گئی عورت کی زندہ مثال تھی، جس میں بیان کیا گیا ہے کہ ''اپنے شوہروں کو پیار کریں۔ بچوں کو پیار کریں اور متقی اور پاک دامن اور گھر کا کاروبار کرنے والی اور مہربان ہوں اور اپنے اپنے شوہر کے تابع رہیں۔'' وہ عورت اپنے بچوں اور خاندان کا بند وبست کر کے اپنے بارے میں خدا کے منصوبے کو پورا کرتی تھی

(۱۔ تیمتھیس ۵:۱۴)۔ وہ اپنے خاوند کی زیرِ قیادت بڑے اچھے طریقے کے ساتھ اپنے گھر اور خاندان کی گھریلو ضروریات کو پورا کرتی اور اُس کی آنکھیں اُن کی زندگی کے ہر پہلو پر ہوتیں۔ وہ سست نہیں تھی بلکہ اِس کے برعکس وہ اپنے پورے گھرانے کی ضروریات سے آگاہ تھی۔ وہ اپنے خاندان کے لیے کام کرتی، لیکن اِس کے ساتھ ساتھ وہ اِس بات پر بھی نظر رکھتی کہ ہرکوئی اپنے کام کو بہتر طور پر کر رہا ہے۔ وہ سُستی اور کاہلی سے بیٹھ کر صرف دُوسروں کو حکم ہی نہیں دیتی تھی۔ وہ کاہلی کی روٹی نہیں کھاتی تھی۔ وہ سخت محنتی تھی اور بڑی مستعدی کے ساتھ اپنے خاندان اور گھرانے کے متعلق چیزوں میں مصروف رہتی تھی۔ وہ بڑی سرگرمی کے ساتھ اپنے خاندان کے ہر فرد کا خیال رکھتی۔ اِس کا یہ مطلب ہے کہ وہ اپنے خاندان کے ہر ایک فرد کے بارے میں شخصی طور پر جانتی تھی۔ اِس کام کے لیے اُسے وقت، قربانی اور محبت کی ضرورت ہوتی تھی۔ جب ایک ماں خاندان کے ہر بچے کے ساتھ محبت کے ساتھ پیش آتی ہے تو وہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ اُن سے محبت کرتی اور اُن کا خیال رکھتی ہے ۔ وہ صرف لفظوں (اگرچہ اَلفاظ بہت اہم ہیں) سے ہی اُن کو یہ نہیں کہتی تھی کہ ''میں تم سے محبت کرتی ہوں'' بلکہ وہ ہر روز اپنے کاموں سے اُن پر ظاہر کرتی تھی کہ وہ سب سے محبت رکھتی ہے۔ جب ایک عورت کی ترجیحات میں خداوند، اُس کا شوہر اور اُس کا خاندان ہوتا ہے تو اُس کا گھر مضبوط ہوتا ہے۔ خدا کا یہی منصوبہ ہے اور خدا کا شادی اور خاندان کے بارے میں یہ منصوبہ آج اِکیسویں صدی میں اُسی طرح کامل ہے اگر ہم اُس پر اِیمان لائیں اور اُس کی پیروی کریں۔

ایک پاک دامن عورت نیکی اور شرافت کی عمدہ مثال قائم کر کے اپنے خاندان کے لیے باعث عزت بنتی ہے۔ اُس کا اَثر گھر کے ہرایک فرد کے دِل پر ہوتا ہے اور ہر ایک اُسے قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اِس وجہ سے اُس کا پورا خاندان اُس کی مستحکم ، محبت بھری ، راست اور بابرکت مثال سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر آپ کا شوہر راست باز نہیں بھی ہے تو بھی آپ اپنے بچوں کے لیے راستی کی ایک مستحکم مثال قائم کرسکتی ہیں۔ بہت سی مسیحی خواتین ایسی ہیں جو اپنے مشکل اور ناہموار اَزدواجی تعلقات کی وجہ سے اپنے شوہروں سے طلاق لینے کا فیصلہ کرتی اور اپنے بچوں کی پرورش خود سے کرنے کی ذِمے داری

قبول کرتی ہیں۔ تاہم خدا نے سوائے حرام کاری کے ہمیں طلاق سے منع فرمایا ہے (متی ۵:۳۲) یا علیحدگی اختیار کرنا (ا۔کرنتھیوں ۷:۱۵)۔

موجودہ دُنیا جس میں ہم رہتی ہیں اِس نے شادی کے جیسے مضبوط اور پاک بندھن کو منسوخ کرنا بہت آسان کر دیا ہے، تاہم خدا نے اپنے کلام اور اُس میں موجود شادی کے لیے اپنے اِرادے کو کبھی تبدیل نہیں کیا۔ یہ مت بھولیں کہ جب ہم خدا کے کلام پر بھروسا کرتے اور ایمان کے ساتھ چلتے ہیں تو (یہاں تک کہ طویل اور مشکل آزمایشوں کے دوران بھی) تو وہ بھی ہمارے ساتھ چلتا، ہمیں اِستعمال کرتا اور ہمیں برکت دیتا ہے۔ جب آپ اپنی زندگی کو آسان بنانے اور آزمایشوں سے بچنے کے لیے کلامِ مقدس کو اپنے طریقے سے سمجھیں گی تو آپ کے بچے بھی ایسا ہی کریں گے۔ تاہم جب آپ ایمان سے چلتی اور خدا کے کلام پر ایمان رکھنے کی مثال قائم کرتی ہیں تو یہ آپ کے بچوں کو اُس گواہی کے لیے تیار کرتا ہے کہ سخت ترین حالات میں بھی خدا ہمارے لیے راہیں ہموار کرتا ہے۔ بہت سی عورتیں اِس بات کی قائل ہیں کہ جب وہ اپنی زندگیوں کو طلاق کے ذریعے پاک صاف کر لیتی ہیں تو پھر اُن کو خداوند کی پیروی کرنے کی ضرورت نہیں۔ بہت سی خواتین اِس طرح بھی سوچتی ہیں کہ دراصل خدا ہمیں ہمارے شوہروں سے چھٹکارا دلانے کے لیے اُن کو زنا کاری کی طرف قائل کرتا ہے۔لیکن ہمیں یہ یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا کبھی بھی اپنے کلام کے خلاف ہماری رہنمائی نہیں کرتا۔ یاد رکھیں کہ خدا کوئی رعایت نہیں کرتا، چاہے ہم اپنی صورت حال کو کتنا ہی منفرد کیوں نہ سمجھیں۔ آپ دیکھیں گی کی جب آپ وہ کرنے کے لیے کلام سے سمجھوتہ کریں گی جو کہ آپ چاہتی ہیں تو اُس سے آپ اپنی زندگی میں دُوسری آزمایشوں کی راہ ہموار کریں گی۔

''جس عورت کا شوہر بااَیمان نہ ہو اور اُس کے ساتھ رہنے کو راضی ہو تو وہ شوہر کو نہ چھوڑے'' (ا۔کرنتھیوں ۷:۱۳)۔

''کیوں کہ اَے عورت ! تجھے کیا خبر ہے کہ شاید تو اپنے شوہر کو بچا لے '' (ا۔کرنتھیوں ۷:۱۶)۔

''اَے بیویو ! تم بھی اپنے اپنے شوہر کے تابع رہو ۔ اِس لیے کہ اگر بعض اُن میں

سے کلام کو نہ مانتے ہوں تو بھی تمہارے پاکیزہ چال چلن اور خوف کو دیکھ کر بغیر کلام کے اپنی اپنی بیوی کے چال چلن سے خدا کی طرف کھنچ جائیں" (۱۔پطرس ۳:۱-۲)۔

اَفسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کچھ مسیحی دوست یہاں تک کہ کچھ پاسٹر اور ایلڈر بھی اِس بات کی حوصلہ اَفزائی کرتے اور مشورہ دیتے ہیں کہ اپنے شوہروں کو چھوڑ دیں، جب کہ خدا کہتا ہے کہ اُن سے محبت کریں اور اُن کی فرماں برداری کریں۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اُن کی فرماں برداری خدا سے بڑھ کر کریں۔ اگر کوئی (یہاں تک کہ آپ کا شوہر بھی) آپ کو خدا کے خلاف گناہ کرنے کی طرف مائل کرے اور خدا کی فرماں برداری سے منع کرے تو آپ اُس کی پابند نہیں اور آپ ہر صورت میں آدمیوں کی نسبت خدا کے حکم کو ترجیح دیں (اعمال ۵:۲۹)، لیکن آپ کو خدا کی طرف سے بالکل بھی یہ اِجازت نہیں کہ آپ زنا کاری یا ترکِ تعلق کے علاوہ اپنے شوہر کو طلاق دیں۔ یہ دُرست اور دانش مندی ہو گا کہ آپ کچھ وقت کلامِ مقدس کے مطالعہ میں گزاریں اور اِس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ بائبل کی اُن سچائیوں کے متعلق جن کے بارے میں خدا ہمیں تعلیم دیتا ہے دُرست سمت میں ہیں۔ خدا کبھی بھی نہیں چاہتا کہ ہم اِن چیزوں کے بارے میں اُس کی مرضی کو نظر انداز کریں۔ وہ ہمیں مکمل طور پر ذِمے دار ٹھہراتا ہے کہ ہم اُس کو جانیں اور اُس کے احکام کی بجا آوری کریں۔ اِنسانی باتیں اور دُنیاوی تعلیمات کبھی بھی آپ کے لیے باعث تسلی نہ ہوں کہ آپ اپنے شوہر کو طلاق دے سکتی ہیں، جب آپ خداوند کے ساتھ راستی سے چلتی ہیں تو کیا اِس بات کا یہ اِختتام ہو گا کہ آپ اپنے آپ کو دھوکا دیں یا آپ اُس بات پر اِیمان رکھیں جو بائبلی طور پر دُرست نہیں؟ خداوند کے خلاف جانے اور اُس کی نافرمانی کرنے کا مطلب اِس سے زیادہ ہوتا ہے کہ ہم بُرے ازدواجی رشتے سے چھٹکارا حاصل کریں۔ خداوند کا شکر ہے کہ وہ ہمیں ان باتوں کے بارے میں واضح جوابات دے چکا ہے اور ہم جانتی ہیں کہ وہ یقیناً بائبلی طور پر دُرست ہیں۔

جب ایک ماں اور بیوی گھر میں خدا کی بلاہٹ کی فرماں برداری کرتی ہیں تو اِس سے خدا کے نام کو عزت اور جلال ملتا ہے اور حقیقی کلید بھی یہی ہے۔ یہ بہت اہم ہے کہ ہماری زندگیوں سے خداوند کے نام کو عزت اور جلال ملے بجائے اِس کے کہ ہم وہ کریں

جو ہم کرنا چاہتی ہیں۔ اِس آیت کے آخری حصے پر خاص طور پر غور کریں ۔ ''تا کہ جوان عورتوں کو سکھائیں کہ اپنے شوہروں کو پیار کریں ۔ بچوں کو پیار کریں ۔ اور متقی اور پاک دامن اور گھر کا کاروبار کر نے والی اور مہربان ہوں اور اپنے اپنے شوہر کے تابع ہوں تا کہ خدا کا کلام بد نام نہ ہو'' (ططس ۲:۴-۵)۔ بد نام کے لیے یونانی لفظ **Blasphemeo** اِستعمال ہوا ہے جس کا مطلب ''ذلیل کرنا، قدر گھٹانا، فاسق بولنا، گستاخی کرنا، تہمت یا عیب لگانا، بُرا بھلا کہنا، بدنام کرنا یا بُرا بولنا'' ہے۔کلیسیا نے اپنی مشکلات کے لیے دُنیاوی جوابات کا اِنتخاب کر لیا ہے اور دُنیا اِیمان داروں کا مذاق اُڑاتی، اُس کے کلام کو بُرا بھلا کہتی اور اُسے بدنام کرتی ہے۔کیا آپ کی گواہی سے دُوسرے خدا کے کلام کی تحقیر کر تے ہیں؟ اِس بات سے آپ کے مسیحی دِل کو ٹوٹ جانا چاہیے۔

یہ بہت مشکل ہے کہ اگر آپ گھر میں موجود نہیں ہیں تو آپ اپنے گھر کی اچھی طرح نگرانی کر سکیں۔ یہی وجوہات ہیں کہ کلام مقدس اِس بات پر زور دیتا ہے کہ بچوں کی تربیت کے سالوں میں اُن کے ساتھ گھر میں قیام کیا جائے۔ ماؤں کے لیے ہمیشہ یہ ممکن نہیں ہوتا کہ وہ گھر میں رہیں۔لیکن اگر ممکن ہو سکے تو ماؤں کے لیے گھر میں رہنا بہت اچھا ہے۔

وہ عورت سست اور کاہل نہیں تھی۔ وہ حقیقت میں بڑی کوشش اور محبت سے وقت نکال کر اپنے آپ کو ضبط میں رکھتی تھی، لیکن اِس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے بچوں کی بھی نگرانی کرتی تھی۔ وہ بڑی محنت سے اپنے بچوں میں راست کردار کی خوبیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتی تھی جو نہ صرف موجودہ وقت میں اُن کے لیے فائدہ مند ہوں، بلکہ آنے والے سالوں کے لیے بھی۔ جب چھوٹے بچوں میں سستی اور کاہلی پیدا ہو جاتی ہے تو جب وہ بڑے ہو جاتے ہیں تو اُن کی تربیت کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اصل میں بچوں کی تربیت کے تعلق سے ماؤں کی یہ بہت اہم ذِمے داری ہے کہ وہ بچوں کی راستی، ذِمے داری اور دِل جمعی سے تر بیت کریں۔ اِس کے لیے آپ کو وقت اور صبر کی ضرورت ہوتی ہے کہ آپ اپنے بچوں میں ایک اچھے کردار کی تعمیر کریں۔ بہت سے بالغ اپنی زندگیوں میں ضبطِ نفس کے لیے سخت کوشش کر رہے ہیں اور اُن کے لیے اِن بُری عادات سے چھٹکارا حاصل کرنا بہت ہی

مشکل ہے۔ اگر آپ نے ایک دفعہ سستی اور کاہلی کا بیج بو دیا تو اِس کے لیے پوری زندگی آپ کو جدوجہد کرنی پڑے گی اور یہ بہت مشکل ہو گا کہ آپ ضبطِ نفس کو قائم کریں ۔

یہ بہت سمجھ داری کی بات ہو گی کہ آپ بچوں کو سکھائیں کہ وہ خاندان کا بابرکت حصہ ہیں لیکن وہ خاندان کا مرکز نہیں ہیں۔ یہ بہت ہی اچھا ہو گا کہ جب وہ ابھی چھوٹے ہی ہوں تو وہ ذِمے داری اور بے غرضی کے بارے میں سیکھیں۔ یہ بہت اچھا ہو گا کہ آپ ہر بچے کی عمر اور اُس کی قابلیت کے مطابق اُن میں ذِمے داریوں کو تقسیم کریں ۔ اگر آپ نے اُن کے کاموں کو بہت آسان بنایا تو وہ اُن کے لیے مسلسل محنت نہیں کریں گے اور اِس طرح وہ سُستی اور کاہلی کے بارے میں سیکھ جائیں گے اور اگر آپ نے اُن کے کاموں کو بہت مشکل اور سخت بنایا جو کہ اُن کی قابلیت کے مطابق نہ ہوں تو اِس سے وہ مایوس ہو جائیں گے اور ہمت ہار دیں گے۔ آئیں بہت سی چیزوں میں سے کچھ چیزوں کو جاننے کی کوشش کریں جن کے بارے میں ماؤں اور بیویوں کو ضرورت ہے کہ وہ اُن کو ترتیب میں رکھیں اور اُن کی نگرانی کریں۔

گھریلو ذِمے داریاں

اِس حصے میں میں آپ کو کچھ ایسی باتوں کے بارے میں بتاؤں گی جو آپ کی مدد کریں گی کہ آپ اپنے بچوں کے لیے گھر میں کن کاموں کو کرنے کے بارے میں سوچ سکتی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں اُن کے لیے آپ کو بہت صبر کرنے کی ضرورت ہو گی کہ آپ اُن کو سکھائیں کہ انھوں نے کیسے اُن کاموں کو دُرستی سے کرنا ہے۔ آپ کو اِس کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً اُن کا جائزہ بھی لیتے رہنا ہو گا تاکہ نہ صرف آپ یہ دیکھیں کہ اُنھوں نے اُن کاموں کو کیسا کیا ہے، بلکہ اِس بات کا بھی جائزہ لیتے رہنا ہو گا کہ انھوں نے اُسے درُستی سے کیا ہے کہ نہیں۔ تربیت کا یہ طریقہ بیزار کن بھی ہوسکتا ہے، لیکن اگر آپ اپنی توقعات پر مستقل مزاجی سے قائم رہیں گی تو اِس سے آپ اپنے اور اپنے بچوں پر مہربانی کریں گی اور آپ اجر کو حاصل کریں گی۔

جب میرے بچے بہت چھوٹے تھے تو میں نے اُن کے لیے کاموں کی ایک فہرست

تیار کی جیسا کہ بہت سے بااُصول لوگ اِستعمال کرتے ہیں۔ اُن کے کاموں کی فہرست ہر ناشتے کے بعد ریفریجریٹر کے اُوپر چسپاں ہوتی تھی اور وہ اُسے وہاں سے لے کر جب اپنے سب کام مکمل کر لیتے تو وہ اُسے میرے پاس لے آتے۔ جب میں اُسے دیکھ لیتی تو میں دوبارہ اُسے ریفریجریٹر پر اُن کے مقناطیس کے نیچے لگا دیتی تاکہ وہ اگلے دن بھی اُسے دیکھ سکیں۔ اِس فہرست میں سب سے پہلے اپنا بستر ٹھیک کرنا، دانت صاف کرنا، بلی کو کھانا دینا، اپنے کمرے کو صاف کرنا اور اِس طرح کی کچھ دُوسری ذِمے داریاں میں اُن کو دیتی تھی۔ اِس بات نے اُن کو ذِمے دار بنایا کہ وہ ہدایات پر عمل کریں اور اِس کے ساتھ ساتھ میری بھی مدد ہو اور میں اُن کو یہ نہ کہتی پھروں۔ ''کیا آپ نے اپنا بستر ٹھیک کر لیا؟ کیا آپ نے اپنے دانت صاف کیے؟'' جب وہ اپنی فہرست کو میرے پاس لاتے اِس کا مطلب ہوتا کہ اُنھوں نے ہر ایک کام کو کر لیا ہے۔

پھر یہ میری ذِمے داری تھی کہ میں اِس بات کو یقینی بناؤں کہ اُنھوں نے سب کام دُرستی سے کیے ہیں، اگر اُنھوں نے وہ کام دُرستی سے نہیں کیے ہوتے تو میں اُنھیں دوبارہ کرنے کو کہتی اور اگر اُنھوں نے ٹھیک کیے ہوتے تو میں اُن کو کچھ انعام دیتی اور جیسے ہی وہ کچھ بڑے ہوئے میں نے وہ فہرست اُن کے حسب حال ترتیب دے دی۔ ایسے بھی ہوسکتا ہے کہ ایک جیسی فہرست ہی آپ کے سارے خاندان کے لیے کارآمد ہو۔

میں نے مختلف کاموں کو چار زمروں میں تقسیم کیا ہے۔ چھوٹے بچوں کے لیے آسان کام اور بڑے بچوں کے لیے کچھ مشکل کام۔ اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر بچہ دی گئی فہرست کے تمام کام کرے گا۔ یہ صرف مختلف کاموں کو کرانے کا ایک خیال ہے جو آپ بچوں سے کرانا چاہتی ہیں۔ یقیناً یہ بہت اچھا ہو گا کہ آپ اُن کاموں کا اِنتخاب کریں جو آپ کے گھر کے لیے بہتر ہوں۔ اِس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جو توقعات آپ اپنے بچوں سے رکھتی ہیں وہ واضح اور معقول ہونی چاہئیں تاکہ وہ اُن کو خوشی اور بغیر کسی عذر کے سرانجام دیں۔

کاموں کی فہرست نمبر:۱

دُھلے ہوئے کپڑوں کو تہہ لگانا

جرابوں کو اُن کے سائز اور رنگ کے ساتھ ملانا

چیزوں کی جھاڑ پونچھ کرنا

ردّی چیزوں کو اِکٹھا کرنا

ٹیبل کو صاف کرنا

ٹیبل پر چیزوں کو ترتیب سے رکھنا

تکیہ کے اُوپر غلاف چڑھانا

جوتیوں کو اُن کی جگہ پر رکھنا

گندے کپڑوں کو ٹوکری میں رکھنا

پائیدانوں کو گیلے کپڑے سے صاف کرنا

بچوں کے کھلونوں کو گیلے کپڑے سے صاف کرنا

نہانے کے ٹب کو نہانے کے بعد اُس کی جگہ پر رکھنا

کاموں کی فہرست نمبر:۲

(جب بچے پچھلے تمام کاموں کے ماہر ہو جائیں تو یہ کام اُنھیں سونپیں)

سیڑھیوں کو گیلے کپڑے سے صاف کرنا

کوڑے کی ٹوکری کو خالی کرنا اور بدلنا

پالتو جانوروں کو کھانا کھلانا

شیلف پر کتابوں کو صاف کرنا

کرسیوں کو گیلے کپڑے سے صاف کرنا

دروازے کے دستے اور لائٹوں کے سوئچوں کو صاف کرنا

دیوار کی ٹائیلوں کو گیلے کپڑے سے صاف کرنا

سیڑھیوں پر جھاڑو لگانا

غسل خانے کو صاف کرنا

کھلونوں اور کتابوں کو اُن کی جگہ پر رکھنا

کپڑوں کو دھونا

دُھلے ہوئے کپڑوں کو تہہ لگانا

دھونے والے کپڑوں کو ایک جگہ پر رکھنا

بے ترتیب چیزوں کو دُرُست کرنا

پنسلوں کو ترتیب سے رکھنا

کوڑے کے ڈبے کو خالی کرنا

اپنی ماں کے ساتھ اچھا روّیہ رکھنا

کاموں کی فہرست نمبر:۳

(جب بچے پچھلے تمام کاموں کے ماہر ہو جائیں تو یہ کام اُنھیں سونپیں)

دروازوں کو صاف کرنا

جھاڑو لگانا

بیلچے سے برف کو ہٹانا

اَلماریوں کو صاف کرنا

اپنے کپڑے خود دھونا

کھلونوں کو صاف کرنا

بیڈ کے نیچے سے صفائی کرنا

اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے لیے ناشتہ اور دوپہر کا کھانا بنانا

اِستعمال شدہ چیزوں کو الگ کرنا اور اُن کی مخصوص جگہ پر رکھنا

ویکیوم کلینر سے صفائی کرنا

برتن دھونا

برتنوں کو ترتیب سے رکھنا

چھوٹے بہن بھائیوں کی سکول کی تیاری میں مدد کرنا

پودوں کو پانی دینا

گھاس کاٹنا

اپنے گھر کی ہر روز صفائی کرنا

کھانا بنانے میں مدد کرنا

پالتو جانوروں کو پھرانے لے جانا

گھر میں بسکٹ اور کیک بنانا

کاموں کی فہرست نمبر:۴

(جب بچے پچھلے تمام کاموں کے ماہر ہو جائیں تو یہ کام اُنھیں سونپیں)

لان کی کانٹ چھانٹ کرنا

ہفتے میں کم از کم ایک کھانا بنانا

گھر کا سودا خریدنے میں مدد کرنا

چولہے کو صاف کرنا

باورچی خانے کے کاونٹر کو صاف کرنا

شاور، سینک اور ٹوائلٹ (toilet) کو صاف کرنا

ہفتے میں ایک دفعہ کوئی میٹھی چیز بنانا

کپڑے اِستری کرنا

کپڑے دھونا، خشک کرنا اور اُن کو تہہ کر کے رکھنا

فرش کو صاف کرنا

گاڑی کو صاف کرنا

کھڑکیاں صاف کرنا

گھر کی چھوٹی موٹی چیزوں کو مرمت کرنا

کچھ دُوسری چیزیں بھی ہیں جو بچے اپنی ماؤں سے سیکھ سکتے ہیں جیسے جیسے وہ بڑے ہوں۔ اور یہ چیزیں عمر کے مطابق مختلف ہوتی ہیں۔مثال کے طور پر:

ذاتی صحت و صفائی

اِن کاموں کے بارے میں بھی ماؤں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کریں کہ اُنھوں نے اپنے بدنوں کی کس طرح دیکھ بھال کرنی ہے۔

اپنے دانتوں کو صاف کرنا
غسل کرنا اور اپنے بدن کی صفائی کرنا
زیر جاموں کو روزانہ تبدیل کرنا اور صاف ستھرا رکھنا
بالوں کی حفاظت کرنا
اپنے چشموں اور لینزز کی حفاظت کرنا
بڑی لڑکیوں کو ماہواری اور صفائی کے بارے میں تعلیم دینا
خوشبو لگانا
صاف ستھرے اور مناسب کپڑے پہننا

طرزِعمل

بچے بڑی آسانی کے ساتھ اچھے طرزِعمل اور معاشرتی طور طریقے نہیں سیکھتے۔اُن کو یہ سکھانے اور یاد دِلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

عورتوں سے کیسا روّیہ رکھنا ہے
عورتوں کو کیسا ہونا چاہیے
مردوں کی کیسا ہونا چاہیے
بڑوں کی اور اِختیار والوں کی کیسے عزت کرنی ہے
کب بولنا ہے اور کب خاموش رہنا ہے
ضبطِ نفس
دُوسروں کو اپنے سے بہتر جاننا
بڑوں کی عزت کرنا
دُوسروں کی خدمت کرنا

یہ بہت ہی اچھا ہوگا کہ آپ طرزِ عمل پر لکھی گئی کچھ کتابیں خرید لیں۔

کردار سازی

بچوں میں فطری طور پر اچھے کردار کی کمی ہوتی ہے۔ہمیں اِس بات کو جاننے کی ضرورت ہے کہ ہر بچے کا مزاج اور شخصیت مختلف ہوتا ہے۔ اُن میں کچھ اچھی باتیں ہوتی ہیں اور اِسی طرح کچھ کمیاں ہوتی ہیں۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم اُن کے اُن فطری میلانات کے لیے اُن کی مدد کریں کہ وہ اِن کے غلام نہ بنیں بلکہ اُن کی اس طرح تربیت کریں کہ وہ اپنی کمزرویوں کو قوت میں بدلیں۔ اُنھیں چاہیے کہ وہ مندرجہ ذیل خوبیوں کو اپنی زندگیوں میں لائیں۔

۱	عاجزی	حلم مزاجی	حوصلہ مندی	لحاظ کرنا
۲	مستعد	اِیمان داری	وفاداری	دوست
۳	فیاض	رازدار	با اَدب	محنتی
۴	اِمدادِ باہمی	ذِمے دار	نیک	پُرعزم
۵	سمجھ دار	محبت کرنا	اچھا	پُرفکر
۶	دینا	مددگار	چست	فرماں بردار
۷	شایستہ	معقول	بلند ہمت	شکرگزار
۸	محتاط	برداشت	مستعد	اِیمان دار
۹	حلیم	قابلِ اعتماد	منطقی	مثبت
۱۰	مفید	مخلص	ملائمی	معاف کرنا

تعلیمی تربیت

تعلیمی تربیت سے مراد سکولنگ (Schooling) ہے۔ یہ بہت اہم ہے کہ آپ کوشش کریں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے آپ اپنے بچوں کو تعلیم دِلائیں۔ یاد رکھیں جتنی زیادہ اہم آپ کے بچے کی تعلیم ہے اُس سے کہیں زیادہ اہم اُس کا کردار ہے۔ اگر آپ کے بچے کسی ایسے سکول میں جاتے ہیں جہاں اُنھیں ڈرایا اور دھمکایا جاتا ہے تو آپ کو چاہیے کہ آپ کچھ ضروری تبدیلیاں کر کے اِسے روکیں۔ یہ اچھا نہیں ہو گا کہ بچے اپنی زندگی کے کسی بھی دَور

میں دُوسرے اَفراد سے نفرت آمیز اور حقارت آمیز روّیوں کا سامنا کریں۔ اُن کو یہ سیکھنا چاہیے کہ اُنھوں نے اِس صورت حال سے کیسے نپٹنا ہے۔ ڈرانے دھمکانے کی برداشت کرنا کسی صورت میں بھی ایک فرد کو مضبوط نہیں بنائے گا بلکہ اصل میں یہ مخالفت پیدا کرے گا۔ یاد رکھیں ڈرانے اور دھمکانے سے بچے یہ جرات نہیں کریں گے کہ وہ کچھ بتائیں۔بسا اوقات اُن کو بڑی سنجیدگی سے دھمکایا جاتا ہے کہ وہ کسی دُوسرے کو نہ بتائیں۔ اپنے بچوں کے بارے میں جانیں اور اُن کے ساتھ آزادی کے ساتھ بات چیت کریں اور اُن کو بتائیں کہ وہ آپ پر اعتماد کرسکتے ہیں اور آپ اُن کی حفاظت کے لیے موجود ہیں۔ اپنے بچوں کی حفاظت اور تربیت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار رہیں۔

رُوحانی تربیت

شخصی ذِمے داریاں، صحت وصفائی، کردار سازی اور تعلیم بہت ہی اہم اور لازمی چیزیں ہیں جن کے بارے میں ہمیں اپنے بچوں کو سیکھنا چاہیے۔ تاہم اِس سے بھی اہم یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کی رُوحانی تربیت کریں جس میں ہم اُن کو سکھائیں کہ کیا ٹھیک ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ ہم اُن کو آنے والی زندگی کے لیے بھی تیار کریں۔ یہ والدین کی بہت بڑی ذِمے داری ہے کہ وہ بچوں کی اُس راہ پر تربیت کریں جس پر اُنھوں نے جانا ہے (اَمثال ۲۲:۶)۔ پوری بائبل میں ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اپنے بچوں کی خدا کی راہ پر تربیت کریں۔ ''اور اَے اَولاد والو! تم اپنے فرزندوں کو غصہ نہ دِلاؤ بلکہ خداوند کی طرف سے تربیت اور نصیحت دے دے کر اُن کی پرورش کرو'' (افسیوں ۶:۴)۔

بچوں کی تربیت اُن کی زندگی کے ہر دَور میں بڑی محنت طلب ہے۔ اِس کے لیے قربانی اور محبت کی ضرورت ہوتی ہے اور ایک وقت میں اپنے آپ کو اپنے شوہر، بچوں اور اپنے خاندان کے لیے وقف کرنا پڑتا ہے۔ ماؤں کی ذِمے داریاں خدا نے مقرر کی ہیں اور یہ نہایت سنجیدہ اور بابرکت ذِمہ داری ہے جس کے لیے مسلسل دُعا اور اِیمان کی ضرورت ہوتی ہے اور ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کی تربیت حکمت اور خدا کے کلام کے مطابق کریں۔ یہ ذِمے داری دن کے چوبیس گھنٹے، ہفتے کے ساتوں دن اور سال ہا سال چلتی ہیں اور ایک ماں جب

اپنی ذِمے داریوں کو خداوند کے خوف اور اُس کے کلام کے مطابق سرانجام دیتی ہے تو اُس کی اِس دوڑ دھوپ کا اجر اُسے خداوند سے ملتا ہے۔ اگرچہ والدین میں کوئی بھی قابلیت نہیں کہ وہ اپنے بچوں کو خود سے بچا سکیں، لیکن یہ بہت ہی قابلِ اَجر ہو گا اگر وہ اپنے بچوں کی پرورش خداوند کے خوف اور اِیمان سے کرتے ہیں۔ ''صادق کا باپ نہایت خوش ہو گا اور دانش مند کا باپ اُس سے شادمانی کرے گا۔ اپنے ماں باپ کو خوش کر۔ اپنی والدہ کو شادمان رکھ'' (اَمثال ۲۳:۲۴-۲۵)۔

استثنا ۶ باب بچوں کی تربیت کے تعلق سے بہت ہی اہم باب ہے اور یہ ہمیں بہت سی چیزوں کے بارے میں بتاتا ہے۔ اِس کی پہلی چند آیات والدین پر زور دیتی ہیں کہ وہ خوفِ خداوند میں رہتے ہوئے اپنے بچوں کو خداوند کے احکامات کی تعلیم دیں اور اُس کے احکامات اُن کے دِلوں پر نقش کریں۔ آپ خدا کی مدد نہیں کر سکتی لیکن اِس بات کو ذہن میں رکھیں کہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے اور وہ والدین سے صرف یہ چاہتا ہے کہ اُن کے دِل اُس کے سامنے وفادار اور خالص ہوں۔ اچھے والدین ہونے کی یہی کلید ہے۔ اگر آپ خداوند کے ساتھ اپنے رشتے میں دو دِلی ہیں تو یہ بات آپ کی زندگی کے ہر پہلو سے ظاہر ہو گی، یہاں تک کہ بچوں کی پرورش کے معاملے میں بھی۔ چند ایک لوگ ایسے ہیں جب وہ اِس حوالے کو پڑھتے ہیں تو اِس بنیادی اُصول پر غور کرتے ہیں، کیوں کہ یہ نہایت آسان ہے کہ ہم اِس بات کو نظر انداز کر دیں جو ہمیں بچوں کی تربیت کے بارے میں بتاتی ہے۔ اگرچہ یہ خدا کی مرضی ہے کہ مائیں گھر میں رہ کر اپنے بچوں کی تربیت کریں اور یہ بھی بہت ضروری ہے کہ مائیں خداوند سے پیار کریں۔ اِس کے لیے ماؤں کو اِیمان اور خدا کے کلام کی فرماں برداری کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ قربانی دیتے ہوئے اپنے بچوں کی تربیت خدا کی مرضی کے مطابق کریں۔

آئیں استثنا ۶ باب کو پڑھتے ہیں، جب آپ اُسے پڑھیں گی تو آپ غور کریں گی کہ خدا والدین سے کیا کہتا ہے۔ '' تو اپنے سارے دِل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت سے خداوند اپنے خدا سے محبت رکھ۔ اور یہ باتیں جن کا حکم آج میں تجھے دیتا ہوں تیرے دِل پر نقش رہیں'' (استثنا ۶:۵-۶)۔ یہ حوالہ ظاہر کرتا ہے کہ کامیاب والدین کے لیے

کون سی چیزیں ضروری ہیں۔ اِس سے پہلے کہ ہم مزید آگے بڑھیں، میں محسوس کرتی ہوں کہ ہوسکتا ہے کچھ اِس حوالہ سے مایوس ہو جائیں، کیوں کہ ایسے ہوسکتا ہے کہ کچھ گھروں میں والدین خدا کے لیے زندگی نہ گزارتے ہوں۔ کیوں کہ ایک مثالی گھر ایسا ہوتا ہے جہاں والدین خدا کے لیے زندگی گزارتے ہیں، لیکن ہوسکتا ہے اُن میں ایک ایسا نہ ہو۔ لیکن ہمیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ اِس معاملے میں ایک فرد اُس کے لیے اپنی زندگی کو وقف کرے۔ آئیں دیکھتے ہیں خدا اِس بارے میں کیا کہتا ہے۔ ''اور جس عورت کا شوہر بااِیمان نہ ہو اور اُس کے ساتھ رہنے کو راضی ہو تو وہ شوہر کو نہ چھوڑے۔ کیوں کہ جو شوہر بااِیمان نہیں وہ بیوی کے سبب سے پاک ٹھہرتا ہے اور جو بیوی با اِیمان نہیں وہ مسیحی شوہر کے باعث پاک ٹھہرتی ہے ورنہ تمھارے فرزند ناپاک ہوتے مگر اب پاک ہیں'' (۱۔کرنتھیوں ۷:۱۳-۱۴)۔

بے اِیمانوں کے ساتھ ناہموار جوئے میں شامل ہونا بہت ہی مایوس کن ہوسکتا ہے، لیکن خداوند کا شکر ہے کہ اُس نے ہمیں بتایا کہ بااِیمان بیوی کی وجہ سے شوہر اور بچے دونوں پاک ہو جاتے ہیں۔ بچوں اور شوہر کے پاک ہونے سے کیا مراد ہے؟ ہم جانتے ہیں کہ پاک ہونے کا مطلب قطعی طور پر نجات نہیں ورنہ شوہر کو کبھی بھی بے اِیمان ظاہر نہ کیا جاتا۔ بلکہ بجائے اِس کی اِس کا مطلب ہے کہ جب کوئی اُس سے پیار کرنے والا اُس گھر میں رہتا ہے تو خدا اپنے رحم سے شادی اور خاندان کو اپنے لیے الگ کر لیتا ہے۔ کسی نہ کسی طرح خدا اپنی خاص برکت کا ہاتھ اپنے اُس اِیمان دار فرد کی وجہ سے اُس کے گھر پر رکھتا ہے۔ اِیمان دارو! خدا اپنا خاص فضل تمہارے خاندان کو بخشتا ہے، چاہے وہ اُسے چاہتے ہیں یا نہیں۔ کبھی بھی رُوح القدس کی قدرت کو حقیر نہ جانیں، جب چیزیں مشکل ہو جائیں تو اپنے آپ کو یہ یاد دِلائیں کہ آپ کے چھت کے نیچے بے اِیمان بھی آپ کے مسیح یسوع کے ساتھ رشتے کی وجہ سے با برکت اور محفوظ ہیں۔ آپ بالکل بھی اِس کی حق دار نہیں ہیں بلکہ یہ خدا کا حیرت انگیز فضل ہے۔ ماؤں! رُوح القدس آپ کی مدد کرے گا کہ آپ اِس دباؤ کو برداشت کرو اور وہ اِس ناہموار جوئے میں آپ کی ذِمے داریوں کو شامل کرے گا۔

آئیں ایک بار پھر اپنے خیالات کو اِستثنا میں واپس لے جائیں اور اب ہم بچوں کی تربیت کے بارے میں خدا کی مخصوص ہدایات پر غور کریں گی۔"اور تو اِن کو اپنی اولاد کے ذہن نشین کرنا اور گھر بیٹھے اور راہ چلتے اور لیٹتے اور اُٹھتے وقت اِن کا ذِکر کیا کرنا۔ اور تو نشان کے طور پر اِن کو اپنے ہاتھ پر باندھنا اور وہ تیری پیشانی پر ٹیکوں کی مانند ہوں۔"(استثنا ٦:٧-٩)۔ یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ ہم نے اپنے بچوں کو خدا کے بارے میں سکھانا ہے۔ یہ چیز خدائی شعور پید کرتی ہے۔ ہم نے اُن کو سکھانا ہے کہ ہم نے اپنے روزانہ کے حالات کا کیسے سامنا کرنا اور اُن کو کلام کی سچائیوں کی طرف موڑنا ہے۔ تاکہ زندگی میں اُن کے اچھے ردِعمل کو حاصل کیا جا سکے۔ یہ بات ایک صحت مند شعور کو پیدا کرے گی ۔ یہ بہت ہی اہم ہے کہ ہم اُن کی تربیت کریں کہ اپنی روزمرہ زندگی کے واقعات کو اُنھوں نے کیسے دیکھنا ہے اور اپنی زندگی کے ہر دن، ہر رات اور ہر روز اُن پر بائبلی سچائیوں کا اِطلاق کرنا ہے۔

ہمارے بچوں کو ضرورت ہے کہ وہ خدا کے کلام کو ہماری زندگیوں میں کام کرتا دیکھیں اور اِسی سے اِیمان پیدا ہوگا۔ خدا کا کلام ہی ہے جو نجات حاصل کرنے کے لیے دانائی بخشتا ہے (٢۔ تیمتھیس ٣:١٥)۔ جب بچے ہر روز خدا کے کلام اور رُوح کے کام کو اپنی ماں کی زندگی میں دیکھیں گے تو یہ بہت کارآمد ہوتا ہے۔ اپنی زندگی اور ایک راست مثال سے بچوں کو خدا کے کلام کی تعلیم دینا اصل میں بچوں کو کلام کی سچائی اورفہم سکھانے کا بائبلی طریقہ ہے۔

یہ بہت ہی اہم ہے کہ ہم اپنے بچوں کی بائبلی تعلیم وتربیت کی ذِمہ داری صرف سنڈے سکول کے اُستادوں پر نہ ڈالیں۔ سنڈے سکول ایک اچھی چیز ہوسکتا ہے لیکن یہ کبھی بھی بچوں کو بائبل کی تعلیم دینے کے لیے والدین کی ذِمے داری کی جگہ نہیں لے سکتا۔ بائبلی تعلیم میں صرف یہ بات شامل نہیں کہ ہم اپنے بچوں کو داوٗد، جولیت، نوح کی کشتی اور دانی ایل شیروں کی ماند میں جیسی کہانیاں سکھائیں۔ ہمیں بچوں کو خدا کی پوری تعلیمات سکھانے کی ضرورت ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ یہ بھی سکھانے کی ضرورت ہے کہ وہ کیسے اِن کا اِطلاق اپنی زندگیوں پر کر سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر آپ تعلیم دینے میں خداداد صلاحیت

کی حامل نہیں ہیں، پھر بھی خدا ہر ایک ماں کی ذِمے داری لگاتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو کلام کی تعلیم دے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بچوں کو اِس طرح تیار کریں کہ وہ دُنیا کا ایک ذِمے دار شخص کی طرح سامنا کریں اور اِس بات کو جانیں کہ خدا کیسے چاہتا ہے کہ ہم چیزوں کو دیکھیں اور اُن کا جائزہ لیں۔ ہم اُن کو سمجھ داری کے وہ جوابات دے سکتی ہیں جو خدا ہمیں اپنے کلام میں دے چکا ہے۔ ہم اُن کے دِلوں کو اِس طرح تیار کریں کہ وہ خدا کے رُوح کے بارے میں حساس ہو جائیں اور دُعا کے ذریعے وہ اپنی زندگی کو اِس ٹیڑھی اور کجرو نسل میں اُس کے سپرد کریں۔

ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم چھوٹی عمر سے ہی بچوں پر راست اَثرات مرتب کریں اور اُن کے سامنے ایک مسیحی زندگی بسر کریں۔ ہم میں سے کوئی بھی کامل ماں باپ نہیں۔ ہم اکثر ناکام ہو جاتی ہیں جس کی اِس کے علاوہ کوئی وجہ نہیں ہوتی کہ ہم اور زیادہ شخصی طور پر اپنے آپ کو خدا کے لیے وقف کریں۔ اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ آپ اپنے بچوں کی تربیت کے کس مرحلے (شیرخوار، کمسن، نوجوان، عنفوان شباب یا کنوارے) میں ہیں۔ اگر آپ دادی دادا ہیں اور آپ اپنے بچوں کی اچھی تربیت نہیں کر سکے تو آپ اپنے پوتے پوتیوں پر راست اَثرات مرتب کر سکتے ہیں اور اُن بچوں کے لیے پُر جوش دُعا کر سکتے ہیں۔ آپ جو کچھ بھی کریں کبھی بھی ماضی میں نہ رہیں، بلکہ اُس سے سیکھیں اور کبھی بھی اپنے آپ کو اِجازت نہ دیں کہ آپ اُس غلاظت سے آزمائی جائیں۔ ماضی میں کھویا ہوا رہنا آپ کے حال کے مواقعوں کو تباہ کر دے گا۔ یسوع چاہتا ہے کہ ہم اُس کے لیے آج میں زندگی گزاریں۔ قطعِ نظر اِس کے کہ ہم کیا تھے یا کیا نہیں تھے یا ہم نے کیا کیا اور کیا نہیں کیا۔

اگر آپ محسوس کریں کہ آپ راست عورت کے بارے میں خدا کے منصوبے پر پوری نہیں اُتر رہی تو اُس عورت کی مثال کو دیکھ کر نااُمید اور مایوس نہ ہوں۔ دوبارہ اُس پر پورا اُترنے کی کوشش کریں اور اپنی ماضی کی غلطیوں سے سیکھیں، لیکن کبھی بھی وہ غلطیاں آپ کو آگے بڑھنے سے نہ روکیں۔ آج سے ہی خدا کے کلام کا اِطلاق اپنی، اپنے خاندان اور اپنے گھرانے کی زندگی کے معاملات پر کرنا شروع کر دیں۔ اُن چیزوں کی فہرست بنائیں جو آپ سمجھتی ہیں کہ خدا چاہتا ہے کہ آپ وہ کریں اور پھر اُن کے لیے اُس پر اعتماد کرنا شروع کر

دیں۔ دُعا میں باپ کے پاس جائیں اپنے گناہوں کا اِقرار کریں اور اِس طرح اپنے مقاصد کا تعین کریں اور ہر روز اُن میں خدا کی حضوری اور شمولیت کی آرزو کریں۔ جب کبھی آپ گر جائیں تو اُسی حالت میں نہ رہیں۔ دوبارہ اُٹھیں اور اپنی غلطیوں سے سبق سیکھیں۔

کچھ عورتیں اپنے گھروں میں مسلسل جنگ کی کیفیت میں ہیں اوراِس سے پہلے کہ وہ تبدیلی کی اُمید کا آغاز کریں وہ محسوس کرتی ہیں کہ وہ مکمل طور پر ہار چکی ہیں۔ شاید آپ کی شادی مشکلات کا شکار ہو۔ شاید آپ کے بچے آپ کے قابو میں نہ ہوں اور آپ کو اُن کی بہت زیادہ تربیت کی ضرورت ہو۔ کچھ عورتیں ایسی بھی ہیں جو اپنے جوان بچوں کے ساتھ اپنے گھر میں راست مواقعے پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ اگر آپ نہیں جانتی کہ آپ نے کہاں سے آغاز کرنا ہے پھر بھی خاموش نہ رہیں۔ اپنی ماضی کی غلطیوں اور ناکامیوں کو کبھی بھی اِجازت نہ دیں کہ وہ آپ کی حال کی فتح کو چھین لیں۔ جب آپ اپنے گھروں میں مسلسل تصادم کا سامنا کریں تو یہ آپ کو جسمانی، جذباتی اور رُوحانی طور پر دھوکا دے سکتا ہے۔ یہ کشمکش اور زیادہ سخت ہو جائے گی جب آپ کا اپنا بدن، آپ کا شوہر اور آپ کے بچے آپ کے خلاف عمل کر رہے ہوں۔ یہ جاننا آپ کے لیے مددگار ثابت ہوسکتا ہے کہ رُوح القدس آپ کی مدد کرسکتا ہے کہ آپ درُست اور بائبلی فیصلے کریں، قطع نظر اِس کے آپ کے گھر کے لوگ کیسے ہیں یا آپ کن مشکلات کا سامنا کر رہی ہیں۔ حلم مزاجی اِختیار کریں اور اپنی زندگی کے ہر دِن میں اپنے آپ کو رُوح القدس کے سپرد کریں۔ بڑے بڑے خوابوں اور تصورات سے اپنے آپ کو مایوس نہ کریں بجائے اِس کے آج ہی دُرست فیصلہ کریں۔ جب آپ اپنی توجہ خداوند کی طرف لگائیں گی کہ اُس نے آپ کی زندگی کے مشکل حالات میں آپ کے ساتھ کیا کیا اور اپنے دِل کو اُس کے کلام کو سیکھنے اور اُس پر اِعتماد کرنے پر لگائیں گی تو وہ آپ کو تسلی دے گا اور ہر ایک قدم پر آپ کی رہنمائی کرے گا۔

باب ۲۴

وہ مُبارک ہے

''اُس کے بیٹے اُٹھتے ہیں اور اُسے مُبارک کہتے ہیں'' (اَمثال ۲۸:۳۱)۔

وہ عورت زندگی کے بارے میں خدا کے جوابات سے مکمل طور پر متفق تھی او ر وہ سال ہا سال اپنے خاندان میں زندگی گزارتی تھی جو اِس بات کی تصدیق ہے کہ اُس کے بچے فطری طور پر اُس کے لیے گہری محبت اور احترام کے ساتھ بڑھ رہے ہیں۔اُس کے بچے اپنی ماں کی زندگی کے عملی نمونے کو دیکھتے اور اِس بات کو سمجھتے کہ وہ گھر میں اُن کے ساتھ موجود ہے۔ وہ اُس کی جدوجہد اور اُس کی ناکامیوں کے گواہ تھے،لیکن اِس کے ساتھ ساتھ وہ اُس کے اِقرار، گناہ پر فتح اور کمزوریوں کے بھی گواہ تھے۔ ہم سب کی زندگی میں گناہ اور کمزوریاں ہوتی ہیں لیکن ہم اُن میں زندگی گزارنے کا فیصلہ نہیں کرسکتی ۔ ایک پاک دامن عورت خدا کے نزدیک آنے کی کوشش کرتی ہے اور وہ سچی مسیحیت کی راست گواہی کی مثال بنتی ہے، یہاں تک کہ زندگی چاہے جتنی بھی مشکل کیوں نہ ہو وہ عاجزی اور اِنکساری کے ساتھ چلتی اور اُس کا خاندان اُس کی نیکی کا گواہ ہوتا۔اُس کے بچے اُس کے راست دِل کا عکس، اُس کی زندگی کی پاک دامنی کے پھل سے دیکھ سکتے تھے۔ اپنی کمزرویوں کے بادجود وہ راستی کی ایک زندہ مثال تھی اور اُس کے بچے اُس کی نہایت قدر کرتے تھے۔ وہ عورت پاک دامن اور ایک بیش بہا موتی تھی اور اُس کا خاندان جانتا تھا کہ اُس کا گھر میں ہونا اُن کے لیے بہت بڑی برکت ہے ۔

اُٹھنے کا مطلب صرف یہ نہیں کہ اُس کے بچے بڑے ہوتے اور اُسے بابرکت کہتے تھے، اگرچہ اِس مطلب کا بھی اِطلاق کیا جاسکتا ہے۔ اگر اِس کا مطلب صرف جسمانی طور پر بڑھنا ہوتا تو اِس کے لیے ایک دُوسرا عبرانی لفظ **Gadal** اِستعمال ہونا چاہیے تھا جو بڑھنے، پرورش پانے، نشوونما اور بلوغت کے لیے اِستعمال ہوا ہے۔ یہ لفظ پرانے عہد نامے میں اِنہی معنوں میں مختلف جگہوں پر اِستعمال ہوا ہے ۔اِضحاق (پیدایش ۲۰،۸:۲۱) یعقوب اور عیسو (پیدایش

۲۷:۲۵) موسیٰ (خروج ۲:۱۰) جلعاد کے بیٹے (قضاۃ ۱۱:۲) سمسون (قضاۃ ۱۳:۲۴) داؤد (۲۔سموئیل ۵:۱۰)۔ اگر عبرانی کا لفظ Gadal اِستعمال ہوتا تو اِس کا مطلب یہی ہے کہ اُس کے بچے بڑھے ہوتے اور اُسے مبارک کہتے۔ میں پھر کہوں گی کہ یقیناً اِن معنوں کا بھی اِطلاق کیا جاسکتا ہے مگر اِس سے پورے مطلب سے آگاہی نہیں ہوتی۔

اَمثال ۳۱:۲۸ میں اُٹھنے کے لیے عبرانی لفظ koom اِستعمال ہو اہے جس کے معنی، مضبوط، مستحکم، اُٹھنا، اُبھرنا، واقع ہونا، قائم کرنا، بھڑکانا اور کامیاب ہونا ہے۔ اِس کے معنی عمل کا جوش بھی کیے جا سکتے ہیں۔ اُس کے بچے اُٹھتے تھے اور اُسے مبارک کہتے تھے، کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ اُن کی ماں عزت کے لائق ہے۔اگرچہ سلیمان اِسرائیل کا بادشاہ تھا مگر پھر بھی وہ اپنی ماں کے لیے اِسی قسم کی برکت کا اِظہار کرتا ہے۔"پس بت سبع سلیمان بادشاہ کے پاس گئی تا کہ اُس سے ادُونیاہ کے لئے عرض کرے۔ بادشاہ اُس کے اِستقبال کے واسطے اُٹھا (koom) اور اُس کے سامنے جھکا۔ پھر اپنے تخت پر بیٹھا اور اُس نے بادشاہ کی ماں کے لیے ایک تخت لگوایا۔ سو وہ اُس کے دہنے ہاتھ بیٹھی"(ا۔ سلاطین ۲:۱۹)۔ اگرچہ وہ سلیمان کی ماں تھی پھر بھی اُس کی ذِمے داری تھی کہ وہ بادشاہ کے سامنے جھکے۔ مگر وہ خود اُس کے سامنے جھکا۔ بادشاہ کے دہنے ہاتھ بیٹھنا بہت ہی عزت کی بات سمجھی جاتی تھی۔ یہ ایک بچے کی اپنے والدین کی عزت کرنے کی کیسی عظیم تصویر ہے۔

اُس پاک دامن عورت کے بچے اُس کی سمجھ، پاک دامنی اور اچھے کردار سے لطف اَندوز ہوتے تھے، کیوں کہ اُس نے اُن کی پرورش، محبت اور اَچھائی سے کی اور اُسی چیز نے اُن کو اُس کا شکرگزار بنا دیا اور وہ اُس کی عزت کرتے اور اُسے مبارک کہتے تھے۔ اُس کے بچے صرف اُسے مبارک ہی نہیں کہتے تھے بلکہ وہ کردار جو اُس کی راست تربیت کی وجہ سے اُن میں پیدا ہوا تھا دُوسروں کے لیے بھی فائدہ مند ہوتا۔ دانش مند بچے دُنیا کے لیے برکت ہیں۔ اُن کا کردار اُن کی پاک دامنی کو ظاہر کرتا ہے۔ جب لوگ کسی شخص کے اچھے کردار کے گواہ ہوتے ہیں تو وہ خیال کرتے ہیں کہ اُس کی اچھی تربیت ہوئی ہے۔ یہ بات بالکل قابلِ قبول اور سچ ہے۔ جیسا کہ پولس نے تیمتھیس کے اچھے کردار کے بارے میں کہا "اور مجھے تیرا وہ بے ریا اِیمان یاد دِلایا گیا ہے جو پہلے تیری نانی لوئس اور تیری ماں یونیکے رکھتی تھیں اور مجھے یقین ہے

کہ تو بھی رکھتا ہے" (۲۔ تیمتھیس ۱:۵)۔ ہمیں اِس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ تیمتھیس کا باپ غیر اِیمان دار تھا۔ تیمتھیس ایک یہودی عورت کا بیٹا تھا جو اِیمان دار تھی۔ لیکن اُس کا باپ یونانی تھا۔(اعمال ۱۶:۱)۔ خدا نے تیمتھیس کی تربیت کو برکت دی جو اُس کی ماں اور نانی نے بڑی اِیمان داری سے خدا کے راستے پر کی تھی۔ اگر آپ اکیلی ماں ہیں یا آپ بھی ناہموار جوئے میں کسی بے اِیمان کے ساتھ جتی ہیں جیسا کہ تیمتھیس کی ماں تھی تو یہ حوالہ آپ کی حوصلہ اَفزائی کرے گا کہ آپ بھی اپنے آپ کو تیمتھیس کی ماں کی طرح اپنے بچوں کے لیے وقف کریں۔ اگر آپ نانی یا دادی ہیں تو آپ کو یہ بات جان کر خوشی ہو گی کہ اُس نے بھی تیمتھیس کی زندگی پر بڑے اچھے اَثرات مرتب کیے، آپ بھی اپنے بچوں کے ساتھ بالکل ایسا کر سکتی ہیں۔

ایک راست باز ماں ہونا بہت بڑے اِستحقاق کی بات ہے، مگر بعض اوقات یہ بہت مشکل بلاہٹ ہوتی ہے۔ بچے آپ کی طرف، محبت، رہنمائی، حوصلہ اَفزائی، حفاظت، اَچھائی، قبولیت، پائیداری، معافی، سمجھ، خوشی اور تربیت کے لیے دیکھتے ہیں۔ وہ اپنی آزمایشوں میں مدد کے لیے، تذبذب میں رہنمائی، خطرات میں حفاظت، زندگی کے جوابات، مشاورت اور نصیحت ، خدا کی سچائی کے بارے جوابات کے لیے اور اِس طرح کے اور بھی ہزاروں اور اہم مسائل ہیں جن کے لیے اُن کو زندگی میں مدد کی ضرورت ہو گی۔ ایک پاک دامن عورت سمجھتی ہے کہ اُس کے ہر بچے کی راست تربیت کی ذِمہ داری اُس پر ہے۔ خدا نے عورتوں کو خاص طور پر بچوں کی تربیت کی منفرد خوبیوں سے نوازا ہے تا کہ وہ اُن کے اُن سوالوں کے جواب دے سکیں جو اُن کو اپنی تربیت، رہنمائی، اور کامیاب زندگی کے لیے ضروری ہیں (۲۔ پطرس ۱:۳)۔

مادرانہ ذِمے داریوں کے لیے عورتوں کو چوبیس گھنٹے، ہفتے کے سات دن اور اُس وقت تک اپنے آپ کو وقف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جب تک بچے بڑے نہیں ہو جاتے۔ جیسا کہ ہم نے اُس پاک دامن عورت کا مطالعہ کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ نہ صرف اپنے بچوں کا خیال رکھتی تھی بلکہ بہ طور محبت کرنے والی مددگار اور اپنے شوہر کی ضرورتوں اور اُس کی خواہشوں کو بھی پورا کرتی اور اُس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے خاندان سے باہر کے اَفراد کا بھی خیال رکھتی تھی اور کبھی بھی اِس بات کو نہیں بھولتی تھی کہ اُس نے یہ سب کچھ کرنا ہے۔

کیا آپ غور کریں گی کہ اَمثال ۳۱ باب کی یہ بائیس آیات اُس پاک دامن عورت کے

بارے میں بیان کرتی ہیں۔ لیکن اِن میں سے کوئی آیت بھی یہ بیان نہیں کرتی کہ اُس نے کچھ اپنے لیے بھی کیا۔ اِن تمام آیات کو دوبارہ پڑھیں۔ آپ اِن آیات میں اُس کی خود غرضانہ خواہشات یا ہوس کا ایک اِشارہ بھی نہیں ڈھونڈ پائیں گی۔ عورتوں کا صرف اپنے لیے زندگی گزارنے کا خیال اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے گھر سے باہر جانا اُس کے لیے بالکل اجنبی تھا۔ آزادیِ نسواں کی تحریکیں سچائی کو گمراہ کر رہی اور ہمارے نقطہ نظر پر اَثر اَنداز ہو رہی ہیں، یہاں تک کہ چرچ بھی اِس نظریے کا شکار ہو رہے ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ عورتوں کی بہتری کے لیے یہ سب سے بہتر ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جب آپ اپنے آپ کو خدا کے اچھے منصوبے سے آزاد کرنے کی کوشش کریں گی تو آپ خدا کے اِختیار سے آزادی کا اِنتخاب کریں گی جو کہ اَصل میں گناہ کی غلامی کا اِنتخاب ہو گا۔ اپنے سارے مشہور نظریات کے باوجود دُنیا خدا کے مقابل عورتوں کے لیے اچھے منصوبے کو لانے میں بالکل ناکام ہوگئی ہے۔ مسیحی عورتوں کو اپنی زندگیوں کے لیے خدا کے منصوبے پر اِیمان لانے کی ضرورت ہے اور وہ اُس کے مطابق زندگی گزار کر اپنی خوشی اور اِطمینان کو حاصل کریں اور اپنی زندگیوں میں خوشی سے اُس کی بلاہٹ کو پورا کریں۔

جب آپ خدا پر اِیمان رکھیں گی تو آپ کو دُنیاوی فلاسفی یا کامیابی کی تعریف سے بالکل بھی گھبرانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اگر آپ اپنے آپ اور اپنے خاندان کے لیے کامیابی چاہتی ہیں تو دُنیاوی جوابات سے بالکل دھوکا نہ کھائیں جن کے دعوؤں کے کوئی اَثبات بھی نہیں ہیں۔ بجائے اِس کے بائبلی تعریف اور وضاحت کی طرف جائیں "شریعت کی یہ کتاب تیرے مُنہ سے نہ ہٹے بلکہ تجھے دِن اور رات اِسی کا دھیان ہو تا کہ جو کچھ اِس میں لکھا ہے اُس سب پر تو اِحتیاط کر کے عمل کر سکے کیوں کہ تب ہی تجھے اقبال مندی کی راہ نصیب ہو گی اور تُو خوب کامیاب ہو گا" (یشوع ۱:۸)۔

دُنیاوی سوچ رکھنے والی عورتیں ہمیں قائل کرنے کی کوشش کریں گی کہ اُن کا نظریہ وسیع النظر، اعلیٰ، ترقی یافتہ اور خدا کے نظریے کے مقابلے میں کہیں بہتر ہے جو کہ ہمارے لیے فرسودہ ہو چکا ہے۔ وہ اپنی جنسی کشش، آزادی، بغاوت، حقوق، اِنفرادیت، شخصیت اور اِختیار پر زور دیتی ہیں اور بہت سی عورتیں نا دانستہ طور پر اُن کے اِن گمراہ کن نظریات کی پیروی شروع کر دیتی ہیں اور اپنے ہاتھوں سے اپنی تباہی کا اِنتظام کرتی ہیں۔ یہ نظریات چرچ کو بھی بُری طرح

متاثر کر رہے ہیں۔

''نادان ہر بات کا یقین کر لیتا ہے لیکن ہوشیار آدمی اپنی روِش کو دیکھتا بھالتا ہے ''(اَمثال ۱۴:۱۵)۔

''ہوشیار بلا کو دیکھ کر چھپ جاتا ہے لیکن نادان بڑھے چلے جاتے اور نقصان اُٹھاتے ہیں'' (امثال ۲۲:۳)۔

حامیِ مساواتِ نسواں کی تحریک اُن لوگوں سے خوشی، تکمیل اور کامیابی کا وعدہ کرتی ہے جو خدا کے اِختیار کا مقابلہ کرتے ہیں۔ لیکن آخر میں اُن کا اَنجام کیا ہوتا ہے؟ اِس مثل میں ہم دیکھتی ہیں کہ وہ عورت جو اپنے اور اپنے بچوں کے بارے میں خدا کے منصوبے پر اِیمان رکھتی ہے وہ عزت کے ساتھ با برکت ہوتی ہے۔ لیکن اُن بچوں کے ساتھ کیا ہوتا جن کو اُن کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے؟ اُن خاندانوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے جو اپنی زندگیوں سے خدا کو باہر نکال دیتے ہیں؟ اور اُن کا خدا کے منصوبے کا مقابلہ کرنے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟ حامیِ مساواتِ نسواں کی تحریک خاندانی زندگی کی مدد کر چکی ہے یا اِس میں رکاوٹیں ڈال چکی ہے؟ خدا ہمیں بڑی وضاحت کے ساتھ بتا چکا ہے کہ جب ایک فرد، ایک گھرانا، یا ایک قوم اُس کی سچائی سے مُنہ موڑتے ہیں تو اُس کا کیا اَنجام کیا ہوتا ہے۔

> ''اس لیے کہ اگرچہ اُنھوں نے خدا کو جان تو لیا مگر اُس کی خدائی کے لائق اُس کی تمجید اور شکر گزاری نہ کی بلکہ باطل خیالات میں پڑ گئے اور اُن کے بے سمجھ دِلوں پر اندھیرا چھا گیا۔ وہ اپنے آپ کو دانا جتا کر بے وقوف بن گئے۔ اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی اِنسان اور پرندوں اور چوپایوں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت میں بدل ڈالا۔ اِس واسطے خدا نے اُن کے دِلوں کی خواہشوں کے مطابق اُنہیں ناپاکی میں چھوڑ دیا کہ اُن کے بدن آپس میں بے حرمت کیے جائیں۔ اِس لیے کہ اُنھوں نے خدا کی سچائی کو بدل کر جھوٹ بنا ڈالا اور مخلوقات کی زیادہ پرستش اور عبادت کی بہ نسبت اُس خالق کے جو اَبد تک محمود ہے۔ آمین۔ اِسی سبب سے خدا نے اُن کو گندی شہوتوں میں چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ اُن کی عورتوں

نے اپنے طبعی کام کو خلاف طبع کام سے بدل ڈالا۔اِسی طرح مرد بھی عورتوں سے طبعی کام چھوڑ کر آپس کی شہوت سے مست ہو گئے یعنی مردوں نے مردوں کے ساتھ رُوسیاہی کے کام کر کے اپنے آپ میں اپنی گمراہی کے لائق بدلہ پایا۔ اور جس طرح اُنھوں نے خدا کو پہچاننا ناپسند کیا اُسی طرح خدا نے بھی اُن کو نا پسندیدہ عقل کے حوالہ کر دیا کہ نالائق حرکتیں کریں۔پس وہ ہر طرح کی ناراستی بدی لالچ اور بد خواہی سے بھر گئے اور حسد خون ریزی جھگڑے مکاری اور بغض سے معمور ہوگئے اور غیبت کر نے والے۔بد گو۔ خدا کی نظر میں نفرتی اَوروں کو بے عزت کر نے والے مغرور، شیخی باز، بدیوں کے بانی ماں باپ کے نافرمان۔ بیوقوف عہد شکن، طبعی محبت سے خالی اور بے رحم ہوگئے۔ حالانکہ وہ خدا کا یہ حکم جانتے ہیں کہ ایسے کام کرنے والے موت کی سزا کے لائق ہیں پھر بھی نہ فقط آپ ہی ایسے کا م کرتے ہیں بلکہ اور کرنے والوں سے بھی خوش ہوتے ہیں"(رومیوں ۱:۲۱-۳۲)۔

جیسے جیسے حامیِ مساواتِ نسواں کی تحریک ترقی کر رہی ہے خاندان تنزلی اور گراوٹ کا شکار ہو رہے ہیں۔ یہ دُنیا خدا اور زندگی کے لیے اُس کے جوابات کو نہیں چاہتی اِس وجہ سے ہی، بغاوت، جرائم، منشیات، مایوسی، خودکشی، زنا کاری، حرام کاری، طلاق، غیر قانونی بچے، اَسقاط حمل اور اَبتری کی شرح میں اِضافہ ہو رہا ہے۔آپ اِس شرح کو دیکھیں اور آپ غور کریں گی کہ جیسے جیسے خدا کے کلام کو نظر اَنداز کیا جارہا ہے بداَخلاقی میں اِضافہ ہو رہا ہے۔ جب بداَخلاقی بڑھتی ہے تو خاندان اِس کا شکار ہوتے ہیں اور جب خاندان ناکام ہوتے ہیں تو قومیں ناکام ہو جاتی ہیں۔ بالآخر ہر کوئی چاہتا ہے کہ وہ آزادی کی زندگی گزارے جہاں پر کوئی (یہاں تک کہ خدا بھی) اُسے پوچھنے والا نہ ہو۔ لوگ خدا کی طرف نہیں آنا چاہتے کیوں کہ وہ اپنے گناہ سے محبت کرتے ہیں۔

"لیکن یہ جان رکھ کہ اخیر زمانہ میں بُرے دِن آئیں گے ۔ کیوں کہ آدمی خودغرض۔ زر دوست۔ شیخی باز۔ مغرور۔ بدگو۔ ماں باپ کے نافرمان۔ نا

شکر۔ ناپاک۔ طبعی محبت سے خالی۔ سنگ دِل۔ تہمت لگانے والے۔ بے ضبط۔ تند مزاج۔ نیکی کے دُشمن۔ دغا باز۔ ڈھیٹھ۔ گھمنڈ کرنے والے۔ خدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہوں گے۔ وہ دین داری کی وضع تو رکھیں گے مگر اُس کے اَثر کو قبول نہ کریں گے ایسوں سے بھی کنارہ کرنا۔" (۲۔تیمتھیس ۳:۱-۵)۔

اِس بات کو ذہن میں رکھیں کہ "آزادی" ہمیشہ ایک اچھا لفظ نہیں ہوتی۔ آزادی کی وجہ سے آپ بھوکی شارکوں کے درمیان چھلانگ لگا سکتی ہیں لیکن عقل مندی کیا ہو گی؟ جب آزادی خداوند کی فرماں برداری کے بغیر ہوتی ہے تو اَصل میں یہ گناہ کی غلامی ہوتی ہے۔ پس اِیمان داروں کو چاہیے کہ وہ ضرور ہوشیار رہیں اور تمام چیزوں کو کلام کی نگاہ سے دیکھیں تا کہ اُن کے فطری میلانات اُن کو فلسفہِ اِنسانیت سے نہ آزمائیں اور وہ اَندھوں کی طرح اَندھوں کی پیروی نہ کریں اور وہ دونوں گڑھے میں گر پڑیں۔

یہ بات واضح ہے کہ پاک دامن عورت خود غرضی کی زندگی نہیں گزارتی تھی۔ اُس نے کبھی بھی اپنے آپ کو حامیِ مساواتِ نسواں اور فلسفہ اِنسانیت کے نظریات سے گمراہ نہیں کیا تھا (جیسا کہ حوا نے باغ عدن میں کیا جب اُس نے آدم کو خدا کی طرف سے عطا کی گئی قیادت سے باہر جانے کی کوشش کی) حوا کو اِسی وجہ سے دھوکا دیا گیا کہ وہ آزاد ہوجائے گی اور اُس کی آنکھیں کھل جائیں گی اور اِس ہی بات نے پوری نسل اِنسانی میں گناہ کو شامل کر دیا۔ سانپ نے اپنی ہوشیاری سے حوا کو دھوکا دیا۔(۱۔تیمتھیس ۲:۱۴)۔ یاد رکھیں کہ سانپ آج بھی حوا کی بیٹیوں کو دھوکا دے رہا ہے یہ کوئی نئی بات نہیں۔

عورتیں خود سے کھڑی ہونے اور مرد کے اِختیار سے باہر جانے میں اچھا محسوس کر سکتی ہیں۔لیکن ہمیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ جب کوئی بھی عورت خدا کے اِختیار سے باہر جانے کی کوشش کرتی ہے تو وہ اپنی زندگی میں بہت سی مشکلات کو دعوت دیتی ہے "ایسی راہ بھی ہے جو اِنسان کو سیدھی معلوم ہوتی ہیے پر اُن کی اِنتہا میں موت کی راہیں ہیں" (اَمثال ۱۶:۲۵)۔ بہت سی عورتیں اِس بات کی قائل ہیں کہ وہ حامی مساواتِ نسواں کو بھی گلے سے لگا سکتی ہیں اور اِس کے ساتھ ساتھ وہ خداوند کے لیے بھی زندگی گزار سکتی ہیں، لیکن یہ سچائی نہیں کیوں کہ حامی

مساواتِ نسواں کلی طور پر خدا کے کلام اور مسیحیت کی سچائی کی مخالفت کرتی ہے ''جو میرے ساتھ نہیں وہ میرے خلاف ہے اور جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا وہ بکھرتا ہے۔'' (متی ۱۲: ۳۰)۔ حامی مساوات نسواں کا نظر یہ اِس دُنیا کا ہے'' نہ دُنیا سے محبت رکھو نہ اُن چیزوں سے جو دُنیا میں ہیں۔ جوکوئی دُنیا سے محبت رکھتا ہے اُن میں باپ کی محبت نہیں۔ کیوں کہ جو کچھ دُنیا میں ہے یعنی جسم کی خواہش اور آنکھوں کی خواہش اور زندگی کی شیخی وہ باپ کی طرف سے نہیں بلکہ دُنیا کی طرف سے ہے (۱۔ یوحنا ۲: ۱۵-۱۶)۔ ہمیں اِس بارے میں نہایت محتاط ہونے کی ضرورت ہے کہ ہم جو بھی فیصلے کریں و ہ خدا کے کلام سے مطابقت رکھیں کیوں کہ خدا ہمیں اُن فیصلوں کا ذِمے دار ٹھہرئے گا۔ ۲۔ تیمتھیس ۳: ۶-۷ میں رُوح القدس پولس رسول کے وسیلہ سے بیان کر تا ہے کہ عورتوں کو اُس کی سچائی سے گمراہ نہیں ہو نا چاہیے۔'' اِن ہی میں سے وہ لوگ جو گھروں میں دبے پاؤں گھس آتے ہیں اور اُن چھچھوری عورتوں کو قابو میں کر لیتے ہیں جو گناہوں میں دبی ہوئی ہیں اور طرح طرح کی خواہشوں کے بس میں ہیں۔ اور ہمیشہ تعلیم پاتی رہتی ہیں مگر حق کی پہچان تک کبھی نہیں پہنچیں۔''

وہ عورت بالکل بھی اِس سے پر یشان نہیں تھی کہ وہ ایک لمبے عرصے تک اپنے بچوں کی پرورش کرے گی۔ وہ اِس سے بھی شرمندگی محسوس نہیں کرتی تھی کہ وہ گھر میں رہنے والی ماں ہے ۔ وہ خود غرض نہیں تھی اور نہ ہی وہ اپنے آپ کو ایسی ذہنیت سے محظوظ کرتی تھی۔ وہ کبھی بھی خدا کے منصوبے کے اپنے مادرانہ کردار سے پریشان نہیں ہوتی تھی، بلکہ حقیقت میں وہ اُس سے محبت کرتی اور اُس کی عزت کرتی تھی۔ اِس قِسم کی زندگی گزارنے کے لیے آپ کو ضرور اُن تمام آزمایشوں اور سخت حالات کا مقابلہ کرنے کی ضرورت ہو گی جو آپ کو خدا کی مرضی اور اُس کے منصوبے سے گمراہ کریں۔ اگر آپ کی توجہ کا مرکز اِیمان سے خدا کے اچھے منصوبے کی فرماں برداری کی بجائے آپ کی آزمائشیں ہوئیں تو یہ آپ کو نا اُمیدی، تلخی، خود ترسی، غصے اور مایوسی کا شکار کردیں گی۔ یہ تباہ کن فیصلے اور اِنتخاب آپ کے قیمتی وقت اور مواقعوں کو ضائع کر دیں گے اور آپ کو ایک اچھی زندگی گزارنے سے منع کریں گے۔

یہ بچوں کے لیے بہت ہی حیرت انگیز ہو گا کہ وہ اپنی ماں کو اپنی زندگی میں مختلف آزمایشوں کا مقابلہ کرتے دیکھیں اور اُس کی زندگی کا مرکز یسوع مسیح ہو۔ وہ اپنے دُشمنوں سے

پیار کرے، دُوسروں کی مدد کرے، اپنے آپ کو اپنے شوہر اور اپنے بچوں کے لیے وقف کرے اور مسیح کے لیے خوشی سے اپنی زندگی گزارے۔ جب ہم اپنی زندگیاں خداوند کے کلام پر بھروسا رکھنے سے گزاریں گی اور اُس کے رُوح القدس کی فرماں برداری کریں گی تو یہ ہمارے گھرانوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کریں گی۔ یہ ہمارے اَعمال سے ہمارے اِیمان کو ظاہر کرے گا کہ ہم خدا کی برکات اور اُس کی تسلی کی گواہ ہیں۔ خیال کریں کہ کیسے لوگ دُنیاوی نظریات کو ہماری زندگیوں سے ریزہ ریزہ ہوتے دیکھیں گے اور لوگ دیکھیں گے کہ خدا کے نظریات قابلِ عمل اور کامیاب ہیں۔ کیوں کہ اُس کے نظریات ما فوق الفطرت ہیں۔ کوئی ماں بھی اِس قسم کی زندگی کی پائیداری سے اِنکار نہیں کر سکتی اور اِس سے رُوح القدس مسلسل ہماری اور ہمارے خاندانوں کی زندگیوں میں پھل پیدا کرے گا۔

اب اُس کے بچے بڑے ہو چکے ہیں اور وہ اُسے مبارک کہتے اور اُس کی نہایت قدر کرتے ہیں۔ اُن کی بلوغت، پائیداری اور کردار کی اَچھائی اِس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ اُن کی ماں نے اپنی ذِمے داری نہایت اَحسن طریقے سے ادا کی ہے۔ اُس نے اپنے محدود وقت کو بڑے اچھے طریقے سے اِستعمال کیا اور خداوند نے اُسے برکت دی اور اب اُس کی فصل کاٹنے کا وقت آ پہنچا ہے۔ وہ عورت راست زندگی کے فوائد کی فصل کو کاٹتی ہے اور اُس کی زندگی خداوند اور اُس کے خاندان کے سامنے بے غرض تھی اور وہ یقیناً مبارک تھی۔

آج جب آپ اِن آیات کا مطالعہ کر رہی ہیں تو شاید آپ ایک دُکھی ماں ہو سکتی ہیں جس کے بچے اُس سے محبت نہیں کرتے اور اُس کا خیال نہیں رکھتے۔ بہت سی عورتیں ایسی ہیں جن کے دِل غمگین اور اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے پُر ہیں کیوں کہ اُن کے بچے خدا کی باتوں کو ردّ کرتے ہیں اور دُنیاوی نظریات اور راستوں کو گلے لگاتے ہیں۔ بچے اپنے والدین کی آنکھوں کا تارا ہوتے ہیں لیکن وہی اپنے والدین کے دُکھ اور اُن کی پریشانی کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔ دُنیا میں بہت سے مُسرف بیٹے اور بیٹیاں ہیں جو اپنے راست گھرانوں کو چھوڑ اور اُس سچائی سے منہ موڑ چکے ہیں جو بچپن سے اُن کو سکھائی گئیں تھیں۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جنھوں نے تب خداوند کو قبول کیا جب اُن کے بچوں کی تربیت کے سال گزر چکے تھے اور اب وہ اپنی زندگی دِل گیری اور پشیمانی میں گزار رہے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اُن سب کے

لیے ایک پُرجوش دُعا کریں جو اِس معاملے میں غمگینی اور پشیمانی کا شکار ہیں۔ یاد رکھیں کہ اپنے ماضی کی ناکامیوں میں زندگی گزارنا کبھی بھی آج اور نہ ہی یہ مستقبل میں آپ کی مدد کرے گا۔ اگر آپ خدا کے منصوبے کے مطابق ایک پاک دامن ماں بننے میں ناکام ہوئی ہیں تو عاجزی کے ساتھ اپنے بچوں کے سامنے اپنے گناہوں، ناکامیوں اور عقل کی کمی کا اِقرار کریں اور اب اپنی نیکی کی مثال اُن پر ظاہر کرنے کی کوشش کریں۔ اُمید ہے کہ آپ کے بچے آپ پر مہربان ہوں گے۔ لیکن آپ کو چاہیے کہ آپ مسیح کی معافی کو قبول کریں چاہے آپ کے بچے آپ کو معاف کریں یا نہ کریں۔ اِس بات کو سمجھنے کی کوشش کریں کہ بسا اوقات ٹوٹے ہوئے اعتماد کو بحال ہونے میں وقت لگتا ہے۔ ماؤں کو چاہیے کہ وہ رحم دِل ہوں اور اِس بات کو صبر سے برداشت کریں کہ اُن کے بچے اُن کو دُکھ دے سکتے ہیں۔ اِس قسم کے حالات میں اِیمان سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

کچھ ایسے تربیت پذیر بچے بھی ہوں گے جو اِس بات کو پڑھ رہے ہوں گے جن کے والدین اُن کا خیال نہیں رکھتے، جیسا خدا نے اُن کو کرنے کا حُکم دیا ہے اور اب وہ محسوس کرتے ہیں کہ وہ اُن کی زندگیوں کے بکھرے ہوئے ٹکڑوں کو اِکٹھا کریں اور اُن کو تربیت دیں جن کی تربیت نہ ہو سکی۔ کچھ ایسے لوگ بھی اِس باب کو پڑھ رہے ہوں گے جو محسوس کرتے ہوں گے اُن کی راست تربیت نہیں ہوئی جیسا کہ خدا کا اُن کے لیے منصوبہ تھا۔ شاید وہ خیال کرتے ہوں کہ اُن کی پاک دامنی کی مثال اِتنی اچھی نہیں ہے کہ وہ اُن کے خاندان کو اُن کے مقاصد کو حاصل کرنے میں مدد دے گی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اُن لوگوں کے لیے پُرجوش دُعا کریں جو کہ اِس قسم کے نتائج کا سامنا کر رہے ہیں۔ اِس بات کو یاد رکھیں کہ جب آپ خدا کے کلام پر بھروسا رکھیں گی اور اُس کی فرماں برداری کریں گی تو رُوح القدس آپ کی زندگی کو خدا کے منصوبے کے مطابق تبدیل کر دے گا۔ بکھرے ہوئے ٹکڑے کبھی بھی آپ اور خدا کے درمیان حائل نہیں ہوں گے کہ آپ پاک دامنی کی مثال بنیں اور اپنے مقاصد کو حاصل کریں۔ خدا ہمیں یہ حیرت انگیز باب (اور اپنا پورا کام) دے چکا ہے جو پاک دامنی کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے۔

یہ بہت ہی اہم ہے کہ آپ اپنے دِل اور اپنی توجہ کو خداوند کے ساتھ اپنے رشتے پر مرکوز

رکھیں، اِس طرح جب خدا مشکلات کے ذریعے آپ کو کچھ سکھانا چاہے گا تو چیزیں کبھی بھی آپ کو گمراہ نہیں کریں گی۔ یاد رکھیں اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کی آپ کتنی دفعہ گری، آپ کے حالات کتنے مشکل نظر آتے ہیں اور آپ کتنی دفعہ ناکام ہوئیں۔ خدا سب کچھ جانتا ہے اور وہ آپ کے لیے ایک خاص منصوبہ رکھتا ہے۔ یہ بہت ہی اہم ہے کہ آپ اُن کو معاف کریں جنہوں نے آپ کے خلاف گناہ کیا، یہ اُن پر ظاہر کرے گا کہ آپ اُن کی خیر خواہ ہیں بالکل ایسے جیسے آپ نے یسوع کے خلاف گناہ کیا اور اُس نے آپ کو معاف کیا۔

اگر آپ کی ماں زندہ ہے تو وقت نکال کر اُس بھلائی کے لیے شکریہ ادا کریں جو اُس نے آپ کے ساتھ کی۔ آپ اُسے مبارک کہیں اُس کی عزت کریں ۔اُس کی حوصلہ اَفزائی کریں اور اُس سے محبت کریں، کیوں کہ بچوں کی خدا کے راستے پر تربیت کے لیے قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُس پاک دامن ماں نے اَمثال کی کتاب میں اپنی زندگی کے اچھے سال اپنے خداوند، شوہر اور اپنے بچوں کے لیے وقف کئے۔ یہ کیسی اَجر کی بات ہے۔ یہ کیسا سمجھ داری کا فیصلہ ہے۔ یہ کیسی عظیم بلاہٹ ہے۔ یہ کیسی برکت ہے۔

باب ۲۵

وہ قابلِ ستایش ہے

''اُس کے بیٹے اُٹھتے ہیں اور اُسے مبارک کہتے ہیں۔ اُس کا شوہر بھی اُس کی تعریف کرتا ہے'' (اَمثال ۲۸:۳۱)۔

اگر آپ کے بچے آپ کو مبارک کہتے ہیں تو یہ ایک اچھی بات ہے، لیکن یہ بالکل ہی حیرت انگیز بات ہوگی کہ جب آپ جانیں کہ جس شخص کے ساتھ آپ کی شادی ہوئی ہے وہ آپ کی تعریف کرتا ہے۔ اُس عورت کی شادی جس مرد کے ساتھ ہوئی وہ اُس کے بچوں کی پرورش کرتی اور اُس کے گھر کا بھی خیال رکھتی تھی۔ وہ پوری زندگی کے لیے اُس کی مدد گار، پیاری اور تسکین دینے والی تھی۔ اِس بات میں کسی قسم کا شک نہیں کہ وہ عورت اُس کی پریشانیوں میں اُس کی تسلی، اُس کی آزمایشوں میں اُس کے لیے خوشی، اُس کے مسائل میں اُس کی مشیر، اُس کے دُکھوں میں دل نواز اور اُس کے ڈر میں اُس کے لیے حوصلہ افزائی تھی۔ اگر وہ عورت اُس کی خواہشات کو پورا نہ کرتی اور اُس کے لیے راست مددگار ثابت نہ ہوتی جیسا کہ خدا نے اُسے مقرر کیا تھا تو اُس کا شوہر کبھی بھی سچائی سے اُس کی عزت نہ کرتا۔ لیکن اُس کا شوہر اُس کی تعریف کرتا تھا کیوں کہ وہ سمجھتا تھا کہ جو کچھ اُس میں ہے وہ سارے کھیت کا اصل ہے۔

اُس پاک دامن عورت کا شوہر اُس کی پاک دامنی کی وجہ سے بابرکت تھا اور وہ اِس چیز کو جانتا تھا۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے ہم اُس عورت کی پاک دامنی کی مثال کے بارے میں سوچیں جسے ہم نے اِس کتاب میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اُس کا شوہر اُس کی اِس خوبی کی وجہ سے بہت بابرکت تھا۔

وہ پاک دامن عورت:

قابلِ اِعتبار اور کفایت شعار تھی۔ (آیت ۱۱)

وہ وفادار تھی۔ (آیت ۱۲)

وہ محنتی تھی۔ (آیت ۱۳)
وہ ہوش مند تھی۔ (آیت ۱۴)
وہ تربیت پذیر اور با ترتیب تھی۔ (آیت ۱۵)
وہ عاقبت اَندیش اور باتدبیر تھی۔ (آیت ۱۶)
وہ پرہیز گار تھی۔ (آیت ۱۷)
وہ دیانت دار تھی ۔ (آیت ۱۸)
وہ اِنکساری سے خدمت کرتی تھی۔ (آیت ۱۹)
وہ مہربان تھی۔ (آیت ۲۰)
وہ پہلے سے بند وبست کرتی تھی۔ (آیت ۲۱)
وہ خوب صورت اور حیادار تھی۔ (آیت ۲۲)
وہ اپنے شوہر کے لیے باعث عزت تھی۔ (آیت ۲۳)
وہ محنتی تھی۔ (آیت ۲۴)
وہ زندگی کے ہر موسم کا سامنا کرنے کے لیے تیار تھی۔ (آیت ۲۵)
وہ کشادہ قلب تھی۔ (آیت ۲۶)
وہ ذِمہ دار تھی۔ (آیت ۲۷)
اُس کے بچے اُسے مبارک کہتے تھے ۔ (آیت ۲۸)

یقیناً اُس مرد کی بیوی غیر معمولی تھی اور و ہ اُس سے مکمل طور پر آگاہ تھا۔ بہ طور میاں بیوی بہت سے سال اِکٹھے گزارنا اِس حقیقت کو یقینی بناتا ہے کہ زمین پر کسی بھی دُوسرے شخص سے زیادہ میاں بیوی ایک دُوسرے کو بہتر طور پر جانتے ہیں۔اُس نے اپنی بیوی کو سمجھنے کے لیے اَمثال کے اکتیسویں باب کا مطالعہ نہیں کیا تھا۔ کیوں کہ پاک دامنی کی یہ مثال حقیقی طور پر اُس کے گھر میں رہتی تھی۔

"جس کو بیوی ملی اُس نے تحفہ پایا اور اُس پر خداوند کا فضل ہوا" (اَمثال ۲۲:۱۸)۔ "گھر اور مال تو باپ دادا سے میراث میں ملتے ہیں لیکن دانش مند بیوی خداوند سے ملتی ہے" (امثال ۱۴:۱۹)، اَمثال ۱۰:۳۱ میں پوچھا گیا ہے "نیکو کار بیوی کس کو ملتی ہے؟" عبرانی میں نیکو

کار کے لیے لفظ Chayil اِستعمال ہوا ہے اور یہی لفظ اَمثال ۳۱:۲۹ میں اِستعمال ہوا ہے۔ ''کہ بہتیری بیٹیوں نے فضیلت دِکھائی لیکن تو سب پر سبقت لے گئی''۔ یہاں اُس کی تعریف کرنے کا اَنداز کچھ اِس طرح کا ہے کہ ''نیکو کار بیوی کس کو ملتی ہے؟ مجھے صرف وہ ملی ہی نہیں بلکہ وہ سب پر سبقت لے گئی۔ اَمثال ۳۱ باب میں صرف پانچ آیات ایسی ہیں جن میں اُس کے شوہر کا بیان ہے۔

''اُس کے شوہر کے دِل کو اُس پر اِعتماد ہے اور اُسے منافع کی کمی نہ ہو گی۔ وہ اپنی عمر کے تمام ایّام میں اُس سے نیکی ہی کرے گا۔ بدی نہ کرے گا'' (اَمثال ۳۱:۱۱-۱۲)۔

''اُس کا شوہر پھاٹک میں مشہور ہے جب وہ ملک کے بزرگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے''(اَمثال ۳۱:۲۳)۔

''اُس کے بیٹے اُٹھتے ہیں اور اُسے مبارک کہتے ہیں۔ اُس کا شوہر بھی اُس کی تعریف کرتا ہے کہ بہتیری بیٹیوں نے فضیلت دِکھائی لیکن تو سب پر سبقت لے گئی ہے (اَمثال ۳۱:۲۸-۲۹)۔

اُس عورت کا شوہر اُس کی تعریف کرتا تھا کیوں کہ وہ پاک دامن تھی۔ اُس کی پوری زندگی بے غرضی اور مہربانی کی مثال ہے۔ وہ واضح طور پر اپنی شادی کو اپنی اوّلین ترجیحات پر رکھتی تھی۔

بعض اوقات شوہر اپنی راست باز بیوی کی تعریف نہیں کرتے

اگرچہ کچھ شوہر اِس بات کو جانتے بھی ہیں کہ اُن کی بیویاں اچھی اور پاک دامن ہیں مگر پھر بھی وہ اُن کی عزت، تعریف اور حوصلہ اَفزائی سے اِنکار کرتے ہیں۔کئی عورتیں ایسی ہیں جو بہت ہی گھٹیا صورتِ حال میں زندگی گزراتی ہیں۔ کچھ عورتیں اپنے شوہروں سے زیادتی کا شکار ہوتی ہیں اور اکثر اُن کو اپنے آپ اور اپنے بچوں کو جسمانی نقصان سے بچانے کے لیے دُوسروں کی مدد کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ مسلسل زُبانی زیادتی عورتوں پر بے جا بوجھ ڈالا دیتی ہے۔ پس یہ بہت ہی ضروری ہے کہ آپ اپنے ذہن کو بائبلی سچائیوں سے پُر کریں اور اپنی توجہ خداوند پر مرکوز رکھیں اور اپنی زندگی کے ہر دن میں اُس کے رُوح القدس کی رہنمائی کو مانگیں۔ یہ

بہت ہی مشکل ہے کہ آپ کسی ایسے شخص کے ساتھ زندگی گزاریں جو آپ کے دِل میں جگہ نہ رکھتا ہو۔ مگر جب آپ اپنی آزمایشوں میں خداوند اور اُس کے جوابات پر اِیمان رکھیں گی تو وہ آپ کو آپ کے اَزدواجی رشتے میں بہ طور روشنی اِستعمال کرے گا۔

ابی جیل پاک دامن عورت کی ایک زندہ مثال ہے۔ اگرچہ اُس کا شوہر بہت بدکار تھا۔"اِس شخص کا نام نابال اور اُس کی بیوی کا نام ابی جیل تھا۔ یہ عورت بڑی سمجھ دار اور خوب صورت تھی پر وہ مرد بڑا بے اَدب اور بد کار تھا"(۱-سموئیل ۲۵:۳)۔ داوٗد کے آدمیوں نے اُس سے کچھ خوراک کا مطالبہ کیا، اُس نے نہ صرف اُن کو خوراک دینے سے اِنکار کیا بلکہ داوٗد کی بے عزتی کی اور اپنے خاندان کو خطرے میں ڈالا۔ جب داوٗد نے یہ سنا تو اُس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ نابال کو اُس کے پورے خاندان سمیت قتل کر دے گا۔

"اور جوانوں میں سے ایک نے نابال کی بیوی ابی جیل سے کہا کہ دیکھ داوٗد نے بیابان سے ہمارے آقا کو مبارک باد دینے کو قاصد بھیجے پر وہ اُن پر جھنجھلایا۔ لیکن اِن لوگوں نے ہم سے بڑی نیکی کی اور ہمارا نقصان نہیں ہوا اور میدانوں میں جب تک ہم اُن کے ساتھ رہے ہماری کوئی چیز گم نہ ہوئی بلکہ جب تک ہم اُن کے ساتھ بھیڑ بکری چراتے رہے وہ رات دِن ہمارے لیے گویا دیوار تھے۔ سو اب سوچ سمجھ لے تو کیا کرے گی کیوں کہ ہمارے آقا اور اُس کے سب گھرانے کے خلاف بدی کا منصوبہ باندھا گیا ہے۔ کیوں کہ یہ ایسا خبیث آدمی ہے کہ کوئی اِس سے بات نہیں کر سکتا"(۱-سموئیل ۲۵:۱۴-۱۷)۔ مگر ابی جیل نے اپنے شوہر کو بتائے بغیر جلدی سے داوٗد اور اُس کی فوج کے لیے کھانا تیار کیا اور خود لے کر گئی۔ اِس بات نے داوٗد کے غصے کو جو نابال کی بے وقوفی کی وجہ سے تھا کم کر دیا۔ ابی جیل کی اِس سمجھ داری کی وجہ سے اُس کی تعریف کی گئی مگر اُس کے شوہر نے اُس کی تعریف نہ کی۔

> "داوٗد نے ابی جیل سے کہا کہ خداوند اِسرائیل کا خدا مبارک ہو جس نے تجھے آج کے دِن مجھ سے ملنے کو بھیجا اور تیری عقل مندی مبارک۔ تو خود بھی مبارک ہو جس نے مجھ کو آج کے دِن خون ریزی اور اپنے ہاتھوں اپنا اِنتقام لینے سے باز رکھا۔ کیوں کہ خداوند اِسرائیل کے خدا کی حیات کی قسم جس نے مجھے تجھ کو نقصان پہنچانے سے روکا کہ اگر تو جلدی نہ

کرتی اور مجھ سے ملنے کو نہ آتی تو صبح کی روشنی تک نابال کے لیے ایک
لڑکا بھی نہ رہتا۔"(ا۔سموئیل ۲۵:۳۲-۳۴)۔

کیا ابی جیل نے نابال کو چھوڑ دیا؟ جی نہیں۔"صبح کو جب نابال کا نشہ اُتر گیا تو اُس کی بیوی نے یہ باتیں اُسے بتائیں تب اُس کا دِل اُس کے پہلو میں مردہ ہو گیا اور وہ پتھر کی مانند سن پڑ گیا اور دس دن کے بعد ایسا ہوا کہ خداوند نے نابال کو مارا اور وہ مر گیا"(ا۔سموئیل ۲۵:۳۷-۳۸)۔ ہمیں اِس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ نابال ایک بدکار آدمی تھااور اُس کے داؤد کے آدمیوں سے ملنے سے پہلے ہم ابی جیل کی مشکلات کا اَندازہ نہیں لگا سکتی کہ وہ کن مشکلات میں اُس کے ساتھ زندگی گزارتی تھی۔ لیکن ہم اِتنا جانتی ہیں کہ اُس کا روّیہ بہت بُرا اور سخت تھا، یہاں تک کہ اُس کے نوکر بھی اُس کے قریب آنا پسند نہیں کر تے تھے۔ ابی جیل نے اِس مشکل صورت حال میں خدا پر یقین کیا اور دانش مندی کے ساتھ عمل کیا۔ اُس کے شوہر نے اُس کے اِس راست فیصلے کی تعریف نہ کی۔ تاہم اُس نے اُس کے ساتھ اَزدواجی رشتے کی تلخی کے بادجود اچھا فیصلہ کیا۔ نابال کی بیوی راست باز تھی مگر اُس نے اُس کی تعریف نہ کی۔ ابی جیل کا شوہر بدکار اور خبیث تھا لیکن اُس نے اپنے گھر میں خدا کو عزت اور جلال دینے کا فیصلہ کیا۔

اگر آپ محسوس کریں کہ آپ ایک پاک دامن عورت بننے کی کوشش کر رہی ہیں اور آپ کے اَزدواجی رشتے میں آپ کی تعریف نہیں کی جاتی تو ہمیشہ اِس بات کو یاد رکھیں کہ خداوند دیکھ رہا ہے وہ آپ کی فکر کرتا ہے اور وہ آپ کو کسی بھی اِنسان سے زیادہ آپ کی راست بازی کا اَجر دے گا۔ یہ اُس کی حکمت آمیز تدبیر ہے کہ آپ اپنے اَزدواجی رشتے میں اپنی توجہ خداوند کے نام کو عزت اور جلال دینے پر مرکوز رکھیں، خداوند پر اِیمان رکھیں اور اپنے آپ کو اپنے شوہر کے تابع رکھیں۔ یہ بات خدا کو بہت پسند ہے کہ شوہر بیویوں کی عزت کریں اور اُن کی پاک دامنی کی تعریف کریں۔ یہ بات بھی خدا کو پسند ہے کہ بیویاں اپنے شوہروں کی تابع رہیں اور اُن کی عزت کریں اور اپنے راست کر دار کو اُن پر ظاہر کریں۔ اگرچہ یہ باتیں بہت اچھی ہیں اور اُن کو ہو نا بھی چاہیے اور ہمیں ضرور اپنی زندگیوں کو ایسے گزرانا چاہیے۔ ہمیں کبھی بھی اپنی توجہ اِس بات پر مرکوز نہیں کرنی چاہیے کہ مرد ہماری تعریف کریں۔ کیوں کہ بسا اوقات ایسے بھی ہوتا

ہے کہ لوگ ہمیں بُرا بھلا کہتے اور ہمیں مایوس کر تے ہیں، مگر خدا کبھی بھی ایسا نہیں کرے گا۔ پس یہ اچھا ہے کہ ہم اپنی اُمید خداوند پر لگائے رکھیں۔ اگر لوگ ہماری تعریف کرتے ہیں تو یہ بات خداوند کے اِطمینان اور اُس کی پاکیزگی کے مقابلے میں بہت چھوٹی بات ہے۔

بعض اوقات مرد ایسی عورتوں سے شادی کر لیتے ہیں جو تعریف کے قابل نہیں ہوتیں

اَفسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کچھ مرد ایسی عورتوں سے شادی کر لیتے ہیں جو پاک دامن، تعریف اور عزت کے قابل نہیں ہوتیں۔ بہت سی ایسی عورتیں ہیں جو اپنے آپ کو اپنے خداوند، اپنے شوہر اور اپنے خاندانوں کے لیے وقف نہیں کرتیں، بلکہ بجائے اِس کے وہ بڑی خودغرضی سے اپنی خواہشات کے پیچھے بھاگتی ہیں۔ شاید ہی کچھ عورتیں ایسی ہوں جو کسی ایک یا دو چیزوں کے پیچھے بھاگ رہی ہوں۔ مگر اِس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی بہت ہی اہم چیز کو نظر انداز کر رہی ہوتی ہیں۔ پس اِس طرح وہ اپنی پاک دامنی کو خراب کر رہی ہوتی ہیں۔ شاید کچھ عورتوں کے گھر بڑے صاف ستھرے ہوں مگر وہ اپنے بچوں کی پرورش کو نظر اَنداز کر رہی ہوں۔ شاید دُوسری کچھ ایسی بھی ہوں جو اپنے بچوں کی پرورش بڑے اچھے اَنداز سے کر رہی ہوں مگر وہ اپنے شوہر سے محبت کرنے والی اور اُس کی مددگار نہ ہوں۔ شاید کچھ عورتیں ایسی بھی ہوں جو اپنے شوہروں سے محبت کرتی ہوں مگر اُن کی زندگی کا مرکز اُن کے جسم، اُن کے بال، اُن کے زیورات اور دُوسری چیزیں ہوں۔ ایک پاک دامن عورت اپنی زندگی میں صرف دُوسرے کام ہی نہیں کرتی بلکہ وہ اپنی زندگی خداوند کے لیے بھی وقف کرتی تھی۔ ایک حقیقی پاک دامن عورت کے دِل کا مرکز یسوع مسیح ہوتا ہے۔ پس وہ اپنی تمام چیزوں میں رُوح القدس کی رہنمائی کو قبول کرتی ہے۔ ایک پاک دامن عورت اپنی زندگی میں خدا کے مقرر کیے گئے کردار پر مطمئن ہوتی ہے۔

کچھ مرد اپنی پوری زندگی ایسی عورتوں کے ساتھ گزار دیتے ہیں جن کی زندگی میں عیب جوئی، سستی، کاہلی، مکاری، دُوسروں پر قابو پانا، کج روئی، غرور، بے اِیمانی، مکاری، فضول خرچی، بے ترتیبی، ضیاع، تلخی، خودغرضی، بے عزتی، وہم، مایوسی، نااُمیدی اور نفرت ہوتی ہے۔ یقیناً

بہت سی ایسی عورتیں بھی ہوں گی جو بالکل ایسے ہی مرد کے ساتھ زندگی گزار دیتی ہیں۔ آپ اپنے شوہر کو تبدیل نہیں کر سکتی مگر آپ اپنے آپ کو اپنی زندگی کے بارے میں ضرور خدا کے منصوبے کے سپرد کر سکتی ہیں۔

بہت سی ایسی چیزیں ہیں جو شوہروں کے لیے بہت ضروری ہوتی ہیں۔ پس جب اُن کی وہ توقعات اپنی بیویوں سے پوری ہو جاتی ہیں تو وہ فطری طور پر اپنی بیویوں اور اپنے اَزدواجی رشتے کو اپنے لیے بابرکت محسوس کرتے ہیں۔ یہاں پر یہ نہیں کہا گیا کہ بیویاں اپنے شوہروں کی ہر ایک خواہش کو پورا کریں۔ کیوں کہ اگر ایک شوہر اپنی بیوی کو گناہ کی طرف مائل کرتا ہے یا کسی ایسی چیز کو کرنے کے لیے کہتا ہے جس سے خدا نے منع کیا ہے تو بیویوں کو خدا کے حکم کی پیروی کرنی چاہیے نہ کہ اپنے شوہروں کی "آدمیوں کے حکم کی نسبت خدا کا حکم ماننا زیادہ فرض ہے" (اعمال ۵:۲۹)۔ شوہروں کی زیادہ تر خواہشات بنیادی ہوتی ہیں۔ زیادہ تر شوہر چاہتے ہیں کہ اُن کی بیویاں اُن کی جسمانی خواہشات کو پورا کریں۔ اُن کے گھروں کا خیال رکھیں، اُن کے بچوں کی پرورش کریں اور اُن کے روپے پیسے کو سمجھ داری کے ساتھ خرچ کریں۔ شوہر چاہتے ہیں کہ اُن کی عزت کی جائے، اُن سے محبت کی جائے، اُن کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ اَمثال ۳۱ باب کی عورت اپنے شوہر کے لیے یہ سب کچھ کرتی تھی، وہ اِن تمام باتوں کو سمجھتی تھی اور اِسی وجہ سے اُس کی عزت کی جاتی تھی۔

اگرچہ یہ باب صرف شوہر کی جسمانی خواہش کی تکمیل کی بے تکلفی کو ہی ظاہر نہیں کرتا بلکہ یہاں یہ مراد ہے کہ اَزدواجی رشتے میں کسی بھی دُوسری چیز سے زیادہ اِس کی تکمیل بہت ہی اہمیت رکھتی ہے۔ اگر وہ عورت خدا کے احکامات کی پیروی نہ کرتی تو خدا کبھی بھی اُسے بہ طور پاک دامنی کی مثال قائم نہ کرتا اور نہ اُس کا شوہر اُس کی تعریف کرتا۔ زیادہ تر شوہر چاہتے ہیں کہ اُن کا اُن کی بیویوں کے ساتھ گہرا تعلق ہو اور بیوی اُن کی جسمانی ضروریات کو پورا کرے۔ ایک اچھا جسمانی تعلق ایسا ہوتا ہے جس میں شوہر اور بیوی خدا کے منصوبے کے مطابق آزادی کے ساتھ اپنے آپ کو ایک دُوسرے کے سپرد کرتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہو تو اِس سے اَزدواجی رشتے کو نقصان پہنچتا ہے۔ اگر اَزدواجی رشتہ ایک دُوسرے کو مطمئن نہ کر سکے تو پھر اپنی جنسی خواہشات کی تکمیل کے لیے دُوسرے لوگوں کی طرف رُجوع کیا جاتا ہے۔ کسی بھی

اَزدواجی رشتے میں جنسی تعلقات بہت ہی زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ کچھ مسیحی عورتیں یہ سوچ رکھتی ہیں یا اُن کو یہ سکھایا گیا ہے کہ اپنے شوہر کے ساتھ اپنے سونے کے کمرے میں بے نیاز ہونا ٹھیک نہیں ہے۔ یقیناً یہ سچائی کے برعکس ہے اور ہمیں بالکل بھی ایسی باتوں پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔ اپنے ہی شوہر کے ساتھ اپنے سونے کے کمرے میں بناوٹی پارسائی کا مظاہرہ کرنا آپ کے اَزدواجی رشتے کو تباہ و برباد کردے گا۔ ''بیاہ کرنا سب میں عزت کی بات سمجھی جائے اور بستر بے داغ رہے کیوں کہ خدا حرام کاروں اور زانیوں کی عدالت کرے گا'' (عبرانیوں ۱۳:۴)۔

> ''شوہر بیوی کا حق ادا کرے اور ویسا ہی بیوی شوہر کا۔ بیوی اپنے بدن کی مختار نہیں بلکہ شوہر ہے۔ اِسی طرح شوہر بھی اپنے بدن کا مختار نہیں بلکہ بیوی۔ تم ایک دُوسرے سے جدا نہ رہو مگر تھوڑی مدت تک آپس کی رضامندی سے تاکہ دُعا کے واسطے فرصت ملے اور پھر اِکٹھے ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ غلبہِ نفس کے سبب سے شیطان تم کو آزمائے'' (۱۔کرنتھیوں ۷:۳-۷)۔

اَفسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ گناہ نے بہت سے شادی شدہ جوڑوں کی زندگیوں کو تباہ کر دیا ہے ۔کیوں کہ جنسی تعلقات بہت ہی تلخ قسم کا ہتھیار ہیں۔ یہ بہت ہی خطرناک ہوتا ہے جب گناہ اَزدواجی رشتوں میں فحش نگاری، بے وفائی، معاشقے، بدنظری اور ہوس پرستی کو داخل کرتا ہے۔تو یہ گناہ اَزدواجی رشتوں میں دُوسرے بہت سے گناہوں کو جنم دیتا اور اُن کو تباہ وبرباد کر دیتا ہے۔ جب اعتماد ٹوٹ جائے تو یہ اچھا ہے کہ آپ اپنے اَزدواجی مسائل کے جوابات کے لیے خدا کی طرف رُجوع کریں اور اِسے اپنی طاقت اور قوت سے دُرست کرنے سے باز آئیں۔ اگرچہ یہ آزمایش دُوسرے بہت سے گناہوں کو اپنے اندر شامل کرے گی۔ جیسا کہ نفس پرستی، اِنتقام، تلخی، خفگی، معافی کی کمی، غصہ، مایوسی اور حسد آپ کو ضرور اُن کو برداشت کرنا پڑے گا۔ گناہ کی صورت حال میں مزید گناہوں کو شامل کرنا اُسے اور زیادہ گہرا کرے گا۔ ہمیں اِس بات کو یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ دُوسرے زندگی میں کیا کرتے ہیں بلکہ ہمیں خداوند پر اعتماد کرنے کی ضرورت ہے، یہاں تک کہ حالات چاہے کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں۔

اگر گناہ آپ کے اَزدواجی رشتے میں مداخلت کر چکا ہے تو عاجزی کے ساتھ اپنے آپ کو رُوح القدس کے سپرد کریں کیوں کہ وہ ٹوٹے ہوئے رشتوں کو دوبارہ بحال کر سکتا ہے۔ آپ کو ضرور مایوسی اور نااُمیدی کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ ہماری مایوس دُنیا ہمیں کہے گی کہ ہم طلاق دے دیں اور نئی شادی کر لیں، لیکن ہمیں یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ خدا طلاق سے نفرت کرتا ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ اُس کے لوگ ہر وہ کام کریں جو اُن کے اَزدواجی رشتوں کو ٹوٹنے سے بچا سکتا ہے اور اپنے مسائل میں اِیمان سے اُس کے جوابات کا اِطلاق کریں۔ اپنے شوہر سے غیر مشروط محبت کا اِظہار کریں اور اِس کی پرواہ مت کریں کہ اُس کا ردِعمل کیا ہے۔ یہ بہت اہم ہے کہ اگر آپ قصوروار ہیں تو اپنے گناہ کا اِقرار کریں اور اُسے ترک کریں۔ اگر آپ کے شوہر نے آپ کے خلاف گناہ کیا ہے تو یقیناً اُسے معاف کریں۔ اپنے خیالات کو مسلسل رُوح القدس کی رہنمائی کے سپرد کریں، اِس طرح آپ دُکھوں اور تلخیوں میں مغلوب نہیں ہوں گی۔ اگر آپ نے اپنی آزمایشوں میں خداوند پر توکل نہ کیا تو دُوسرے گناہ بھی آپ کی فہرست میں شامل ہوجائیں گے اور آپ کے اَزدواجی رشتے کو روزبروز کم زور کرتے جائیں گے اور آخر کار اُسے تباہ کر دیں گے۔

"اور ایک دُوسرے پر مہربان اور نرم دِل ہو اور جس طرح خدا نے مسیح میں تمہارے قصور معاف کیے ہیں تم بھی ایک دُوسرے کے قصور معاف کرو" (افسیوں ۴:۳۲)۔

"پس خدا کے برگزیدوں کی طرح جو پاک اور عزیز ہیں دردمندی اور مہربانی اور فروتنی اور حلم اور تحمل کا لباس پہنو۔ اگر کسی کو دُوسرے کی شکایت ہو تو ایک دُوسرے کی برداشت کرے اور ایک دُوسرے کے قصور معاف کرے جیسے خداوند نے تمہارے قصور معاف کئے ویسے ہی تم بھی کرو۔ اور اِن سب کے اُوپر محبت کو جو کمال کا پٹکا ہے باندھ لو" (کلسیوں ۳:۱۲-۱۴)۔

میرا نہیں خیال کہ وہ عورت بیٹھی رہتی ہو گی اور اِس بات کا اِنتظار کرتی ہوگی کہ اُس کی تعریف کی جائے۔ وہ پاک دامنی کی زندگی اِس لیے نہیں گزارتی کہ اُس کا شوہر اُس کی تعریف کرے۔ وہ اپنی زندگی کو مکمل طور پر خُدا کے منصوبے کے لیے وقف کرتی اور اپنی زندگی اُن لوگوں کے لیے پیش کرتی جن کو خدا نے اُس کے سپرد کیا تھا۔ وہ اپنے آپ کو خدا کے اچھے منصوبے اور اپنے خاندان کے لیے وقف کرتی تھی۔ کیوں کہ عورت کے لیے خدا کا

منصوبہ بہت اچھا اور موثر ہے۔ اُس کی یہ پاک دامنی اُس کے شوہر کو باغ باغ کر دیتی تھی اور وہ اُس سے اور زیادہ محبت کرتا تھا۔ اُس کا شوہر اور اُس کے بچے اِس بات کو جان کر بہت خوش ہوتے تھے کہ اُن کے پاس ایک پاک دامن بیوی اور ماں ہے اور فطری طور پر اُن کے ردِعمل بابرکت، عزت افزا اور تعریف والے تھے۔

''نیک سیرت عورت عزت پاتی ہے'' (اَمثال ۱۱:۱۶)۔

''نیک عورت اپنے شوہر کے لیے تاج ہے''(اَمثال ۱۲:۴)۔

''عورت مرد کا جلال ہے''(۱۔کرنتھیوں ۱۱:۷)۔''اَے شوہرو !تم بھی بیویوں کے ساتھ عقل مندی سے بسر کرو اور عورت کو نازک ظرف جان کر اُس کی عزت کرو اور یوں سمجھو کہ ہم دونوں زندگی کی نعمت کے وارث ہیں تا کہ تمھاری دُعائیں رُک نہ جائیں''(۱۔پطرس ۳:۷)۔

وہ بابرکت آدمی کسی بھی دُوسری عورت سے زیادہ اُس پاک دامن عورت کو ترجیح دیتا تھا اور یقیناً اُسے دینی بھی چاہیے تھی۔ کیوں کہ وہ عورت ہر وہ کام کرتی تھی جو خدا کے منصوبے میں شامل تھا۔ اُس کا شوہر اُس کی پاک دامنی کی وجہ سے بہت خوش تھا، کیوں کہ وہ خداوند سے ڈرتی تھی اور اپنے آپ کو خدا کے منصوبے کے سپرد کرتی تھی۔ اِسی وجہ سے اُن کی شادی صرف کچھ سالوں کے لیے نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے تھی۔

باب ۲۶

خوفِ خُدا سگھڑپن پیدا کرتا ہے

''حسُن دھوکا اور جمال بے ثبات ہے لیکن وہ عورت جو خداوند سے ڈرتی ہے ستُودہ ہو گی'' (اَمثال ۳۱:۳۰)۔

اِس بات پر غور کریں کہ اُس پاک دامن عورت کی تمام خصوصیات بیان کرتے ہوئے خدا اُس کی جسمانی وضع قطع کے بارے میں بیان نہیں کرتا، بلکہ یہاں اُس کے کردار، ترجیحات، کام کی اَخلاقیات، راست بازی، گواہی، رسوخ، نیکی، فرماں برداری، مستعدی اور اُس کے روزمرہ کام کے بارے میں بیان کیا گیا ہے ۔لیکن اُس کی ظاہری شکل وصورت اور وضع قطع کے بارے میں بالکل بھی بیان نہیں کیا گیا۔ دراصل اُس نے اپنے آپ کو جسمانی طور پر صحت مند اور تندرست و توانا رکھا ہوا تھا (اَمثال ۳۱:۱۷) اور اُس کی پوشاک مہین کتانی اور ارغونی تھی(اَمثال ۳۱:۲۱-۲۲)۔ ہم اُس کی جسمانی شکل وصورت کے بارے میں بالکل بھی نہیں جانتیں ۔ہم نہیں جانتی کہ کیا وہ خوب صورت تھی، اُس کا وزن کتنا تھا، اُس کے بالوں کا رنگ کیا تھا اور اُس کا قد لمبا تھا یا چھوٹا۔ ایسا کیوں ہے؟ کیوں کہ کسی بھی طرح کی خوب صورتی زیادہ دیر قائم نہیں رہتی۔ اُس کی ظاہری شکل وصورت کبھی بھی اُس کی پاک دامنی پر اَثر انداز نہیں ہوتی تھی۔ آئیں اِس مثل کے پہلے حصے پر غور کرنے کی کوشش کریں:

حسن دھوکا اور جمال بے ثبات ہے

حسن کے لیے عبرانی کا لفظ Khane اِستعمال ہوا ہے، جس کے معنی ''پسند کرنا، محبت، جذبہ مہر، بیش بہا، شایستہ، خوش آئند اور پسندیدہ ہیں۔ دھوکے کے لیے عبرانی لفظ Sheqer اِستعمال ہوا ہے جس کے معنی ''جھوٹا، بے وفا، شرم، فریب اور بے اِیمانی'' ہے ۔ یہ ہمارے لیے ایک یاد دِہانی ہے کہ بہ ظاہر اچھی نظر آنے والی چیزیں جو ہماری توجہ اپنی طرف مبذول کرتی ہیں، ضروری نہیں کہ وہ ویسی ہی ہوں جیسی وہ نظر آ رہی ہیں۔ بے ثبات کے لیے عبرانی

لفظ Hebe اِستعمال ہوا ہے جس کا مطلب غیر اہم، غیر ضروری، نکما، ناقص، دم بھر کا، کھوکھلا، بے پھل اور غیر اِطمینان بخش ہے۔

اِس سے ہم یہ بات سیکھتی ہیں کہ یہ ضرب اَلمثال صداقت سے پُر ہیں "ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی"۔ "کیا خوب صورت، خوب صورت عمل بھی کرتی ہے"۔ "کردار خوب صورتی سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے"۔

اگرچہ ظاہری وضع قطع دِل کش اور ہماری توجہ اپنی طرف مبذول کرتی ہے، تاہم ہمیشہ سچ نہیں بولتی، اِسی لیے جسمانی کشش کو کبھی بھی اپنے جیون ساتھی کے چناؤ کے پیمانے کے طور پر اِستعمال نہ کریں۔ ہم ایک ایسی دُنیا میں رہتی ہیں جہاں جسمانی اور ظاہری خوب صورتی پر زور دیا جاتا اور اُس کی خواہش کی جاتی ہے۔ لیکن یہ مثل ہمیں سکھاتی ہے کہ اِنسان کے دِل کی زیادہ اہمیت ہے۔ ہم کس سے پیار کرتی، کس کے لیے زندگی گزارتی اور کون ہمارے دِل میں بستا ہے، یہی چیز ظاہر کرے گی کہ ہم حقیقت میں کون ہیں۔ جب آپ اپنی آنکھیں ایک خوب صورت مرد کی طرف لگائیں گی تو یاد رکھیں کہ جو آپ دیکھ رہی ہیں وہ اُس مرد کا مکمل عکس نہیں ہے۔ جب عورتیں اپنے شوہروں کے دِل اپنی جسمانی وضع قطع اور خوب صورتی سے موہ لینے کی کوشش کرتی ہیں تو وہ اپنے آپ کو اِس خطرے میں ڈالتی ہیں کہ وہ اِبتدائی طور پر مرد کو اپنے بدن سے اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ لیکن ایک دن اُن کے لیے ایسا کرنا ناممکن ہوجائے گا۔ یہ بہت اچھا ہے کہ ہم یاد رکھیں کہ ظاہری خوب صورتی عارضی ہے اور یہ صرف کچھ وقت کے لیے ہے۔

"جس حال میں کہ ہم دیکھی ہوئی چیزوں پر نہیں بلکہ اَندیکھی چیزوں پر نظر کرتے ہیں کیوں کہ دیکھی ہوئی چیزیں چند روزہ ہیں مگر اَندیکھی چیزیں اَبدی ہیں" (۲۔ کرنتھیوں ۴:۱۸)۔ "چناں چہ ہر بشر گھاس کی مانند ہے اور اُس کی ساری شان و شوکت گھاس کے پھول کی مانند۔ گھاس تو سوکھ جاتی ہے اور پھول گر جاتا ہے" (۱۔ پطرس ۱:۲۴)۔

اَمثال ۶:۲۵ ہمیں تنبیہ کرتی ہے "تو اپنے دِل میں اُس کے حسن پر عاشق نہ ہو اور وہ تجھ کو اپنی پلکوں سے شکار نہ کرے"۔

ایک شخص کی حقیقی قابلیت اور قدر و قیمت کا تعین اُس کا ضبطِ نفس اور وفاداری کرتی ہے نہ

کہ اُس کی عارضی اور ظاہری خوب صورتی اور وضع قطع۔ ہمارا کردار ہمارے اندر چھپے ہوئے اِنسان کی خوبیوں کو ظاہر کرنے کا معقول بادیپا ہے کہ ہم کیا ہیں۔ لیکن ہماری ظاہری خوب صورتی ایسا نہیں کرسکتی ۔ پس اَخلاقی اَقدار جو ہم کسی شخص کی زندگی میں دیکھتی ہیں، اصل میں وہی کسی شخص کی قدروقیمت کا تعین کرتی ہیں نہ کہ اُس کی ظاہری خوب صورتی۔ ظاہری خوب صورتی کردار کی مدد نہیں کرسکتی۔ کیوں کہ "کردار خوب صورتی سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے"، "بے تمیز عورت میں خوب صورتی گویا سور کی ناک میں سونے کی نتھ ہے" (اَمثال ۱۱:۲۲)۔

اِس سے کچھ فرق نہیں پڑے گا کہ آپ سور کو باہر سے کتنا صاف کریں، سچ یہ ہے کہ سور پھر بھی سور ہی رہے گا۔ جب آپ سور کو دوبارہ اُس کے باڑے میں لے جائیں گی وہ پھر اپنی غلاظت میں چلا جائے گا ۔ قطع نظر اِس کے کہ اُس نے سونے کی نتھ بھی ڈالی ہو۔ کسی بھی قسم کا بناؤ سنگھار، قیمتی زیور اور خوب صورت کپڑے ایک ناراست عورت کو پاک دامن عورت نہیں بنا سکتے۔ اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ لوگ اپنی ظاہری وضع قطع کو کتنا پُرکشش بناتے ہیں، اُن کی فقط جسمانی کوششیں کبھی بھی اُس کو نہیں بدل سکتی جو اُن کے اندر ہے ۔خوب صورتی، کپڑے اور بناؤ سنگھار کو اگرچہ نفس پرستانہ یا حیادار ترتیب دی جا سکتی ہے، مگر وہ کبھی بھی اِنسان کی رُوح کو نہیں بدل سکتے۔ اگر آپ جسمانی طور پر پُرکشش ہیں تو آپ بہت تھوڑے وقت کے لیے اُس سے لطف اندوز ہوسکتی ہیں۔ کیوں کہ خوب صورتی ناپائیدار ہے ۔ یہ بات واضح ہے کہ یہ خدا کی مرضی نہیں کہ ہم اپنی توجہ ظاہری وضع قطع کی طرف مرکوز رکھیں۔ تاہم ہم دیکھ سکتی ہیں کہ پوری دُنیا اِس دھوکے میں گرفتار ہے ۔

"اِسی طرح عورتیں حیادار لباس سے شرم اور پرہیز گاری کے ساتھ اپنے آپ کو سنواریں نہ کہ بال گوندھنے اور سونے اور موتیوں اور قیمتی پوشاک سے۔ بلکہ نیک کاموں سے جیسا خدا پرستی کا اِقرار کرنے والی عورتوں کو مُناسب ہے" (۱۔ تیمتھیس ۲:۹-۱۰)۔

اور تمہارا سنگار ظاہری نہ ہو یعنی سر گوندھنا اور سونے کے زیور اور طرح طرح کے کپڑے پہننا۔ بلکہ تمہاری باطنی پوشیدہ اِنسانیت حلم اور مزاج کی غربت کی غیر فانی آرایش سے آراستہ رہے کیوں کہ خدا کے نزدیک اِس کی بڑی قدر ہے" (۱۔ پطرس ۳:۳-۴)۔

میں دوبارہ آپ کی توجہ اُس طرف مبذول کروں گی جو بات ہم پہلے ہی ۱۳ باب میں سیکھ

چکی ہیں اور ا۔ تیمتھیس ۲ باب اور ا۔ پطرس ۳ باب کبھی بھی زیور کپڑوں اور بال گوندھنے کے قانونی اِستعمال کو ردّ نہیں کرتے۔ لیکن اصل مسئلہ یہ تھا کہ وہ عورتیں اپنے آپ کو دِکھاوے اور دُوسروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے بناؤ سنگھار کرتی تھیں۔ عورتیں عبادت میں اپنے ظاہری بناؤ سنگھار اور دِکھاوے کے لیے خداوند کی پرستش کرنے آتیں اور وہ اپنی ظاہری وضع قطع اور جسموں کو اِس طرح آراستہ کرتیں کہ دُوسرے اُن کی طرف متوجہ ہوں اور یہ سب کچھ حقیقی عبادت کے بالکل خلاف تھا۔ یہاں پر اصل نکتہ یہ ہے کہ ہمارا دِل حیادار اور خدا سے ڈرنے والا ہونا چاہیے اور ہمارے روّیوں اور لباس سے عاجزی اور حیاداری ظاہر ہونی چاہیے۔ اُس پاک دامن عورت کی خواہش تھی کہ اُس کی ظاہری وضع قطع سے بھی خدا کے منصوبے کو عزت اور جلال ملے ۔اُس کا روّیہ اور اُس کا دِل فطری طور پر اِنکساری اور سنجیدگی کو ظاہر کرتا تھا۔

ہمارے بدن مختلف میلانات رکھتے ہیں اور اُن کی وجہ سے ہماری ذاتی رائے دونوں میں سے کسی ایک شدت کی طرف مائل ہوسکتی ہیں۔ ہم کہہ سکتی ہیں کہ جسمانی خوب صورتی کا معاملہ اِس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ پس دانش مندی یہ ہے کہ ہمارے ذہن جسمانی خوب صورتی کے معاملے میں کلام کی سچائیوں کو سامنے رکھیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اِس معاملے میں کسی بھی شدت کا شکار ہو کر اِس سے آزمائی جائیں اور دُوسرے لوگوں کی ناراست عدالت کریں۔ آئیں ہم اپنے آپ پر غور کریں۔

کیوں کہ دُنیا جسمانی خوب صورتی اور جنسی کشش میں محوِ خیال ہے۔ اِسی لیے کلام مقدس میں ہمیں تنبیہ کی گئی ہے کہ ہم اپنے دِل کو اِس قسم کی ذہنیت سے آلودہ نہ کریں اور نہ اُن کو اپنے دِلوں میں داخل ہونے دیں۔بعض اوقات مسیحی بھی خوب صورتی کے بارے میں نامناسب رائے کو اِختیار کر لیتے ہیں۔ کیوں کہ دُنیا نے ظاہری وضع قطع اور خوب صورتی کے تصور کو بگاڑ دیا ہے۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم خوب صورتی کو بہ طور برائی تصور کریں۔ سچ یہ ہے کہ خوب صورتی اپنی ذات میں بُری نہیں اور نہ ہی خوب صورتی میں کسی قسم کی قوت ہے کہ وہ کسی فرد کو راست باز یا ناراست بنائے۔ ہم ایک گناہ آلودہ دُنیا میں رہتی ہیں جہاں جسمانی طور پر پُرکشش اور غیر پُرکشش دونوں قِسم کے لوگ ہی جسم کی گناہ آلودہ خواہشات سے آزمائے جا رہے ہیں۔

گناہ جسمانی خوب صورتی کے ساتھ مِل کر جنسی بے ترتیبی کی طرف مائل کرتا ہے۔ خوب صورتی نفس پرستی سے بدن کو دھوکا دے کر شکار کرتی اور جنسی بے راہ روّی کی طرف مائل کر کے اَزدواجی رشتوں کو تباہ و برباد کرتی ہے۔ بے شمار اَزدواجی رشتے اور خاندان آنکھوں کی آوارگی اور بے قابو خواہشات کی وجہ سے ٹوٹ چکے ہیں۔ یہ گناہ نہیں ہے کہ مردوں کی آنکھوں کو حدود میں رکھا جائے۔عورتیں عام طور پر اپنے ظاہری بناؤ سنگھار کو، لبھانے، پھنسانے، دعوت دینے اور دُوسروں کو دھوکا دینے کے لیے اِستعمال کرتی ہیں، گو کہ سب ایسا نہیں کرتی۔ گناہ کی کثرت اور بدن کی اَثرپذیری کی وجہ سے جسمانی خوب صورتی کے لیے خواہشات جنم لیتی ہیں۔ کلامِ خدا (خاص طور پر اَمثال کی کتاب) مسلسل ہمیں اِس قِسم کے گناہ کی آزمایش کے بارے میں تنبیہ کرتی ہے'' تیرا دِل اُس کی راہوں کی طرف مائل نہ ہو ۔تو اُس کے راستوں میں گمراہ نہ ہونا'' (اَمثال ۷:۲۵)۔

کچھ لوگوں کے اَعداوشمار کے مطابق جسمانی خوب صورتی کی وجہ سے بہت سی جنسی اور نفسانی خواہشات نے جنم لیا اور ایک تباہ کن حد تک پہنچ گئیں ۔ بسا اوقات لوگ اُس فرد کے بارے میں بُری رائے رکھتے ہیں جو جسمانی طور پر خوب صورت ہوتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ بہت سے لوگ اپنی خوب صورتی کو دُوسروں کو دھوکا دینے کے لیے اِستعمال کرتے ہیں، مگر یہ بھی سچ ہے کہ بہت سے جسمانی طور پر پُرکشش لوگ اپنی خوب صورتی کو، لبھانے، دھوکا دینے اور عشق بازی کے لیے اِستعمال نہیں کرتے۔ اگر ہم اِس حقیقت کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ خدا نے ہم میں سے ہر ایک کو اِس طرح تخلیق اور ترتیب دیا ہے جیسا کہ اُس نے مناسب سمجھا۔ وہ چاہتا ہے کہ جو کچھ اُس نے ہمیں دیا ہے ہم اُس کے لیے اُس کے نام کو عزت اور جلال دیں ۔ کیوں کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اپنی خوب صورتی کی نمود و نمائش کرتے ہیں اور اِسے خودغرضانہ اور گناہ آلودہ مقاصد کے لیے اِستعمال کرتے ہیں، اِس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر ایک اِس طرح کی ذہنیت کا جرم دار ہے۔خدا ہمیں بائبل میں بہت سی ایسی خواتین کی مثالیں دے چکا ہے جو خوب صورت تھیں:

حوا (پیدایش ۱:۳۱)

سارہ (پیدایش ۱۲:۱۱)

ربقہ (پیدایش ۲۶:۷)
راخل (پیدایش ۲۹:۱۷)
بت سبع (۲۔سموئیل ۱۱:۲-۳)
ابی جیل (۱۔سموئیل ۲۵:۳)
ابی شاگ (۱۔سلاطین ۱:۳-۴)
وشتی (آستر ۱:۱۱)
آستر (آستر ۲:۷)
ایوب کی بیٹیاں (ایوب۴۲:۱۵)
شولمیت (غزل الغزلات ۱:۱۵)

آپ دیکھیں گی کہ خوب صورتی گناہ یا بدی کا نشان نہیں ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ اگر آپ اپنے آپ کو اچھا بناتی ہیں یا اچھے کپڑے پہنتی ہیں تو آپ غلط ہیں یا آپ گناہ کرتی ہیں۔اگر آپ اپنی جسمانی وضع قطع کے متعلق مغرور نہیں تو اُس کا خیال رکھنا اور اُس خوب صورتی سے لطف اَندوز ہونا جو خدا نے آپ کو دی ہے بالکل بھی غلط نہیں۔جب تک آپ اپنی جسمانی خوب صورتی سے لوگوں کو گناہ کی طرف مائل نہیں کرتی، عبادت میں خلل نہیں ڈالتی اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرتی آپ کی خوب صورتی بالکل بھی غلط نہیں ہو گی۔ راست باز عورتیں اپنی خوب صورتی کو گناہ کے لیے اِستعمال نہیں کرتیں۔ اگر آپ جسمانی طور پر خوب صورت ہیں تو خداوند کی تعریف کریں جس نے آپ کو ایسا بنایا ہے۔خوب صورتی ایک اچھی چیز ہے، جب یہ خدا وند کی فرماں برداری اور حیاداری میں رہتی ہے۔ خدا کے نام کو عزت اور جلال دیں اور دُنیا کو دِکھا دیں کہ خوب صورتی کو خدا کے نام کو عزت اور جلال دینے کے لیے اِستعمال کیا جا سکتا ہے۔ بجائے اِس کے کہ آپ دُوسرے لوگوں کو لبھائیں اور دھوکا دیں۔ آپ کو بالکل بھی ایسا محسوس کرنے کی ضرورت نہیں کہ خوب صورتی بے عزتی کی بات ہے اور آپ اُسے چھپانے اور اِس سے شرمندہ ہونے کی ضرورت ہے۔ شرمندگی کو صرف گناہ کا نتیجہ ہونا چاہیے۔ اگر آپ خوب صورت ہیں اور آپ اپنی خوب صورتی کو دُوسروں کی توجہ حاصل کرنے اور لبھانے کے لیے اِستعمال کرتی ہیں تو پھر یہ واقعی شرم کی بات ہے۔ عاجزی کے ساتھ خداوند کے سامنے

آئیں اور اپنے گناہ کا اِقرار کریں۔

اگر آپ جسمانی طور پر خوب صورت نہیں ہیں تو آپ خدا کی شکرگزاری کر سکتی ہیں اور آپ کو بالکل بھی یہ محسوس نہیں کرنا چاہیے کہ آپ پاک دامن نہیں ہیں۔ اگر آپ کا ناک موٹا یا مڑا ہوا ہے، آپ کی پلکیں چھوٹی ہیں، یا آپ کے گھٹنے دبلے پتلے ہیں تو آپ اُن کو بالکل بھی حقیر نہ جانیں۔ وہ خدا کی طرف سے آپ کو عطا کردہ تحفہ ہیں۔ پریشانی اور مایوسی کی آزمایش کا مقابلہ کریں اور جو خوب صورت ہیں اُن کو دیکھ کر مایوس نہ ہوں۔ جسمانی خوب صورتی کا ہونا یا نہ ہونا کسی کو بھی خدا ترسی یا بھلائی میں فوقیت یا کم تر نہیں کر سکتا۔ دُنیا کو دِکھائیں کہ آپ خوش اور پاک دامن ہیں، قطع نظر آپ کی جسمانی وضع قطع کے۔ اپنی گواہی میں مسیح کو اُونچا کریں اور ہمیشہ اِس حقیقت کو یاد رکھیں کہ پاک دامنی اُن سب کے لیے ہے جو خداوند سے ڈرتی ہیں۔

میں پھر سے کہوں گی کہ یہ مثل یہ نہیں سکھاتی کہ ظاہری خوب صورتی بُرائی ہے اور نہ ہی میں یہ کہوں گی کہ جسمانی خوب صورتی کا نہ ہونا آپ کو راست بازی میں فوقیت دِلائے گی۔ آسان اَلفاظ میں یہ ہمیں یاد دِلاتی ہے کہ کسی بھی چیز کی بنیاد جسمانی وضع قطع کو نہیں ہونا چاہیے۔ کیوں کہ حسن دھوکا اور جمال بے ثبات ہے۔ ''کیوں کہ خداوند اِنسان کی مانند نظر نہیں کرتا اِس لیے کہ اِنسان ظاہری صورت کو دیکھتا ہے پر خداوند دِل پر نظر کرتا ہے'' (۱۔سموئیل ۱۶:۷)۔

وہ عورت جو خُداوند سے ڈرتی ہے سُتودہ ہوگی

اِس چیز نے ہی اُس عورت کو نایاب اور بیش بہا موتی بنا دیا اور اِس آیت میں اُسے ظاہر کیا گیا ہے۔ ایک پاک دامن عورت خداوند سے ڈرتی ہے۔ وہ پاک دامن عورت اپنی پاک دامنی کے لیے محض خداوند سے ڈرتی ہی نہیں تھی، بلکہ برعکس اِس کے خداوند کا خوف اُس کی پاک دامنی کا واحد ذریعہ تھا۔ کیوں کہ وہ خداوند سے محبت کرتی تھی اور اُس کے شعور اور اُصولوں کی فرماں برداری کرتی تھی اور اِس بات نے اُس کے دِل پر ایسا رنگ چڑھا دیا جیسا اُن کے دِلوں پر ہوتا ہے جو خدا کے کلام کی پیروی کرتے ہیں (رومیوں ۱۲:۱-۲؛ کلسیوں ۳:۹-۱۰)۔ خداوند کا خوف اِیمان داروں میں ایک تشنگی پیدا کرتا ہے کہ وہ اُسے خوش کریں جیسا کہ رُوح

القدس کی قدرت گناہ کا مقابلہ کرتی ہے۔

''دیکھ خداوند کا خوف ہی حکمت ہے اور بدی سے دُور رہنا خرد ہے''(ایوب ۲۸:۲۸)۔

''خداوند کا خوف علم کا شروع ہے لیکن احمق حکمت اور تربیت کی حقارت کرتے ہیں'' (اَمثال ۱:۷)۔

''خداوند کا خوف بدی سے عداوت ہے غرور اور گھمنڈ اور بُری راہ اور کج گو منہ سے مجھے نفرت ہے''(اَمثال ۸:۱۳)۔

''شفقت اور سچائی سے بدی کا کفارہ ہوتا ہے اور لوگ خداوند کے خوف کے سبب سے بدی سے باز آتے ہیں'' (اَمثال ۱۶:۶)۔

یہ ہماری خداوند کے ساتھ محبت اور اُس کا خوف ہی ہے جو ہمیں اُس کی فرماں برداری کی تحریک دیتا ہے۔ جب آپ خداوند سے پیار کریں گی تو آپ کی آرزو ہو گی کہ آپ اُسے خوش کریں، اُس کے لیے زندگی گزاریں، اُس کی خدمت کریں اور کوئی ایسی بات نہ کریں جو اُسے ناخوش کرے۔

مسیحی لوگ خدا کے کلام میں مُسرور ہوتے ہیں اور وہ اپنی جسمانی خوراک سے بھی زیادہ اُس کی تعظیم کرتے ہیں۔ جب لوگ خدا سے نہیں ڈرتے تو وہ اپنے جسم کی خواہشوں کے مطابق چلتے ہیں اور اُن کے گناہ آلودہ دِل اُن پر حکم چلاتے ہیں۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم مسلسل ''خدائی شعور'' کو حاصل کریں جب ہم اپنی روز مرہ زندگی میں اُس کو تلاش کر رہی ہوں۔ ہمیں چاہیے ''جاگیں اور دُعا کریں تاکہ آزمایش میں نہ پڑیں۔ رُوح تو مستعد ہے مگر جسم کمزور ہے'' (متی ۲۶:۴۱)۔ ہمیں چاہیے کہ ہم رُوح القدس کی فرماں برداری میں چلیں اور آزمایشوں کا مقابلہ کریں اور اچھے فیصلوں سے اپنے آپ کو آزاد بنائیں '' مگر میں یہ کہتا ہوں کہ رُوح کے موافق چلو تو جسم کی خواہش کو ہر گز پورا نہ کرو گے'' (گلتیوں ۵:۱۶)۔ خداوند کا خوف آپ کو تحریک دے گا '' سارے دِل سے خداوند پر توکل کر اور اپنے فہم پر تکیہ نہ کر۔ اپنی سب راہوں میں اُس کو پہچان اور وہ تیری رہنمائی کرے گا۔ تو اپنی ہی نگاہ میں دانش مند نہ بن'' (اَمثال ۳:۵-۷)۔

جب ایک شخص اپنی زندگی خداوند کے خوف میں گزارتا ہے تو اِس کے اَثرات اُس کی

پوری زندگی پر بڑے قوت بخش اور پاکیزہ ہوتے ہیں۔ جب آپ خداوند پر اِیمان رکھیں گی اور اپنی رُوح کو اِیمان کے ساتھ اُس کے سپرد کریں گی تو رُوح القدس پاکیزگی کی طرف آپ کی رہنمائی کرے گا۔ خداوند کے خوف میں چلنا اُس کے ساتھ متفق ہونا ہے۔ اُس کے ساتھ متفق ہونا عاجزی اور فرماں برداری کو پیدا کرتا ہے۔ یہ خداوند کا خوف ہی تھا جس کی وجہ سے دائیوں نے بادشاہ کے بدی کے اِرادے کا مقابلہ کیا کہ وہ بیٹا پیدا ہونے پر اُسے جان سے مار دیں" لیکن وہ دائیاں خدا سے ڈرتی تھیں ۔سو اُنھوں نے مصر کے بادشاہ کا حکم نہ مانا بلکہ لڑکوں کو جیتا چھوڑ دیتی تھیں" (خروج ۱:۱۷)۔

خداوند کا خوف ہی اُیوب کی راست بازی کی زندگی کی نمایاں حقیقت تھا۔ "عُوض کی سر زمین میں ایوب نام ایک شخص تھا۔ وہ شخص کامل اور راست باز تھا اور خدا سے ڈرتا اور بدی سے دُور رہتا تھا" (ایوب ۱:۱)۔ آپ غور کریں گی کہ جو لوگ اِس طرح کے خوفِ خُدا میں زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں وہ بڑی دِل جمعی کے ساتھ ایک راست زندگی گزارتے ہیں۔

وہ پاک دامن عورت اپنی زندگی میں خدا کے خوف کی وجہ سے بھی پہچانی جاتی تھی۔ اُس کی ظاہری خوب صورتی (یا اُس کی کمی) اُس کی پارسائی کو کم نہیں کرتی تھی۔ ظاہری خوب صورتی وقت کے ساتھ کم اور ختم ہو جاتی ہے۔لیکن باطنی اور اَندرونی خوبی ہر روز تازہ ہوتی ہے۔ " اِس لیے ہم ہمت نہیں ہارتے بلکہ گو ہماری ظاہری اِنسانیت زائل ہوتی جاتی ہے پھر بھی ہماری باطنی اِنسانیت روز بروز نئی ہوتی جاتی ہے" (۲۔کرنتھیوں۴:۱۶)۔

مختصر یہ کہ دُنیا اپنی جسمانی خوب صورتی کی نمایش کرتی اور محض جنسی مقاصد کے تحت زندگی بسر کرتی ہے۔ جب کہ ایک عورت جو خداوند سے ڈرتی ہے وہ کوشش کرتی ہے کہ اپنی زندگی کے ظاہر اور باطن سے خداوند کے نام کو عزت اور جلال دے۔ یہ ہماری زندگی کا مقصد ہونا چاہیے کہ ہماری جسمانی وضع قطع کبھی بھی ہماری پاک دامنی کو بے نور نہ کرے کیوں کہ خدا ہم سب سے چاہتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں سے اُس کے نام کو عزت اور جلال دیں۔

"خداوند اُن سے خوش ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں اور اُن سے جو اُس کی شفقت کے امیدوار ہیں" (زبور ۱۴۷:۱۱)۔

"خدا سے ڈر اور اُس کے حکموں کو مان کہ اِنسان کا فرضِ کلی یہی ہے۔ کیوں کہ خدا

ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بُری عدالت میں لائے گا''
(واعظ ۱۲:۱۳-۱۴)۔

باب ۲۷

وہ قابلِ ستایش ہے

''اُس کی محنت کا اَجر اُسے دو اور اُس کے کاموں سے مجلس میں اُس کی ستایش ہو'' (اَمثال ۳۱:۳۱)

اُس پاک دامن عورت نے راست باز زندگی گزارنے کی کوشش کی اور اپنے ہاتھوں کے پھل سے برکت پائی ۔اُس نے اپنی زندگی خدا کے منصوبہ کے مطابق گزاری، اِس لیے جب وہ اپنی زندگی کے آخری سالوں کے قریب پہنچتی ہے تو اُس کے راست بازی اور دانش مندی کے فیصلوں کا ثمر (نتائج)اُس کے لیے قا بل ِستایش اور چراغِ راہ ثابت ہوتا ہے اور اُن کی وجہ سے اُس کی تعریف کی جاتی۔ اُس نے اپنی زندگی اپنے خداوند، شوہر، بچوں، خاندان، دوستوں، یہاں تک کہ پر دیسیوں کی خدمت کرنے میں گزاری۔ اکثر عورتیں اپنی زندگی میں خوشیوں اور اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے خدا کے منصوبہ سے پہلو تہی کرتی ہیں، لیکن سچی خوشی اور اِطمینان صرف خداوند یسوع مسیح میں زندگی گزارنے اور دُوسروں کی خدمت کرنے میں ہے اور فقط اُسی میں دائمی خوشی، تسلی اور اِطمینان ممکن ہے۔ اُس عورت کی زندگی بھر کی عظمت اور راست کردار کے نتائج یہ تھے کہ اُس کی پاک دامنی کی میراث کی وجہ سے اُس وقت اور آج بھی اُس کی ستایش کی جاتی ہے۔''راست بازوں کی بابت کہو کہ بھلا ہو گا کیوں کہ وہ اپنے کاموں کا پھل کھائیں گے''(یسعیاہ۳:۱۰)۔

ہم میں سے ہر ایک شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ دُوسروں پر اپنے اچھے اَثرات مرتب کرے اور ہمیشہ اچھی باتوں کی وجہ سے جانا جائے۔ خداچاہتا ہے کہ خاندان اور اُس کے اَفراد آنے والی نسلوں پر اچھے اَثرات مرتب کریں ۔ میری زندگی میں بہت سے لوگوں نے مجھے سنوارا، میری تربیت کی اور مجھ پر اچھے اَثرات مرتب کیے اور میں یقین سے کہتی ہوں کہ آپ کی زندگی میں بھی بہت سے لوگ ہوں گے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی زندگیوں میں مختلف قسم کے اَثرات رکھتاہے۔ کچھ لوگوں نے ہم پر منفی اَثرات بھی مرتب کیے۔

اُس عورت نے پاک دامنی کی ایک زندہ میراث چھوڑی۔ میراث ایسی چیز ہوتی ہے جو

ایک نسل دُوسری نسل کے سپرد کرتی ہے۔ اُس عورت نے اپنی پاک دامنی کی مثال کو دُوسری نسل کے سپرد کیا۔ آپ کی شخصی میراث وہ ہوگی جس کی وجہ سے آپ جانی جائیں گی اور آپ کی زندگی کے اَثرات دُوسرے لوگوں کی زندگیوں پر بھی پڑیں گے اور وہ اَثرات لوگوں کی یادوں میں رہیں گے، یہاں تک کہ جب آپ اِس جہانِ فانی سے رحلت بھی کر جائیں گی۔

اُس عورت کے دِل میں کون تھا جو اُس کو اُس کے روز مرہ فیصلوں کے لیے تحریک دیتا تھا۔ اُس عورت کے دِل میں خدا تھا کیوں کہ وہ اُس سے محبت کرتی اور اُس سے ڈرتی تھی۔ پس وہ اپنی زندگی میں خدا کے منصوبے پر مکمل اعتماد کرتی تھی۔ وہ خدا کی مرضی کو تسلیم کرتی تھی اور اپنی زندگی کے ہر فیصلے میں خدا کو خوش کرنے پر اپنی توجہ مرکوز رکھتی تھی۔ وہ فیصلے جو ہم اپنی زندگی میں کرتی ہیں وہی ہماری شہرت اور ساکھ کا سبب بنتے ہیں۔ آپ کے کردار، شخصیت اور روّیے کی وجہ سے دُوسرے لوگ اپنے ذہن میں آپ کی ایک تصویر بنا لیتے ہیں۔ لوگ جیسا آپ کو دیکھیں گے، محسوس کریں گے یا آپ کے بارے میں جانیں گے وہ اُسے یادرکھیں گے اور یہ یادیں اور نقوش ہی آپ کی میراث ہوں گے جو اگلی نسل کو منتقل ہوں گے۔

میراث کا یہ مطلب نہیں کہ یہ ہمیشہ اچھی ہی ہوگی۔ بسا اوقات لوگ جھوٹ بولتے، بے مقصد گفتگو کرتے اور فریب دیتے ہیں اور دُوسروں کے بارے میں اُن باتوں کا یقین کر لیتے ہیں جو سچ نہیں ہوتی۔ لوگ آپ کو آپ کے غصے، منفی سوچ، تنگ دِلی، بے ہودگی اور بد زُبانی کی وجہ سے بھی یاد کر سکتے ہیں۔ آپ اپنے بے ترتیب اَزدواجی رشتے، بُرے روّیے، کاہلی اور دُوسری چیزوں سے بھی یاد رکھی جاسکتی ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی نہیں چاہے گا کہ ہمیں ہمارے گناہوں اور غلطیوں کی وجہ سے یاد کیا جائے۔ ہم سب چاہتی ہیں کہ ہم اُن لوگوں پر خوش گوار اور طاقت ور اَثرات مرتب کریں جن سے ہم محبت رکھتی ہیں۔

اب وقت ہے کہ ہم اپنی میراث کے بارے میں سوچیں، جسے ہم اب بنا رہی ہیں۔ ایک اچھی میراث جسے کوئی چھوڑ سکتا ہے وہ مسیحی میراث ہے۔ ایک مسیحی جو اپنی پوری زندگی خداوند یسوع مسیح کو دیتا ہے تو اُس کے اِیمان کے وسیلے خدا کا رُوح اُس کی رہنمائی کلام کی طرف کرے گا۔ ایک اِیمان دار جتنا ناتواں ہو اُسی قدر وہ کوشش کرتا ہے کہ خداوند کے لیے ایک راست زندگی گزارے اور مسلسل بُری خواہشوں سے باز رہے۔ مسیحی میراث راست باز کی زندگی

میں رُوح القدس کے کام کا ظہور، اُس کی اچھی مثال، گواہی، اچھائی اور دُوسروں پر اُس کے رُوحانی اثرات ہیں جو ایک نسل سے دُوسری نسل میں منتقل ہو تے ہیں۔

سچائی یہ ہے کہ ہم اپنی اچھی نیک نامی کے بادجود اکثر گناہ میں گر جاتی ہیں۔افسوس اِس بات کا ہے کہ لوگ ہماری منفی چیزوں کی وجہ سے ہماری عدالت کر تے ہیں جو ماضی میں ہم نے کیں یا کہیں اور لوگ اچھی چیزوں پر توجہ دینے کو بالکل بھی اچھا خیال نہیں کرتے۔ بسا اوقات جن لوگوں کو آپ کی وجہ سے کبھی تکلیف پہنچی وہ آپ کی ماضی کی ناکامیوں کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں تازہ اور یاد رکھتے ہیں اور اُن کی نظر میں آپ کے ماضی کو ہر گز معاف نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بہت ہی درد ناک احساس ہے جب آپ جانیں کہ آپ کی وجہ سے کسی کی زندگی میں دُکھ ، مشکلات اور پریشانیاں آئیں۔ بارہا یہ ناممکن ہوتا ہے کہ آپ اُن غلطیوں یا گناہوں کو دُرست کریں جو آپ نے کسی کے خلاف کیں۔ اگر آپ نے کسی کے خلاف گناہ کیا ہے اور اُسے دُکھ دیا ہے تو آپ اِس سے زیادہ کچھ نہیں کرسکتی کہ آپ عاجز بن جائیں اور وفاداری سے اُن چیزوں کا اِقرار کریں اور خدا پر بھروسا کریں۔ہمیں اپنی زندگیوں سے کسی کو بھی ایسا محسوس نہیں کرانا چاہیے کہ ہم اُن سے محبت نہیں کرتیں اور ہم نے اُن کو معاف نہیں کیا۔ آئیں اُس فضل کو جو یسوع ہمیں ہر روز عطا کرتا ہے اُن لوگوں کو بھی دیں جن کو اُس کی ضرورت ہوتی ہے۔

اب تک آپ اپنی گواہی مختلف طریقوں سے ظاہر کر چکی ہیں۔آئیں دوبارہ سے ہم اپنی زندگیوں میں کچھ فیصلے کریں اور غرور کو اپنی زندگیوں سے دُور کریں۔ خداوند کا شکر ہے کہ ہم ابھی تک یہاں ہیں اور ہم دُعا سے چیزوں کو بہتر کرسکتی ہیں۔ یہ بہت ہی طاقت ور گواہی ہے کہ اگر کوئی فرد اپنی زندگی خداوند کو دیتا اور اپنے گناہوں اور اپنی بُری عادات سے توبہ کرتا اور اُن کو ترک کرتا ہے۔ یہ بات دُوسرے لوگوں کو اُمید دے سکتی ہے کہ خدا اُن کے ساتھ بھی ایسا کر سکتا ہے۔ خدا جب کسی شخص کے گناہ کو اُس پر ظاہر کرتا ہے اور اُسے دِکھاتا ہے کہ وہ غلط ہے تو وہ شخص اِس کے سوا کچھ نہیں کر سکتا کہ وہ توبہ کرے اور اپنے رشتے کو خدا کے ساتھ بحال کرے۔ میں دوبارہ کہوں گی کہ بہت سے ایسے گناہ ہیں جن کو دُرست نہیں کیا جاسکتا۔ پس اُن کے لیے صرف معافی ہی مانگی جاسکتی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارا خداوند معافی،اُمید، فضل، رحم اور تبدیلی کا خدا ہے، پس آپ اپنے ماضی کے گڑھے میں زندگی نہ گزاریں۔ آپ اپنی زندگی کو

آج ہی شروع کر سکتی ہیں۔

کیا آپ کسی ایسے شخص کے بارے میں سوچ سکتی ہیں جس نے آپ کی زندگی میں ایک راست میراث چھوڑی، یہاں تک کہ اگر آپ شخصی طور پر اُسے نہیں بھی جانتی ہیں؟ میں کچھ مہینے پہلے ایک عورت سے ملی جو اپنے چرچ اور بائبل کے بارے میں بات کر رہی تھی۔ جیسے ہی ہماری گفتگو آگے بڑھی میں نے یقینی طور پر جان لیا کہ وہ تھوڑا عرصہ پہلے ہی اِیمان لائی ہے۔ پس میں نے اُس سے پوچھا کہ کون سی چیز اُسے خداوند کی طرف لے کر آئی۔ اُس نے فوراً جواب دیا کہ ایک اِنتقال کیے ہوئے شخص کی گواہی اُسے خداوند کی طرف لے کر آئی ۔ اُس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک مسیحی آدمی کو جانتی ہے جو اُس کے والدین کے پاس تب آیا جب وہ بہت چھوٹی تھی اور اُس کی گواہی نے مجھے بہت متاثر کیا۔ وہ کہتی ہے کہ مجھے وہ سب باتیں یاد ہیں جو اُس نے کہیں اور وہ تمام فیصلے جو اُس نے اپنی زندگی میں خدا کے نام کو عزت اور جلال دینے کے لیے کیے وہ میرے لیے ایک مضبوط گواہی ہیں۔ اُس کی برسوں کی راست میراث میری یادوں میں ابھی تک موجود ہے۔ تاہم اُس کے اِنتقال کے کچھ سالوں بعد میں نے اپنی زندگی خداوند کو دے دی۔ اُس مسیحی شخص کی میراث ایک ایسا آلہ تھا جس نے مجھے خداوند کی طرف مائل کیا۔ وہ شخص اِس بارے میں بالکل نہیں جانتا تھا کہ اُس کے اَثرات اِس لڑکی پر کیسے ہوں گے اور کیسے خدا کچھ سالوں کے بعد اُسے مسیح یسوع میں لے آئے گا ۔ آپ دیکھ سکتی ہیں کہ ایک راست مسیحی میراث ہمیشہ زندہ رہ سکتی ہے اور وہ خدا کے لیے حیرت اَنگیز اَنداز میں اِستعمال ہوسکتی ہے۔ اُن عظیم رُوحانی سورماؤں اور اُن کی میراث کے بارے میں سوچیں جو خدا ہمیں اپنے کلام میں دے چکا ہے کہ ہم اُن سے سیکھیں جیسا کہ اَبرہام، سارہ، موسیٰ، حنوک، یوسف، دانی ایل، سموئیل، آستر، داؤد، مریم، پولس، پطرس اور دیگر ایمان دار۔ اگر آپ اُن کی زندگیوں کا بہ غور مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گی کہ وہ میرے اور آپ کی طرح عام اِنسان تھے۔

وہ ہر روز صبح اُٹھتے تھے ۔

وہ ہر روز فیصلے کرتے تھے۔

اُن کی زندگیوں میں بھی بہت سی مشکلات تھیں۔

وہ ہمیشہ اپنے راستے پر قائم بھی نہیں رہتے تھے۔
وہ گناہ کرتے اور ناکام ہوتے تھے۔
وہ ہنستے اور روتے تھے۔
وہ جدوجہد کرتے اور کامیاب ہوتے تھے۔
اُن کی زندگیوں میں بھی مشکلات اور آزمائشیں تھیں۔
اُن کی زندگیوں میں بھی برکات اور خوشیاں تھیں۔
اُن کی زندگی میں بھی بہت سے کام تھے جو وہ کرتے تھے۔
اُن کے بھی روّیے تھے اور وہ اپنے بدن سے بھی لڑتے تھے۔

ہم اُن لوگوں کو اُن کے بہادرانہ اور پُراثر کاموں، اچھی مثالوں، گواہیوں، نیک کاموں اور اُن کے اُن کی نسلوں پر راست اَثرات کی وجہ سے یاد کرتی ہیں۔ اُن کی راست میراث ہمارے لیے زندہ ہے اور اُن کی گواہیاں آج بھی بہت سے لوگوں کو چھو رہی ہیں۔

"کیوں کہ جتنی باتیں پہلے لکھی گئیں وہ ہماری تعلیم کے لیے لکھی گئیں تاکہ صبر سے اور کتاب مقدس کی تسلی سے اُمید رکھیں" (رومیوں ۱۵:۴)۔

"یہ باتیں اُن پر عبرت کے لیے واقع ہوئیں اور ہم آخری زمانہ والوں کی نصیحت کے واسطے لکھی گئیں" (۱۔کرنتھیوں ۱۰:۱۱)۔

وہ میراث جو دُوسرے راست لوگوں نے ہمارے لیے چھوڑی وہ آج ہماری حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ ہم اپنی زندگی کو خداوند کے لیے گزاریں۔

> "پس جب کہ گواہوں کا ایسا بڑا بادِل ہمیں گھیرے ہوئے ہے تو آوٴ ہم بھی ہر ایک بوجھ اور اُس گناہ کو جو ہمیں آسانی سے اُلجھا دیتا ہے دُور کرکے اُس دوڑ میں صبر سے دوڑیں جو ہمیں در پیش ہے۔ اور اِیمان کے بانی اور کامل کرنے والے یسوع کو تکتے رہیں جس نے اُس خوشی کے لیے جو اُس کی نظروں کے سامنے تھی شرمندگی کی پرواہ نہ کرکے صلیب کا دُکھ سہا اور خدا کے تخت کی دہنی طرف جا بیٹھا" (عبرانیوں ۱۲:۱-۲)۔

کیا آپ نے کبھی خواہش کی ہے کہ آپ کا مثبت اَثر کسی پر مرتب ہو؟ یقیناً بہت سے لوگ اِستعمال ہونے کے لیے قدم بڑھاتے ہیں اور وہ اُمید کرتے ہیں کہ ایک دن وہ اپنی زندگی میں ایسی جگہ تلاش کر لیں گے جہاں خدا اُن کو کسی خاص مقصد کے لیے اِستعمال کرے گا۔ بعض اوقات لوگ محسوس کرتے ہیں کہ یقیناً خدا اُن کو اُس شخص، لڑکی یا کسی مخصوص عورت کے لیے اِستعمال کرنا چاہتا ہے ۔لیکن اِس بات پر اِیمان لانا اُن کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے کہ خدا اُن کو اِس سے زیادہ اِستعمال کرنا چاہتا ہے۔ کئی مرتبہ نوجوان لوگ اِس بات میں آزمائے جاتے ہیں کہ اُن کو اِنتظار کرنے کی ضرورت ہے، جب تک وہ بالغ نہیں ہوتے یا وہ شادی شدہ نہیں ہوتے کہ وہ خدا کے لیے اِستعمال ہونے کے بارے میں سوچیں۔ بوڑھے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ شاید کچھ کرنے کے لیے وہ بہت لیٹ ہو چکے ہیں، پس وہ رُوحانی طور پر ریٹائر ہو چکے ہیں۔ بسا اوقات بوڑھے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ وہ اپنے وقت کو گزار چکے ہیں اور اب یہ کام اگلی نسل کو کرنا چاہیے۔

کیا آپ جانتی ہیں کہ مریم، یوسف، داوٗد، دانی ایل اور پولس میں کیا بات مشترک تھی؟

وہ سب ہی نوجوان تھے جب خدا نے اُن کو اِستعمال کرنا شروع کیا (پولس کے سوا سب عنفوان شباب میں تھے)۔ اُن سب نے تب تک خدا کی خدمت کی جب تک وہ بوڑھے نہ ہوگئے (اُن میں سے کوئی بھی خداوند کے کام سے سبکدوش نہ ہوا)۔

ہم سب جانتی ہیں کہ اُن پانچ لوگوں نے اچھی زندگی گزاری اور ایک راست گواہی اور میراث چھوڑی۔ لیکن کس چیز نے اُن کو رُوحانی طور پر ایک عظیم مہم جو بنا دیا؟ اور وہی کیوں ایسے بنے؟ آئیں اُن کی زندگی کے بارے میں قریب سے جاننے کی کوشش کرتی ہیں۔

مریم

مریم کی تربیت ایک خدا سے ڈرنے والے گھرانے میں ہوئی اور وہ اپنے خاندان کے ساتھ خدا کے منصوبے پر اِیمان رکھتی تھی۔ یاد کریں کہ وہ مریم ہی تھی جس نے اپنے چھوٹے بھائی موسیٰ کے لیے دائی کی پیشکش کی جب فرعون کی بیٹی نے اُسے دریا سے نکالا۔ آپ دریا کے اس واقعے میں مریم کے بارے میں بہت کچھ نہیں سنیں گی، یہاں تک کہ اُس کا نام بھی

نہیں لیا گیا صرف اِتنا کہا گیا ہے'' اُس کی بہن''(خروج ۲:۷)۔ جب خدا نے موسیٰ کو پکارا کہ وہ اُس کے لوگوں کی رہنمائی کرے تو پھر ہم مریم کے بارے میں سنتی ہیں۔لیکن وہ ہمیشہ اپنے چھوٹے بھائی کے اِختیار میں رہی۔ مریم بہت سالوں تک پردے کے پیچھے اِستعمال ہوتی رہی اور کسی نے بھی اُس پر غور نہ کیا۔لیکن پھر خدا نے اُسے عورتوں کی قیادت کے لیے اِستعمال کیا لیکن فی الواقع اُس کی گواہی نظروں سے اوجھل تھی۔ اُن غیر اہم سالوں میں خدا مریم کو تیار کر رہا تھا تا کہ اُس کا راست اَثر دُوسری عورتوں پر پڑے۔

کیا آپ مریم کی طرح پردے کے پیچھے خدا کے لیے اِستعمال ہونے پر مطمئن ہوں گی؟ جیسا میں کہتی تھی کہ یہ مثالیں نامکمل ہیں جیسا کہ میں اور آپ ہیں۔لیکن سچ یہ ہے کہ مریم ہمیشہ اپنے چھوٹے بھائی کے اِختیار میں رہنے پر مطمئن نہیں تھی۔ مریم اور ہارون ایک وقت میں ایسے مقام پر پہنچ گئے جہاں اُنھوں نے موسیٰ کے اِختیار پر اُنگلی اُٹھائی اور خداوند کا قہر اُن پر بھڑکا۔ خدا نے اُن کو یاد دِلایا کہ وہ کون ہے جس نے موسیٰ کو مقرر کیا ہے کہ اُس کا پیغمبر ہو اور اُس نے کہا ''سوتم کو میرے خادم موسیٰ کی بدگوئی کرتے خوف کیوں نہ آیا؟ اور خداوند کا غضب اُن پر بھڑکا اور وہ چلا گیا۔ اور اَبر خیمہ کے اُوپر سے ہٹ گیا اور مریم کوڑھ سے برف کی مانند سفید ہوگئی اور ہارون نے جو مریم کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ وہ کوڑھی ہوگئی ہے ۔تب ہارون موسیٰ سے کہنے لگا ہائے میرے مالک! اِس گناہ کو ہمارے سر نہ لگا کیوں کہ ہم سے نادانی ہوئی اور ہم نے خطا کی''(گنتی ۱۲:۸-۱۱)۔ موسیٰ نے اُس کے لیے خداوند سے فریاد کی اور خدا نے اُس کوڑھ کو پاک کیا اور وہ سات دِن تک لشکرگاہ سے باہر رہی۔ مریم بہت ہی ذی اَثر تھی اور اُسے اِس گناہ کے لیے خدا سے سرعام ملامت اُٹھانا پڑی تا کہ دُوسرے لوگ ڈریں۔ مریم نے اپنے گناہ سے توبہ کی اور مسلسل خداوند کی پیروی کی اور موسیٰ کی اَطاعت کو قبول کیا۔

اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ آپ اِس دُنیا میں اپنی گواہی کو کتنا غیر اہم اور محدود محسوس کرتی ہیں۔ اِس بات کو جانیں کہ جب آپ خداوند کی فرماں برداری میں اپنی زندگی کو گزاریں گی تو وہ آپ کو اپنے مقصد کے لیے اِستعمال کرے گا۔'' چناں چہ بدن میں ایک ہی عضو نہیں بلکہ بہت سے ہیں۔ اگر پاؤں کہے چوں کہ میں ہاتھ نہیں اس لیے بدن کا نہیں تو وہ اِس سبب سے بدن سے خارج تو نہیں۔ اور اگر کان کہے چوں کہ میں آنکھ نہیں اِس لئے بدن کا نہیں تو وہ

اِس سبب سے بدن سے خارج تو نہیں۔ اگر سارا بدن آنکھ ہی ہوتا تو سننا کہاں سے ہوتا؟ اگر سننا ہی سننا ہوتا تو سونگھنا کہاں ہوتا؟ مگر فی الواقع خدا نے ہر ایک عضو کو بدن میں اپنی مرضی کے موافق رکھا ہے'' (۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۱۴-۱۸)۔ شاید آپ سوچیں کہ مریم کی گھریلو زندگی راست تھی، مگر میں ایسا نہیں سوچتی۔

یوسف

یوسف کو اگرچہ اُس کا باپ بہت پیار کرتا تھا، مگر اُس کی خاندانی زندگی بہت ہیبت ناک تھی۔ اُس کے باپ یعقوب نے چار بیویاں کی تھیں جن سے اُس کے بارہ بیٹے تھے۔ کیا آپ تصور کرسکتی ہیں کہ اِس قسم کے گھر میں کیسی کیسی مشکلات ہوسکتی ہیں؟ یوسف بارہ بھائیوں میں دُوسرے درجے پر سب سے چھوٹا تھا۔ یوسف کو اپنے بھائیوں سے نفرت، ناپسندیدگی اور ایذارسانی کا سامنا کرنا پڑا اور اُس کے نو بھائیوں نے اُسے غلامی کے لیے بیچ دیا (پیدایش ۳۷)۔ اِس کے بعد فوطیفار کی بیوی نے یوسف پر جھوٹا اِلزام لگا دیا اور اُس کو جیل میں جانا پڑا جبکہ اُس کا کوئی بھی قصور نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی ہمیشہ اُس نے خداوند پر بھروسا کیا۔ یوسف جانتا تھا کہ خدا اُسے اُس کی تمام مشکلات سے چھڑا سکتا ہے۔ تاہم وہ جانتا تھا کہ کچھ وجوہات کی بنا پر خدا ایسا نہیں کر رہا۔ وہ جانتا تھا کہ خدا اُسے چھڑا سکتا ہے اور اگر وہ اُسے نہیں چھڑاتا تو ضرور اُس کی مرضی ہے کہ وہ اِس ناواجب قید میں اُس کی خدمت کرے۔ یوسف کبھی بھی اُس سے پریشان نہ ہوا۔ وہ عاجز رہا اور اُس نے اِس تذبذب میں خداوند اور اُس کی مرضی پر اِیمان رکھا۔

اِس بات کو ذہن میں رکھیں کہ میں اور آپ آج اپنی بائبل کو اُٹھا کر یوسف کی کہانی کو اُس کی پیدایش سے موت تک پڑھ سکتی ہیں۔ مگر یوسف اِس بات کو نہیں جانتا تھا کہ خدا اُس کی زندگی میں کیا کر رہا ہے، پھر بھی اُس نے خدا پر بھروسا رکھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ خدا حاکم بنانے کے لیے اُس کی تیاری کر رہا ہے۔ مگر اُس نے اپنے وقت کو خداوند کے قریب لانے پر صرف کیا اور ناواجب اور مشکل حالات کے باوجود خداوند پر اِیمان رکھا۔ اِس بات کو ذہن میں رکھیں کہ یہ سلسلہ کچھ سال جاری رہا۔ شاید آپ بھی اپنی زندگی میں مشکل حالات کا سامنا کر رہی

ہوں۔ اِس بات کا اِنتظار مت کریں کہ آپ کے مشکل حالات تبدیل ہوں گے تو پھر آپ خدا کی خدمت کا آغاز کریں گی۔ اگر آپ خدا کی ہیں تو اُس کا آپ کے لیے ایک خاص منصوبہ ہے، بالکل ایسے ہی جیسے اُس نے یوسف کے ساتھ کیا۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اُس سے محبت کریں اور اُس پر بھروسا کریں۔ اُس کی خدمت کریں یہاں تک کہ اگر ہم مشکل ترین حالات کے درمیان بھی کیوں نہ ہوں۔

بہت سے لوگ ہمت ہار جاتے ہیں جب وہ یوسف جیسے حالات کا سامنا کرتے ہیں۔ یوسف نے خدا کی اَچھائی پر بھروسا کیا۔ پس خدا نے اُسے اِستعمال کیا اور اُسے برکت دی۔ اِس سے بڑھ کر یوسف کی آزمایشوں کے وسیلے خداوند کے نام کو عزت اور جلال ملا، کیوں کہ اُس نے خدا پر بھروسا کیا۔ بہت سے لوگ اپنی زندگیوں کو ترتیب دینے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں جب وہ اِس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ خدا اُن کے لیے کام نہیں کر رہا۔ لیکن یوسف نے ایسا نہ کیا۔ اُس نے خدا پر بھروسا کیا اور ایمان میں قائم رہا۔ اِس بات نے یوسف کو رُوحانی طور پر ایک عظیم شخص بنا دیا۔

داوٗد

داوٗد کے بارے میں آپ کیا سوچتی ہیں؟ داوٗد سست آدمی نہیں تھا جو کہ بیٹھا رہے اور اِس بات کا اِنتظار کرے کہ خدا اُسے اِستعمال کرے۔ خدا نے اُسے فوراً ہی ایک راست باز بادشاہ نہیں بنا دیا تھا۔ داوٗد ایک چھوٹا سا لڑکا تھا جو ایک عام سا چرواہا تھا جس کا کام بھیڑوں کو چرانا اور اُن کی نگہبانی کرنا تھا۔ چرواہے کا کام بہت تھکا دینے والا ہوتا ہے۔ تاہم داوٗد ایک منکسر المزاج چرواہا تھا اور اُس نے بڑی عاجزی کے ساتھ اپنی زندگی کے اُس وقت کو خداوند کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے گزارا۔ اُن کھیتوں میں جہاں کوئی کسی کو دیکھتا بھی نہیں اور نہ کوئی کسی کو متاثر کر سکتا ہے۔ داوٗد نے وہ وقت خداوند کی قربت حاصل کرنے کے لیے گزارا۔ داوٗد بالکل بھی نہیں جانتا تھا کہ اُس کا مستقبل کیا ہوگا۔ وہ کبھی اِس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ وہ اِسرائیل کا بادشاہ بنے گا۔ اُس نے اپنی زندگی بہ طور منکسر المزاج چرواہے خداوند سے محبت کرنے اور اُسے خوش کرنے میں

گزاری اور مقررہ وقت پر داؤد کی زندگی کی بہت سی آزمایشوں کے بعد خدا نے اُسے سر بلند کیا اور عظیم کام اُس سے لیے۔

دانی ایل

آئیں دانی ایل کی زندگی کے بارے میں دیکھیں۔ ایک وقت میں دانی ایل نے اپنے آپ کو اِس دُنیا میں مدغم نہ کیا اور پھر اچانک وہ بائبل کا ہیرو بن گیا۔ ہم دانی ایل کے والدین ، خاندان یا اُس کے بچپن کے بارے میں کچھ نہیں جانتی، سوا اُس پھل کے جو ہم اُس کی نوجوانی میں دیکھتی ہیں۔ کسی نے اُس کی بہت اچھی تربیت کی، شاید اُس کے والدین نے۔ یہ بات ہم جانتی ہیں کہ جب دانی ایل نوجوان ہی تھا تو وہ خدا کو جانتا اور اُس سے محبت کرتا تھا۔ بائبل بیان کرتی ہے کہ وہ صرف چودہ یا سترہ سال کا تھا جب اُسے اسیر کر کے بابل لے جایا گیا اور یہ بات یقینی ہے کہ اِس سے پہلے وہ خدا سے بڑی گہری محبت کرتا تھا۔

بابل ایک بہت ہی بُری جگہ تھی جیسا ہم آج کل اپنے اِردگرد دیکھتی ہیں اور شاید اِس سے بھی کچھ زیادہ۔ یہ ایک بہت ہی بُری جگہ تھی جہاں اُن لڑکوں کو لایا گیا۔ دانی ایل کو ایک خدا پرست گھرانے سے لایا گیا، اُسے نہ صرف اِجازت تھی کہ وہ بابل کے دُنیاوی طرزِ زندگی کو اپنائے، بلکہ اِس کے لیے اُس کی حوصلہ اَفزائی بھی کی گئی۔ دراصل بابلیوں کا منصوبہ تھا کہ وہ اُن اِسرائیلی نوجوانوں کی دماغ شوئی (Brainwash) کریں۔ اِس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ سَدرک، میسک اور عبدنجو کے علاوہ بھی بہت سے اِسرائیلی دانی ایل کے ساتھ بابل میں اسیر ہو کر گئے۔ اُن کی تعداد سینکڑوں میں ہوسکتی ہے۔ لیکن ہم صرف چار لوگوں کو جانتی ہیں جو خداوند کے لیے کھڑے ہوئے۔ اگر آپ کی زندگی سے ہر قِسم کی راست بازی کی جواب دِہی کو لے لیا جائے تو کیا آپ پھر بھی خداوند کے لیے زندگی گزاریں گی؟ اگر آپ ہر وہ کام کرنے کے لیے آزاد ہوں جو آپ کا دِل چاہتا ہے اور آپ کے والدین، شوہر، پاسٹر اور دوست بالکل بھی آپ سے اِس بارے میں نہ پوچھیں تو کیا آپ دانی ایل کی طرح راست زندگی گزرایں گی؟ یہاں تک کہ جس گھر میں آپ ابھی رہتی ہیں وہاں آپ کی ساکھ کیسی ہے؟

کیا آپ دانی ایل کی طرح ہمت کریں گی؟
کیا آپ اکیلی کھڑی رہنے کی جرات کریں گی؟
کیا آپ اپنے مقصد پر مستحکم رہنے کی جرات کریں گی؟
کیا آپ اپنی بات دُوسروں پر ظاہر کرنے کی جرات کریں گی ؟

کیوں کہ اگر آپ نے اپنی زندگی میں بڑی تبدیلیاں نہ کیں تو آپ کبھی بھی شیروں کی مانند میں خدا کے نام کو عزت اور جلا ل نہیں دے سکتیں۔ خدا ہماری زندگی کی چھوٹی آزمایشوں کے ذریعے ہمیں بڑی آزمایشوں اور مستقبل کی اَفادیت کے لیے تیار کرتا ہے۔ اُن تمام رُوحانی سورماؤں میں کون سی چیز مشترک تھی؟ وہ خداوند کو اپنی زندگیوں سے زیادہ پیار کرتے تھے۔ اُن کے بدن بھی گناہ کی طرف مائل ہوتے تھے، تاہم وہ اپنی زندگی کے میلانات کو ہمیشہ دُرست راستے پر رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ اُن لوگوں کی کیسی مضبوط گواہی تھی کیوں کہ اُنھوں نے اپنے آپ کو طاقتور خدا کے لیے وقف کیا تھا۔ اِس سے پہلے کہ وہ کسی بھی عظیم کام کے لیے بلائے جائیں،اُنھوں نے اپنے آپ کو خداوند کے لیے وقف کیا تھا اور اُن کا خدا کے ساتھ شخصی رشتہ بہت مضبوط تھا۔ اپنی آنے والی نسلوں کی زندگیوں میں مثبت اَثرات ڈالنے اور ایک راست نمونہ دینے کے لیے ہماری زندگی کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنی روز مرہ مسیحی زندگی رُوح القدس کی فرماں برداری میں گزاریں۔

اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ:
آپ کی عمر کیا ہے۔
آپ کا تعلق کس گھرانے سے ہیں۔
آپ کا ماضی کیسا تھا۔
آپ کا مستقبل کیسا ہو گا۔
آپ کی مجبوریاں کیا ہیں۔
آپ کی گھریلو زندگی کیسی ہے۔
آپ کی کمزوریاں کیا ہیں۔
اِس سے بھی کچھ فرق نہیں پڑتا کہ اگر آپ:

شادی شدہ ہیں یا نہیں۔
صحت مند ہیں یا نہیں۔
نو جوان ہیں یا نہیں ۔
بوڑھی ہیں یا نہیں۔
قابل ہیں یا نہیں ۔
امیر ہیں یا نہیں ۔

خدا ہر ایک اِیمان دار کو مخصوص رُوحانی نعمتوں، خوبیوں، میلانات، شخصیات اور قابلیتوں سے لیس کرتا ہے۔ وہ اُن چیزوں کو ہماری زندگیوں میں بہ طور راست میراث اِستعمال کرنا چاہتا ہے تا کہ ہمارے اَزدواجی رشتے اور خاندان سچائی میں مضبوط ہوں اور پر وان چڑھیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم اُس کی کلیسیا اور اُس کی بادشاہت میں وسعت کا سبب بنیں، جبکہ ہم اِس زمین پر ہیں۔ خدا عورتوں کے بارے میں ایک بے مثل منصوبہ رکھتا ہے کہ وہ پاک دامنی کی زندگی گزاریں اور وہ ہمیں اپنا رُوح القدس دے چکا ہے جو ہماری رہنمائی کرتا ہے اور گناہ پر غالب آنے کے لیے ہمیں قوت دیتا ہے۔ اِس کائنات کا خالق آپ سے ایک گہرا رشتہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ آپ کو آپ کے گھر اور خاندان میں اِستعمال کرنا چاہتا ہے ۔کیا یہ خوشی کی بات نہیں؟ اِس کو خوشی کی بات ہونا چاہیے۔ کیا آپ چاہتی ہیں کہ آپ خدا کے لیے اِستعمال ہوں؟ کئی مرتبہ لوگ تذبذب کا شکار ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ کچھ خدا سے مایوس ہو جاتے ہیں کیوں کہ وہ اُس سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ اُن کو اِستعمال کرے لیکن کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اِس کا حل یہ ہے صرف اِس لیے دُعا نہ کریں کہ ہم اِستعما ل ہوں بلکہ اپنے آپ کو اِستعمال ہونے کے لیے تیار کریں۔

اس بارے میں سوچیں۔ اگر آپ ڈاکٹر بننا چاہتی ہیں تو آپ اپنی زندگی کے بہت سے سال تعلیم اور تیاری میں گزاریں گی۔ اگر آپ درزن بننا چاہتی ہیں تو آپ ہر اُس چیز کو سیکھیں گی جس کی آپ کو اِس کام کے لیے ضرورت ہو گی۔ اگر آپ اُستاد بننا چاہتی ہیں تو آپ کو اِس کے لیے بہت سا پیسہ اور وقت لگانے کی ضرورت ہو گی۔ اگر آپ کسی موسیقی کے ساز کو سیکھنا چاہتی ہیں تو آپ کو وقت کی قربانی دینی پڑے گی اور سیکھنے اور مشق کرنے کے لیے وقت

صرف کر نا پڑے گا۔بسا اوقات لوگ اپنے کیرئیر،اپنے مشاغل اور اُن تمام چیزوں کو حاصل کرنے میں پوری زندگی صرف کر دیتے ہیں جن میں اُن کی دِل چسپی ہوتی ہے۔لیکن جب رُوحانی چیزوں کی بات ہوتی ہے تو اُن کے لیے نظم وضبط، قربانی، وقف کرنا اور ذِمے داری کہاں چلی جاتی ہے؟ پُرجوش دُعا کرنے والے اور بائبل کے سنجیدہ طالب کہاں ہیں؟ اَمثال ۳۱ باب کی عورت نے اپنے آپ کو خدا کے اچھے منصوبے کی فرماں برداری کے لیے وقف کیا اور یہ سچی اور پائیدار کامیابی کا سبب بنا۔"شریعت کی یہ کتاب تیرے مُنہ سے نہ ہٹے بلکہ تجھے دِن اور رات اِسی کا دھیان ہو تا کہ جو کچھ اِس میں لکھا ہے اُس سب پر تو احتیاط کر کے عمل کر سکے کیوں کہ تب ہی تجھے اِقبال مندی کی راہ نصیب ہو گی اور تو خوب کامیاب ہوگا"(یشوع ۱:۸)۔

اپنے دائرہ اَثر میں راست باز رہیں جہاں پر خدا نے آپ کو رکھا ہے اور اُسے موقع دیں کہ وہ اپنے مقررہ وقت میں آپ کی گواہی کو دُوسروں کے لیے پُر اثر بنائے۔ خدا اُن کو لیتا ہے جو چھوٹی چیزوں میں اِیمان دار ہوتے ہیں اور پھر اُن کو بڑی چیزیں عطا کرتا ہے۔ اپنے آپ کو خداوند کی رہنمائی کے سپرد کریں، اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ آپ کے حالات کتنے مشکل ہیں یا آپ اپنی زندگی میں کہاں کھڑی ہیں، ہمیشہ اپنے دِل کو مطمئن اور شکر گزار رکھیں۔

آپ دیکھیں گی ہم میں سے ہر کوئی داؤد بادشاہ بننا چاہے گا لیکن بہت تھوڑے لوگ ہوں گے جو ایک غیر اہم چرواہا بننا پسند کریں گے اور پس پردہ رہ کر اپنے آپ کو خداوند کے قریب تر کریں۔"زندہ میراث" اور "رُوحانی سورما" عاجز دِل اور اپنے آپ کو خداوند کے لیے وقف کرنے سے بنا جاتا ہے نہ کہ نرسنگا بجانے سے، گلی کے موڑوں پر دُعا کرنے سے اور نہ ہی صدر نشین کرسیوں پر بیٹھنے سے۔ ہم اپنی میراث کو کیسے بنائیں کہ یہ دُوسروں پر راست اَثرات مرتب کرے؟ کلام مقدس کے مطالعے، دُعا اور اُس کی مرضی کی فرماں برادری کے ذریعے اپنے آپ کو اُس کے قریب لانے سے۔ رُوح القدس کلام مقدس کے ذریعے ہماری زندگی میں کام کرتا اور وہ ہمارے ذہنوں کو تر بتر اور تبدیل کرتا ہے۔ رُوحانی تعلق اور نشوونما رُوح القدس کا ایک مافوق الفطرت کام ہے جو ہمارے دِلوں میں جگہ بناتا ہے اور اُس کے کلام کے لیے ہمیشہ باعث مُسرت ہوتا ہے۔

اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہم ایک راست میراث چھوڑیں تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو اُن کاموں میں مصروف رکھیں جن میں وہ عورت اور دُوسرے راست باز لوگ رکھتے تھے ۔ خدا پرست لوگ سچے راست باز ہیں۔خدا پرست لوگ بائبلی فیصلے کرتے اور اپنے آپ کو نظم وضبط میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

خدا پرست لوگ اپنے گناہ کا اِقرار کرتے اور اُن کو ترک کرتے ہیں
خدا پرست لوگ کلام مقدس کے مطالعہ اور دُعا کے ذریعے خدا کے نزدیک آتے ہیں
خدا پرست لوگ خدا سے ڈرتے ہیں
خدا پرست لوگ ایسی زندگی گزارتے ہیں جس کا مرکز خدا کو خوش کرنا ہو
خدا پرست لوگ اِیمان دار ہیں جہاں پر بھی خدا اُن کو رکھتا ہے
خدا پرست لوگ مدامی گناہ کی زندگی نہیں گزارتے
خدا پرست لوگ اپنی آزمایشوں میں دُنیاوی جوابات کا اِنتخاب نہیں کرتے
خدا پرست لوگ اپنے آپ کو خدا کے لیے الگ کرتے ہیں
خدا پرست لوگ خدا پر بھروسا کرتے ہیں
خدا پرست لوگ اپنے مقصد کے لیے راست فیصلے کرتے ہیں
خدا پرست لوگ اپنے آپ میں بُرے روّیے کو نہیں آنے دیتے
خدا پرست لوگ اپنی زندگی کو خدا کے لیے وقف کرتے ہیں

”جان رکھو کہ خداوند نے دِین دار کو اپنے لئے الگ کر رکھا ہے ۔“ (زبور ۴:۳)۔

وہ پاک دامن عورت راست بازی کی ایک زندہ مثال تھی، کیوں کہ اُس نے اپنی زندگی خداوند کو خوش کرنے کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ لوگ اپنی زندگی میں اکثر آگے نہیں بڑھتے، جب وہ مسلسل شرائط رکھتے ہیں کہ خدا اُن کی زندگیوں میں کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں کر سکتا۔ اگر آپ چاہتی ہیں کہ ایک دن آپ کی اچھائی ایک زندہ میراث بنے تو اِس کے لیے ضرورت ہوگی کہ آپ آج ہی اچھے فیصلے کریں اور اپنے اَزدواجی رشتے، اپنے گھر، اپنے چرچ اور اپنے پڑوس میں مسیح کی زندہ مثال بنیں۔

اگر آپ ناکام ہو جاتی ہیں تو بالکل بھی پریشان نہ ہوں۔ مریم بھی ناکام ہوئی اور اُس نے

موسیٰ کے اِختیار کے خلاف بغاوت کی۔ خدا نے کوڑھ کے ذریعے اُسے سزا دی اور اُس نے توبہ کی اور دوبارہ بحال ہوئی۔ داؤد ناکام ہوا۔ اُس نے بت سبع کے ساتھ زناکاری کی اور اُس کے شوہر کو قتل کروا دیا اور اپنے کچھ بچوں کی اچھی پرورش نہ کی۔ خدا نے اُسے بھی سزا دی اُس نے عاجزی کے ساتھ توبہ کی اور خدا کے لیے اپنی زندگی گزاری۔ اُن لوگوں کے گناہ کے اَثرات دُوسرے لوگوں پر بہت بُری طرح مرتب ہوئے اور اُن کے گناہ کے نتائج ناقابل برداشت تھے۔ یقیناً اُن کے گناہوں کے نتائج اُن کی زندگیوں میں ناقابل تلافی تھے، مگر اُن کی بحالی بڑی خوش گوار تھی کیوں کہ خداوند کی معافی بالکل مفت، اُس کا ترس بہت عظیم اور اُس کا فضل اُمید دیتا ہے۔

پولس

جب پولس اپنی زندگی کے اِختتام پر پہنچا تو اُس نے کہا" کیوں کہ میں اب قربان ہو رہا ہوں اور میرے کوچ کا وقت آ پہنچا ہے۔ میں اچھی کشتی لڑ چکا۔ میں نے دوڑ کو ختم کر لیا۔ میں نے اِیمان کو محفوظ رکھا" (۲۔تیمتھیس ۴:۶-۷)۔ جب ہم پرانے عہد نامے کی قربانیوں کا مطالعہ کریں تو یہودی لوگ فسح کی قربانی، سوختنی قربانی، تپاون، پہلے پھلوں کی قربانی اور کچھ دُوسری قربانیاں ادا کرتے تھے۔لیکن تپاون ایک ایسی قربانی تھی جسے انڈیلا جاتا تھا۔ پولس نے اپنی زندگی ایسے گزاری "اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لیے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری معقول عبادت ہے" (رومیوں ۱۲:۱)۔ آپ یہاں غور کریں کہ اُس کی موت قریب تھی اور اُس نے اپنے آپ کو بہ طور تپاون انڈیلنے کے لیے تیار کر رکھا تھا۔

رومیوں ۱۲:۱ میں پولس بیان کرتا ہے " پس اَے بھائیو! میں خدا کی رحمتیں یاد دِلا کر تم سے اِلتماس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لیے نذر کرو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو"۔ بجائے اِس کے کہ آپ جانوروں کو قربان کریں آپ کو اپنے آپ کو مسیح کے لیے قربان کرنے کی ضرورت ہے۔ یقیناً یہ ایک قربانی ہو گی، کیوں کہ ہم اپنے آپ سے پیار کرتی اور ہماری جسمانی خواہشات ہماری نظر میں بہت قابل قدر ہیں۔ پس آپ خداوند کو کون سی قربانی پیش کرنا چاہیں گی؟ پولس اپنی بات کو جاری رکھتا ہے" اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو

یہی تمھاری معقول عبادت ہے''۔ آپ عبادت کی وضاحت کیسے کریں گی؟ شاید زیادہ تر لوگ یہ کہیں کہ موسیقی یا گانا وغیرہ۔ اگرچہ یہ عبادت کے کچھ حصہ جات ہیں۔ مگر یہاں ایثار، قربانی اور پاک زندگی کو بہ طور رُوحانی عبادت بیان کیا گیا ہے ۔

پس اصل میں یہ قربانی کیا ہو گی؟ ہم کیسے اپنے بدنوں کو قربان کر سکتی ہیں؟ ہم اپنے آپ کو کیسے بہ طور زندہ اور پاک قربانی پیش کر سکتی ہیں جو خداوند کو پسندیدہ ہو؟ رُوح القدس پولس کے وسیلہ سے اِس کا جواب دیتا ہے" اور اِس جہان کے ہم شکل نہ بنو (اِس دُنیا کے مطابق زندگی مت گزاریں اور زندگی کے لیے دُنیا کے جوابات بالکل بھی قبول نہ کریں) بلکہ عقل نئی ہوجانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تا کہ خدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو'' (رومیوں ۱۲:۲)۔

یہ مسیحی زندگی ہے جو راست پاک دامنی کو ظاہر کرے گی۔ اِس قسم کی زندگی ایک میراث کو تعمیر کرتی ہے جسے خدا اِستعمال کرے گا اور برکت دے گا۔ اگر آپ اِس زندگی میں ایک راست میراث چھوڑنا چاہتی ہیں جیسا اُس پاک دامن عورت نے کیا تو اپنے آپ کو رُوح القدس کی فرماں برداری میں دیں اور وہ آپ کو تعمیر کرے گا اور آپ کو اُس جگہ اِستعمال کرے گا جہاں وہ سمجھتا ہے کہ آپ مناسب ہوسکتی ہیں۔ کبھی بھی مردوں، پرانی عادات، متذبذب گناہ، معافی کی کمی اور نااُمیدی سے مت گھبرائیں جو آپ کو واپس لے جانا چاہتے ہیں، جبکہ مسیح آپ کو آگے لے کر آنا چاہتا ہے۔ اِس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ آپ کی عمر کیا ہے۔ آپ کی زندگی کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ آپ ایک اچھا اِختتام کریں اور آپ کی مسیحی میراث بہت سالوں تک مسلسل خداوند کے نام کو عزت اور جلال دے اور آپ بہ طور پاک دامن عورت جانی جائیں۔

مترجم کے بارے میں
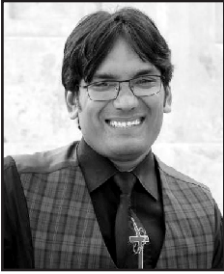
آپ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۴ء کو گوجرانوالہ کے ایک گاؤں آٹاوہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول آٹاوہ سے حاصل کی۔ میٹرک کرنے کے بعد آپ نے پاکستان آرمی کے شعبہ الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ (EME) میں بطور وہیکل مکینک شمولیت اختیار کی۔ پاکستان آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے اپنی پیشہ ورانہ خدمات کے ساتھ ساتھ اپنے تعلیمی سفر کو بھی جاری رکھا۔ وہاں رہتے ہوئے آپ نے ایف۔اے، بی۔اے، ایم۔اے (اُردُو، تاریخ)، بی۔ایڈ، اور ایم۔ایڈ کی ڈگریاں مکمل کیں۔ ۲۰۲۲ء میں آپ نے یونیورسٹی آف سیالکوٹ سے ایم۔فِل (اُردُو) کی ڈگری مکمل کی۔ مارچ ۲۰۲۳ء میں آپ نے اسلام آباد سے اپنی پی ایچ ڈی (اردو) کی ڈگری کا بھی آغاز کر دیا۔

۲۰۰۶ء میں آپ نے اپنے مسیحی تعلیم کے سفر آغاز کیا۔ آپ نے پاکستان بائبل کارسپانڈنس سکول سے انگریزی اور اُردُو بائبل کورسز مکمل کئے، گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری (پریسبٹیرین سکول آف ڈسٹنٹ لرننگ) سے ڈپلومہ آف تھیالوجی، فیتھ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ سے بی۔ٹی۔ایچ، ایم۔ڈیو، اور ڈاکٹر آف منسٹری کی ڈگریاں مکمل کیں۔ مئی ۲۰۲۰ء میں آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے امریکہ کے ایک بائبل کالج نے آپ کو ڈاکٹر آف ڈونٹی کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔ آپ وننگ سولز سکول آف تھیالوجی کے پرنسپل کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ فیتھ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ میں بہ طور سینئر ایڈوائزر اور تحقیق اور بائبلی اعداد کی تدریس کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

جون ۲۰۰۵ء میں آپ نے اپنی زندگی خُداوند کو دے دی۔ ۲۰۰۹ء میں آپ کی مخصوصیت پاسٹر کنگ سلے (انگلینڈ) نے کی۔ اور آپ نے اپنے خدمتی سفر کا آغاز کیا۔

۱۶ اکتوبر ۲۰۰۹ء میں آپ کی شادی اپنی خالہ زاد سے ڈسکہ میں ہوئی۔ خُدا نے آپ کو دو خوبصورت بیٹیوں (جینفر فیاض اور جیسیکا فیاض) اور ایک بیٹے ابرہام یشوع سے نوازا ہے۔

۲۰۱۲ء میں آپ نے وننگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز کا آغاز کیا۔ ۲۰۱۵ء میں آپ نے آرمی کی سروس کو خیر باد کہہ کر کل وقتی خدمت کا فیصلہ کیا۔اب آپ بائبل اور مسیحی لٹریچر کی مفت تقسیم، بائبل سکول، سنڈے سکول، فری میڈیکل کیمپ، مسیحی بچیوں کے لیے سلائی کی تربیت اور یتیم بچوں کے لیے مفت تعلیم جیسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ دی گڈشیپرڈ سکول کے پرنسپل بھی ہیں۔ جہاں مسیحی بچوں کے لیے تعلیم وتربیت کا عمدہ بندوبست کیا جاتا ہے۔ یہاں مسیحی بچوں کو دُنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹھوس بائبلی تعلیم سے بھی لیس کیا جاتا ہے۔آپ کی زندگی کا مقصد مسیحی بچوں کو رُوحانی اور معاشرتی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اور بالغ بنانا ہے۔

سگھڑعورت کون ہے؟ وقت تبدیل ہو چکا ہے۔ کیا وقت کے ساتھ خُدا کا کلام متروک ہو چکا ہے؟ کیا عورت کے بارے میں خُدا کا منصوبہ ویسا ہی ہے جیسا یہ کچھ سال پہلے تھا؟ کیا خُدا کا کلامِ مقدس میں بیان کی گئی سگھڑاپے کی تعریف کو تبدیل کر چکا ہے؟ امثال اکتیسویں باب میں بیان کیے گئے سگھڑپن کا اطلاق اکیسویں صدی میں کیسے کیا جا سکتا ہے؟ عورت کی پاک دامنی امثال اکتیسویں باب کی تفصیلی وضاحت ہے اور اِسے کلام مقدس کو منکشف کرنے کے لیے ترتیب دیا گیا ہے جو واضح طور پر اِن سوالات کے جوابات دینے کے ساتھ ساتھ اُن کو ہماری روزمرہ زندگی میں لاگو کرنے میں بھی ہمیں مدد فراہم کرتی ہے۔

موجودہ دُنیا میں حامیِ مساواتِ نسواں کی تحریکیوں نے کلیسیاؤں پر بڑے تباہ کن اثرات مرتب کیے ہیں، مسیحی عورتوں کو چاہیے کہ وہ اِس بات سے باخبر رہیں کہ خُدا اُن کے بارے میں اپنے اعلیٰ واُتم مقصد کے بارے میں اُنھیں کیا تعلیم دیتا ہے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ زمانے کا یہ مقبولِ عام نظریہ حامیِ مساواتِ نسواں دُنیائے مسیحیت میں بھی عورت کے بارے میں خُدا کے حقیقی مقصد کو پروان چڑھانے میں بالکل ناکام ہے۔ دراصل حامیِ مساواتِ نسواں اور خُدا کی سچائیاں یکسر طور پر ایک دُوسرے کے برعکس ہیں۔ حامیِ مساواتِ نسواں عورتوں کے بارے میں خُدا کے حقیقی مقصد کو مسخ کرنے کا شیطان کا ایک گھٹیا اور بناوٹی منصوبہ ہے۔

خُدا کلامِ مقدس میں عورتوں کے لیے اپنے حقیقی مقصد، اُن کی ازدواجی زندگی اور اُن کے خاندان کے بارے میں خاموش نہیں ہے۔ اُس نے ہم سب کو اِس بات کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے کہ ہم اُس کے کلام کو سیکھیں، اُس پر بھروسا کریں اور اُس کا اطلاق اپنی زندگیوں پر کریں۔ عورتوں کے بارے میں خُدا کا وہ مقصد آج بھی قابلِ عمل ہے، بالکل اُس طرح جیسے تخلیق کے وقت جب اُس نے ہمیں منفرد طور پر بنایا۔ خُدا چاہتا ہے کہ ایمان دار اکیسویں صدی میں اُس سگھڑ اور پاک دامن عورت کی پاکیزگی، خوفِ خدا، ایمان داری، حیاداری، راست بازی اور محنت شاقہ کے بارے میں جانیں۔

سوسن براکلی عورتوں میں کلامِ مقدس کے اُستاد کی خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔ اُنھوں نے اپنی زندگی عورتوں کو خُدا کا کلام سکھانے کے لیے وقف کی ہے، تاکہ عورتیں کلامِ اقدس کا اطلاق اپنی روزمرہ زندگیوں میں کر سکیں۔ وہ پچھلے پچیس سالوں سے عورتوں کو کلامِ مقدس کی تعلیم دے رہی اور اُن کی مشاورت کر رہی ہیں۔ وہ اور اُن کا شوہر رابرٹ اکتیس سالوں سے مسیحی خدمت میں سرگرمِ عمل ہیں۔ اُن کے چھ بچے اور نو پوتے اور پوتیاں ہیں۔

مریم صدیقہ ٹاؤن، چندا قلعہ، گوجرانوالہ 0300-7499529, 0346-2448983